جملہ حقوق محفوظ

سلسلۂ دار المصنفین

(نمبر ۱۳۶)

نقوشِ سلیمانی

یعنی ہندوستانی اور اردو زبان و ادب سے متعلق تقریروں، تحریروں اور
مقدموں کا مجموعہ

از

مولانا سید سلیمان ندویؒ

مطبوعہ معارف پریس اعظم گڈھ

طبع سوم

سنہ ۱۴۰۰ھ
۱۹۸۰ء

کتبہ سید اقبال احمد

Rs 24 PO

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

نقوشِ سلیمانی

از

سید سلیمان ندوی

مصنف کی ہندوستانی اور اردو زبان وادب سے متعلق تقریروں تحریروں

اور

مقدموں کا مجموعہ

مطبوعہ معارف پریس اعظم گڈھ

طبع سوم

سنہ ۱۹۸۰ء
۱۴۰۰ھ

Marfat.com

فہرست مضامین نقوش سلیمانی

مضمون	صفحہ	مضمون
خطبات		[illegible]
		اردو انسائیکلوپیڈیا
خطبۂ صدارت اجلاس شعبۂ ترقی اردو [illegible]	[illegible]	[illegible] کی کاسہ
مسلم ایجوکیشنل کانفرنس منعقدہ پونہ		ہوم لنگویج (ملکی زبان)
ہندوستان [illegible]	[illegible]	[illegible]
خطبۂ صدارت ہندوستانی اکادیمی	۷۷	انجمن اردو [illegible] کے [illegible]
ہماری زبان کا نام	۱۰۰	[illegible]
ہماری زبان بیسویں صدی میں	۱۱۳	[illegible]
مقالات		اردو [illegible]
اکبر کا ظریفانہ کلام	۱۹۲	

مضمون	صفحہ
سفر گجرات کی چند یادگارین،	۲۷۰
بعض پرانے لفظون کی نئی تحقیق (۱)	۲۸۹
بعض پرانے لفظون کی نئی تحقیق (۲)	۳۱۳
تنقید،	۳۲۹
ہماری زبان،	۳۵۰
جواہر الاسرار مین کبیر کی بات چیت،	۳۶۰
مقدمات	
مکاتیب شبلی،	۳۶۴
مکاتیب مہدی،	۳۷۵
گلستان امجد،	۳۹۱
کلام شاد،	۳۹۴
کلیات عشق،	۴۰۱
شعلۂ طور،	۴۲۶
خمستان،	۴۳۲
مسدس حالی،	۴۴۴
خیابان،	۴۵۴

Marfat.com

مجھی ملک

یا خیال آیا کہ ہندوستان

سے ... بعد تحریریں میں

... مسئلے

... یال سے

امید ہے کہ

Marfat.com

خطبۂ صدارت اجلاس شعبۂ ترقی اردو آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا

منعقدہ پونا بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۱۵ء

(منقول از روداد کانفرنس مذکور بابتہ اجلاس ۱۹۱۵ء پونا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

كَبُرَ فِي مَوْتِ الْكُبَرَاءِ

حضرات! آج مجھے ہندوستان کی ایک عظیم الشان تعلیمی مجلس کے ایک علمی شعبہ کی صدارت کی عزت ملی ہے، یہ بظاہر میرے لئے مسرت کا دیباچہ تھا، لیکن آہ اس دنیا میں بدبختی اور شومی نصیب کے کتنے ابواب و فصول ہیں، اب سے صرف ڈیڑھ سال پہلے اس اعزاز کے لئے کئی اکابر کے نام پیش کئے جاسکتے تھے، حضرۃ الاستاذ علامہ شبلیؒ، شمس العلماء مولانا حالی، خواجہ غلام الثقلین ہماری زبان کے وہ ارباب قلم اور ہندوستان کے وہ سحر نگار تھے جنکا وجود ہمیشہ تزئین محفلوں کی عزت کا تاج ہوتا ہے، لیکن بدنصیبی کی انتہا ہے کہ ہمارے دامن کا ایک ایک موتی

Marfat.com

اور ہمارے علمی خزانہ کا ایک ایک جواہر ہم سے کھو چکا ہے [illegible]

کمال کا کوئی چراغ نظر نہیں آتا ع

افسوس کہ قبیلۂ مجنون کے [illegible]

آج کی صحبت کی صدر نشینی خود اس بات کا ثبوت ہے کہ [illegible]

علم و ہنر کا قحط کہاں تک ہے، نظامیہ بغداد کے ایک عالم نے سب سے پہلی دفعہ جب درس کے [illegible]

قدم رکھا تو کہا،

خلت الدیار فسدت غیر مسود ـــ ومن الشقاء تفردی بالسؤدد

(ملک خالی ہو گیا اور میں بزرگی کے بغیر بزرگ بن گیا، اور میرا اس بزرگی کے ساتھ یکتا ہونا ایک قسم کی مصیبت ہے)

آج بھی وہی موقع ہے کہ اس کو پڑھا جائے اور کہا جائے کہ

کبرنی موت الکبراء ـــ [illegible]

بہرحال آپ لوگوں کی اس عزت بخشی کا ممنون ہوں،

اُردو | حضرات! اردو زبان کی تاریخ سید انشا کے زمانہ سے [illegible]

بار بار اتنی دفعہ دہرائی گئی ہے کہ اب وہ پرانی کہانی بن گئی ہے [illegible]

حیثیت سے نظر ڈالنا چاہتا ہوں،

اسلام کے ظہور سے پہلے دنیا کے گھرانے [illegible]

تین مستقل زبانوں میں بٹے تھے، اسلام کا پھلا [illegible]

وشام و عجم اور روم و یونان کے تمدنوں کا [illegible]

Marfat.com

فارس، یونان اور اسکندریہ کے تجربہ خانون اور درسگاہون کا عطر ہین، اس کی نسل تورانی آریائی اور سامی قومون کا مجموعہ ہے، اس کی زبان مین سنسکرت، پہلوی قبطی، سریانی، لاطینی اور یونانی الفاظ و اصطلاحات کا ذخیرہ ہے، اسلام کی دنیا مین نسل، وطن اور زبان کی کوئی تفریق نہین جس طرح دنیا کا ہر گوشہ اس کا وطن ہے، دنیا کا ہر لغت اس کی زبان ہے،

عرب کے بادیہ نشین جب فاتحانہ پرچم کے سایہ مین عرب کے ریگستان سے باہر نکلے تو جس طرح ایران کا درفش کاویانی، چین کی دیوار، مصر کے اہرام، افریقہ کے صحرا اور اندلس کا دریا اُن کے سیاسی زور و قوت کو روکنے سے عاجز تھا اسی طرح اُن کی عربی زبان کے معنوی استیلا و اقتدار سے بھی بچاؤ ان کے لیے ناممکن تھا، ایران کی پہلوی، شام کی سریانی، مصر کی قبطی، افریقہ کی بربری اور اندلس کی اسپینی زبانین دفعۃً پردۂ عالم سے گم تھین، ایوانِ حکومت عرب سپہ سالارون کے ماتحت تھے، تو معبدون اور کلیساؤن کی درسگاہین عربون کے ادبیات و علوم کی سرپرستی مین تھین، سندھ کے کنارون سے اٹلانٹک کے ساحل تک ایک زبان تھی جو ساری دنیا پر حکمرانی کر رہی تھی اور وہ قرآن کی زبان تھی،

ان ملکون کی دیسی زبانون کا یہ تغیر اور انقلاب عربون کی زبردستی اور حکومت کے زور کا نتیجہ نہ تھا، بلکہ خود عربی زبان کی سہولت، اس کے الفاظ کی ثروت، اُس کے علوم کی کثرت کو اس مین دخل تھا، عبد الملک کے زمانہ تک اسلامی سلطنت کے ہر صوبہ کی ملکی ہی زبان وہان کی سرکاری اور دفتری زبان تھی، ایران کی پہلوی زبان گو مٹ گئی لیکن عربی آمیز فارسی نے دفعۃً ظہور کیا اور خود بغداد کا خلیفۂ اعظم مامون الرشید اس کا مربی بنگیا، پروفیسر براؤن نے

Marfat.com

لٹریری ہسٹری آف پرشیا مین دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے [illegible]

اور استعمال سے جاتے رہنے کا اصل سبب عربی زبان وخط کی [illegible]

نے اس زور شور سے اسلام پر حملہ کیا کہ خوارزم سے لیکر بغداد تک [illegible]

لیکن اُن کی ترکی وتاتاری زبانین عربی کا مقابلہ نہ کرسکین [illegible]

جانا پڑا، اور اب ترکی وتاتاری زبانون کے حسن ورونق کا سبب [illegible]

ہے، عرب جس ملک مین گئے یا تو وہان کی زبان بدل گئی، اور [illegible]

الفاظ نے دیسی ملکون کے الفاظ سے مل جل کر ایک نئی زبان کا ہیولیٰ تیار کر دیا [illegible]

ترکی نئی ملائی، نئی بربری، اور نئی ہندوستانی نے اسی طرح جنم لیا،

عرب وہند کا تعلق اسلام سے بہت پہلے سے اور نہایت پرانا ہے [illegible]

ہندوستان کے اس خطہ مین جہان خوش قسمتی سے اس وقت ہم [illegible]

اور پیداوار انہی سواحل سے عرب کو اور عرب کی راہ سے یورپ تک پہنچتی تھی [illegible]

اور خوشبودار چیزون اور کپڑون کے سنسکرت اور ہندی نام قدیم عربی [illegible]

ہین، زنجبیل، فلفل، نیلوفر، مشک، صندل، سنسکرت [illegible]

مسلمانون کا ہندوستان پر حملہ پہلی صدی ہجری کا واقعہ ہے [illegible]

کہ اس حملہ کی ابتدا مسلمانون کے [illegible]

کی اعانت کے لئے ہندوستان کی [illegible]

پرسندھ پر قبضہ ہے، تقریباً اس کے [illegible]

Marfat.com

سے گذر کر ہمالیہ کے پانچ دریاؤن مین آکر مل گیا، یہ اُردو زبان کی تاریخ کا پہلا[1] دن ہی،
ہندوستان کسی زمانہ مین بھی ایک نہ تھا اور مستقل ملک نظر نہین آتا، یہان کا ہر صوبہ ایک نئی راجدھانی، ایک نئی زبان ایک الگ تمدن یعنی ایک ایک نیا ملک تھا، جو اپنے لئے مخصوص خصوصیات رکھتا تھا سنسکرت زبان یہان کی مشترک مقدس زبان ضرور نظر آتی ہی لیکن تاریخ سے یہ ثابت نہین کہ یہ کسی زمانہ مین تمام ہندوستان کی مشترک گفتگو کی زبان تھی ہندوستان کا میدان داخلی اقوام کے علاوہ خارجی حملہ آور قومون کا بھی ہمیشہ جولانگاہ رہا ہے سیتھین یعنی ایک تورانی النسل شاخ، پھر آرین، پھر یونانی، پھر عرب، ترک، پٹھان، مغل اقوام یکے بادیگرے ہندوستان مین داخل ہوے، سولھوین صدی مین اہل یورپ کا یہان کے سواحل پر گذر ہوا جن مین سب سے پیشرو پرتگالی اور ان کے بعد فرنچ اور سب سے آخر مین انگریز تھے، ایک ایسا ملک جو مختلف نسلون مختلف قومون مختلف زبانون کا مجموعہ تھا، ناگزیر ہے، کہ وہان باہمی میل جول کے بعد ایک زبان پیدا ہو، وہ پیدا ہوئی اور اسی کا نام اُردو ہے،

عام طور سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اردو زبان صرف فارسی، عربی، سنسکرت، اور بھاشا کا مجموعہ ہے، حالانکہ ترکی اور پرتگالی الفاظ بھی اس مین کم نہین، چنانچہ قدیم شاہانہ شان وشکوہ اور جنگی اصطلاحات و آلات کے متعلق اکثر الفاظ ترکی سے آئے ہین، جو محمد شاہ کے زمانہ تک ایوان شاہی کی زبان تھی، اسی طرح ابتدائی یورپین چیزین جو ہندوستان مین آئین جن کی اصل انگریزی

---

[1] اردو کی تاریخ کی نسبت یہ چند اشارے ۲۲ برس پہلے کئے گئے تھے اردو کی تاریخ کے محققون کی کوششون سے آج پوری طرح وہ ثابت ہو گئی ہے۔ سید سلیمان، ۱۹ر اگست ۱۹۳۴ء

Marfat.com

مین موجود نہین وہ اکثر بنگالی مین مثلاً ملایم یا پولا [illegible]

یا ڈرونی سمجھا جاتا ہی کہ شاید وہ روئی یا بھرآٹے کی بنی ہو [illegible]

دینا چاہتے ہین وہ نان پنبہ کہتے ہین، کہ یہ روئی کی طرح نرم ہوتی ہے [illegible]

بہر حال اس تفصیل سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ اردو زبان [illegible]

ہندی، اسلامی، یورپین تمام زبانون کا ذخیرہ ہے اور [illegible]

بجا طور سے دعویٰ کر سکتے ہین، اور اس کو مسلمانون کے [illegible]

کی مشترک زبان ہے جس مین پنجابی بولنے والا بنگالی سے [illegible] بولنے والا گجراتی [illegible]

اظہارِ مطلب کر سکتا ہے،

ہندوستان مین تقریباً تین سو بولیان اور زبانین [illegible]

چھوٹے آوارہ گرد قبائل سے لیکر بڑی بڑی قومون پر [illegible]

ہے اور اس کے قومی تعلیمی اور سیاسی خیالات کو بحیثیت ایک [illegible] قوم اور ایک ملک [illegible]

کرنا ہے تو ایک مشترک زبان کے بغیر چارہ نہین [illegible]

اردو زبان کا پیدا ہونا کسی ایک قوم یا قوت کا [illegible]

میل جول کا ایک ناگزیر اور لازمی نتیجہ ہے اور اس [illegible]

اور فارسی زبان لے کر ہندوستان آئے اس پر [illegible]

زبان یہان پیدا ہو گئی، اردو شاہجہان کے عہد کی [illegible]

خلجیون اور تغلقون ہی کے زمانہ مین یہ پیدا ہو چکی تھی

Marfat.com

اور جس کی تصنیف کا زمانہ غوریوں کا عہد[1] بتایا جاتا ہے، عربی اور فارسی الفاظ سے مالا مال ہے، اس کے بعد امیر خسرو کی زبان مین ہندی الفاظ اور کبیر داس کی زبان مین جو سکندر لودی کے عہد مین تھا، عربی اور فارسی الفاظ کی آمیزش اُردو کی ابتدائی شکل کو ظاہر کرتی ہے، رفتہ رفتہ یہ آمیزش بڑھتی گئی، اور فوجی معسکرون مین جو ہندوستان کی مختلف اقوام کا سب سے زیادہ مخلوط مجموعہ تھا، یہ بولی زبان بنگئی، اور اسی لیے عام لوگ اس کو اُردو کہنے لگے، اُردو ترکی زبان مین معسکر (فوجی پڑاؤ) کو کہتے ہین اسی بنا پر ہندوستان کی اس مشترک زبان کو اردو کہنا مین اصطلاح کی غلطی سمجھتا ہون، اردو کے ابتدائی مصنفین نے اس کو ہمیشہ ہندی کہا ہے، اور انگریزون کی زبان مین اب تک اسکا نام ہندوستانی ہے،

مین نے کہا ہے کہ اس قسم کی مشترک زبان کا ایسی مخلوط اقوام کے میل جول کے موقع پر پیدا ہونا قومون کے میل جول کی تاریخ کا مسلمہ نتیجہ ہے، یہ مسئلہ اس وقت اور زیادہ صاف ہو جاتا ہے جب ہم خاص اس سرزمین پر غور کرتے ہین جہان ہم اس وقت اکٹھے ہین، شمالی ہندوستان اگر ہندوستان مین نئی آنے والی قومون کا شارعِ عام رہا ہے، تو جنوبی ہندوستان یا دکن بعد کو آنیوالی قومون کیلئے شکست کھا کر مجتمع ہونے کے لئے ملجا رہا ہے، نئی حملہ آور قوم نے اگر شمالی ہندوستان سے اپنی پیش رو قوم کو ڈھکیلا ہے تو دکن ہی کی پہاڑیان اس کے لئے جاپناہ بنی ہین، یہی سبب ہے

[1] یہ نظریہ کہ یہ کتاب غوریوں کے زمانہ میں لکھی گئی اب قطعی طور سے غلط ثابت ہو چکا ہے اور معلوم ہو چکا ہے کہ شاہجہان کے عہد سے پہلے نہیں لکھی گئی، اس کتاب پر حافظ محمود خان شیرانی کے فاضلانہ تبصرون نے جو اورینٹل کالج میگزین میں چھپے ہیں، اس بھید کو پوری طرح کھول کر رکھدیا ہے،

سید سلیمان ندوی، ۱۷ اگست ۱۹۳۷ء

Marfat.com

[illegible]

اور جلوہ گاہ ہے [illegible]

ہے، گو بیچ بیچ میں [illegible]

کے احاطوں میں ہر سو ایک [illegible]

تلنگو، اردو ی خدا جانے کتنی زبانیں [illegible]

کی ضرورت سب سے پہلے دکن میں [illegible]

یہاں سب سے پہلے پیدا ہوئے۔ [illegible]

اس تفصیل سے ظاہر ہوگا کہ اردو ملک ہندوستان کی [illegible]

ہندوستان کی تمام قوموں کو ان کی [illegible]

خود ہندوستانی اقوام سے زیادہ انگلش [illegible]

بکھتی ہے کہ اس کو بولی سے زبان [illegible]

سفر کی آسانی نے ہندوستان کے [illegible]

ہیں، اسی بنا پر قومی تعصبات [illegible]

اور سمجھی جانے لگی ہے، [illegible]

ہیں، میں اردو بول رہا ہوں [illegible]

[illegible]

Marfat.com

کے کناروں سے گذر کر جزیرہ برما اور سواحلِ عدن تک پہنچ چکی ہے،

اردو کے قواعد پہلے انگریزوں نے لکھے یا لکھوائے

اردو زبان اپنے قواعد ولغت کی تدوین میں سب سے زیادہ انگریز قوم کی ممنون ہے، کیونکہ کسی زبان کے سیکھنے کی ضرورت سب سے پہلے غیر ملکی ہی محسوس کرتے ہیں، انگریزی زبان کی سب سے پہلی ڈکشنری ایک فرانسیسی نے لکھی، عربی زبان کے قواعد اور لغت کی تالیف سب سے پہلے اخفش سیبویہ اصمعی، ابوعلی فارسی وغیرہ نے کی، جو سب کے سب عجمی تھے اس بنا پر اگر فالن صاحب نے اُردو کی سب سے پہلی ڈکشنری لکھی، یا جان گلگرسٹ صاحب نے ہندوستانی قواعد کی کتابیں یا ڈی تاسی نے اردو ادبیات کی سب سے پہلی علمی تاریخ مرتب کی تو تعجب کی بات نہیں،

سادہ اردو

عام طور سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس زبان کو تکلفات اور تصنعات سے بری کر کے سادہ علمی وتحریری زبان بنانا انگریزوں کی رہنمائی سے ہوا، مگر واقعہ یہ ہے کہ اس کو سادہ اور بے تکلف تحریری زبان بنانے کا فخر امام الہند شاہ ولی اللہ کے خانوادۂ دہلی کی قسمت میں تھا مولانا اسمٰعیل (۱۱۹۳ھ ۱۷۸۲ء - ۱۲۴۶ھ ۱۸۳۱ء) کی زبان جو تقویۃ الایمان میں نظر آتی ہے، آج بھی فصاحت اور زبان کی سادگی کا بہترین نمونہ ہے، شاہ عبدالقادر صاحب کی موضح القرآن بھی بیان کی صفائی میں کم نہیں، اس کے بعد مرزا نوشہ اسد اللہ خان غالب کے خطوط کی زبان ہے، جو غالب کے بقائے نام کا اُن کے اُردو اور فارسی دیوانوں سے زیادہ محفوظ ذریعہ ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اُردو زبان کا سب سے پہلا حقیقی مصنف جس نے زبان کو ہر قسم کی سیاسی، تعلیمی، مذہبی، علمی، اور اخلاقی مباحث ومضامین کے قابل بنایا سرسید کی ذات تھی، اور اس کے بعد بہت سے دوسرے ہندو اور مسلمان مصنفوں

Marfat.com

کا درجہ ہے،

ملکی زبان اردو زبان ...

مین ہندو اور مسلمان دونون قومون کا ...

نافہم حکام کی بدولت اردو اور ہندی کا ناگوار ...

ترقی اردو کی بنیاد ڈالی گئی کہ زبان اردو کے حقوق کی حفاظت ...

کے ہر صوبہ مین ایک حریف مقابل سمجھی جاتی ہے پنجاب ...

اور بہار مین ایک بے معنی نام ہندی زبان سے ...

مین مرہٹی، سندھی، گجراتی اور کنٹری چار پہلوانون سے اس کا ...

اور اردو سے وہ دوچار ہے، تاہم دکن کے قلعہ معلّی کا پہلوان ...

زبان اس سے جدا نہ تھی ایک ہی حقیقت کے دو نام ...

کے سواحل اور پہاڑیان مین لیکن یہان بھی وہ ...

سرعت کے ساتھ ترقی کر رہی ہے ایک بڑا سوال ...

مین اس کا دخلہ تھا اور ...

کی یونیورسٹیون مین اختیاری زبان ...

مشکلات کا پورا حل نہین ہوا ہے،

قومی زبان حقیقی ...

مشترکہ زبان تو اردو ہے ...

Marfat.com

کے مسلمانوں کی مشترک زبان بنجائے، تمام ہندوستان کے مسلمانوں کو علمی. مذہبی. قومی اور سیاسی اور تعلیمی ہر حیثیت سے ایک متحد قوم کی حیثیت سے کام کرنا ہے، ہندوستان کی تمام اسلامی آبادیاں جو مختلف صوبوں میں رہتی ہیں، اور مختلف زبانیں بولتی ہیں، اگر مشترک زبان اختیار کریں تو ان کی متحدہ قومیت اپنی متحد جامعیت کے لئے کیا نئے پیش کرے گی صوبوں کی چھوٹی چھوٹی زبانیں اور بولیاں جہاں مسلمانوں کی ایک تعداد آباد ہے اُن کے لئے مذہبی علمی تعلیمی سرمایہ مستقل طور مہیا نہیں کرسکتی ہیں ، حالانکہ قومیت کی تعمیر کے لئے یہ اساس و بنیاد ہیں اس بنا پر اس سے چارہ نہیں کہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی علمی و مذہبی و تعلیمی ضروریات کے لئے ایک مشترک زبان قرار دیجائے،

تعلیمی زبان | لیکن سب سے بڑی دقت یہ ہے کہ بنگال اور جنوبی ہند کے جن جن صوبوں میں مسلمان آباد ہیں، اُردو کے علاوہ وہاں کی ایک ملکی زبان بھی ہے اور اصول حکومت اور آئین عدل کی رو سے گورنمنٹ نے ہر احاطہ کی سرکاری اور دفتری زبان کو اس احاطہ کی عام ملکی زبان قرار دیا ہے، جو کہیں بنگالی ہے کہیں مرہٹی ہے کہیں گجراتی ہے، اور یہی وہاں کے سرکاری مدرسوں کی اہم ورنیکولر زبانیں ہیں، اس حالت میں مسلمان لڑکے تنہا اُردو پڑھیں تو سرکاری دفتروں میں وہ کارآمد نہیں رہتے اور اس لئے وہاں ان کے لئے جگہ نہیں نکل سکتی، اور اگر نہیں پڑھتے تو وہ اپنی قومیت کو فنا کرتے ہیں، اور اگر اُردو اور دوسری دیسی زبان دونوں ساتھ پڑھیں تو وہ اپنے مقابل کے ہموطن طالب علموں کے مقابلہ میں کمزور رہتے ہیں، جنوبی ہندوستان میں اُردو کو تعلیمی زبان قرار دینے میں اس وقت یہی سب سے بڑی دقت پیش آرہی ہے پچھلے دنوں بمبئی

Marfat.com

گورنمنٹ [illegible]

مقرر کی تھی۔ تعجب [illegible]

اس تجویز پر تقریباً عمل شروع ہوچکا [illegible]

معلمین کے پیدا کرنے کے لئے احمد آباد [illegible]

کردیا ہے، اردو مدارس کے لئے مسلمان انسپکٹر بھی مقرر [illegible]

نہیں ہوسکتی جب تک اردو کے لئے خاص [illegible]

یہ سب کچھ ہورہا ہے لیکن جب غور کی نظر سے [illegible]

کہ اتنے شور و غل کے بعد بھی ہم ابھی تک منزل مقصود سے [illegible]

طاؤس راز نقش و نگارے کہ [illegible]

تحسین کنند و او خجل از [illegible]

ہماری علمی محتاجی ملک کے علمی فقر و بے نوائی کا ماتم [illegible]

کی کمی کا یہ عالم ہے کہ برسوں گذرجاتے ہیں [illegible]

اور اگر خوش قسمتی سے ایک آدھ [illegible]

زبان ہندوستان کی عالمگیر [illegible]

زبان تسلیم ہوتی ہے، پھر بھی ہندوستان [illegible]

جھولی کم مایہ ہے، اس [illegible]

این ہمی [illegible]

Marfat.com

طرف، کیا اسلام کی کوئی جامع تاریخ موجود ہے،

قومون کی ترقی صرف خیالات کی بلندی اور اصلاح پر منحصر ہے لیکن خیالات کا تغیر وانقلاب کس کے ہاتھ مین ہے، صرف تصنیفات اور ملک کے علمی کارنامون کے ہاتھ مین، اس بنا پر مسلمانون کی ترقی کو ان کے لٹریچر کی ترقی پر منحصر سمجھنا چاہیئے، ملک مین آج جابجا اصلاحی مجلسین قائم ہین جو سال بسال اصلاحی تقریرون کا ایک انبار اسٹیج پر لگا دیتی ہین لیکن یہ پا در ہوا ہستیان جنکا وجود صرف ہوا کی چند موجون سے ہے کبھی کوئی پائدار مستقل اور مسلسل اثر قائم رکھ سکتی ہین؟ اگر ان کی نصف کوشش بھی مفید تصنیفات کی اشاعت مین صرف ہوتی تو ہم قوم مین ایک پائدار اور مستحکم تاثیر کا وجود پاتے، ہر گھر مین ایک دائمی اور غیر فانی خطیب موجود ہوتا جو ہر لحظہ قوم کو صحیح راستہ کی ہدایت کر سکتا،

مسلمانون کی سعی وکوشش کو چالیس برس ہوئے، لیکن یہ سنکر افسوس ہوگا کہ مسلمانون کی چہل سالہ جدوجہد کے بعد اتنا سرمایہ بھی ابھی میسر نہ آسکا ہے جو تنہا ایک الماری کی زینت کا بھی باعث ہو سکے لیکن اس وقت اور زیادہ افسوس ہوگا جب ہم الماری کے ایک ایک خانہ کو کھول کر دیکھین گے کہ یہ پیداوار کس جنس سے بھرا ہے تو تاریخ، مذہب اور واقعات کے سوا ہر علم کا خانہ خالی ملیگا، متعدد قومین ہین جو زمانہ کی اسی مدت مین اپنے خزانون کو اتنا مالا مال کر چکی ہین کہ اب ہر سکہ کے قرض خواہ ان ہی کی طرف رخ کر رہے ہین،

مادری زبان مین تعلیم

تعلیمی تحریک کی چہل سالہ چیخ پکار نے تعلیم کا احساس پیدا کر دیا ہے، لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ صحیح اور عمومی تعلیم ملکی زبان مین تعلیم کے بغیر حاصل نہین ہو سکتی، دنیائے گذشتہ اور موجودہ مین

Marfat.com

سینکڑون قومین عروج و کمال تک ...

زبان کی تعلیم قومون کے عروج و ارتقا کا باعث ...

لیکن جب ملکی زبان مین تعلیم کا سلسلہ ...

ٹکسال ایسی نظر آئے گی جہان سے تعلیمی نصاب کی کتابین ...

اس وقت تک ممکن الحصول نہین ہو سکتا جبتک ملک کی زبان مین ...

موجود نہ ہون، ہائی ایجوکیشن اور اس کے لئے کورس کی تکمیل ...

مسلمانون کے اہتمام مین ابتک ہین کیا ان کی ضرورت کے مطابق ...

موجود ہے،[1]

اشخاص کا قحط | زمانۂ جدید نے اپنے انقلاب کے ساتھ ہمین چند نفوس عطا ...

امکان بھر ان مین سے بعض ضرورتون کو ایک حد تک پورا کیا ...

شبلی ہماری جدید نشأۃ علمیہ کے کارپرداز تھے، ان کی زندگی ہماری ...

لیکن موت کے بادِ صرصر کا ہاتھ جب ان چراغون کو گل کر چکا ہے ...

اور بھیانک نظر آتا ہے اور علمی کوششون کے لئے ...

ضرورتون کے پوری نہ ہونے کی زیادہ تر ذمہ ...

اور تصنیفی سلیقہ کی تعلیم کے لئے کسی تربیت گاہ ...

حقیقی مصنف ہر زمانہ مین پریشان حال ...

---

[1] یہ آج سے بائیس برس پہلے کا ...

پریشان بنا رکھا ہے۔ ان شاذونادر ہستیوں کے لئے جو اپنی زندگی کا مقصد صرف علم کی خدمت قرار دینا چاہتی ہیں، ہندوستان کی کئی ہزار میل کی وسعت میں امن و اطمینان کا ایک گوشہ بھی ہے؟ غیر ملکی حکومت ملکی مصنفوں کی دستگیری کے لئے تیار نہیں، کوئی قومی کتب خانہ ہماری ضرورت کے مطابق ملک میں موجود نہیں، اُن کی علمی مہانداری کے لئے کوئی فنڈ نہیں جو ان کے دل و دماغ کو افکار سے فارغ کر سکے، نتیجہ یہ ہے کہ ہمارا مصنف جب ہر قسم کی کڑیاں جھیل کر اور ہر طرح کی مصیبتیں اٹھا کر جب اپنی تصنیف کے چند اجزاء فراہم کر لیتا ہے تو صدا دیتا ہے،

من قماش فروش دل صد پارۂ خویشم،

لیکن افسوس کی انتہا نہیں ہوتی جب کرۂ ارضی اور فضائے آسمانی سے ایک آواز بھی ان جگرپاروں کی خریداری کے لئے نہیں اٹھتی،

اگلے مصنفوں کا کام کتاب کا آخری صفحہ لکھکر ختم ہو جاتا تھا، شائقین خود اس کے نسخے ہاتھوں ہاتھ نقل کر کے مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق پہنچا دیتے تھے، لیکن حال کے مصنفوں کا کام ختم تصنیف کے بعد شروع ہوتا ہے، کتاب کو کسی مطبع کے حوالے کرنا، کاپیوں کی تصحیح پروفوں کی ترمیم، روپیہ کی کافی مقدار کی فراہمی، اور پھر ریویو اور اشتہار کے لئے اخباروں کی خوشامد اور چاپلوسی، اور ان ساری مصیبتوں کے بعد کتاب کے نسخوں کو بغل میں دبا دبا کر خریدار کی تلاش میں گلی کوچہ کی آوارہ گردی، کیا یہ قابل رحم حالت اس انسانی طبقہ کے مناسب حال ہے، جس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ علم اور صرف علم کیلئے ہونا چاہئے تھا،

پبلک کی ناقدرشناسی کا جہاں گلہ ہے خود مصنفوں کی نسبت بھی کچھ کہنے کی حاجت ہے

Marfat.com

جسم کے مختلف اعضا [illegible]

کارکن جماعتیں بھی اسی طرح [illegible]

طبقہ کا کام جسم قومی کے لئے مفید [illegible]

بنا پر نہایت ضروری ہے کہ طبقہ مختلف [illegible]

کا طریقہ، موقع اور ضرورت کا علم اور غذاؤں کی [illegible]

جس طرح ایک جسمانی ڈاکٹر مادی جسم کے لئے [illegible]

نہیں کہ وہ جسم کے صحیح پرداخت کے لئے اپنی [illegible]

ترتیب دے سکے اسی طرح ہر وہ شخص جو ہاتھ میں قلم [illegible]

کے لائق نہیں،

نہ ہر کہ آئینہ دارد [illegible]

ہندوستان کے بعض صوبے جس فراخدلی [illegible]

اشتہاری نسخے ترتیب دے رہے ہیں [illegible]

کا ڈھیر لگا رہے ہیں، اس [illegible]

انجمن کی ضرورت ہوا کار کرنے کا [illegible]

اردو کا سرمایہ

زبان کو زبان بنانے [illegible]

تدوین دوم علمی تصنیفات [illegible]

کیا جا چکا ہے

Marfat.com

تدوین اصول لغت | کسی زبان کو زبان بنانے کے لئے سب سے پہلے اس کے اصول قواعد کی تدوین اور اس کے لئے قاموس و لغات اور ڈکشنریون کی تالیف کی ضرورت ہے، اس سلسلہ مین ابتک جو کچھ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ انیسوین صدی کے شروع مین جان گلکرسٹ نے قواعد اردو لکھی اسی زمانہ مین سید انشا نے بھی اردو کے قواعد لکھے اُس وقت سے لیکر اس وقت تک سرکاری مدارس اور انگریز افسرون کی تعلیم کے لئے متعدد رسالے لکھے جا چکے ہین، میر ضامن علی جلال لکھنوی عظیم آبادی، اور حافظ جلیل حسن جلیل کے رسالے بھی کام کے ہین، لیکن اس سلسلہ مین سب سے بہتر اور سب سے زیادہ قابل قدر مولوی فتح محمد صاحب جالندھری اور مولوی عبدالحق صاحب کی قواعد اُردو ہے، اور ان کتابون سے ایک حد تک یہ کام تکمیل کو پہنچ رہا ہے، لیکن اُردو کے لغت کا کام ابھی بہت پیچھے ہے، مولوی سید احمد دہلوی کی فرہنگ آصفیہ کے سوا کوئی کامل کتاب اس فن مین نظر نہین آتی، منشی امیر احمد صاحب کی امیر اللغات ابتک ناتمام ہے اور خدا جانے اس کی تکمیل کی کب تک نوبت آئے، بہرحال یہ چیز ابھی ہمارے التفات کی محتاج ہے

تصنیفات | اردو زبان کی مستقل ادبی تصنیفات سرسید، نواب محسن الملک، مولانا نذیر احمد، مولانا حالی، محمد حسین آزاد، مولانا شبلی اور مولوی عبدالرزاق صاحب کی تصنیفات اور انجمن ترقی اُردو کی بعض شائع کی ہوئی کتابون کے سوا اور کچھ نہین ہین، ان کتابون کی اگر ایک ایک فن کی حیثیت سے تقسیم کیجائے تو مذہب، تاریخ، اور شاعری کے سوا ہر فن صفر یا قریب صفر کے نظر آئے گا، تاریخ کا یہ حال ہے کہ ہم کو سب سے پہلے اسلام کی جامع تاریخ جاننی چاہئے، لیکن مولوی ابوالفضل عباسی کی تاریخ الاسلام کے علاوہ کوئی کتاب نہین، یا پنجاب اور آگرہ کے بعض اشخاص

Marfat.com

کے اسلامی ...

صاحب مرحوم کی تاریخ ...

علوم عقلیہ کا تذکرہ ...

قدیم سلسلہ لکھنؤ کے شاہی دربار کے ...

رسالے حیدرآباد کے نواب ... الامراء ...

ناانصافی ہوگی اگر پنجاب یونیورسٹی کے ...

کی کوششوں سے مبادی سائنس اور فلسفہ ...

چند کتابوں کے سوا اردو کا دامن افسوس ہے کہ ...

تعلیم | تراجم کے دو حصے ہیں ...

اس باب میں عربی جاننے والوں ...

احادیث اور فقہ کی کتابوں کے ...

اسد الغابہ وغیرہ کی کثیر التعداد ...

کی تمدن عرب و تمدن ...

کوئی ... چیز ... نظر ...

اردو زبان کی ...

Marfat.com

ہندوستان میں ہندوستانی

مقالہ انجمن اردوے معلیٰ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

میں ۱۹۳۳ء کو پڑھا گیا

شکریہ یا شکوہ عزیزان گرامی! آج مدت کے بعد آپکے سامنے اظہار خیال کا موقع ہاتھ آیا ہے اس کے لئے آپکے استاد محترم رشید صدیقی صاحب شکریہ کے مستحق یا شکایت کے مستوجب ہیں کہ انھوں نے مجھے کچھ کہنے اور آپ کو اس کے سننے پر مجبور کیا، گو حضرت داعی کی طرف سے کسی مضمون کی تخصیص نہیں تھی لیکن "اردوے معلیٰ" کی تقریب سے مین نے مناسب سمجھا کہ اس مجلس کا موضوع "ہندوستان مین ہندوستانی" ہو،

ہندوستان مین ہندوستانی، اس زمانہ مین جبکہ ہر ملک مین یہ آواز بلند ہے کہ ملک کی باگ اہل ملک کے ہاتھون مین دیدیجائے، یہ شبہہ ہو سکتا ہے کہ ایران مین ایرانی اور مصر مین مصر اور عراق مین عراقی کی طرح "ہندوستان مین ہندوستانی" کا مطلب یہ ہوگا کہ ہندوستان میں صرف ہندوستانی ہون لیکن مین اطمینان دلاتا ہون کہ "ہندوستانی" سے میری مراد

Marfat.com

ہندوستانی باشندے نہیں ہندوستانی بھی جاتے ...

نہیں بلکہ زبانی سوراج ہے" آجکل بعض دوستوں نے پنجاب میں ...

اور ایک عزیز نے گجرات میں اُردو لکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے ضرورت ...

میں اردو کی داستان" بھی کچھ سنائی جائے۔ خدا کے فضل سے اس میدان میں ...

اور دکن کے علماء ادب نے اتنی تحقیقات کی ہے کہ "آبحیات" کا قصہ ایسا فسانہ ...

ہندوستان میں مسلمانوں کے برکات

عزیزانِ اسلام! جس ملک میں ہم آپ آباد ہیں یہاں ہمارے ... جن اغراض اور اسباب سے بھی آئے ہوں بہرحال اب ہم کو ... رہنا اور اسی زمین میں جینا اور مرنا ہے، آیئے ہم آپ تھوڑی دیر کے لئے اس پر غور کریں ... ملک کو ہمارے بزرگوں کی آمد سے کیا خیر و برکت نصیب ہوئی۔

ہندوستان میں وحدت کا خیال

ہندوستان کو اسلام کے داخلہ سے جو علمی، تمدنی، تجارتی ... سیاسی فائدے پہنچے ان کو یہاں شمار کرنا ممکن ہے اور ... کے دائرہ کے اندر ہے۔ لیکن یہاں صرف ایک حقیقت کا اظہار مقصود ہے ... مسلمانوں کی آمد سے پہلے چھوٹے چھوٹے بے شمار ملکوں اور ریاستوں کو ایک ... جس کو کسی حیثیت سے ایک ملک نہیں کہہ سکتے تھے یہاں مسلمانوں کی آمد ... اس ملک میں بودھ مت اور ویدک دھرم ایک ... گریباں تھے، وہ مسلمان ہی تھے جنہوں نے ... کو ترقی دے کر پورے ملک میں ایک ...

Marfat.com

ہندوستان جیسا کہ اُس وقت کی تاریخون سے ظاہر ہے سینکڑون چھوٹی بڑی ریاستون اور مملکتون مین بٹا ہوا تھا سلطان غزنوی کے فتوحات کے عہد مین اس ملک مین دو اسلامی اسماعیلی ریاستین قائم تھین ایک ملتان مین اور دوسری منصورہ (یعنی بھکر واقع سندھ) مین ان کے علاوہ صوبہ سرحد مین شاہی حکومت تھی جسکا پایہ تخت دہیند تھا، کشمیر، اجمیر، دہلی، قنوج، مگدھ (بہار) بنگال، گجرات، مالوہ وغیرہ سینکڑون ریاستین تھین جو ایک دوسرے سے باہم دست و گریبان رہتی تھین، مسلمانون نے آکر ان ملکون کو ایک ملک اور ان ریاستون کو ایک سلطنت بنا دیا جس مین پشاور سے لیکر سورت تک ایک حکومت قائم تھی،

ہندوستان مین زبانون کی کثرت

زبان کے لحاظ سے اس ملک مین بھانت بھانت کی بولیان تھین اور ہین، چنانچہ پیمایش لسانی کے محققین کے نزدیک یہان آج بھی تین سو سے زیادہ بولیان مروج ہین ان بولیون کو چھوڑکر یہان کی صرف ممتاز زبانون کو لیا جائے تو بھی یہ تعداد دہائی سے کم نہ ہوگی،

مسلمانون نے جب سے اس ملک مین قدم رکھا وہ یہان کی زبانون اور بولیون کی کثرت کے شاکی نظر آئے ۲۷۰ھ مین جب کہ سندھ کی اسلامی عربی حکومت پر پونے دوسو برس گذر چکے تھے، منصورہ (بھکر واقع سندھ) مین ایک ایسا عراقی مسلمان شاعر تھا جو ہندوستان کی مختلف زبانون سے واقف تھا، اور اس نے الرا (الور سندھ) کے راجہ کی فرمایش سے قرآن کا ترجمہ ہندی (شاید سندھ کی کسی بولی) مین کیا تھا[1]، مسعودی جو ۳۰۳ھ مین ہندوستان آیا تھا ہندوستان کی

---

[1] عجائب الہند بزرگ بن شہریار صفحہ ۳ پیرس،

Marfat.com

ملی اور لسانی ...

• بعداز ...

رئیس نے اپنی زبان سے الگ ...

اور مانگیر پر جو بلا وقت ہے گجرات کی ...

اور ان ریاستوں میں باہم اختلاف ...

یہی مورخ آگے چل کر لکھتا ہے ...

• اور سندھ کی زبان ہندوستان کی زبان سے الگ ...

گجرات) کی زبان گیری ہے اور اس کے ...

زبان لاڑی ہے،،

ابن ندیم بغدادی جس نے اپنی الفہرست ...

لکھتا ہے،

• یہ لوگ مختلف زبانوں اور ...

ایک شخص نے جو اس ملک ...

ابوریحان بیرونی نے ...

وہ کہ یہاں کے علوم و فنون ...

سلسلہ میں لکھا ہے ...

Marfat.com

"ہندی خط بائین طرف سے چلتا ہے' ان کے مشہور رسم خط کا نام سدھ ماترک ہے، جو کشمیر کی طرف عموماً منسوب ہے، اور یہی بنارس مین جاری ہے اور یہی مدھ دیس یعنی صوبہ متوسط مین جو قنوج کے اطراف کا نام ہے جس کو آریاورت کہتے ہین چلتا ہے، مالوہ کے حدود مین ایک خط جاری ہے جس کو ناگر کہتے ہین، اور اسی کے بعد اردھ ناگری خط ہے یعنی آدھا ناگر کیونکہ یہ ناگر اور دوسرے خطون سے ملا جلا ہے، اور یہ بھاتیہ اور کچھ سندھ مین مروج ہے، اس کے بعد ملواری خط ہے جو ملوشا یعنی جنوبی سندھ مین رائج ہے، اور کنڑی کرناٹک مین اور انتری (آندھری) انترا (آندھرا) مین، اور دراوڑی دراوڑ دیش مین اور لاری لار دیش گجرات وکاٹھیاواڑ مین اور گوڑی (بنگالی) پورب دیش مین اور بیکشک اودنپور مین اور یہ بودھون کا خط ہے" (ص ۲۰)

رسم خط کے اختلاف سے ہر صوبہ کی زبانون کا اختلاف بھی ظاہر ہوتا ہے،

یہ تو عربون کے بیانات تھے' اب فارسی والون کے لیجئے، امیر خسرو نے جو ساتوین صدی کے آخر اور آٹھوین صدی کے شروع مین تھے' اپنی مثنوی نہ سپہر مین ہندوستان کے مختلف صوبون کی حسب ذیل بولیان گنائی ہین، سندھی، لاہوری، کشمیری، بنگالی، گوڑی (واقع بنگال) گجراتی، تلنگی، معبری، دکنڑی) دھورسمندری (کارومنڈل) اودھی اور دہلوی،

امیر خسرو کے تین سو برس کے بعد اکبر کے زمانہ مین بھی یہی بولیان تھین ابوالفضل آئین اکبری مین ان زبانون کے یہ نام گنتا ہے،

دہلوی، بنگالی، ملتانی، مارواڑی، گجراتی، تلنگی، مرہٹی، کرناٹکی، سندھی، افغانی، شال (جو سندھ کابل اور قندھار کے بیچ مین ہے) بلوچستانی، کشمیری، یہ زبانین آج بھی موجود اور بولی

Marfat.com

جاتی ہین، صرف ایک بمبئی کے احاطہ مین گجراتی، مرہٹی، پر[illegible]
رائج ہین مدراس مین اڑیا، ٹامل، تلنگو، ملیالم اور اُردو پانچ زبانون کا رواج [illegible]
کی ریاست مین مرہٹی، کنڑی، ٹامل، تلنگی اور اُردو پانچ زبانین ایک [illegible]
اڑیا اردو، ہندی، ترہتی اور بھوجپوری بولیان ہین پنجاب مین پنجابی اور اردو کا [illegible]
صوبہ سرحد مین پشتو پنجابی اور اردو تین زبانین دوش بدوش ہین،

ابھی حال مین مہامہوپادھیائے گوری شنکر ہیرا چند اوجھا نے "قرونِ وسطیٰ مین ہندوستانی
تہذیب" کے عنوان سے چند خطبے دیئے ہین جنکو ہندوستانی اکاڈیمی نے اردو مین ترجمہ کر کے
شائع کیا ہے، فاضل موصوف نے اپنی دوسری تقریر کے خاتمہ مین سنسکرت کے بعد یہان
پراکرت زبانون کا کچھ کچھ حال بیان کیا ہے، اور اُن کی حسب ذیل چھ قسمین بتائی ہین، [illegible]
شورسینی، مہاراشٹری، پیشاچی، اوونتک اور آپ بھرنش،

| ماگدھی | مگدھ اور اس کے قرب وجوار کے عوام کی زبان تھی، قدیم ماگدھی اشوک [illegible]
ملتی ہے، عام طور پر سنسکرت کے ناٹکون کے چھوٹے ملازم مثلاً دھیوند، [illegible]
اور بچون سے اسی زبان مین باتین کرائی جاتی ہین،

| شورسینی | شورسین یا متھرا کے قرب وجوار کے علاقہ کی زبان تھی [illegible]
اور مسخرون کی بات چیت مین اس کا استعمال اکثر [illegible]

| مہاراشٹری | مہاراشٹر یعنی مرہٹہ کی زبان اس [illegible]
[illegible]سکے لئے کیا جاتا تھا،

Marfat.com

پیشاچی | پیشاچی زبان کشمیر و ہندوستان کے مغربی و شمالی حصون کی زبان تھی،

اونتک | اونتی یعنی مالوہ کی عام زبان تھی، یہ زبان اجین اور مندسور مین رائج تھی،

اپ بھرنش | اس زبان کا رواج گجرات، مانڈو، جنوبی پنجاب، راجپوتانہ، اجین، اور مندسور وغیرہ مقامات مین تھا، در اصل یہ کوئی زبان نہ تھی بلکہ ماگدھی وغیرہ مختلف پراکرت بھاشاؤن کی بگڑی ہوئی مخلوط بھاشا کا نام ہے، راجپوتانہ، مالوہ، کاٹھیاواڑ، اور کچھ وغیرہ مقامات کے بھاٹون کے ڈنگل بھاشا کے گیت اسی بھاشا کی بگڑی ہوئی صورتین ہین، قدیم ہندی بھی بیشتر اسی بھاشا سے نکلی ہے،

جنوبی ہند کی بھاشائین ان کے علاوہ ہین،

تامل، جنوبی ہند کی زبانون مین سب سے قدیم اور فائق تامل ہے، اس زبان کا نشو و نما زیادہ تر جینیون کے ہاتھون ہوا، اس کا رسم الخط سب سے الگ ہے،

ملیالم، ملیبار کی زبان ہے، مگر اس مین سنسکرت الفاظ بکثرت مل گئے ہین،

کنٹری، اس زبان کے ادبیات کی پرورش و پرداخت بھی جینیون نے کی،

تیلنگو، اندھرا صوبہ مین مروج ہے،

مسلمانون کی آمد اور زبانون کی شکل | تفصیل بالا ایک ہندو فاضل کی تصنیف سے ماخوذ ہے، ان حوالون سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ مسلمانون کی آمد سے پہلے اس ملک مین بیسیون زبانین مروج تھین جو زیادہ تر مختلف صوبون، مختلف قومون اور مختلف دھرمون کے زیر سایہ اپنی ہستی برقرار رکھے ہوئی تھین، مسلمانون نے جب اس ملک مین قدم رکھا تو اس ملک کی زبانون

Marfat.com

[illegible]

آگے بڑھ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فارسی [illegible]

[illegible]

شاہی و سرکاری زبان فارسی ہی رہی،

دیسی زبانوں میں مسلمانی تلفظ کا میل | لیکن ملکی بول چال [illegible]

[illegible]

کی زبان کو اختیار کر کے اُس کو [illegible]

مسلمان جب [illegible]

تجارتی [illegible]

زبان میں مجبوراً پڑ جائے جیسے آج [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

سینکڑون سیاسی اصطلاحات تھے، جو ان کی سلطنت کے روزمرہ مین جاری تھے، وہ ہندوستان کی ان مختلف ملکی بولیون مین بھی جاری ہوگئے آجکل کی زمینداری مین خواہ وہ ہندوون کی یا مسلمانون کی جس قدر عہدے اور مالی اصطلاحات ہین وہ عموماً عربی فارسی آمیز ہین مثلاً دیوان، نائب، تحصیلدار، ضلعدار، کارندہ، گماشتہ، سیاہہ نویس، تحویلدار، واصل باقی نویس، خزانچی، متصدی، پیشکار، سررشتہ دار، محافظ دفتر، محرر وغیرہ، اب اصطلاحات کو لیجئے واصل باقی، جمع بندی، مالگذاری، جمع خرچ، گوشوارہ، فرد، بند، روزنامچہ، یادداشت، خلاصہ کیفیت، جنسوار، پروانہ، تیریج وغیرہ یہ الفاظ نہ صرف اردو اور سادہ ہندی مین بلکہ گجراتی، مرہٹی اور بنگالی زبانون مین بھی بعینہٖ یا ان کے دوسرے مرادف مستعمل ہین، مرہٹی بولنے والے مرہٹے اپنے وزیرون کو پیشوا اور عام ہندوریاستین ان کو آج تک دیوان کہتی ہین، اور یہ دونون فارسی ہین، اسی طرح مرہٹی گجراتی، اور بنگالی مین معاملہ مقدمہ کے بھی اکثر الفاظ اور اصطلاحات عربی یا فارسی ہین، ہم اپنے صوبہ مین دیہاتی کسانون کے سردار کو چودھری کہتے ہین لیکن مہاراشٹر مین اس کا نام مقدم ہے، کلرک کے لئے آپ محرر بولتے ہین مگر وہان اس کو کارکن کہتے ہین،

زراعت ہندوستان کا پیشہ تھا مسلمانون نے آکر اس پیشہ کو فن کی حیثیت سے جو ترقی دی، اس کی تفصیل کا یہ موقع نہین مختصر اتنا کہنا ہے کہ کابل ترکستان اور ایران کے بیسیون میوے اور پھل وہ ہندوستان لائے، اور ان کے ساتھ ساتھ اُن کے نام بھی آئے اور یہ سارے ہندوستان مین ہر بولی بولنے والون کی زبانون پر بعینہٖ چڑھ گئے، انگور، انار، سیب، بہی، انجیر، نارنگی، خربوزہ، تربزہ، سردہ، بادام، منقی، کشمش، پستہ، شفتالو، ناشپاتی، اخروٹ، خوبانی، چلغوزہ

نذق کے مزون سے اہل ہندلیے واقف ...
سے بھی اپنی زبان کو نئی لذت بخشی، پھر ان کے بعد ...
گلاب، سوسن، سنبل، ریحان، بنفشہ، خطمی، نرگس، نسرین، نسترن ...
دگل سب بو، گل مخمل وغیرہ آج یہ واقعہ تعجب سے سنا جائے گا کہ تغلق کے زمانہ ...
نواح میں بارہ سو باغ تھے، جن میں ز قسم کے انگور تھے۔ (تاریخ فیروز شاہی)

میوون کی تمہید سے مسلمانون کے دسترخوان کے الوان نعمت یاد آئے ...
بریانی، زردہ، شیربرنج، قورمہ، قلیہ، شوربا، کباب، یخنی، دم پخت، قیمہ، کوفتہ، مزعفر ...
وغیرہ مسلمانون نے پیش کیا، اور پورے ملک کے کام و دہن نے ان کے نام ...
قلیہ، شربت، فالودہ اور برف کا تجربہ سامنے رکھا، ہندوستان کی ایک ...
کبھی آبی، اور کبھی باقرخانی، اور کبھی روغنی اور کبھی چپاتی اور کبھی ...
کی چیز ہے، مگر سمیت اور سادہ کے ساتھ نامون کا تنوع اسلامی ...
بنانے والے کے لئے عربی نام حلوائی، ماہرین کی پاک ...
اور حلوائی کے خوانچہ پر باتو شاہی جس کی اصل شاید ...
پارے، خرمے، نقل، گلاب جامن، جلیبی، امرتی وغیرہ ملین گے۔

کپڑون کی نئی نئی صنعت کا رواج ...
کی زبانون میں فروغ دیا، مخمل، قاقم، کاشانی ...
اطلس، تافتہ، بافتہ، مشروع، زری ...

Marfat.com

برہنہ تن ہندوستان کو ان کپڑون کی بدولت کرتہ، اچکن، چپکن، زرتار، چارخانہ، جامدانی، کامدانی، پیشواز، میرزائی، نیم آستین، جامہ، عبا، قبا، چوغا، فرغل، کلاہ، دستار، کلغی، شال، دوشالہ، چادر، پوستین، شلوار، پاجامہ، ازار، توشک، لحاف، فرش، قالین، مسند، بستر، رضائی، دولائی، تکیہ، غلاف، جانماز، رومال، مندیل، موزے، ازار بند، کمربند، کے نام عربی فارسی اور ترکی سے آئے، پان ہندوستان کی چیز تھی، مگر اس کے لئے، پاندان، خاصدان اور اگالدان اسلامی تہذیب نے پیش کئے، کھانا کس ملک مین پکایا اور کھایا نہین جاتا، مگر ہندوستان کی قناعت پسند طبیعت مٹی کی ہانڈیون اور پیتل کے برتنون سے آگے نہین بڑھی، مسلمان آئے تو دیگ، دیگچی، کفگیر، چمچہ، رکابی، پیالہ، بادیہ، طشت، دسترخوان، آفتابہ، آبخورہ، سیلابچی، صابون، خلال، بکاول، باورچی، رکابدار، خانساماں اپنے ساتھ لائے، مسلمان جب یہان آئے تو سرِ شام یہان دیا اور دیپک جلتا پایا، انھون نے سرِ محفل شمع جلائی، قندیل روشن کی، اور جا بجا فانوس، دیوارگیر، لالہ، مردنگ اور فتیلہ سوز رکھے، اور ان سے مشعلچی نے مشعل جلا کر راستہ کو پرنور کیا، ہندوستان ہمیشہ سے گرم ملک تھا، مگر شورہ لگا کر اور پہاڑون سے برف منگا کر گرمی مین پانی کو ٹھنڈا مسلمانون نے کیا اور چق، چلمن اور پردے لگا کر کمرون کو محفوظ کیا، اور ہندوستان ہی کی ایک گھاس کو "خس" کہکر پکارا، اور اس کی ٹٹیان بنوا کر کھڑی کین[1]،

گھوڑے کی سواری کہان نہتی مگر جب مسلمان یہان آئے تو لگام، زین، تنگ، خوگیر، رکاب، نعل، نکتہ، جل، جس کی خرابی جھول ہے، تنگ، سنوار، شہسوار، تازیانہ، قمچی، سب اپنے

---

[1] اس کی تفصیلات بابر کی تزک مین ملین گی،

[illegible]

جواہرات میں [illegible]

سب اُن کے لائے ہوئے ہیں [illegible]

ساق، سنگِ تورزان، سنگِ [illegible] ان [illegible]

بے پردا، کلغی، طرہ، کانوں میں [illegible]

جو قسمن، پرتی، جند سے گئے ہیں، بیکل، طوق [illegible]

بیسیوں ناموں کو چھوڑ کر جو ہندی ہیں وضع کئے [illegible]

خوشبوؤں میں عطر اُن کی ایجاد ہے [illegible]

نام ان کے وضع کئے، اور ہندی [illegible]

ان مشاقوں نے [illegible]

ومعاشرت، اسباب و سامان اور [illegible]

ان سب کے نئے نام، اصطلاحات [illegible]

نئی چیزیں تھیں اس لئے ہندوستان [illegible]

الفاظ ہندوستان میں رائج ہو گئے۔

زبان کی ترتیب کے عمدہ عناصر [illegible]	زبان کی [illegible]

اختیار کئے، ابتدا [illegible]

Marfat.com

بقیہ اسما بھی ہندوستان ہی کے ہیں، ایسی حالت مین ہندو مسلمانون کے مسلّمہ اصول تقسیم حقوق تہائی فیصدی سے زیادہ قبضہ تو مسلمانون کا اس زبان پر نہین، پھر کیا یہ ظلم نہین کہ اس سے بھی دست بردار ہونے پر ہم کو مجبور کیا جاتا ہے،

سندھ کی وادی ہماری سندھی زبان کا پہلا گہوارہ

گذر چکا ہے کہ ہندوستان کے ہر صوبہ مین الگ الگ بولی تھی مسلمان سب سے پہلے سندھ مین پہنچتے ہین اس لئے قرین قیاس یہی ہے کہ جس کو ہم آج اُردو کہتے ہین، اس کا ہیولیٰ" اسی وادی سندھ مین تیار ہوا ہوگا، عربی و فارسی بولنے والے مسلمان تاجر عراق، بندر ابلہ، سیراف اور بصرہ سے نکل کر سندھ کے بندرون سے گذر کر گجرات ہوکر بحر ہند کے کنارے کنارے سفر کرتے تھے، آخر پہلی صدی ہجری کے آخر یعنی ساتوین صدی عیسوی مین عرب مسلمانون نے سندھ پر قبضہ کر لیا، یہ اسلامی لشکر شیراز اور عراق سے مرتب ہو کر آیا تھا جسکے یہ معنی ہین کہ اس لشکر کے لوگ فارسی اور عربی بولتے تھے، اس کے بعد جو سوداگر اور تاجر یہان آکر بود و باش اختیار کرنے لگے تھے وہ بھی عربی و فارسی بولتے تھے، جہازرانون کی زبان بھی عربی و فارسی سے مرکب تھی خود سندھیون کی آمد و رفت بھی عراق مین لگی رہتی تھی خصوصاً جب ۱۳۲ھ مین خلافت کا مرکز شام سے عراق کو منتقل ہو گیا، اور سندھ کے پنڈتون نے بغداد جا کر اپنی زبان سے عربی مین کتابون کے ترجمون مین مدد دینے اور وہان کے مختلف علمی و طبی منصبون پر سرفراز ہونے لگے، ان زمانہ مین عربی مین ہندی کے بہت سے اصطلاحی لفظ اور دواؤن اور خوشبوؤن کے نام داخل ہوئے مثلاً بیڑہ جس کی عربی شکل بارجہ ہے، پلنگ جس کی عربی صورت بلنجہ ہے جہاز کے خوابگاہ کے معنون مین عرب ملاحون نے اس کو استعمال کیا ہے، اسی طرح خوشبوؤن

Marfat.com

مین مندل (چندن) کا قورد کپھد (فرنفل) کرن پھول (دیگر ... [illegible]

مجھے "بہط" معلوم ہوتا ہے جس کو خوارزمی نے جو سلطان محمود کا معاصر تھا مفاتیح العلوم [illegible]

جو ہمارے "بھات" کی خرابی ہے جو مریضون کی غذا تجویز کی گئی تھی۔ بچاون مین ان ... [illegible]

یتون مین جنکا ذکر ۳۰۳ھ مین مسعودی نے کیا ہے، سندھ اور ملتان مین مسلمانون کی ... [illegible]

سو برس تک قائم رہین، اور آخر سلطان محمود المتوفی سنہ ۴۲۱ھ کے ہاتھون ان دونون ریاستون

کا خاتمہ ہوا، ان ریاستون کا بیچ تعلق بغداد اور مصر سے تھا اور خراسان، عراق، ایران اور [illegible]

یہان آنے والے تاجرون اور مسافرون کی برابر آمد و رفت لگی رہتی تھی، اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا ہوگا

کہ سندھ اور ملتان مین دیسی بولیون کے ساتھ عربی و فارسی کا میل جول بڑھتا رہے اور ایک

مرکب بولی کا ہیولی تیار ہو، خوش قسمتی سے اس وقت ہمارے پاس بعض ایسی شہادتین موجود

ہین جن سے کچھ نہ کچھ اس خیال کی تائید ہوتی ہے، بزرگ بن شہریار ملاح جو [illegible]

کے سواحل سے گذرتا رہتا تھا، اُس نے اپنے بحری سفرنامہ مین جس کا نام عجائب الہند ہے [illegible]

لفظ استعمال کئے ہین وہ سنہ ۲۷۰ھ کا ایک قصہ ہم کو سناتا ہے، شہر الور واقع سندھ کے ایک

راجہ نے منصورہ واقع سندھ کے مسلمان بادشاہ سے ایک ایسے مسلمان عالم کی درخواست [illegible]

جو اُس کو اُس کی زبان مین اسلام کی خوبیان بتا سکے، بادشاہ نے ایک ایسے [illegible]

کیا جو ہندوستان کی بہت سی بولیان جانتا تھا چنانچہ وہ گیا اور [illegible]

مین اپنا ہندی قصیدہ پیش کیا، اور پھر قرآن کا ترجمہ [illegible]

سلطان محمود سے تقریباً ساٹھ برس پہلے سندھ [illegible]

Marfat.com

"منصورہ (یعنی موجودہ بھکر واقع سندھ) اور ملتان اور ان کے اطراف کی زبان عربی اور سندھی ہے، اور مکران والون کی زبان فارسی اور مکرانی ہے"۔ (صفحہ ۷، طبع لائیڈن)

اس کے بعد بغداد کا دوسرا سیاح ابن حوقل بھی جسکی سندھ اور ملتان مین سیاحت کا زمانہ ۳۵۰ھ ہے یہی کہتا ہے کہ

"منصورہ (بھکر) اور ملتان اور اُسکے اطراف مین عربی اور سندھی بولی جاتی ہے" (سفرنامہ ابن حوقل صفحہ ۲۳۲، ۱۰ لائیڈن)

اس کے چند سال کے بعد ۳۷۵ھ مین بشاری مقدسی ملتان آیا، وہ لکھتا ہے،

"اور یہان فارسی زبان سمجھی جاتی ہے"۔ (سفرنامہ بشاری صفحہ ۴۸۰ لائیڈن)

پھر دیبل یعنی ٹھٹھہ واقع سندھ کے حال مین کہتا ہے،

"دیبل (ٹھٹھہ) سمندر کے ساحل پر ہے اس کے چارون طرف سو گانون کے قریب ہین، اکثر غیر مسلم ہندو (کفار) ہین، سمندر کا پانی شہر کی دیوارون سے آکر ٹکراتا ہے، یہ سب سوداگر ہین، ان کی زبان سندھی اور عربی ہے"۔ (ایضاً صفحہ ۴۷۹)

ان معاصرانہ شہادتون کی بنا پر یہ ماننا پڑے گا کہ عربی و فارسی الفاظ کا میل جول ہندوستان کے جس حصہ مین پہلے واقع ہوا وہ سندھ ہے، جس کی حد اُس زمانہ مین ملتان سے لیکر بھکر اور ٹھٹھہ کے سواحل تک پھیلی تھی، اس زمانہ مین ایران، ترکستان اور خراسان سے ہندوستان آنے کا راستہ براہ راست ملتان ہو کر تھا، چنانچہ سلطان محمود غزنوی بھی اسی راستہ سے ہندوستان آیا ہے، اس کا اثر یہ تھا کہ ان ملکون سے علم و فن کے کامل، اور شعر و ادب کے ماہر اسی راستہ سے آکر

Marfat.com

کے زمانہ تک [illegible]

اسلامی تعلیم کی درسگاہ تھا اس کے [illegible]

[illegible] منتقل ہو گیا [illegible]

اس تشریح سے یہ بات بالکل واضح [illegible]

ہندوستان کی جن دیسی زبانوں [illegible]

دہلوی، سندھی [illegible]

سندھی بھی عربی و فارسی الفاظ [illegible]

آج تک ٹھیٹھ عربی [illegible]

اور پیادہ [illegible]

سندھی، ملتانی اور پنجابی آپس میں [illegible]

ہے تینوں میں عربی و فارسی کے [illegible]

[illegible]

المتوفی سنہ ۴۴۲ھ جس نے ہندوستان میں شاید ملتان اور سندھ میں رہ کر کتاب الہند کا مسالہ مہیا کیا ہے۔ اس نے اپنی اس کتاب میں جس لہجہ اور طرز ادا میں ہندی الفاظ لکھے ہیں اُن سے ماہرین ادب نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ وہ ملتانی اور سندھی شکل میں ہیں،

غزنوی عہد میں | بہ جال اب وہ زمانہ ہے جب غزنین میں آل سبکتگین کی حکومت قائم ہے اور سبکتگین اور اُس کا نامور فرزند ہندوستان پر پے در پے حملے کرتے ہیں۔ ان حملہ آوروں کی مادری زبان ترکی مگر علمی و ادبی و سرکاری زبان فارسی تھی، سلطان محمود غزنوی المتوفی سنہ ۴۲۱ھ نے گجرات تک دھاوا کیا، مگر اس کی سلطنت بالآخر پنجاب و سندھ میں سمٹ کر رہ گئی جہاں تقریباً دو سو برس تک وہ قائم رہی، اس میل جول کا اثر یہ ہوا کہ ترکستان، ایران، اور کابل کے ہزاروں لاکھوں آدمی ہندوستان آ کر بس گئے، اور ہزاروں ہندوستانی اُن ملکوں میں جا پہنچے، اور ہندی غلاموں اور کنیزوں کی گھر گھر فراوانی ہو گئی، غزنویوں کی فوج میں بہت سے ہندو افسر اور سپاہی نوکر تھے اور وہ حدودِ سلطنت میں موقع بموقع بھیجے جاتے تھے،

سلطان محمود کے دربار میں ہندی کا مترجم تلک نام ایک ہندو تھا جس کی تعلیم و تربیت کشمیر میں ہوئی تھی، اور اصفہان جا کر اُس نے فارسی سیکھی تھی، سلطان مسعود کے زمانہ میں جو سنہ ۴۲۱ھ میں تخت پر بیٹھا تھا، اس عہدہ پر ایک ہندو بیربل نام سرفراز تھا، سلطان محمود[1] کے دربار میں جہاں عرب و عجم کے ادبا رہتے تھے، فضلائے ہند بھی ان کے پہلو بہ پہلو تھے، کالنجر کے راجہ اننداً نے سنہ ۴۱۳ھ میں ہندی میں بادشاہ کے لئے مدحیہ شعر لکھے،

---

[1] علاوہ تاریخوں کے دیکھو قابوس نامہ "بندہ خریدن"۔

Marfat.com

عرفی اور امیر خسرو نے لکھا ہے کہ

Marfat.com

پر چڑھ گئے تھے، اب ساتوین صدی ہجری کے آغاز مین غوریون کا دور شروع ہوا، جنھون نے بہت جلد لاہور اور ملتان سے آگے بڑھ کر اصل ہندوستان پر قبضہ کیا اور دہلی کو اپنا پایہ تخت بنایا، اب اس مشترکہ زبان کا قدم اور آگے بڑھا، ان کی حکومت پشاور سے گجرات اور بنگال تک قائم ہو گئی اور اس پورے ملک مین جہان کہین کبھی بول چال کی ایک زبان نہ تھی ایک مشترک زبان ہند کا ہیولیٰ تیار ہو گیا، قاضی سراج منہاج جو ۶۲۴ھ مین سندھ اور ملتان کی راہ سے ہندوستان آئے تھے اپنی تاریخ مین کوچ بہار اور اس کے قرب و نواح کے فتوحات کے سلسلہ مین لکھتے ہین

"واین را زبان دیگر است میان لغت ہند و تبت" (صفحہ ۱۵۲ کلکتہ)

اس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان کی ایک زبان پنجاب سے لیکر بنگال تک پیدا ہو چکی تھی، جس کے برخلاف وہان کی زبان ہندوستانی زبان اور تبت کی زبان کے بیچ مین تھی، یہین خلیج فارس اور بحر ہند کے ذکر مین وہ لکھتے ہین:-

"آب بنگی گویند چون بدریاے ہندوستان در آید در لغت ہندوی سمندر گویند" (صفحہ ۱۵۲ طبقات ناصری سراج منہاج کلکتہ)

دہلی کے سب سے پہلے سلطان قطب الدین ایبک کو رعایا نے اس کے جود و کرم کے صلہ مین لکھ بخش کا خطاب دیا تھا، (فرشتہ جلد اول صفحہ ۶۳) یعنی "لاکھون کا دینے والا" اس کے زمانہ کی تعریف مین اہل ہند کال قطب الدین" کہتے تھے "وکال زمانہ را گویند" (فرشتہ جلد اول صفحہ ۶۳ نول کشور) اس عہد کے سکون پر بادشاہ کے نام کے ساتھ "شری امیر" لکھا ملتا ہے، شری کا لفظ آج بھی ہندوون مین شری مہراج کی ترکیب مین مستعمل ہے، مگر اس وقت کی اس ترکیب

Marfat.com

آخری ...

ملتان سے دہلی

شمس الدین ...

شکست دے کر ملتان اور سندھ ...

تاجر اور سوداگر دہلی آ گئے بلکہ علوم ...

کے ہم معنی ہو گیا تھا۔ جس ...

اس متحدہ زبان کے بنانے میں شمال ...

لینا ہے، جن کی پیدائش اور تعلیم و تربیت تو ملتان ...

دہلی میں فرمایا، اور آخری سکونت پاک پتن ...

بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ...

ہندوستان کے روحانی فاتح

جن لوگوں کو ہندوستان کی ...

کے مطالعہ ...

سلاطین، ملکی فتوحات کے لیے ...

روحانی فتوحات کے لیے آ گئے ...

غزنین اور غور کے بادشاہ ...

کی روح کو خدا اور ...

Marfat.com

یہ روحانی فاتح عوام سے ملتے ہیں

ہندوستان میں کسی ایک متحدہ زبان کی ضرورت جتنی سلطنت کو محسوس ہوتی تھی اس سے کہیں زیادہ عوام کو اور ان سے زیادہ صوفیون کو جو ہر بولی کے انسانون تک پہنچنا اپنا فرض سمجھتے تھے، اب تک اُردو کی تاریخ مین اکبر اور شاہجہان اور ان کے مینا بازار اور اردوئے معلّٰی کو اہمیت دی گئی ہے، مگر واقعہ یہ ہے کہ ان سے کہین زیادہ صوفیہ کو حاصل ہے، جن کو ہندوستان کے عوام کی زبان کو اختیار کرنے مین نہ سلطنت کے رعب و داب کا خیال مانع آسکتا تھا، اور نہ علم ظاہر کے جبہ و دستار کے وقار کا، بلکہ عوام کی اصلاح اور حق کی تبلیغ کی خاطر ان کو ہندوستان کے عوام کی دیسی زبان کو قبول کرنے مین کوئی تامل نہ تھا، ٹھیک جس طرح مسلمانون سے پہلے ہندوستان کے عوام کی زبان کو بودھ نے اپنے دھرم کے پرچار کے خاطر اختیار کیا، اور اسی مین اپنا اپدیش دیا، اور جس طرح مسلمانون کے بعد عیسائی پادریون اور مشنریون نے یہان کے عوام کی بولیون کو بے تامل استعمال کیا، اسی طرح ان صوفیہ نے اُس وقت کے عوام کی دیسی زبان کو بولنے مین پیش دستی کی،

حضرت صوفیہ اور یہ نئی زبان

اس وقت تک اردو کے جتنے قدیم فقرے مل سکتے ہین، وہ عموماً صوفیون کے ملفوظات مین، اور اردو کی پرانی تصنیفین خواہ وہ دکھنی ہون یا گجراتی وہ سب صوفیون کی لکھی ہین، جس طرح ۵۷ھ کے انقلاب سے کچھ پہلے دہلی کے علم و عرفان کے مشہور خانوادہ نے وقت کی اردو زبان کو جس کو اس وقت ہندی زبان کہتے تھے اپنے اصلاحی رسالون اور تصنیفون اور قرآن و احادیث کے ترجمون کے لئے فارسی کے بجائے پسند کیا، اسی طرح عوام تک پہنچنے کی خاطر اردو ہی کو جس مین اس وقت تک شمالی ہند مین لکھنا پڑھنا عیب سمجھا جاتا

Marfat.com

تھا، بے تکلف قبول کیا، اور اصلاح دین اور تہذیب ...

رفتہ رفتہ اہل علم سے اس نئی زبان مین لکھنے پڑھنے کا حجاب اٹھا دیا۔

خواجہ فرید شکر گنج ملتانی

خانوادۂ چشت کے فرد فرید شکرستان معرفت کے مشہور گنج شکر ... واقف نہین حضرت خواجہ فرید گنج شکر کا خاندان اگرچہ کابل کا تھا ... غوری کے زمانہ مین ملتان آکر بس گیا تھا، اور خواجہ کی ولایت یہین قصبہ کھتی وال مضافات ملتان مین ۵۸۴ھ مین ہوئی، خواجہ کا نشو ونما اور اُن کی تعلیم و تربیت ملتان مین ہوئی، اٹھارہ برس کی عمر تھی، ملتان کے مدرسہ مین مولنا منہاج الدین ترمذی سے فقہ مین کتاب نافع کا درس لیتے تھے، کہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کا گذر ہوا، اور ایک ہی نظر کیمیا اثر نے ان کو کہان سے کہان پہنچا دیا، بہرحال ملتان سے نکل کر قندھار اور دوسرے ممالک ... اپنے وطن واپس آئے، اور بعد کو اپنے پیر کے حضور مین دلی آئے، اور یہان سے ... اجودھن مین جا کر اقامت اختیار کی، اور وہین ۶۷۰ھ مین آسودۂ خاک ہوئے،

اس وقت تک اس زبان کی ابتدائی تاریخ کا جہان پتہ لگ سکا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ شیرین دہن جس کے منہ سے مصری کی یہ ڈلیان پہلے نکلین خواجہ فرید ... ہین، چنانچہ ملفوظات اور تصوف کی کتابون مین موصوف کے چند فقرے ...

۱- پہلا فقرہ وہ مکالمہ ہے جو حضرت خواجہ ... کے مرید شیخ جمال الدین ... بیوہ کے درمیان ہوا، خواجہ نے شیخ جمال الدین کے ... باپ کی وفات کے بعد اپنے حلقۂ بیعت ...

بالا ہے۔" خواجہ نے فرمایا "پونون کا چاند بالا ہوتا ہے"[1] یہ بالا وہی لفظ ہے جو لڑکے کے بالے اور بچہ بالا کے ساتھ آج بھی بولا جاتا ہے،

اب تک صوفیانہ ذکر اور مراقبہ مین عربی یا فارسی کے فقرے استعمال ہوتے تھے، خواجہ پہلے شخص ہین جنھون نے ان کو ہندوستانی زبان مین ادا فرمایا ہمارے کتبخانہ مین اوراد و تصوف کی دو قلمی کتابین ہین جنمین حضرت کے یہ فقرے مذکور ہین، فرمایا:۔

۲- در راستا بگوئی "اوہی ہی" و در چپا بگوئی "یہی ہی" در دل بگوئی "اینہی ہی"۔

دیگر بزبان ہندی،

۳- در راستا "ہمہ تون" و در چپا "ہی" "تون" ، و در دل "ہمہ تون"

۴- دیگر گوید از طرف دل "ہون تون" و طرف آسمان "تون ہون" "تون ہون" کی نسبت یہ کہا گیا ہے کہ یہ عربی فقرہ انا انت کا ترجمہ ہے،

تصوف کے اذکار کے ایک اور رسالہ مین جسکا نام "جواہر خمسہ" ہے، اور جسکا ۹۰۰ھ کا لکھا ہوا نسخہ کتب خانہ دار المصنفین مین ہے یہ مذکور ہے،

بندگی حضرت قطب الاقطاب حضرت شیخ فرید شکر گنج قدس اللہ سرہٗ ذکر بزبان ہندی وضع فرمودہ اند و در عمل آوردہ اند، در باب دین اندا اہنو ہنہ تون اُہو نہ تون، انہیں سوے آسمان نگریستہ بزبان گوید اہو نہہ، تون . . . . . . باز روے سوی زمین کردہ ہمان طریق این بزبان گوید اہو نہہ تون . . . . . بعدہ نظر را بر وارد و بر خود گی دہ

1. میلا و نیا بحوالہ پنجاب میں اردو، 2. رسالہ شیخ بہاء الدین بن ابراہیم عطار القادری، قلمی دار المصنفین،

Marfat.com

پیاپے ...
پیشیخ اپنے ایک دوست ...
تو فرمایا زیبا سر گئے
کہتے ہیں کہ ایک ... بابا فرید ...
قطب الدین بختیار کاکیؒ نے سبب پوچھا ...
شیخ نے فرمایا اگر آئی ... پچھا ...
سرسہ کے مقام پر بابا فرید ایک بزرگ کے ...
میں چھپ کر بیٹھ گئے، جب آپ کو معلوم ہوا ...
کبھی سرسہ کبھی نرسہ
ہمارے وطن (دیسنہ ضلع پٹنہ) میں ...
کا ایک پرانا مجموعہ ہے جس میں ...
ساتھ ہی ذیل کی ایک نظم بھی ہے
وقت سحر وقت ...
نفس صبا ...
با دم خود ہمدم و غمخوار با جس ...
با ...

Marfat.com

پند شکر گنج بدل وجان شنو — ضائع مکن عمر کہ ہیہات ہے

اس نظم کو اردو کے ایک مشہور مؤلف نے حضرت شکر گنج کی طرف منسوب کیا ہے، حالانکہ میرے خیال میں یہ حضرت کے فارسی اقوال کے جامع کی نظم ہے۔ نہ کہ خود حضرت کی ہے۔ اخیر شعر میں شکر گنج کے توصیفی لقب کو تخلص سمجھنا تعجب انگیز ہے۔ ظاہر ہے کہ خود حضرت اپنے آپ کو شکر گنج نہیں کہتے تھے۔ اتنا صحیح ہے کہ حضرت کی زبانِ مبارک سے بعض ہندی دوہرے ادا ہوئے ہیں، جنہیں سب سے مقدم اور مستند وہ ہے جو میر خورد دہلوی نے سیر الاولیا میں نقل کیا ہے۔

"این دوہرہ کہ بزبانِ مبارک حضرت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین گذشتہ است مناسب این معنی است"

گنت نہوین کا رری نا کان ست منائے
بس کند سے مدھن گرہو رین لمائے

بہر حال اس نظم سے قطع نظر کر کے اوپر کے فقروں میں "کا" اور "کے" اضافت کی علامت "ہوتا ہے" اور "آتی ہے" فعل اور "ہون" "تون" "وہی" "یہی" ضمیر اور "انہی" اور "ہوان" اور "بیچ" ظرف اور "بالا" "چاند" "آنکھ" "بھیا" اسمار اس میں موجود ہیں،

حضرت نظام الدین دہلوی

خواجہ فرید شکر گنج کے مرید حضرت نظام الدین سلطان الاولیار المتوفی ۷۲۵ھ کے ملفوظات فوائد الفواد میں جس میں حضرت کے ۷۲۲ھ تک کے ملفوظات امیر خسرو کے دوست امیر حسن دہلوی نے جمع کئے ہیں حسب ذیل ہندی الفاظ

Marfat.com

ان کی [illegible]

(یعنی کمات صفحہ [illegible]) [illegible]

صفحہ ۱۲۰) آنت (صفحہ ۱۲۱) حضرت سلطان [illegible]

لگھت گرگند ترا فہ [illegible]

حضرت سلطان الاولیا نے شیخ احمد نہروالی کے [illegible]

تھے، "ہندوی بہا خوش گفتہ" وہندوی می گفت" یعنی [illegible]

امام، فقیہ، مادھو (ذرا ایک ہندی عالم کے اس عالمانہ نام پر غور [illegible]

ہندی گانا سنکر فرمایا "چنین آوازے کہ تو داری دریغ باشد [illegible]

احمد نے اسی وقت سے قرآن یاد کرنا شروع کر دیا (صفحہ [illegible]

شیخ نصیرالدین اودھی	شیخ نظام الدین اولیا کے مرید شیخ نصیرالدین [illegible]

(۷۵۲ھ) نے جب اپنے ایک ساتھی شیخ اخی سراج کو [illegible]

کہ اس مملکت پر تو شیخ علاء الدین [illegible]

خواجہ بندہ نواز دکنی	شیخ نصیرالدین دہلوی کے [illegible] ۸۱۵ھ میں دہلی سے [illegible]

میں وفات پائی اُن کا ایک فقرہ [illegible]

خدا کو اچھا ہے خدا کو [illegible]

[illegible]

ان بزرگونکے ان مسلسل فقرون کو سنکر اب اس مین شک کی کیا گنجایش رہتی ہے کہ
کہ اس زبان کی عمر جتنی سمجھی جاتی ہے، اس سے کتنی زیادہ ہے، یہ حقیقت مین ہندوستان ہی کی
زبان تھی جس کو ان بزرگون نے قبول کی نظر سے دیکھا، اور محبت کی شکر مین گھولا،

خلجی اور تغلق دور مین

یہ خلجی اور تغلق سلاطین کا دور ہے، ان بادشاہون کے زمانہ کی دو یادگار تاریخین
ہمارے سامنے ہین، تاریخ فیروز شاہی ضیاے برنی، اور تاریخ فیروز شاہی سراج عفیف، ان
دونون تاریخون مین جنمین سے پہلی دہلی مین چھٹی صدی کے آخر اور ساتوین صدی ہجری کے
اوائل مین اور دوسری ساتوین صدی کے بیچ مین تصنیف ہوئی ہے، بہت سے ہندی
الفاظ اور مصطلحات ملتے ہین، اور جو آج تک اس مشترکہ ہندوستانی زبان کا سرمایہ ہین ،

بحیرہ لکھ (لاکھ) کہار (صفحہ ۱۸۶) ٹھگ (صفحہ ۱۸۹) لونڈی (صفحہ ۱۹۲) ٹیکہ ہندوان (صفحہ ۲۲۰)
منڈل (صفحہ ۲۱۶) گھٹی (صفحہ ۲۲۰) بہی پٹواریان (صفحہ ۲۸۸) ڈھولک (صفحہ ۵۷، ۴۸) چبوترہ (صفحہ ۳۲۰)
منٹھ (صفحہ ۳۴۴) بسوہ، چرائی، ڈیہہ قصبات (صفحہ ۲۸۸) منڈہ، منڈی غلہ (صفحہ ۳۰۴) ماتھ موٹھ
(صفحہ ۳۵۰) منڈلی (صفحہ ۳۰۴) بہین (صفحہ ۳۱۰) ریوڑی (صفحہ ۳۱۶) تھانہ (صفحہ ۳۲۰) دھاوتگان
(جمع فارسی دھاو المعنی ڈاک دوڑیہ (صفحہ ۳۳۱) موڑہ (موڑھا؟ صفحہ ۲۷۳) چودھری (صفحہ ۲۸۸)
بی بی (صفحہ ۳۷۳) بھٹی (صفحہ ۳۱۶) (تاریخ فیروز شاہی ضیا، برنی) بی بی (صفحہ ۳۹) لک (لاکھ
صفحہ ۸۴) لکھوک (جمع لاکھ) (صفحہ ۳۳۱) چونہ پز (چونہ پکانے والا) راج (معمار) سوندھار (سونار
صفحہ ۳۳۱) جھیتر، چھتر (صفحہ ۱۰۸) کنگرہ (کنگرہ؟ صفحہ ۳۷۱) چودھریان (صفحہ ۳۷) لت (لات
صفحہ ۳۷) بھرکر (صفحہ ۳۹۳) گھڑیال (صفحہ ۳۸) گھڑیال خانہ (صفحہ ۲۷۱) درخت سنبھل (صفحہ ۳۱۱) چونہ (صفحہ ۳۱۰)

Marfat.com

آتا بزبان ہندی پھر کر کو ...

کا فقرہ نکلتا ہے۔ مولانا ...

فیروز شاہ کے عہد میں سکندر حاکم بنگال ایک ...

ملک قبول بزبانِ ہندی گفت ...

عفیف صفحہ ۱۶۰)

سلطان محمد تغلق نے جب سندھ کے ...

حملہ کے بعد سندھ چھوڑ کر گجرات کا رُخ کیا تو ...

برکت شیخ ... ایک ...

امیر خسرو کا عہد | اب وہ زمانہ ہے جب کل ...

تھا، اور ہندوستان کے اندر ایک ...

اہلِ علم کے حلقوں تک ...

نے اس کی سرپرستی کی ...

مثنویوں اور تاریخی تصنیفوں ...

جب ... اور ...

اُن ہندی ...

Marfat.com

خاتمہ میں جو طویل فارسی نثر لکھی ہے اس میں اپنی ہندی نظم پر خود فخر کیا ہے، فرماتے ہیں،

پیش ازیں از بادشاہان سخن کسے را سہ دیوان نبود، مگر مرا کہ خسرو مالک کلامم مسعود

سعد سلمان را اگرچہ ہست اما آن سہ دیوان او عبارت است از عربی و فارسی و ہندوی

اما در پارسی مجرد کسے سخن را سہ قسم نکردہ جز من کہ درین کار قسام عادلم ع

قسمت چو چنین بود چہ تدبیر کنم[1]

امیر خسرو کی اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ انھوں نے بھی مسعود سعد کی طرح عربی فارسی

اور ہندی کے تین الگ الگ دیوان تیار کئے تھے، بلکہ وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ مسعود سعد نے

تینوں زبانوں میں الگ الگ تین مستقل دیوان تیار کئے تھے، اور میں نے ایک زبان فارسی

میں ہندی اور عربی کو ملا کر ایک سخن کا سراپا تیار کیا،

امیر کو اپنے ہندی کلام پر جو ناز تھا وہ ان کے اس شعر سے نمایاں ہے جس کو انھوں نے

اپنی اسی کتاب کے خاتمہ میں لکھا ہے:

چو من طوطی ہندم از راست پرسی | ز من ہندوی پرس تا نغز گویم

اسی خاتمہ میں ایہام کی ایک نئی صفت پیدا کرنے پر فخر کیا ہے،

"باز ایہامے دیگر بر بست کردہ ام کہ یک طرف ہمہ ہندوی نیز می افتد، و جانب دیگر

پارسی می خیزد"

آہی آئی ہمان سپاری آہی | ماری ماری برآئی موری ماہی[2]

---

[1] خاتمہ غرۃ الکمال امیر خسرو قلمی دار المصنفین، [2] اس شعر کو میں پوری طرح سمجھ نہیں سکا،

Marfat.com

امیر نے اپنی مثنوی ...

کے لوگ ہر ملک کی زبان بولتے ہیں ...

کہتے ہیں،

ہست دوم آنکہ ز ہند آدمیان

لیک از اقصائے دگر ہر کسے

ہست خطا و مغل و ترک و عرب

غرض ہر جگہ اپنی زبان کو ہندوی کہتے ہیں، اور اس سے صاف ...

زبان اس وقت کے ہندوستان کے بول چال میں تھی ...

شیخ شرف الدین منیری بہاری

حضرت شیخ شرف الدین احمد منیری ...
مسکن بہار ہے، اور تعلیم و تربیت بنگال ...
جا کر حاصل کی تھی، ان کے بہت سے ہندوی دوہے ...
بتائی گئی ہیں، مثلاً

دودھ پھٹکری مردا سنگ ...

افیون چنہ بھر مرچیں چار

پوست کے پانی پوٹلی کرے

حضرت شیخ کے ...

Marfat.com

زین بدرعربی نے فارسی مین لکھ کر نذر گذرانی تھی، اس مین ایک موقع پر اردو کے دو فقرے
استعمال ہوئے ہین، خواجہ جلال الدین حافظ ملتانی نے عرض کی،

بزبان ہندوی نیکو گفتہ است ہر کہ گفتہ است" بات بھلی پر سانہ کرے"

حضرت شیخ نے اس کی تائید مین فرمایا،

بعدازان بندگی مخدوم عظمہ اللہ برزبان مبارک راند" دیس بھلا پردور" (معدن المعانی
مطبوعہ شرف الاخبار بہار ۱۳۰۱ھ ۱۸۸۴ء جلد اول صفحہ ۲۰۳)

ہمارے وطن (دیسنہ ضلع پٹنہ) کے کتب خانۂ اصلاح مین ایک فالنامہ کے دو صفحے
پرانے کاغذ کے ہین، جنمین اسی زبان مین مختلف اعداد کے جوابات بتائے گئے ہین، اور
اس کے سرنامہ پر اس فالنامہ کی نسبت حضرت مخدوم کی طرف کی گئی ہے، اس مین کل
ستائیس فقرے ہین، جنمین سے بعض یہ ہین،

۱۱۱	جو من کی ہنسی کیا ہوئی سو ہوئی،
۱۱۳	ناہین کچھ کر نصیب لاگی بات ہو،
۱۳۱	ابھین، ابھین ناہین،
۳۱۱	ابھین ناہین، سوت رہو جائے،
۳۳۱	راج پاٹ اچل کے دیا تکون،
۲۳۲	آگے برے دن گئے اب سکھ پاوہ گے،
۳۳۲	ابھین ناہین آگو ہو چکا ،

Marfat.com

[illegible]

مین مدفون ہوئے ان کے ملفوظات کے [illegible]

اور منتر اردو اور ہندی مین ملتے ہین ان کے [illegible]

مرید ہوئے تھے اس مجموعہ مین ایک [illegible]

کے پاس سے گذرے اسی کے قریب ایک [illegible]

سید موصوف ان سے ملنے کے لئے [illegible]

سنکر خاکساری کی راہ سے فرمایا [illegible]

مشرقی اضلاع کے دیہاتون مین [illegible]

مطلب یہ ہوا کہ لکڑی کو [illegible]

ہمین سانپ اور بچھو کے [illegible]

ہین، بچھو کے کاٹنے کا [illegible]

بند ہون اپنے [illegible]

[illegible]

شیخ علاء الدین بنگالی

شیخ علاء الدین لاہوری پنڈوی بنگالی المتوفی سنہ ۸۰۰ھ اور شیخ نور الحق پنڈوی بنگالی المتوفی سنہ ۸۱۳ھ باپ بیٹے تھے، یہ تھے تو لاہوری مگر سکونت بنگال جا کر اختیار کی، شیخ نور الحق اپنے مکتوبات مین ایک فارسی شعر لکھکر اُس کے ہم معنی ہندی شعر لکھتے ہین،

ہمہ شب بزاریم شد کہ صبا نداد بوے | ندمید صبح بختم چہ کنم صبا را
رین سب آئی سو یا سیج، نلدھا تھا نون | پیو نپو چھے پاتری مجھ سہاگن ناون

(صفو۔ قلمی دار المصنفین)

اسی زمانہ کے ایک اور بزرگ شیخ الاسلام سعد اللہ لکھنوی اور ان کے بیٹے شیخ امین الدین لکھنوی المتوفی سنہ ۸۲۹ھ ہین، یہ دونون ہندی کے شاعر تھے، ان کے مکتوبات مین ہندی الفاظ، دوہے اور ہندولے ملتے ہین، لکھتے ہین،

"درشب روز تحریر "جگری" بخیال گذشتہ بنشستہ شد، است ذوق خواہند گرفت"
جگری مذکور اینست" ہندوی،

کون پراجت دیا کیستون | شہ کل بانہہ نہ دئی کر سوتون

عقدہ

مجھ برہا، رین جگا وے | ہور مرتین چال بنا وے
جی ہون نپیون بھول کنہیاے | جو بھنج تن جر کانٹ کیناے

جی ہون سعد پیاسے جیسنون

این الدین ماند ہی جو دی پیو

مخدوم شیخ احمد عبدالحق ردولوی المتوفی

ملتے ہین شیخ نے کچھ زمانہ ستام (پنجاب) مین

ایک نے اہرہ بی بی رہتی تھین جو بڑی عبادت گذار تھین، رات کو

"این فقیر را بلطف می فرمودند بزبان ہندی، بیٹا احمد آب گرم موجود است

از آب سرد وضو کنی"۔ (۱۹)

شیخ کا ایک مرید شب و روز یہ جپتا تھا،

آہ شیخ احمد مار یو مار یو۔ (صفحہ ۱۰۰)

شیخ نے ایک دفعہ یہ ہندی دوہرہ زبان مبارک سے ادا فرمایا

کنوا ہو تو پانون سمندر کہ پانی جائے

شیخ احمد عبدالحق ردولوی کے ملفوظات

جمع کئے ہین، ردولی اور گنگوہ ہمارے صوبے

اس مجموعہ مین حسب ذیل الفاظ نہایت بے تکلفی

(۳۷) پلنگ (صفحہ ۳۸)

(۶۷) کچھڑی (صفحہ ۶۳)

دیپک (صفحہ ۹۹) کندوری (دکھانا صفحہ ۱۰۰) دھاجن (صفحہ ۱۲۳)

دکھنی اور گوجری وغیرہ

اب ہم اس زمانہ مین پہنچ گئے ہین جب ہندوستان کی اس متحدہ زبان نے نظم کی زمین پر قبضہ کیا، شروع شروع مین یہ مذاقیہ اور تفریحی منظومات مین اسی طرح کام مین لائی گئی ہے، جیسے ہمارے عہد مین اکبر مرحوم نے انگریزی لفظون اور جملون کا استعمال اردو شعرون مین کیا، مگر یہ ظرافت بہت جلد سنجیدگی سے بدل گئی، محمد تغلق نے ہندوستان و دکن کو ایک کر دیا اور دولت آباد دکن کو اپنی حکومت کا دارالسلطنت اور دلی اجاڑ کر اہل دلی کو دولت آباد مین لیجا کر بسایا، یہ پہلا دن تھا جس مین اس زبان کا تخم دکن کی سرزمین مین بویا گیا، یہان کی آب وہوا اس کو ایسی راس آئی کہ تخم بڑھ کر پودا ہوا، اور پودا ایک عظیم الشان درخت بن گیا، اور حیرت سے سنا جائے گا کہ اس درخت نے شمال سے پہلے دکن مین پھل دیئے، تصوف اور عوام کے مذہبی جذبات نے اس زبان کو اپنے فیض سے مالامال کرنا شروع کر دیا جس کی بڑی وجہ یہ ہوئی کہ دکن کے بہمنی بادشاہون نے آٹھوین صدی ہجری مین دہلی سے الگ ہو کر گلبرگہ مین جب اپنی نئی خودمختار حکومت قائم کی تو اپنا سرکاری دفتر فارسی کے بجائے ملک کی دیسی زبان مین رکھا اس کے قدرتی نتیجے دو ہوئے، ایک تو یہ کہ برہمنون نے سرکاری دفاتر مین جگہ پائی، اور دوسرا یہ کہ دیسی زبان نے ترقی شروع کی، بہمنی سلطنت کے بعد جب عادل شاہی و قطب شاہی وغیرہ پیدا ہوئے تو انھون نے بھی اسی زبان کی سرپرستی کی، اور چونکہ شمالی ملک کے سلاطین کی طرح ان کے کابل و ایران سے تازہ بتازہ تعلقات نہ تھے اور نہ وہ خود اجنبی نسل و وطن پر فخر کرتے تھے، اس لئے

Marfat.com

ان کے دربار کی زبان [illegible]

ان کی مادری زبان تھی،

ابراہیم عادل شاہ [illegible] | ہندوستانی مسلمانون کی مادری زبان

جاہل رہا تھا [illegible]

اس کے حال مین اس کے معاصر مورخ فرشتہ نے لکھا ہے [illegible]

"فارسی خوان گردید و بنوعے فارسی را خوب می گفت [illegible]

ہیچ کس نمی توانست فہمید کہ غیر از فارسی زبان دیگر [illegible]

اس اہم فقرہ سے دو باتین ثابت ہوتی ہین ایک تو [illegible]

یہ کہ ان بادشاہون کی عام بول چال کی یا مادری زبان [illegible]

عہد کی تصانیف ملتی ہین،

موجودہ صوبہ جات متحدہ کی مادری زبان بھی [illegible]

تھی، بدایون جو مغلون سے پہلے ایک مرکزی [illegible]

بدایونی جنھون نے [illegible] سنہ مین اپنی تاریخ [illegible]

(سنہ ۹۴۷ھ کی ولادت) استاد شیخ [illegible]

بوستان پڑھ رہے تھے شعر یہ آیا،

محال است [illegible]

"پرسید [illegible]

Marfat.com

اس سے صاف ظاہر ہے کہ بچون کی مادری زبان ہندوی ہو چکی تھی، اکبر کی زبان مین ملا بدایونی وغیرہ نے پنڈتون کی مدد سے جن ہندی سے فارسی مین سنسکرت کتابون کے ترجمہ کئے تھے اس سے مراد یہی اُس وقت کی اردو ہے، پنڈت سنسکرت سے اُس وقت کی ہندوی مین، اور ملا ہندوی سے فارسی مین ترجمہ کرتے تھے، ورنہ ظاہر ہے کہ ملا نے ہندی جاننے کا کہین دعویٰ نہین کیا ہے،

شیخ عبدالوہاب متقی جنکا وطن مالوہ تھا، ۹۶۳ھ مین ہجرت کر کے مکہ معظمہ چلے گئے تھے، اور وہان ممالک اسلامی کے طلبہ کو درس دیتے تھے، اس درس کی خصوصیت یہ تھی کہ ہر ملک کے طالب علمون سے ان ہی کی زبان مین تقریر فرماتے تھے، اس سلسلہ مین ہندیون کو وہ ہندی مین سبق پڑھاتے تھے، شیخ عبدالحق دہلوی جو ان کے شاگرد خاص تھے، اُن کے حال مین لکھتے ہین۔

"و با ہندیان در تقریر فارسی تکلف نکنند، وہم بہ زبان ہندی اکتفا فرمایند"

یہ واقعہ بھی اس دعوے کی شہادت ہے کہ ہندوستانی مسلمانون کی زبان ایک مدت سے ہندوستانی ہو چکی تھی،

شیخ عبدالوہاب متقی کے استاد شیخ علی متقی مشہور محدث ہین، ان کا آبائی وطن تو جونپور تھا، لیکن پیدایش برہان پور مین ہوئی اور ابتدائی ملازمت شاہانِ مالوہ کے ہان منڈو مین کی، شیخ باجن کے مرید اور ان کے لڑکے سے چشتی خرقہ پہنا، پھر ملتان جا کر شیخ حسام متقی

لہ تاریخ اردو سے قدیم حکیم سید شمس اللہ قادری، نقلاً از زاد المتقین الی طریق سلوک الیقین شیخ عبدالحق دہلوی قلمی،

Marfat.com

کی صحبت اٹھائی پھر ہندوستان ...

کے اصرار سے احمد آباد گجرات آجاتے تھے ...

کہ ان کا تعلق ہندوستان کے کن کن صوبوں سے رہا ...

(مالوہ) ملتان (سندھ و پنجاب) اور احمد آباد (گجرات) ...

سے ظاہر ہے جسکو انھوں نے اپنی موت سے کچھ دنوں پہلے مرض الموت کی حالت ...

کہ کھانے کو پیس ڈالو،

آن چنان سحق کن کہ ہمہ یکے شود دوئی نماند، چنانچہ این دو ہمو ...

سن سہیلی پریم کی باتا ... یوں مل ...

دیکھئے کہ اردو کی پوری شان اس شعر میں موجود ہے،

تاہم اس میں شک نہیں کہ جب تک شمالی ہند میں حکومت ...

اس مادری زبان میں لکھنا پڑھنا اور تصنیف و تالیف معیوب رہی اور ...

اور گجرات میں خود صوفیہ نے اور شیعہ بادشاہوں نے پہل کی ...

رسالے لکھے اور بیجاپور اور گولکنڈہ کے بادشاہوں نے اس میں ...

مرثیے اور مناقب لکھے اور رفتہ رفتہ شاعری ...

اس طرح نثر کے ساتھ نظم نے بھی دکن اور گجرات ...

ہم سب کو انجمن ترقی اردو ...

ل اخبار الاخیار صفحہ ۲۲۹ مطبع ...

جنھون نے اس عہد کی دکھنی نظم ونثر کتابون کو حلیۂ طبع سے آراستہ کرنا شروع کر دیا ہے، یہ وہی ہندوستانی زبان ہے جس کو لوگ بعد مین دکھنی کے نام سے یاد کرنے لگے ہین،

اس کے صوبہ وار نام حقیقت یہ ہے کہ نئی قوم کے اختلاط اور میل جول نے ہر صوبہ کو متاثر کیا اور اس طرح اس نئی زبان کو بھی مقامی اور صوبہ وارانہ اثرات نے داخل ہو کر مختلف بولیون مین منقسم کر دیا، دکھنی، گوجری، دہلوی، لکھنوی، بہاری، پنجابی، ہر صوبہ کی ہندوستانی بولی مین علیحدہ علیحدہ کچھ کچھ امتیازات پیدا ہو گئے تھے، اور اس لئے اس نئی زبان کا نام ہر جگہ الگ الگ پڑا، مثلاً دہلوی، دکھنی، گوجری، ہندی، ہندوی، یہ سب تفاوت اسی ایک کے نام ہین،

اردو نام تاہم یہ بات تعجب کے ساتھ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ شروع سے لے کر اب تک اس زبان کا نام اب تک "اردو" سننے مین نہین آیا، حالانکہ ہم نے آج اس نام کے سوا اس کے اور سب نام بھلا دیئے ہین، یہ تو سب کو معلوم ہے کہ اردو ترکی لفظ ہے جس کے معنی لشکر شاہی یعنی لشکرگاہ اور کیمپ کے ہین اور اس معنی مین اس کا استعمال بہت قدیم ہے، یہان تک کہ تغلقون کی تاریخ مین بھی یہ لفظ ان معنون مین بولا گیا ہے، پھر تیموریون اور خصوصاً شاہجہان کے عہد مین "اردوے معلّٰی" شاہی لشکرگاہ اور دہلی کے قلعۂ معلّٰی کو کہنے لگے، مغلیہ سلطنت کے زوال کے ساتھ ساتھ فارسی کا شاعرانہ تسلط بھی کمزور ہوتا جا رہا تھا، اور اس نئی زبان کی طاقت روز بروز بڑھ رہی تھی، عام بازارون، گلیون اور معمولی گھرون سے نکل کر شاہی دربار تک اس کا اثر پھیل رہا تھا اس لئے شروع شروع مین اس کو لوگون نے "زبانِ اردوے معلّٰی" کا خطاب دیا، چنانچہ بارہوین صدی ہجری کے اواخر کی تصنیفات تذکرۂ نکات الشعراء میر (صفحہ ۱) اور ذکر میر (صفحہ ۶۷)

اور نو طرز مرصع [illegible]

پاتا ہے،

تیرھوین صدی کے اوائل سے [illegible]

زبان کا نام اردو ہو جاتا ہے، تذکرہ مخزن الغرائب [illegible]

کے حال مین ہے،

" در زبانِ ہندی کہ مراد از اردو است خیلے فصیح [illegible]

باغ وبہار وغیرہ فورٹ ولیم کالج کی تصنیفات [illegible]

سے بولا گیا ہے، ان حوالون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اردو زبان [illegible]

ڈیڑھ سو برس پہلے کی ایجاد ہے،

دہلی کے اردوے معلی پر جب تباہی آئی تو [illegible]

گیا، مگر اس کا اتنا فائدہ ہوا کہ حسبِ استعداد [illegible]

چھوٹی نوابیان قائم ہو گئی تھین [illegible]

پہلی منزل لکھنؤ مین، دوسری [illegible]

مین ایک اور منزل فورٹ ولیم [illegible]

تھے جو دکن وارکاٹ [illegible]

اردو زبان نے اشاعت [illegible]

Marfat.com

یہ اس زبان کی مختصر تاریخ ہے جو آج ہماری ملکی اور قومی زبان ہے بلکہ جو آج اس پورے ملک کی واحد متحدہ زبان ہے،

چونکہ مسلمانوں سے پہلے یہ ملک بہت سی راجدھانیوں میں بٹا ہوا تھا اسلئے نہ یہاں کوئی ایک متحدہ زبان تھی اور نہ کسی متحدہ قومیت کا وجود تھا، اور نہ ایک متحدہ مملکت تھی، مسلمانوں نے آکر اس برِ اعظم کو ایک عَلَم کے نیچے ایک مرکز کے ماتحت، ایک ملک بنایا جس کا نام پہلے ہند اور پھر ہندوستان رکھا، اور ایک زبان پیدا کی جس کا نام زبانِ ہند، لغتِ ہند، ہندوی، ہندی، زبانِ ہندوستان اور ہندوستانی رکھا،

ہندی لفظ | آج کل جسکو "ہندی" کہتے ہیں، وہ پورب کی ایک صوبہ وار بولی ہے۔ جس کیلئے یہ کوشش کیجا رہی ہے کہ یہ پورے ملک کی بولی ہو جائے، مگر حقیقت میں اس کا ایسا نام جس کی معنویت کے دائرہ میں سارا ہندوستان داخل ہو جائے، خود بدیسی ہے، پھر بھی اسکے لئے ایسا نام اختیار کرنا اس لئے مناسب ہے کہ اس سے سارے ملک ہند کا خیال سامنے آتا ہے، ورنہ اگر اس کو برج بھاشا یا پوربی بھاشا کہہ دیا جائے تو یہ ملک کے ایک محدود جغرافی حصہ کے ساتھ خاص ہو جائے،

اہلِ عرب یہاں کی قدیم زبانوں میں سے ہر ایک کو "ہندی" یا "ہندیہ" کہتے تھے، وہ سنسکرت، پالی، سندھی، ملتانی، گجراتی سب کو ہندی ہی کہتے تھے، چنانچہ بزرگ بن شہریار کی روایت کے مطابق ۲۷۰ھ میں جس زبان میں قرآن کا ترجمہ کیا گیا تھا اس کا نام اس مصنف نے "ہندیہ" بتایا ہے،

Marfat.com

ان یفسر لھم شریعۃ ...

بالھندیۃ (عجائب الھند صفحہ ۳)

ان یفسر لھم القرآن بالھندیۃ

(عجائب الھند صفحہ ۳)

اسی طرح الفہرست مین جو ۳۷۷ھ کی تصنیف ہے ہندوستان ...

عربی مین طب کی کتابین ترجمہ ہوئین اس کے بیان مین ہندوستانی ...

ہی رکھا گیا ہی،

نقل من الھندی الی الفارسی (صفحہ ۲۴۵) ہندی سے فارسی مین ...

اس لئے مسلمانون نے اپنی حکومت کے بعد اس زبان ...

انھون نے اختیار کیا، ہندی کا نام بخشا انتہا یہ ہے کہ مولانا شاہ رفیع الدین ...

اور مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی نے قرآن پاک کا جس زبان ...

بھی ہندی ہی فرمایا، اس سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ ہندی کی ...

ہندو اور مسلمان کا کوئی فرق نہ تھا، ایک ہی زبان تھی جو پورے ملک ...

دوسرے سرے تک بولی اور سمجھی جاتی تھی،

اردو اور ہندی کی تقسیم

لیکن انگریزون نے ...

فورٹ ولیم مین اپنا نا ...

عہدہ دارون اور تعلیمی ادارون کی ...

Marfat.com

ان کو یہ بھی معلوم تھا کہ اگر ان کو ہندوستان مین حکومت کرنا ہے تو اس متحدہ قومیت کے درخت پر جو صدیون کی خونریزی سے سینچ سینچکر تیموریون کی باغبانی سے تیار ہوا تھا، پہلے کلھاڑی مارنا ضروری ہے' اس کے لئے ضرورت تھی کہ ہندو اور مسلمانون کے امتیازات کے حدود کو جس قدر ممکن ہو اُبھارا جائے، چنانچہ فورٹ ولیم مین اردو اور ہندی کے نام سے دو شعبے قائم ہوئے' ایک مسلمانون کے سر پر تھوپا، اور دوسرے کو ہندوؤن کے سر مڑھا اور اس کا نام علمی قدردانی اور ادب نوازی رکھا، اور دونون زبانون مین کتابین لکھوا لکھوا کر لوگون مین تقسیم کیگئین، یہ ہے آغازِ اس انجام کا جو آج اُردو اور ہندی کے مہابھارت کی صورت مین ملک مین قائم ہے۔

شاید آج لوگون کو وہ واقعہ بھی یاد نہ ہو جس کا تعلق اس عظیم الشان درسگاہ کے پہلے بانی سے ہے، ہندی اردو کا جھگڑا ۱۸۶۷ء سے شروع ہوا ہے، اسی سال بنارس مین بعض سربرآوردہ ہندوؤن نے یہ کوشش شروع کی کہ تمام سرکاری عدالتون مین سے اردو زبان اُور فارسی خط موقوف ہو کر ہندی بھاشا اور دیوناگری خط جاری ہو، سرسید اس وقت سے لیکر مرنے سے نو دن پہلے تک اس کے خلاف قلمی جہاد مین مصروف رہے اور ان ہی کی مخالفت کا اثر تھا کہ ان کی زندگی تک یہ تجویز سرکاری طور سے منظور نہ ہو سکی، اُن کی وفات کے چند سال بعد، غالباً ۱۹۰۰ء مین سر میکڈانل صاحب لفٹنٹ گورنر صوبۂ متحدہ نے اس صوبہ مین ہندی کو قانوناً ممتاز حیثیت بخشی، اور اردو ہندی کی ناگوار بحث کا وہ تخم اس سرزمین مین بویا جس کو اس سے پہلے وہ بہار مین بو چکے تھے، لکھنؤ کے گنگا پرشاد ورما لائبریری ہال مین سرسید کے جانشین اور اس درسگاہ کے سکریٹری نواب محسن الملک مرحوم کی صدارت مین اُردو

کے ماتم کے لیے ایک جلسہ [illegible]

کے لئے یہ مصرع پڑھا تھا ؎

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم [illegible]

اور یہی وہ فضا ہے جس مین انجمن ترقی اردو کی بنیاد پڑی [illegible]

کے زیر سرپرستی روز بروز ترقی پانے لگی ہندی اخبارات [illegible]

ہوا اور پورے ملک مین اردو اور ہندی دو حریف کی حیثیت [illegible]

رہین اور اب انھون نے ہندو مسلمان دونون کی دو الگ الگ [illegible]

ہے، جو حد درجہ افسوسناک ہے۔

علی گڑھ کی تحریک کا حصہ اردو زبان کی ترقی مین

اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ مسلمانون کی [illegible]

نے تعلیمی و ادبی انقلاب کی [illegible]

ایک مولوی محمد حسین صاحب آزاد کو چھوڑ کر جو [illegible]

اردو کے تمام علمبردار اسی کی ہمہ گیر سلطنت [illegible]

قصائد و غزلیات کے تنگ احاطہ سے [illegible]

اردو نے مغلی اور عود ہندی والے [illegible]

لا طائل کی گرانباری سے آزاد کیا [illegible]

تصنیف آثار الصنادید [illegible]

دوبارہ اذہین [illegible]

Marfat.com

گو یہ سچ ہے کہ مولانا اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھیون نے سرسید کیا بلکہ غالب سے بھی پہلے سادہ نگاری کا آغاز کیا، مگر وہ تحریک صرف مذہبی دائرہ مین سمٹ کر رہگئی، اسی طرح حیدرآباد مین نواب شمس الامراء بہادر نے جدید علوم مین ستہ شمسیہ نام اُردو رسالے تصنیف کیے اور دہلی کالج کے ماسٹر رامچندر نے پولیٹکل اکانمی کے ترجمے کئے، مگر یہ افراد کی محدود کوششین تھین، سرسید نے ۱۸۶۳ء مین سائنٹفک سوسائٹی کے نام سے باقاعدہ ایک علمی انجمن اس غرض سے قائم کی کہ علوم وفنون کی نئی نئی کتابین انگریزی سے اردو مین ترجمہ کر کے شائع کیجائین، آج جو مسلم یونیورسٹی پریس ہے اس کی بنیاد اوّل اسی سائنٹفک سوسائٹی کا پریس ہے، جو پہلے سرسید کا ذاتی پریس تھا، اس سوسائٹی کی طرف سے چالیس کتابین چھوٹی بڑی، تاریخ اور سائنس کی چھپ کر شائع ہوئین،

سرسید نے اپنی کشش اتصال سے علم و ادب کے ایسے متعدد استادون کو اپنے گرد جمع کر لیا تھا جنمین سے ہر ایک بجائے خود ایک نظام شمسی تھا، مولانا الطاف حسین حالی، مولانا نذیر احمد، مولانا شبلی، نواب محسن الملک، نواب وقار الملک اور بہت سے اہل قلم یکجا ہو گئے جنھون نے اپنی کوششون سے اس بولی کو زبان کا درجہ دیدیا، اور ہر قسم کی ادائے مطلب کا اہل بنا دیا، علی گڑہ کی درسگاہ کو اس زبان کی ترقی کی تاریخ مین بہت سے اولیات حاصل ہین:

۱- یہ پہلا ادارہ ہے جس نے اس زبان کے لئے علمی و ادبی ذخیرہ فراہم کیا،

۲- یہ پہلا ادارہ ہے جس کے احاطہ مین اس زبان کے مسلّم و مستند مصنف اور اہل قلم پیدا ہوئے،

Marfat.com

۳- یہ پہلا ادارہ ہے جس نے ...

کے لئے فراہم کیا علی گڑھ کالج بکڈپو آج ...

سے کم از کم ایک ہزار ماہوار کی کتابیں فروخت ہوتی ...

۴- اور سب سے آخر یہ ہے کہ یہ پہلا ادارہ ہے جس نے ...

شہری اور قصباتی کی دیرینہ جنگ کا خاتمہ کیا، اور جس طرح یہ زبان ...

کی مدعی ہے اسی طرح علی گڑھ نے اس کو مشترکہ ہندوستان کی ادبیت ...

دلکھنو کے پرانے پیدائشی دعوون کو مٹا کر اہلیت و استعداد کی شرط کے مطابق ...

کو زباندانی کا معیار قرار دیا، اور ادبیات کی ایک آزاد ہندوستانی ...

ہر صوبہ اور ہر صوبہ کے ہر شہر کے اہلِ قلم اور اہلِ علم برابر کے شریک ...

تھے، محسن الملک اٹاوہ کے، مولانا حالی پانی پت کے، مولانا نذیر احمد ...

کے نگران سب کی تصنیفات نے مل کر اس زبان کا ایک ...

نے جس دن مولانا شبلی کی المامون پر یہ فقرے لکھے:-

"یہ کتاب اردو زبان میں لکھی گئی ہے ...

دلی والون کو بھی اس پر رشک آتا ہوگا" ...

تو درحقیقت انھون نے اس وقت ان ...

خط فرمان لکھا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر شہر ...

کے مطابق عرضِ متاع کی ہمت ہوئی ...

Marfat.com

سامانون اور ذخیرون سے مالامال ہونے لگا،

سوانح کے باوجود اردو کی ترقی،

اس انقلاب نے ملک مین علوم وفنون اور سنجیدہ علوم کی تصانیف کا روز افزون ذخیرہ فراہم کردیا، اور وہ زبان جو پہلے صرف چند دیوانون اور کہانیون کی مالک تھی، وہ ہر قسم کے علم وہنر سے معمور ہوتی جاتی ہے، اور اس مین کوئی شبہہ نہین کہ جو کچھ ہو رہا ہے اس مین حکومت وسلطنت کی ذرا بھی مدد شریک نہین ہے بلکہ لوکل سلف گورنمنٹ کی تعلیمات کا جہانتک تعلق ہے، اردو کو اپنی اشاعت مین ایک انگلی کا اشارہ بھی نہین مل رہاہے، حالانکہ ہم کو معلوم ہے کہ ہندی پرچارنی سبھا نہ صرف اس صوبہ کی گورنمنٹ کی مالی امداد سے بار بار مستفید ہوئی ہے، بلکہ ڈسٹرکٹ بورڈون اور میونسپلٹیون کے تعلیمی نصابون کے وسیع سلسلہ کے ذریعہ ہندی دیہاتی اور شہری رقبون پر روز بروز قبضہ کرتی چلی جاتی ہے، شاید یہ بیان تعجب سے سنا جائے کہ ہندو پبلشرون اور کتابون کے انتخاب کی کمیٹیون مین ہندو ممبرون کی کثرت کے سبب سے نصاب مین کسی ایسی کتاب کا داخل ہونا اور چلنا ممکن نہین جس کی اردو ہندی نہ ہو،

یہ واقعات شکایت کے طور پر نہین کہے جا رہے ہین، بلکہ یہ کہنا ہے کہ باوجود اس کے کہ ہماری زبان کو گورنمنٹ اور گورنمنٹ کے کسی ادارہ سے کسی قسم کی امداد نہین مل رہی ہے، پھر بھی اس کی ترقی جاری ہے،

اردو ایک اور امداد سے بھی قدرۃً محروم ہے، اس بات کی پرزور کوشش کیجارہی ہے کہ آئندہ "ہندی قومیت" کی مشترکہ قومی زبان ہندی ہو جائے، اس خواہش کی تکمیل مین کانگرس

Marfat.com

سے لے کر ناگری پرچارنی سبھا تک

مین جن مین گو ہندو اور مسلمان دونون شریک ہیں

کرین گے جن کو جلسہ کے نصف حاضرین نہیں سمجھ سکتے

مسلمانون کو حاصل کرنی پڑی اور کرنی پڑتی ہے

کی ضرورت ہوتی ہے، دوسری بات ایک اور چل گئی ہے کہ

کو اپنے قالب مین ڈھال کر اپنے کینڈے کا بنایا ہے، کہ

اصل ہندی تلفظ کے مطابق ادا کیا جائے،

دوسری طرف ہندو ریاستون نے ایک ایک کرکے ہندی کو

شروع کردیا ہے، گجراتی والی ریاست بڑودہ اور اردو والی ریاست

تک یہ تحریک عام ہو رہی ہے، ان سب کے جواب مین

وہ سرکار نظام خلد اللہ ملکہ لیکن میری پیشین گوئی یہ ہے کہ

ہندوستان کا مستقبل اردو کے ہاتھ مین ہے، ہندوستان مین جب تک

ہین اور بیرونی دنیا سے اس کے تعلقات قائم ہین

کہ اردو ہی ناگزیر ہے،

ہندوستان کو اگر ایشیا کے دوسرے ملکون

اپنی جس زبان کے ذریعہ سے ان تعلقات

ایک سمت مین کھل رہا ہے

سواحل عرب و افریقہ سے لے کر جبرالٹر تک عربی پھیلی ہے، ان تمام بیرونی قومون کے لیے ہندوستان کی جس زبان کا سیکھنا نہایت آسان ہے وہ اردو ہے، یہی سبب ہو کہ یہ زبان اُن تمام ملکون اور جزیرون مین آسانی کے ساتھ پھیل گئی ہو، جہان ہندوستانیون کی آمدورفت ہی برما، آسام سیلون مالدیپ، انڈمان، مارشیس، سنگاپور، پورٹ بلیر، اور آفریقہ کے ان مختلف ملکون مین جہان جاکر ہندوستانی بسے ہین، اس زبان کو اپنے سینون سے لگاکر ساتھ لے گئے ہین، ادھر سواحل عرب مین عدن، جدہ بلکہ مکہ معظمہ تک اس زبان مین بات چیت ہوتی ہے، انتہا یہ ہے کہ پورٹ سعید کے ملاحون اور مصر کے بازارون تک مین اس کے بولنے والے ملتے ہین، کیا اس پر آپ کو حیرت نہ ہوگی کہ قسطنطنیہ مین اردو سیرۃ النبی اور سیرۃ عائشہ وغیرہ کے ترجمے براہِ راست ترکی مین ہوئے مکہ معظمہ مین مجھے ماسکو کے ایک عالم موسیٰ جار اللہ سے ملاقات ہوئی جو اردو تصنیف ارض القرآن کو ہندوستانیون سے پڑھتے تھے، ادھر عربی درسگاہون اور مسافرون اور تاجرون کے ذریعہ زبان یاغستان، افغانستان، بخارا بلکہ چینی کاشغر تک اپنا سلسلہ ملا چکی ہے،

ہندوستان مین پشاور سے کسی ریل پر بیٹھ کر آپ ہندوستان کے جس گوشہ مین بھی جائین قلی، اہلِ اسٹیشن، خوانچہ فروش، مسافر، صاف صحیح نہ سہی تو جو ٹوٹی پھوٹی زبان وہ بولتے چالتے اور سمجھتے آپ کو سنائی دینگے وہ یہی زبان ہوگی،

ہندوستان کے پورے طول و عرض مین جہان بھی مسلمان آباد ہین، خواہ اُن کی مادری زبان کچھ ہو اردو بولی اور سمجھی جاتی ہے، اور اُن صوبون مین اردو کی تعلیم کے مکتب اور اسکول قائم ہین اس لئے جہانتک مسلمانون کا تعلق ہے یہ زبان اب تک ملک کی واحد مشترکہ زبان ہے،

Marfat.com

اس موقع پر ...

زبان کی اشاعت میں انجام دیں ...

ہوئے اردو کو شمس العلماء مولوی محمد حسین آزاد ...

اسی مشک ...

رسالہ ہے جس کو پرانے بزرگوں کے تجربات ...

ہے، جس کو جدید تعلیم یافتوں کے ...

ادبی رسالے نکلے اور بڑھے یہاں تک کہ آج اس ...

اردو کے کسی ادبی رسالہ کا ...

اردو اخبارات نے بھی اس زبان کی ترویج ...

قدر خوشی اور مسرت کے ساتھ ...

بمبئی، بنگلور، مدراس اور ...

روزانہ اخبارات نکل رہے ہیں ...

بلکہ ہندوستان سے باہر ...

ہندوستان کے جس شہر میں کوئی خطیب ...

بھی موقع آئے ...

انسانی ...

ہندوستان ...

Marfat.com

لائبریریوں میں اس نے اپنی جگہ حاصل کرلی ہے، کیا ہمارے لئے یہ فخر کی بات نہیں کہ ہماری زبان سے انگریزی، فرانسیسی، ترکی اور فارسی میں تصانیف کے ترجمے ہو رہے ہیں چند ہفتے ہوئے کہ پوٹسڈم واقع جرمنی سے میرے پاس ٹوٹی پھوٹی اُردو میں ایک جرمن ڈاکٹر کا خط موصول ہوا۔

ہندی کی اشاعت اُردو کیلئے مفید بھی ہے

ہندوستان کے ان صوبوں میں جہاں ہندوؤں میں اردو بہت کم رائج ہے، جیسے مدراس اور بنگال اگر وہاں ہندی کا رواج دوسری زبان کی حیثیت سے ہو جائے تو میرے خیال میں یہ بھی ہندوستان کے لئے نہایت مفید ہے، اول یہ کہ کم از کم کوئی ایک زبان تو ہندوستان کے منہ میں ہوگی۔ دوسرے یہ کہ ہندی اُردو کا ایک درمیانی زینہ ہے۔ مجھے ایک دفعہ مدراس جانے کا اتفاق ہوا، ریل میں ایک مدراسی ہندو بزرگ کے سوا کوئی رفیق نہ تھا، وہ ناگری پرچارنی سبھا کی مدراسی شاخ کے ذریعہ ہندی سیکھ رہے تھے، اتنے سہارے پر یہ ممکن ہو سکا کہ ہم انگریزی کی مدد لئے بغیر ایک دوسرے کی کچھ سمجھ سکیں۔

قوموں کے بنانے میں زبان کا درجہ

اصل یہ ہے کہ ہمارے وطنی بھائیوں نے اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے کہ قوم کی پیدائش اور ترقی میں اس کی زبان کو کس درجہ اہمیت حاصل ہے۔ انسان جانوروں کو تو لگام لگا کر اپنا تابعدار بناتے ہیں لیکن جب ایک انسانی قوم دوسری انسانی قوم کو اپنی تابعدار بناتی ہے تو گو اس کے منہ میں لوہے کی لگام نہیں لگاتی تاہم اسکے منہ میں ایک لگام لگا دیتی ہے، جس کا نام "بدیسی زبان" ہے۔ انسان کے تمام اعمال اسکے خیالات کے ماتحت ہیں، خیالات کی روح الفاظ کے جسم میں جلوہ گر ہوتی ہے، الفاظ زبان کا دوسرا نام ہیں، اس لئے کسی دوسری قوم کی زبان کے معنی اس قوم کا تمدن، تاریخ

Marfat.com

مذہب، جذبات ہر چیز اس

آپ جب انگریزی پڑھتے ہیں یا انگریزی

جان اور ارادہ و روح انگریزی کی صورت اختیار کر لیتی ہے

استعارات، ہر چیز اس زبان کی قومیت کی جیتی جاگتی تاریخ اور

کی زندگی کی پہلیوں کا خزانہ ہوتی ہے جب آپ انگریزی بول رہے

کہ اس وقت آپ اپنے اندر انگریزی تاریخ، انگریزی جذبات، انگریزی

خیالات کا سراپا مجسمہ بنجاتے ہیں، اور خود اپنی تاریخ، اپنے قومی جذبات

اپنے ادبی خیالات سے یکسر عاری ہو جاتے ہیں، ساتھ ہی ساتھ اس

معاشرت، طرزِ تمدن، لباس و پوشاک لب و لہجہ ہر چیز میں اس

ہے، اب ایسی قوم جو قلباً و قالباً روح و جسم ظاہر و باطن میں

کر رہی ہے، خود اپنی قومیت کا وجود اس کے اندر کہاں

ہیں جو اپنی قومیت کے عناصر کو فنا کر چکے ہیں، مگر دوسری قوم

وہ اپنے اندر ان کو شمار کرنے سے

اس مختصر بیان سے اس نتیجہ

تخلیق میں زبان کا درجہ مذہب کے بعد

ہیں تو یقین کرنا چاہئے کہ ہم

ہم غیر زبانوں

Marfat.com

سے اپنی قومی ترقی کا مجنونانہ خواب دیکھتے ہیں۔

مادری زبان میں تعلیم آج دنیا کے وسیع عرصۂ کائنات میں ہزاروں قومیں آباد ہیں، کیا کسی ایک قوم کا بھی نشان دیا جا سکتا ہے جس نے غیر مادری زبان میں تعلیم کے ذریعہ ترقی کی منزل مقصود کو پایا ہے، خود مسلمانوں نے اپنے عقلی علوم و فنون کا بڑا حصہ یونانیوں، مصریوں، ہندوؤں اور ایرانیوں سے حاصل کیا، مگر اس طرح نہیں کہ انھوں نے دمشق و بغداد، اور شیراز و قرطبہ میں ان کی زبانوں کی درسگاہیں کھول دی ہوں بلکہ اس طرح کہ تمام زبانوں کے علمی خزانوں کو ان زبانوں سے لے کر اپنی زبان میں منتقل کر لیا، بے شبہ دوسری علمی زبانوں کا سیکھنا بھی ترجمہ و تشریح کے لئے قومی ترقی کے سفر کی ابتدائی منزل ہوتی ہے، مگر وہ خود قومی ترقی کے ہر سفر کی منزلِ مقصود نہیں ہوتی، وہ ایک عارضی گذرگاہ ہے، دائمی قیامگاہ نہیں۔

خوشی کی بات ہے کہ جامعہ عثمانیہ کے بہادرانہ اقدام نے ہندوستانیوں کے اس بزدلانہ عقیدہ کو زائل کر دیا ہے کہ دیسی زبان تعلیم کا ذریعہ نہیں بن سکتی، اور حوصلہ دلایا ہے کہ حیدرآباد دکن کی پیروی میں پورا ہندوستان اپنا سفر شروع کرے، ہندوستان کی سب سے پرانی یونیورسٹی کلکتہ یونیورسٹی نے بھی اپنا چولا بدلنے پر آمادگی ظاہر کی ہے، اور میٹرک تک دیسی زبان ذریعۂ تعلیم بنا دی ہے،

ہمارے صوبہ کی دوسری قومی درسگاہ ہندو یونیورسٹی بھی ہندی کو میٹرک تک ذریعۂ تعلیم بنانے کا اعلان کر چکی ہے، اس سے ہندی زبان کی ترقی و اشاعت اور ہندو قومیت کی تخلیق کا جو فائدہ اس قوم کو پہنچے گا اس کا اندازہ آسان ہے، کیا ہماری قومی درسگاہ اس

Marfat.com

مسئلہ پر کبھی سنجیدگی سے غور کرتے [illegible]

اگر کہیں مسلم آدمیوں کو خدا [illegible]

آپ کو چند سال میں معلوم ہو [illegible]

پر دعویٰ کیا جاتا ہے کہ جامعہ عثمانیہ نے [illegible]

اور قوم کو جو فائدہ پہنچایا ہے وہ ہماری [illegible]

میں بھی نہیں پہنچایا۔ حیدرآباد میں علمی انقلاب [illegible]

خیالات کی نئی دنیا پیدا ہو گئی ہے اور [illegible]

آپ کو یہ فخر حاصل ہے کہ آپ کا ذاتی [illegible]

اگر وہ ہمت کرے تو کول کی سرزمین میں بھی [illegible]

ہے۔ اصطلاحات کی مشکلیں ختم ہو چکی ہیں۔ علوم [illegible]

ہو سکتی ہیں۔ اور اب آپ کے [illegible]

بیشک بعض [illegible] کتابوں کے [illegible]

کہ اردو کے موجودہ اداروں [illegible]

کام کو انجام دیا جائے خود جامعہ عثمانیہ [illegible]

اور دار المصنفین کے بعض [illegible]

اردو کے موجودہ [illegible]

ادارے [illegible]

Marfat.com

کی سب سے پرانی مجلس انجمن ترقی اُردو ہی جو تیس سال سے برابر اپنے کام مین لگی ہے، اور اس وقت تک تقریبًا ستر کتابین جنین زیادہ حصہ ادبیات کا اور پھر سائنس کا ہی وہ شائع کر چکی ہے اس کے بعد دار المصنفین ہے، جس نے اپنی اٹھارہ سال کی عمر مین پچاس کتابین شائع کی ہین جنین بڑا حصہ اسلامی تاریخ، اسلامی علوم اور جدید فلسفہ کا ہے، عمر مین تیسرا اور کام مین سب سے پہلا درجہ جامعہ عثمانیہ کے دار الترجمہ کا ہے، جس نے اپنی سولہ سترہ سال کی محنت مین سائنس، ریاضیات، سیاسیات نفسیات، فلسفہ، طبعیات، تاریخ اور مختلف علوم وفنون کی درسی کتابون کا ایک ذخیرہ فراہم کر دیا ہے، جامعہ ملیہ کی اردو اکاڈمی کا نام بھی لینا چاہئے جس نے بعض فلسفیانہ تراجم اور اقتصادیات کی اور بچون کی تعلیم وتدریس اور مطالعہ کے لئے تاریخی، مذہبی اور ادبی کتابین شائع کی ہین، آخر مین ہم ایک اور ادارہ کا نام لینا چاہتے ہین جس کا شمار اب تک اردو کے محسنون مین نہین، حالانکہ حق یہ ہے کہ ہم اس کے خدمات کا کم از کم اعتراف کرین، یہ اسلامیہ کالج پشاور ہے، جس کے بعض اساتذہ نے ہماری زبان مین سائنس اور خصوصًا فلکیات پر متعدد کتابین پیش کی ہین، آئینسٹن کے نظریۂ اضافیت اور ریڈیو پر ضخیم کتابون کا معاوضہ اور اجرت کی توقع کے بغیر لکھنا اور چھاپ کر شائع کرنا، ہمارے خالص شکریہ کا مستحق ہے،

جی چاہتا تھا کہ اس موقع پر مسلمانون کی سب سے بڑی درسگاہ مسلم یونیورسٹی کا نام بھی لون، جہان کے اساتذہ بھی انفرادًا کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہین، مگر سوال اردو کا ہے؟ میری ایک دیرینہ تحریک ہے کہ مسلم یونیورسٹی سیریز کے نام سے ایک مستقل ادارہ قائم کیا جائے، اور جو "باہتمام مولوی مقتدا خان شروانی" چھپ کر ملک کو اپنے کارنامون سے روشناس کرائے، میر ولایت حسین

صاحب خدا ان کی عمر میں برکت ...

تصانیف کا تنہا ذخیرہ تھا، وہ کالج کے لئے دیدیا ...

میگزین، حیوانیات اور طبیعیہ کالج میگزین اس یونیورسٹی ...

عزیزانِ جامعۃ المسلمین! آپ کی تعلیم جو پچاس سال سے ...

رہی ہے، اور اب بھی ہے، صرف اتنی شرط ہے کہ یہ قبل اپنا ...

کرے، اور ہر چیز کو دوسروں کی نظر سے دیکھنے کے بجائے اپنی ...

ہندوستان کے اسلامی صوبوں کا نچوڑ ہے، اگر اس زبان کی اہمیت ...

پر قبضہ پالیا، تو پورے ہندوستان کا میدان اس کے ہاتھ میں ہوگا ...

ہندوستان کے تعلیمی مطلع میں عظیم الشان انقلاب کا غبار اڑتا دکھائی ...

ابھی سے تیاری کرنا ہے،

ہندوستان میں زبان کا انقلاب ہو کر رہیگا، اور جس قدر ہندوستان ...

اتنا ہی اس کی متحدہ زبان کا امکان بڑھتا جائے گا، جو لوگ ہندوستان ...

کرنا چاہتے ہیں، ان کو ہشیار رہنا چاہئے کہ وہ اس ...

رہے ہیں، جو پہلے ہمالیہ سے زیادہ اونچا ہوگا ...

ہندوستان کو دو متفرق زبانوں میں تقسیم کر ...

... الگ ہو جائے گا ...

عزیزو! ملک کے سیاسی ...

Marfat.com

کے لئے اپنی جدوجہد شروع کریں، ہمارے وطنی بھائیوں نے عزم راسخ کر لیا ہے اب ہم کو اپنے عزم راسخ کا اعلان کرنا ہے،

چند شورے ہم کو یقین ہے کہ اگر اس زبان کے حامی تھوڑی سرگرمی دکھائیں تو اس بنا پر کہ اس زبان کی طبعی صلاحیت ہندوستان جیسے ملک کے بالکل مطابق ہے، یہ زبان بھی ہر مخالفانہ کوشش کے باوجود اس ملک میں پھیل کر اور بڑھکر رہے گی، ضرورت ہے کہ اس زبان کے اہل قلم اور زباندان اس زبان کی آسانی اور سہولت کیلئے کچھ اصلاحات قبول کرلیں،

۱۔ اس سلسلہ میں ہماری سب سے اہم تجویز یہ ہے کہ ہم اس زبان کا نام "اردو" جو صرف سو ڈیڑھ سو برس سے رفتہ رفتہ ہماری زبانوں پر چڑھ گیا ہے، یکسر قلم چھوڑ دیں، اس کا نام ہندستانی رکھیں اور اسی کو شہرت دے کر عام کریں، دنیا کی اکثر زبانوں کا نام ملک یا قوم کے نام سے منسوب و موسوم ہوتا ہے، اردو کا نام اس ملک و قوم سے کوئی تعلق نہیں رکھتا، ایسا اجنبی نام جس سے قومی و ملکی جذبہ کو کوئی تحریک نہ پہنچے، احتراز کے قابل ہے، اور اس کے بجائے اسکا "ہندوستانی" نام ہندوستان، اور وہ بھی ہندو اور مسلمانوں کے مشترکہ وطن کے نام کے تقدس کے حامل ہونے کے سبب سے پوری طرح اپنے اندر ہمدردانہ جذبات کی روح رکھتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایسی زبان کا نام ہے جسکو پورے ملک سے تعلق ہے اور وہ پورے ملک کی تنہا زبان ہونے کا دعویٰ رکھتی ہے، عام خیال یہ ہے کہ یہ ہندوستانی نام انگریزوں کا بخشا ہوا ہے، مگر یہ واقعہ نہیں ہے، ابھی کچھ دیر پہلے ہم نے عادل شاہ ثانی کے زمانہ میں فرشتہ کی زبان سے یہ فقرہ آپ کو سنایا ہے

"ہنوز فارسی را خوب می گفت کہ تا بہ ہندوستانی تکلم نمی شد"

ورین عہد سعادت مہد سرکار

ہم اس نام کے ذریعے سے

تصور کی ترجمانی کریگا، اور مغلوں کے

۲- اُردو بول چال اور تقریر و تحریر میں اب

ہیں اور وہ ہماری زبان کا جزو بن چکے ہیں

کرنے نئے لفظوں کو اب اس زبان میں رواج

اصطلاحات یا کسی نئی چیز کے نام رکھنے کے لئے کسی

۳- لفظوں کی عربی اور فارسی جمع اور واو عطف

ہو سکے بچا جائے اور ان کی جگہ ہندوستانی جمع اور

۴- ہندی کے اُن لفظوں کو جو ہندوستانی

بہت سے کام نہ لیا جائے

اچھے اور پیارے لفظ تھے

نئی تحریک میں

سیاسی مقرروں کی زبان

لمبا نہ ہو ہم اپنے اس

Marfat.com

خطبہ صدارت ہندوستانی اکاڈمی

جو

۱۶ر جنوری ۱۹۳۷ء کو بمقام لکھنؤ ہندوستانی ایکاڈیمی کی

پانچویں اردو کانفرنس میں پڑھا

لکھنؤ سے نسبت شرفائے علم وادب! اکرم فرمائی کا ممنون ہوں کہ آپ نے اپنی اس علمی وادبی مجلس میں ایک حقیر کو پائیں سے اٹھا کر صدر میں بٹھایا، آپ کی اس ذرہ نوازی کی قدر اور بڑھ جاتی ہے جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ مجھے اس اعزاز کی دولت اس سرزمین میں بخشی گئی ہے، جو ہمیشہ سے علم وادب کا گہوارہ اور بڑے بڑے ادیبوں اور عالموں کا مرکز رہا ہے، خاکسار کو گو لکھنؤ وطن کی نسبت حاصل نہیں لیکن گذشتہ چھتیس برس سے مجھے اس سے جو علمی و تعلیمی تعلق رہا ہے وہ وطن ہی کے مانند ہے، اسی کی گود میں میرے ہوش و تمیز کی آنکھیں کھلیں، اسی کے دامن میں میری تعلیم و تربیت ہوئی، اور اسی کی آب و ہوا میں میرا علمی وادبی نشو ونما ہوا، اس لئے اس سرزمین کا ہر گوشہ میرے لئے مانوس اور اس چمن زار کی ہر کیاری میرے لئے نظر افروز ہے،

مفارقت کے داغ خوشی اور غم توام ہیں، اس خوشی کے موقع پر ان چند دوستوں کی یاد آتی ہے جو اس سال ہم کو اپنی دائمی مفارقت کا داغ دے گئے، اور جو خود اس بزم ادب کے رکن رکین اور باعث تزئین تھے، منشی پریم چند کا ماتم اس وقت تک رہے گا جب تک ہماری زبان میں

Marfat.com

ان کی کہانیوں کا ایک خاص ...

تھے، دیہات کے دکھ درد کو ان کا دل ...

تھا، سادہ فقرے، بے تکلف بیان لیکن درد اور تاثیر ...

پرانے کیرکٹر اور قومی آن بان کا سچا قدر دان تھا،

اصغر مرحوم کی یاد دل سے کوئی کیونکر بھلائے ...

ان کی شاعرانہ مقبولیت کا وطن اعظم گڈھ تھا اسی ویرانے سے ان کی شہرت ...

کے چمن زاروں تک پہنچی، وہیں ان کا پہلا دیوان مرتب ہوا، وہیں ان ...

کے جوہر کھولے گئے، اور وہیں سے ان کا نشاطِ روح مطبوع ہو کر ...

ہماری زبان کے ان شعرا میں سے تھے جنہوں نے ہندوستانی زبان کی ...

پلٹا ہے، اور ایک نئے دورِ سخن کا آغاز کیا ہے،

ان جوانوں کے ساتھ بوڑھے نیّر کے فضل و کمال سے ...

حادثہ ہے، وہ ایک بڑے باپ کے بیٹے تھے، ...

ہماری زبان میں فرہنگِ آصفیہ کے بعد دوسرا ...

ہاتھوں نے ترتیب دیا، سب سے آخر میں لکھنؤ کے ...

سید محمد علی حسن خان طاہر کا ماتم کرنا ہے، جن ...

سخن اور علم و ادب کا ہنگامہ برپا کیا ...

لکھنؤ کے خدمات | آج ہم ...

Marfat.com

کبھی نہین بنا، لیکن یہ کہنا بالکل سچ ہے کہ وہ ہمارے علوم وفنون اور شعروادب کا تدتون پایۂ تخت رہا ہے، اور اب بھی ہے۔ شاہ پیر محمد صاحب جن کا ٹیلہ اور ٹیلے پر والی مسجد مشہور ہے، یہان کے سب سے پہلے عالم ہین، عالمگیر کے عہد مین سہالی سے فرنگی محل کو علم وفن کا وہ خاندان منتقل ہوا جو صدیون تک ہمارے علوم وفنون کا محافظ اور شیرازِ ہند پورب کا دارالعلوم رہا، اور اس نئے زمانے مین مسلمانون کی نئی عربی درسگاہ دارالعلوم ندوۃ العلمار کی یہین بنیاد پڑی، یہان کا خاندانِ اجتہاد پورے ملک کے طول وعرض پر تنہا حکمران ہے،

دلی کے باغ مین جب خزان آئی، تو یہان بہار کا دور آیا، اس اجڑے باغ کے کتنے خوش لحن تھے جنھون نے اڑ اڑ کر اس چمن کی شاخون پر بسیرا لیا، ہندوستان کی موجودہ بولی پیدا تو سندھ اور پنجاب مین ہوئی، نشو ونما دکن مین پایا، تعلیم وتربیت دلی مین حاصل کی لیکن تہذیب اور سلیقہ یہین لکھنؤ مین سیکھا،

اودھ کی راجدھانی جب فیض آباد سے لکھنؤ منتقل ہوئی تو اس کو اور چار چاند لگ گئے، میر تقی میر، انشار اللہ خان انشا، جرأت اور مصحفی وغیرہ نے ادھر کا رخ کیا، میر انیس کا خاندان دلی سے پہلے ہی آچکا تھا، ان بزرگون کے دم قدم سے بادشاہون کے دربار، امرا کی ڈیوڑھیان، اور اہل علم کی محفلین، شعروسخن کے نغمون سے پرشور ہو گئین، ناسخ وآتش، وزیر وصبا اور ان کے شاگردون اور شاگردون کے شاگردون نے شعروادب کے جواہر ریزون کے ڈھیر لگا دیئے،

شعروسخن کے چرچون اور شاعرون کے تفریحی جمگھٹون کو چھوڑ کر نفس زبان کی ترقی محاورات کی نزاکت، الفاظ کی تراش خراش اور اصول وقواعد کے وضع وتالیف کا جو اہم کام گذشتہ دَور

صدیون مین یہان [illegible]

سخن کے دو اخیر فرمانروا تھے [illegible]

سکے ڈھال کر اہل ملک مین تقسیم کرتے [illegible]

ناسخ نے زبان کی نزاکت و لطافت مین [illegible]

کے نوک پلک نکال کر جلا دینے مین کرتا ہے ان کے [illegible]

صحیح و غلط ثقیل و سبک لفظون کو اس طرح پرکھ کر الگ کر دیا [illegible]

بن گئی، سینکڑون الفاظ جو بول چال مین رائج تھے گر [illegible]

نہ تھا، ان کو خود اپنے شعرون مین نظم کر کے پچھلون کے [illegible]

شخص ہین جنھون نے ۱۲۵۶ھ مین اردو لغت ترتیب دیا [illegible]

خان کے دریاے لطافت کا دھارا ابھی بہین بہا،

شیخ امداد علی بحر المتوفی ۱۳۰۰ھ کی نسبت بھی [illegible]

مگر اس کا سراغ نہین ملتا،

حکیم ضامن علی جلال جن کے [illegible]

زبان کو نہ صرف شاعری بلکہ وضع اصول [illegible]

زبان اردو، مفید الشعرا، تنقیح اللغات [illegible]

اردو زبان کا سرمایہ [illegible]

کے مصنف کی [illegible]

کے اس عظیم الشان لغت کے دو حصے الف ممدودہ اور الف مقصورہ تک چھپ سکے، ان کے جلیل القدر شاگرد نواب فصاحت جنگ جلیل سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ رام پور میں اس لغت کا پورا مسودہ موجود ہے، اگر یہ صحیح ہے، تو ہماری زبان کی بڑی بدقسمتی ہو گی کہ ترقی کے اس روز بازار میں بھی مشتاقوں کی آنکھیں اس عروسِ فن کی دید سے محروم رہیں،

لکھنؤ نے شعر و سخن کے ذریعے سے اس زبان کی جو خدمتیں انجام دی ہیں، وہ ہماری علمی محفلوں کی بار بار کی دہرائی ہوئی کہانیاں ہیں، اور جو شہرت کی بنا پر زبان زدِ خاص و عام ہیں، مجھے اس شاہراہ سے ہٹ کر لکھنؤ کی وہ خدمتیں گنانی ہیں جن کو اس دور کے قدردان بھول گئے ہیں، یا ہماری زبان کی تاریخ سے یہ اوراق گر کر کھو گئے ہیں،

نئے عہد کی تابانی لکھنؤ کے افق میں

ہمارے ملک میں سات سمندر پار سے آکر جب اہلِ یورپ نے اپنے نئے علوم و فنون کی نمائش کی ہے تو یہ لکھنؤ کا وہ وقت تھا جب وہ عیش و مسرت کی شراب سے بدمست تھا، اس وقت کس کو ہوش تھا کہ وہ دساور کی نئی چیزوں کی قدر کرے اور بزرگوں کی چھوڑی ہوئی کمائی اور اپنے گھر کی اندوختہ دولت میں جس پر ان کو بڑا غرور تھا، باہر سے خرید کر نئے اور قیمتی سامانوں کا اضافہ کرے، تاہم اس میخانے میں کچھ اہلِ ہوش بھی تھے، انھوں نے نئے اوزانے کا جائزہ لیا، اور جو چیز ان کے ہاں نہ تھی، وہ فرنگستان کی دوکانوں سے خرید کر لائے،

یہ سب کو معلوم ہے کہ خاص حالات نے سرکار اودھ اور سرکار کمپنی کو متحد کر دیا تھا، اس کا اثر یہ تھا کہ انگریزی رزیڈنٹ اور ان کا عملہ لکھنؤ میں اور سرکار اودھ کا وکیل کلکتہ میں اور کبھی کبھی لندن میں رہتا تھا، اس میل جول سے دو عظیم الشان مشرقی اور مغربی تمدنوں کا سب سے پہلے یہیں

سعادت علی خان ...

کی حکایتیں آب حیات ...

سرکار اودھ کی طرف سے ...

معاً اہل علم کے طبقے سے ہونے ...

آشنا ہو جاتے تھے، اور بعض ...

حسین خان ان ہی لوگوں میں سے ...

متوسطات کی تعلیم دلی میں پائی ...

سعادت علی خان کے اتالیق مقرر ہوئے ...

اس اثنا میں انھوں نے انگریزی اور ...

سعادت علی خان کے زمانے میں ...

اور جبر و مقابلہ میں کئی کتابیں ...

نواب ... علی خان ...

نے علوم و فنون کی ...

لکھنؤ میں آئی، بادشاہ ...

Marfat.com

"باید دانست کہ چون ایراد الفاظ یونانی و برطانیقی (انگریزی) بعینہ در کتاب فارسی و عربی مکروہ وغیر مانوس است، و کتب عرب یکسر بہ مذہب بطلیموس کہ فیما نحن فیہ اگرچہ بعضے مطابق با نست لیکن بسیارے مخالف ازان و برنے مجدد کہ نشانے ازان در تصانیف قدما پیدا نیست ناچار بوضع بعضے از اصطلاحات جدیدہ یا تصرفے در تعریفات وجز آن چنانکہ عادت ترجمان قدیم ہنگام نقل علوم از یونانی بعربی بودہ است من ہم اقتضائے ایشان کردہ می گریم" (ص ۹)

ان ہی لوگون مین ایک اور قابل ذکر ہستی رائے منون لال فلسفی کی ہے، ان کا وطن سندیلہ تھا، فلسفہ و حکمت کے علوم مین دسترس رکھتے تھے، نواب آصف الدولہ کے دربار مین نوکر تھے، دوسری تصانیف کے ساتھ علم حساب وجغرافیہ وہئیت اور حکمت انگریزی مین رسائل یادگار چھوڑے ۱۲۴۵ھ میں وفات پائی،

سرکار اودھ کی طرف سے جو عملا وقتاً فوقتاً لندن بھیجے گئے، اُن مین سے دو نام خاص طور سے قابل ذکر ہین، مولوی محمد اسمٰعیل لندنی، اور مولوی محمد حسین لندنی، ان دونون نے یورپ کے جدید علوم و فنون سے اہل ملک کو آشنا کیا، مولوی محمد اسمٰعیل لندنی مراد آباد کے رہنے والے تھے، نواب نصیر الدین حیدر کی طرف سے سفیر لندن مقرر ہوئے تھے، منطق کی بعض پرانی کتابون پر ان کے حاشیے ہین، ۱۲۵۳ھ مین وفات پائی،

مولوی محمد حسین کا ایک عربی رسالہ ندوہ کے کتب خانہ مین ہے، جس مین یورپ کے نئے علوم وفنون، جارج سیل کے ترجمۂ قرآن اور یورپ کے بعض اختراعات کا تذکرہ ہے،

نواب نصیر الدین حیدر کے زمانے مین ان دو کے علاوہ دو اور صاحب قابل تذکرہ ہین

Marfat.com

میں جیمز ل...

رصدخانے میں کرنل ولکاکس ...

حیدر صاحب اور مولوی ...

امپیریل بنک کی عمارت قائم ہے

اب تک ملک میں ...

حالانکہ شاہان اودھ کے زمانے میں ...

کتابیں یہاں ترجمہ ہو کر مطبع سلطانی سے ...

چھپ کر شائع ہوتے تھے ...

یہاں سے ...

علم المناظر، علم ...

کی کتاب ...ACES &

...PLEASURES OF SCIENCE)

کے دفتر صیغہ تاریخ میں ...

Marfat.com

کرتا تھا، ایک انگریز نے اردو مین فن زراعت پر کتاب لکھی تھی،

ضرورت ہے کہ لکھنؤ کی اس اسکول بک سوسائٹی کے مطبوعات کا پتہ چلایا جائے اور

آیندہ دلی سوسائٹی، اور فورٹ ولیم کالج کے ساتھ اس کا نام بھی لیا جائے۔ اسی عہد کی ایک کتاب

اردو حساب مین لوگارتم ہے، جس کا ایک نسخہ ہمارے ہان ہے،

لکھنؤ کی ادبیات — لکھنؤ نے اس کے بعد زبان کی جو خدمتین انجام دی ہین افسوس ہے کہ ان کی

کوئی مفصل تاریخ موجود نہین، بادشاہون کے زمانے مین داستان گوئی کا ایک مستقل فن تھا، اور

بڑے بڑے زباندان اور زبان آور، بادشاہون اور امیرون کے شبستانون مین بیٹھ کر اپنی دلچسپ

داستانون سے بادشاہون اور امیرون کے دل بہلایا کرتے تھے، حکیم ضامن علی جلال کے والد

بزرگوار حکیم اصغر علی اس فن کے ماہر تھے، اخیر زمانے مین اس فن پر کتابین بھی لکھی جانے لگین، اس

وقت کہانیون کے کردار، دیو، پریان اور جادوگر اور طلسم ساز ہوتے تھے، داستان امیر حمزہ

نوشیروان نامہ، طلسم ہوش ربا، ایرج نامہ وغیرہ مختلف نامون سے ہزارون صفحات مین خیالی دیو

اور زور پریان کا ایک طلسم کھڑا کیا گیا، اس کتابی طلسم کا فتاح ہمارے ملک کا کوئی دوسرا شہر پیش

نہین کرسکتا، ان کتابون کے مصنف جن کو خدا جانے کس مصلحت سے مترجم کا درجہ دیا جاتا ہے، میر

محمد حسین جاہ، منشی احمد حسین قمر، شیخ تصدق حسین اور تو تارام شایان وغیرہ ہین، یہ نظم و نثر کے ہزارون

صفحات حق یہ ہے کہ ہماری پرانی زبان کا بہترین نمونہ ہین، نثر مین سرور کا فسانۂ عجائب، اور نظم

مین نواب مرزا شوق اور دیاشنکر نسیم وغیرہ کی مثنویان وہ جواہر پارے ہین جن سے کبھی ادب اردو

کی الماریان سجائی جاتی تھین،

Marfat.com

امانت کا اندر سبھا مدتون تک اہلِ شوق کا تماشا گاہ رہا ہے ...

سے ثابت ہو چکی ہے کہ یہ صرف شاعرانہ فسانہ تھا بلکہ واقعی لکھنؤ مین ...

اس کا تماشا پردون کے ساتھ کھیل کر دکھایا جاتا تھا، اور اس طرح اردو مین ان جدید ...

ناٹکون کی تمدنی بدعت بھی یہین پیدا ہوئی،

مین نے ہندوستانی ادب کی اس صنف کی یہ تمہیدی تاریخ اس لئے بیان کی ہے ...

معلوم ہو کہ قدیم و جدید سے مل کر ہماری زبان مین ناولون کی پیدایش کے لئے لکھنؤ ہی کی ...

موزون ہوئی، جو شرر و سرشار، مرزا رسوا، سجاد حسین، مرزا مچھو بیگ اور جوالا پرشاد برق کی تخلیق ...

ہوئی، شرر نے قومی تاریخ اور اصلاحِ معاشرت کے بعض موضوعات کو اور سرشار نے لکھنؤ ...

آخری تمدن کے رسم و رواج اور طور و طریق کو، اور مرزا رسوا نے لکھنؤ کے ایک خاص طبقے ...

کو اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ یہ کہنا مبالغہ نہین کہ انیسوین صدی کا اخیر عہد ان ہی کے دم ...

پر رونق تھا، لکھنؤ کے اس ادبی دور مین سرشار کی سیر کہسار اور فسانہ آزاد، شرر کی فردوس بریں ...

مرزا رسوا کی امراؤ جان ادا اور سجاد حسین کی حاجی بغلول ادب اردو کی بہترین کتابین ...

مطبعے آجکل ادبیات کے سلسلۂ تاریخ کی ایک کڑی مطبعے بھی ہین، لکھنؤ مین مطبع ...

علاوہ مطبع محمدیہ (۱۲۵۵ھ بعہد محمد علی شاہ) محمد یعقوب، مطبع علوی علی بخش خان ...

مصطفائی، محمد مصطفیٰ خان (۱۲۷۰ھ) کانپور (۱۲۹۳ھ) مطبع ... محمد حسین لکھنوی ...

جعفریہ حکیم مرزا جعفر خان (۱۲۶۵ھ) مطبع احمدی محمد عباس ...

مطبعے تھے، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب مطبعے ...

Marfat.com

تھے لوح پر اسکے مہتمم کپتان مقبول الدولہ احسان الملک مرزا محمد مہدی علی خان بہادر قبول ثابت جنگ کا نام باقاعدہ لکھا جاتا تھا، یہ نام اس عہد کی مطبوعہ کتابوں پر اکثر لکھا ہوا ملتا ہے،

مطبع مصطفائی اپنی صحت اور صفائی مین معیار کے بلند درجے پر تھا، علما اور طلبہ اس کی چھپی ہوئی کتابون کے قدردان تھے، اور اب بھی اُس کی چھپی ہوئی کتابین اہلِ شوق مین اشرفیوں کے مول خریدی جاتی ہین،

سب سے آخر لکھنؤ کے اُس مطبع کا نام لیا جاتا ہے جس کی زندگی اب اسّی برس کے قریب پہنچ گئی ہے، اس سے میری مراد نولکشور کا مشہور نولکشور پریس ہے، یہ غدر کے بعد ۱۸۵۸ء مین قائم ہوا، اور بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ مشرقی علوم و فنون کی جتنی ضخیم اور کثیر کتابین اس مطبع نے شائع کین انکا مقابلہ ہندوستان کیا مشرق کا کوئی مطبع نہین کر سکتا، ہماری زبان کی اکثر ادبی اور علمی کتابین اس مطبع سے چھپ کر نکلین شعرا کے دواوین، مثنویان، قصائد، مرثیے، قصے، افسانے، داستانین اور درس کی عام کتابین سب اسی کی کوششون کی ممنون ہین، تاہم غلط نویسی اور غفلت جو کثرت کا نتیجہ ہے اس کی شہرت کے چہرے کا بدنما داغ ہے،

شعرائے قدیم میر، سودا، ناسخ، آتش، جرأت، مصحفی، انشا، رند، وزیر، صبا، انیس، دبیر، مہر، مونس، تسیر اور امیر وغیرہ کے دیوان اور کلامون کے مجموعے، اسی مطبع سے نکل کر دنیا کا اچانا ہو سکتا ہے ملک کے گوشے گوشے مین زبان کی اشاعت کا سبب بنے۔

مطبع تیغ بہادر بھی صدی کے وسط مین ادب کی اشاعت کا اچھا ذریعہ تھا،

اخبارات زبان کی اشاعت کا تیسرا ذریعہ اخبارات ہین، ہمارا یہ شہر اس سلسلے مین بھی پیچھے نہین تھا،

Marfat.com

یہ نہیں معلوم کہ یہاں کا پہلا اردو اخبار کون ہے، تاہم یہ کہا جا سکتا ہے [illegible]
روزانہ اخبار، اودھ اخبار یہیں سے نکلا اور جو آج تک نکل رہا ہے، اس کے [illegible]
ہے، اور یہ بے مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ اس اخبار نے اس ملک کے مشہور ادیبوں کے [illegible]
پروان چڑھانے میں بہت بڑا حصہ لیا ہے، سرشار اور شرر دونوں اسی اخبار کے ذریعہ [illegible]
اسٹیج پر آئے،

اردو کا سب سے پہلا کامیاب مذاقیہ اخبار اودھ پنچ بھی اسی شہر کے افق پر نمودار ہوا [illegible]
حسین جن کی ملاقات کی عزت مجھے حاصل ہے، اس کے اڈیٹر تھے، یہ وہ اخبار ہے جس [illegible]
میں منشی احمد علی کسمنڈوی، منشی احمد علی شوق، میر اکبر حسین اور نواب سید محمد آزاد وغیرہ [illegible]
کے وہ پرانے ادیب جو نئے طور و طریق سے آگاہ تھے، روشناس ہوئے،

سنجیدہ اخباروں میں مشیر قیصر (مرتبہ مولوی غلام محمد خان تپش [illegible]) اور آئینہ [illegible]
اخبار بھی گذشتہ صدی کے ادیبوں کی پیداوار میں معین ہوئے، آزاد آخر میں اودھ پنچ [illegible]
تھا، یہ میری طالب علمی کا زمانہ تھا، سجاد حسین مرحوم بے کار ہو چکے تھے، اس وقت [illegible]
ماہ شکلی، اڈیٹری کا فرض چند دوستوں کے ساتھ مل کر میں نے بھی ادا کیا تھا،

اردو کے سب سے پہلے آزاد سیاسی اخبار ہندوستانی نے بھی اسی شہر میں جنم [illegible]
اس کے اڈیٹر تھے، یہ اپنے زمانے میں کانگریس کے خیالات [illegible]
جو خود بھی کانگریسی خیال کے تھے، اس کو بہت شوق [illegible]
اخبار یہ ہے،

Marfat.com

آج تو مسلمانوں میں بہت سے آزاد سیاسی اخبار ہیں لیکن زمیندار کے بعد ۱۹۱۱ء میں اس صوبہ کا سب سے پہلا آزاد مسلمان سیاسی اخبار مسلم گزٹ بھی یہیں سے نکلا جس کے اڈیٹر مرحوم وحیدالدین سلیم اور اس کے مشیر خاص اور مضمون نگار مولانا شبلیؒ تھے،

رسالے | رسائل کے لحاظ سے بھی یہ شہر پیچھے نہیں رہا میرے موجودہ معلومات کے لحاظ سے یہاں کا سب سے پہلا ادبی رسالہ محشر ہے، جو مولوی عبدالحلیم شرر کا پہلا ادبی کارنامہ تھا، یہ ۱۸۸۲ء میں نکلکر دو سال کے بعد بند ہوگیا تھا، ۱۸۸۶ء میں شرر نے اپنا مشہور ادبی رسالہ دلگداز نکالا، جو اپنے زمانہ میں جدید طرق تحریر کا بہترین معیار تھا، یہی وہ رسالہ ہے جس نے ملک میں اردو کے بے شمار ادیب اور نثار پیدا کئے، نثر نویسی کا سلیقہ سب سے پہلے شرر ہی کی تحریروں سے ہمارے نوجوانوں میں پیدا ہوا،

لکھنؤ کا ایک اور ادبی رسالہ ذکر کے قابل ہے، منشی نثار حسین کا پیام یار، یہ گلدستہ ایک زمانے میں شوق کے ہاتھوں سے لیا اور عزت کی آنکھوں سے پڑھا جاتا تھا، اس میں اس عہد کے بڑے بڑے شعراء امیر، داغ، جلیل اور تسلیم وغیرہ اور اُن کے باکمال شاگردوں کی غزلیں چھپتی تھیں، یہ انیسویں صدی کے اواسط میں حسن وعشق کا تنہا پیامبر تھا، جس کی باتوں کو سُن کر خدا جانے کتنوں کو عروسِ سخن کا شیدائی بننا پڑا، اور صحیح زبان کے سیکھنے اور لکھنے کا شوق پیدا ہوا،

اس عہد کا ایک اور ادبی رسالہ مرقع عالم ہے، جو حکیم محمد علی خان کی اڈیٹری میں ہردوئی سے نکلتا تھا، اس کو دلگداز کا حریف سمجھنا چاہئے، حکیم صاحب ناول نویسی میں بھی اپنے وقت میں شہرت رکھتے تھے، اور ان کا قلم وقت کا سماں اور سینری دکھانے میں خاص ملکہ رکھتا تھا،

Marfat.com

نے اس زبان کو ملک میں مقبول

انفرادی کوششوں کے بجائے اجتماعی کوششیں

پا رہی اور بڑھ رہی ہے، اسی لئے زبان کی ترقی

کوشش کی حاجت ہے۔ میں چاہتا تھا کہ ذرا تفصیل سے آگے

کمی کا خیال کر کے اختصار کے ساتھ اپنا معروض کرتا ہوں

۱۔ ہم کو اپنا لٹریچر اس لئے ناچیز معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک

کے ٹکڑے ایک جگہ نہیں ہیں، اس لئے ایک وسیع کتب خانے

اس غرض کے لئے میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ ہندوستانی اکیڈیمی

تو یو پی گورنمنٹ کا ایک جزو ہونے کی حیثیت سے

لائبریری کے اصول کے مطابق

کے نئے کلکٹر ضلع کے دفتر میں پیش کرے۔

۲۔ ہم کو ہندوستانی زبان کی ترقی

یہ زبان فارسی یا سنسکرت سے پیدا

ہے، جس کے الفاظ خود

سبب ہم میں سے

Marfat.com

صدر نے ہندوستانی میں موت اور روح وغیرہ لفظوں کو مؤنث ماننے میں اس لئے شک کیا کہ اصل سنسکرت میں وہ مؤنث نہیں، اسی طرح میں نے ایک دفعہ جب عربی "اثر" کی ہندوستانی جمع اثرات استعمال کی، تو الہ آباد کے میرے ایک لائق اور پرانے اہل قلم دوست نے اس لئے مجھے ٹوکا کہ عربی میں اُس کی جمع اثرات نہیں بلکہ آثار ہے، حالانکہ ہماری زبان میں لفظ اثر کی یہ دونوں جمعیں دو معنوں میں آتی ہیں، عربی میں آثار کے کچھ ہی معنی ہوں مگر ہندوستانی میں اس کے معنی قرینے کے ہیں، "آثار یہ ہیں"، "آثار یہ معلوم ہوتے ہیں" اور اثرات کا لفظ نتیجے کے معنی رکھتا ہے، اس لئے ہمیں ہندوستانی زبان کو مستقل زبان مان کر اس کی خودمختاری کا اعلان کردینا چاہئے۔

اسی طرح لفظ "اصل" کو دیکھئے، جس کے معنی عربی میں جڑ کے ہیں، اس کی جمع عربی میں اصول ہے، مگر اردو میں اصول ایک مفرد لفظ کی طرح قاعدے کے معنی میں بولا جاتا ہے، اور اس کی جمع اصولوں بنائی جاتی ہے، خود "قاعدہ" کے عربی معنی بنیاد کے ہیں، اس کی جمع قواعد ہماری زبان میں یہ دو معنوں میں آتی ہے جب اس کو جمع بولیں تو اصول کے معنی میں اور مذکر اور جب مفرد بولیں تو نحو یعنی قواعد کے معنی میں وہ مفرد ہے اور مؤنث۔

"مواد" کا لفظ "مادہ" کی جمع ہے، مادے کے لغوی معنی ہیں پھیلنے والی چیز اور اصطلاحی معنی میٹر لیکن اب مواد کا لفظ ہماری زبان میں مفرد ہے، اور زخم کی آلایش کے معنوں میں ہے اور میٹر کے معنوں میں کسی مضمون کے ضروری معلومات اور مسالے کے لیے بھی وہ بولا جاتا ہے خود "مسالے" کی اصلیت عربی میں مصالح ہے، اور وہ مُصلح کی جمع ہے یعنی وہ چیزیں جو کسی کھانے کی اصلاح کے لئے اس میں ملائی جائیں، مگر اب وہ ہماری زبان میں مسالا لکھا جاتا ہے۔

Marfat.com

بھی ان الفاظ کے اور کیا ہو... [illegible]

عربی کا مستعمل ہماری زبان میں ... شامل ... [illegible]

ایسی ہی مثالیں ہندی سے بھی ... [illegible]

۳- آخری مثالوں میں یہ بات بھی ... [illegible]

کی اصلیت کچھ ہو اور اس کا املا بھی کچھ ہو مگر ہماری زبان کے استعمال ... [illegible]

گیا ہے تو وہی غلط تلفظ اور املا ہماری زبان میں صحیح ہوگا ... [illegible]

مثال لکھنے اور بولنے لگے ہیں بلکہ صحیح کر بھی ہم نے سمجھ لیا ہے ... [illegible]

ہے، تو کیا اسی قسم کی کمی بیشی ہم دوسرے لفظوں میں نہیں کر سکتے ... [illegible]

مصدروں کے آخر میں سے ت کو نکال دیا ہے، مثلاً ... [illegible]

تماشا، تجلی کو تجلا، یا اسم فاعل کے آخر سے ی کو گرا دیا مثلاً ... [illegible]

ہیں۔ اسی طرح کوئی وجہ نہیں کہ ہم ہندوستانی اپنی ... [illegible]

لفظوں کے آخر میں ع ہو ہم ہندوستانی اپنے ہندوستانی لہجے ... [illegible]

لکھنے میں بھی گرا دیا جائے تو برا کیا ہے ... اطلاع ... [illegible]

نزا، انتزاع کو انتزا، مطلع کو مطلے اور متبع کو متبی ... [illegible]

۴- دلی اور لکھنؤ کے استادوں نے ... [illegible]

... بہت سے لفظوں کی تشکیل ... [illegible]

... [illegible]

Marfat.com

کے معنون مین پہلے بولتے تھے، مگر اب نہین بولتے، اس لئے عربی، فارسی اور سنسکرت کے ان موٹے موٹے لفظون کو جن کے کام مین لانے کی ضرورت سرے سے نہین اور وہ اسی لئے بولے یا لکھے گئے، کہ ان سے اُن کے لکھنے اور بولنے والے کی لیاقت ظاہر ہو، ان کو اپنی ڈکشنری سے الگ کر دین، اور ان کو ٹکسال باہر سمجھین۔

۵۔ ان موٹے موٹے نامانوس لفظون کے استعمال کی ایک وجہ یہ بھی ہوئی ہے کہ بڑے بڑے اہلِ علم اور خصوصًا یورپ کے فاضل بہت سے معنون اور چیزون کے ٹھیٹ ہندوستانی لفظون سے واقف نہ تھے، یا نہین ہین، وہ اُن کی جگہ پر عربی و فارسی کے لفظ جیسے تقاطر امطار اور ریعان، بدو شعور بول کر اپنی ناواقفیت پر پردہ ڈالتے تھے، اور اب بھی ڈالتے ہین، اسی لئے یہ ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ ایک ایسا لغت لکھا جائے جس مین عربی و فارسی کے مشکل لفظون کے مرادف ٹھیٹ ہندوستانی لفظ ہون، اس کام کو لکھنؤ اور دہلی کے اہلِ زبان بہتر کر سکتے ہین، اور پھر وہ لفظ پورے ملک مین پھیل سکتے ہین۔

۶۔ اس قسم کا لغت نئی اصطلاحون کے بنانے مین بھی کام آسکتا ہے، آپ دیکھین کہ چھاپے کا فن بالکل نیا ہے، اُس کے سارے پرزے اور کام کی چیزین سب نئی ہین، مگر چونکہ یہ فن پڑھے لکھے اربابِ لغت کے ہاتھون مین نہین، بلکہ اَن پڑھ جاہلون کے ہاتھون مین رہا ہے، اس لئے انھون نے اس کے لئے کسی اکیڈیمی کی طرف رجوع کئے بغیر سارے لفظ اور اصطلاحین بنا لین جو سب کی سب ہندوستانی ہین، یا ہندوستانی کر لی گئی ہین، جس کاغذ پر لکھا گیا وہ کاپی، اس کی غلطیان دیکھی گئین تو تصحیح، ان غلطیون کو کاتب نے درست کیا تو ترمیم، اس کی نقل پتھر پر سے اتاری

Marfat.com

گئی تو پیوند، دوسری جگہ [illegible]

چھتا بق، پھر سے حروف اڑ گئے تو تین رنگ کے [illegible]

حروف بگڑ گئے تو کھل گئے، غرض اسی طرح ان [illegible]

اور اصطلاح بنانے والون کے ہاتھ نہین دیکھتے رہتے ہیں [illegible]

۷۔ ہمارے ہندی کے دوستون کو شکایت ہے کہ ہم [illegible]

حالانکہ بات یہ نہین ہے، زبان کا سارا دارومدار لفظون کے چلن پر ہے [illegible]

جتنا ملین گے اتنے ہی فارسی اور ہندی کے لفظ گھلین ملین گے، چنانچہ جب [illegible]

خوب گھلے ملے تھے، دیکھیے کہ سینکڑون ہندی کے لفظ مسلمانون کی زبان پر [illegible]

فارسی کے لفظ ہندو منشیون کے قلم پر چڑھ گئے، دلی کے زمانے کی زبان [illegible]

کتنے زیادہ ہندی لفظ ہماری زبان مین تھے، آج تو ہندوستانی مین [illegible]

کے گنہگار مسلمان ہین، مگر ہندو مسلمان دونون سے الگ [illegible]

کی گواہی سنیے، انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے ۱۹۲۹ء کے ایڈیشن مین [illegible]

"اردو کا یون شدید طور پر فارسیت آمیز ہو جانا [illegible]

اپنی اصل کے اعتبار سے اسلامی تھا تاہم اس مین [illegible]

اُن ایرانیون یا ایرانی نژاد لوگون سے زیادہ [illegible]

اور فارسی دان [illegible]

اپنی ہی فارسی زبان [illegible]

Marfat.com

لیکن یہ بھی اسی لئے ہوا کہ فارسی تعلیم یافتہ ہندو عمال بکثرت مسلمان افسروں سے ملتے جلتے تھے، تو ان کے لفظ ان کی زبانوں پر چڑھ جاتے تھے، اسی طرح جو مسلمان صوفی، درویش اور عام لوگ بلکہ بادشاہ تک جو کثرت سے ہندوؤں سے ملتے تھے اُن کی زبانوں پر ہندی الفاظ بڑی آسانی سے چڑھ گئے تھے، آئین اکبری اور فارسی کی دوسری مغل تاریخوں اور صوفیوں کے ابتدائی دکھنی اور گجراتی ہندوستانی کلام میں اس کی جھلک معلوم ہوتی ہے، آج سے صدیوں پہلے خواجہ صدر الدین من امنگ میں کہتے ہیں،

اک روپ تھے، کیوں ہوے بہروپ — ہر روپ میں دیکھ انوپ کے روپ

جگ ہے تو یہ جگ دستا ہے سارا — جگ نہیں تو سکل جگت اندھارا

جس جگ میں گیان کی اچھی جوت — اس جگ کو سمجھے کہ ہے وہ لاہوت

میں مثال کے طور پر کہتا ہوں کہ ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۵ء تک ہندو مسلمان مل کر ایک سیاسی تحریک میں شریک تھے، ہر جگہ مل کر وہ ہر مجمع میں جس میں ہندو مسلمان دونوں ہوتے تھے، تقریریں کرتے تھے اس موقع پر اپنی تقریر کا اثر بڑھانے اور مجمع کو اچھی طرح سمجھانے کے لئے دونوں قوموں کے باتوں کی ایڑی چوٹی کا زور لگاتے تھے کہ اُن کی ہر بات دونوں سمجھ جائیں، اب ہندو مجبور ہوتے تھے کہ ترک موالات بولیں اور مسلمان مجبور ہوتے تھے کہ اشہ یوگ کہیں، چنانچہ اس زمانے میں سوراج، ترراج، سامراج، اندولن، پرتاؤ، چناؤ، راج نیتک، سبھاپتی، کرپا، شانتی، سماج اور پریم کے لفظ بے تکلف بڑے بڑے جبہ و دستار والے بولنے لگے تھے، ایسے ہی ہندو دوست عربی اور فارسی کے سیاسی لفظ بے اختیار استعمال کرنے لگے تھے،

Marfat.com

۸- اسی لئے میری یہ تجویز ہے کہ [illegible]

لکھا جائے اور اُن کے ہم معنی ہندوستانی لفظ [illegible]

۹- ہم کو ہندو دوستوں سے بھی یہ کہنا ہے کہ [illegible]

بچپن مجھ کو ہندو دوستوں کے ساتھ کبھی کبھی اُن کے جلسوں میں [illegible]

اناڑیوں کی تقریریں سنی ہیں کہ جن کا ایک لفظ بھی [illegible]

تجویز کی تائید بھی میرے ذمے تھی،

ہندو یونیورسٹی کے ایک ریسرچ اسکالر اپنے مضمون کی ضرورت [illegible]

آتے رہے لیکن اگر انگریزی کا سہارا نہ ہوتا تو میں نہ اُن کی سمجھ سکتا تھا [illegible]

اُن کو کوئی ایک دیس کا رہنے والا سمجھ سکتا ہے؟ ہندی جس طرح [illegible]

ہے، اسی طرح ہندی سے کٹ چھنٹ کر ہندوستانی [illegible]

یہ کوشش کہ پھر ہر ہندی لفظ کو اسی روپ میں بولیں [illegible]

طرح کا بڑا ظلم ہے، میں ایک مثال دیتا ہوں لیکن [illegible]

اردو میں کٹ چھنٹ کر [illegible] ہو گیا [illegible]

ہر کلام میں "اور" کی ضرورت کتنی [illegible]

مگر اس لئے کہ یہ اردو میں چل گیا ہے [illegible]

کا لفظ ہے اور فارسی والے [illegible]

اور سعدی تک نے اپنی زبان میں [illegible]

Marfat.com

کا لفظ بھی آپ چھوڑ دیں اور جل پینے لگیں تو یہ کتنی بے ڈھنگی ہے؟

۱۰۔ ہماری پرانی اُردو میں جب وہ دکھنی یا گوجری یا ہندی کہلاتی تھی، ہندی کے سیکڑوں پیارے اور میٹھے لفظ تھے جو اردو کے چلن سے بعض نفاست پسندوں نے نکال دیئے جیسے موہن، موہ، سجن، بچن، پریم، داس، ریت، بس، روگ، پریت، درپن، جگت، برہ، ٹک، ٹھگ، پی، چھب، پیا، ٹنک (ادا)، سنسار، دیا، چرن، پتیم، ادھک (بہت) ندھڑک (بے دھڑک) نگر، اُپاس، ہیا، (مروت)، نیٹ، درس (دیدار)، پربت، وغیرہ۔ ان لفظوں کو دوبارہ کام میں لانا چاہیئے،

۱۱۔ اس سلسلے میں سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ لفظوں کے لینے اور نکالنے میں عربی و فارسی یا سنسکرت و ہندی کی ڈکشنریوں کو کسوٹی بنانا اور اُن میں سے دیکھ دیکھ کر لفظوں کو چننا اور کام میں لانا ہماری مشترکہ ہندوستانی زبان کے حق میں زہر ہے، اس کی سچی کسوٹی رواج اور چلن ہے: آج جو لفظ عربی، فارسی، ترکی، ہندی، مرہٹی، گجراتی، پرتگالی اور انگریزی کے عام طور سے برتے جارہے ہیں، وہ ٹھیٹ ہندوستانی لفظ ہیں، اُن کو اسی تلفظ کے ساتھ بولنا چاہیئے جس کے ساتھ وہ بولے جاتے ہیں، ہمارے نامور شاعر غالب نے نمبر کو لمبر باندھا،

مجھ کو ڈر ہے کہ نہ چھینے ترا لمبر سہرا

اس سے محاورہ بنا، لمبر لے جانا، لمبر چھیننا، لمبر لگانا۔

"ریپورٹ" انگریزی لفظ ہے، تھانے والوں کی زبان میں یہ رپٹ ہوگیا، اور اس کے خاص معنی ہوگئے، یہانتک کہ لسان العصر اکبر نے کہا،

Marfat.com

ہے اگر ان ہی ...

دوسرے انگریزی ...

فارسی مصدر کا بھی یہی حال ہے، بلکہ ...

یا تفریس کہتے ہیں، اسی اصول پہ سنسکرت اور ہندی کے لفظ ...

آ گئے ہیں ان کو پھر سنسکرت اور ہندی کے اصل روپ میں ...

کو بگاڑنا ہے، اور یہ کرنا ہے کہ دوسری قومیں ان کی بات کرے ...

اور گن کو گنرلینا اور بی پاپ ہے،

عربی میں لفظ "شہوت" مطلق خواہش کے معنی میں ہے ...

ہر ایک کے ساتھ بولا جاتا ہے، مگر ہماری ہندوستانی ...

سے انتہا بنا یا گیا ہے جو کرنے کی رغبت کرکے ...

ہندوستانی کے لفظ ہیں اور صحیح ہیں،

عربی میں "مشکور" اس کو کہتے ہیں جس کا شکریہ ادا کیا جائے ...

جو کسی کا شکریہ ادا کرے اسی نے "مشکور" کی جگہ ...

صحیح لفظ "شاکر" یا "متشکر" بولنا چاہتے ہیں ...

خود لفظ "شکریہ" کو دیکھئے اس ...

بنائے ہیں ... شکر ... خدا کا شکر ادا ...

کی اس ترتیب کی ...

Marfat.com

۱۲۔ ہمارے علم وفن کے ماہرون کی ایک خو ہے کہ وہ اپنے لئے کسی لفظ کو اس وقت تک علمی اصطلاح بننے کے قابل نہین سمجھتے جب تک اس مین بیگانہ پن اور موٹاپن نظر نہ آئے، مثلاً دو دریاؤن کا میل جہان ہو اس کے لئے ملتقی البحرین، یا دریا مین جہان پانی پینے کے لئے جگہ ہو اس کو مورد کہین گے، حالانکہ پہلے کو آسانی سے سنگم اور دوسرے کو پنگھٹ کہہ سکتے ہین، ڈائل کو دھوپ گھڑی کی جگہ ساعت شمسیہ یا دائرۂ ہندیہ کہنا ظلم ہے، ہمارے عوام نے ریل، جہاز، ہوائی جہاز، گھڑی، گھڑی کی سوئی، سینکڑون لفظ بنا لئے مگر ان کو قاموس دیکھنے کی ضرورت نہین ہوئی ہم جانتے ہین کہ علمی اصطلاحات مین دقتین ہین، مگر یہ آسانی سے ممکن ہے کہ اصطلاحات مین جہانتک ہو غرابت سے بچا جائے

یہی حال ہندی کے بعض فاضلون کا ہے کہ انھون نے بھی نئی ضرورتون کے لئے سنسکرت کی ہندی کے شبد ساگر کا غوطہ لگایا، موتی اور پتھر جو اُن کے ہاتھ مین آگیا اس سے ایک مصنوعی زبان بنا لی میرے ایک تعلیم یافتہ ہندو دوست نے بتایا کہ ہندی کے شاعر ڈکشنری دیکھ دیکھ کر لفظ چنتے ہین، اور ان کو شعر مین باندھتے ہین، اور کہنے کے بعد وہ خود بھی نہین سمجھتے ہین کہ ہم نے کیا کہا، غرض کہنا یہ ہے کہ ہم ہندوستانی زبان کے لفظون کے پرکھنے کی کسوٹی دوسری زبانون کی ڈکشنریون کی جگہ رواج اور چلن کو بنائین، چلتے ہوئے سکون کو قبول کرین اور کھوٹے کو پھینک دین،

آخر مین یہ کہنا ہے کہ اس ہندوستانی کو ہندو مسلمانون کی ایک زبان بنانے کیلئے ضروری ہے کہ [illegible] اپنائین اور جہانتک ہو سکے اس کو آسان اور سب کی سمجھ مین آنے والی بنانے کی کوشش کرین، اگر ایسا نہ کیا تو ہندو مسلمانون مین آپس مین بات کرنا بھی محال ہو جائیگا، انگریزی کے سہارے یگانگت کا خیال پرائے مال کے بل پر دولتمند بننے کی آرزو ہے!

Marfat.com

ہماری زبان کا نام

یہ تقریر آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے شعبۂ اردو میں ۲۹ مارچ ۱۹۴۲ء کی [illegible]

اسٹریچی ہال مسلم یونیورسٹی علیگڈھ میں کی گئی

حضرات! قوموں اور زبانوں کی تاریخ ایک دن میں نہیں بنتی، ان کو [illegible]
بننے اور ایک صورت پکڑتے صدیاں لگتی ہیں۔

آج ہم جس ملک کو اس آسانی سے ہندوستان کہدیتے ہیں اور [illegible]
سے بحر شور کے ساحل تک کا علاقہ ہمارے ذہن میں آجاتا ہے مسلمانوں کی [illegible]
نہ یہ نام تھا، اور نہ یہ اس کی وسعت تھی، اور مسلمانوں سے پہلے اس ملک [illegible]
نام تھا جو اس پورے ملک کو بتا سکے جو پنجاب کی سرحد سے شروع [illegible]
کے کناروں پر جاکر ختم ہوتا ہے، بلکہ اتنا ہے کہ [illegible] قوم [illegible]
کو ہندو کے نام سے ایک قوم بنا لیا ہے کہ [illegible]
ہمسایوں کی زبان میں اس ملک کا نام سند[illegible]
اور س کا باہم مبادلہ ہوجاتا ہے، اس طرح [illegible]

Marfat.com

کی زبان مین دو لفظ تھے، السند والہند کشمیر کی ترائی سے لے کر موجودہ سندھ کے کناروں تک کو وہ سندھ اور گجرات اور لارسے باقی اندرونی ملک کو وہ "ہند" کہتے تھے، اس ہند نے یورپ جا کر اند کی اور اند نے انڈیا کی صورت اختیار کر لی، ہندوالون کو عرب "ہندی" اور خراسانی "ہندو" کہتے تھے، اور عرب ہندی کی جمع "ہنود" اور خراسانی "ہندوان" بناتے تھے،

مسلمان جب اس ملک مین آئے تو ان مین سے اہل عرب نے اس ملک کو ہند کا اور اہل خراسان نے ہندوستان کا نام دیا، لفظ ستان جگہ یا زمین کے لئے فارسی اور سنسکرت دونوں مین بولتے ہین، اس لئے ہندوستان ہندواستھان بھی ہو سکتا تھا،

اس ملک مین جو بولی بولی جاتی تھی وہ بھی ایک نہ تھی، ہر صوبہ کی بولی الگ تھی لیکن مسلمانون نے یہان کی ہر بولی کا ایک ہی نام رکھا، یعنی ہندی یا ہندیہ،

اس تفصیل سے معلوم ہوگا کہ اس سرزمین کا ایک نام ہند یا ہندستان اور یہان کی رہنے والی قوم کا ایک نام ہندو اور یہان کی مختلف زبانون کا ایک نام ہندی مسلمانون نے رکھا، اور حقیقت مین یہ مسلمانون ہی کی ذہنیت اور ذہانت تھی جس نے اس پوری سرزمین کو ایک ملک، اور یہان کے رہنے والون کو ایک قوم، اور یہان کی بولیون کو ایک زبان سمجھنے کا تصور پیش کیا،

اس ملک مین عرب عربی، ایرانی فارسی اور ترک ترکی بولتے ہوئے آئے، مگر کچھ دنون کے بعد یہان کے اصلی باشندون سے گھل مل کر تتلا تتلا کر یہین کی سی کوئی زبان بولنے لگے، جس کا نام انھون نے ہندی یا ہندوی رکھا، ورنہ ہندی نام کی کوئی زبان اس ملک مین ان کے آنے سے پہلے نہین بولی جاتی تھی، اس زبان نے ترقی شروع کی تو گجرات مین اسکو

Marfat.com

اُرجری، دکھن میں دکھنی، اور اردو میں اردو ...

اس ملی جلی بولی کا نام ہندوستان کی نسبت سے ہندوستانی ...

چند سال پہلے یہاں ہندوستان میں ہندوستانی کے نام سے ...

نام کے پرانے تاریخی حوالے پیش کئے ہیں،

شاہجہان کے زمانہ میں جب دہلی شاہجہان آباد بنی تو شاہی ...

"اردو" اردوئے معلّیٰ کی توصیفی ترکیب سے رواج پایا، اور صوبہ وار ...

معلّیٰ کی شاہی بولی کا ڈھنگ اس زبان کی صحت اور صفائی کا معیار ...

معیاری بولی کو اضافت کیساتھ زبان اردوئے معلّیٰ کہنے لگے، اور آج سے ...

پہلے زبانِ اردوئے معلّیٰ کی لمبی ترکیب کے بجائے "زبان اردو" ...

سے بھی مختصر ہو کر "اردو" ہوئی،

جب انگریزوں کے اقبال کا ستارہ چمکا تو فورٹ ولیم ...

علم و دانش کے پانسے پھینکے، دور بینی سے ملک کی ...

جد و جہد کے بعد ایک قوم بنی تھیں ...

تھی، اس کو پھر دو قوموں میں بانٹ کر ...

اور ہندوستانی یا اردو دو زبانیں بنا کر ایک کے ...

رکھ کر دو زبانوں کے لئے سامان درست کیا ...

فرنگی جادوگروں کے منتر سے اردو ...

Marfat.com

مین بھرنے کہنے لگے،

ہندو بھائیون کے دلون مین یہ خیال زور پکڑنے لگا کہ اب جب مسلمانون کی سلطنت کے دباؤ سے وہ آزاد ہو چکے ہین تو ہم کو اسلامی اثر کی ہر چیز سے آزاد ہونا چاہیئے، اس بنا پر انگریزون کی تفریق کی سیاسی تحریک بہت کار آمد ثابت ہوئی، اور سب سے پہلے اس کا اثر زبان کے معاملے مین ظاہر ہوا، اور ہندی کے نام سے ایک زبان کی تبلیغ شروع ہوئی، اور بعض صوبون مین یہ کیا گیا کہ اردو خط تک عدالتون سے خارج کر دیا گیا، اور اب یہ تحریک یہان تک زور پکڑ رہی ہے کہ یہ کوشش کیجا رہی ہے کہ اس صوبہ کے چند شاعرون نے جس بھاشا مین کچھ مذہبی نظمین کہی لکھی تھین وہی پورے ملک کی زبان بنا دی جائے،

لیکن اس کے برخلاف ملک کے بہت سے سمجھدار ہندو اور مسلمان یہ چاہتے ہین کہ ہمارے بزرگون نے ایک ہزار سال کی محنت مین جس زبان کو پیدا کیا اور بڑھایا اور یہان تک پہنچایا وہی ہمارے دیس کی زبان ،، اور ہندو مسلمان دونون قومون کے میل ملاپ کی پہچان ہو،

بہرحال اب صورت یہ ہے کہ ملک کی اس زبان کی جگہ جس کو ہم بولتے ہین، اور جس کو ہمارے بزرگ ہندی یا ہندوی کہتے تھے ہندو بھائی زبردستی اپنی ایک خاص زبان، خاص رسم الخط کو ہندی کہنے لگے اور اس نام کو اس زبان کے معنی مین اتنا انھون نے برتا کہ وہ انہی کی چیز ہو گئی، اور مسلمانون نے بھی غیرت کے مارے غیریت برتی، اور خوشی سے یہ نام ان کے حوالہ کر دیا، اور اپنی زبان کو بھی کہنے کے لئے ہندی یا ہندوی کے بجائے اردو کہنے لگے اور اس طرح سارے ہندوستان کے میدان کو چھوڑ کر صرف اردوئے معلی کی چار دیواری مین سمٹ کر رہ گئے،

Marfat.com

یہ حالت دیکھ کر آج سے چند سال پہلے اسی ...

پیش کی گئی کہ اس زبان کا نام "اردو" کے بجائے ...

واقعی ہندوستان کی شاہی سمت کر اور ...

طور سے اس کے پرانے نام ہندوستانی سے یاد کیا جائے جو ...

کی شہنشاہی سارے ملک ہندوستان میں پھیلی ہوئی تھی، تاکہ یہ زبان ...

دعوی کر سکے،

مسلمانوں کا یہ سمجھنا کہ یہ تجویز ہندوؤں کی خوشنودی کے لئے ...

دھوکا دینے کے لئے سازش کیجا رہی ہے بدگمانی کی انتہا ہے ...

یہ تحریک خالص لسانی اصول و مبادی کی بنا پر اٹھائی گئی ہے ...

ہیں ہیں ان میں سے ایک ایک کو بہت ہی اختصار کے ساتھ بیان کرتا ہوں

۱- اس زبان کے دو پرانے نام تاریخوں میں ملتے ہیں ...

بعد ہندوستانی، اب چونکہ ہندی کا نام ایک خاص زبان اور رسم الخط کے لئے ...

دوسرے پرانے نام ہندوستانی کو اس زبان کے ...

سے "اردو" کہنے لگے ہیں،

۲- دنیا کی ساری یا اکثر زبانوں کے نام ...

ہوتی ہے، جو اس کو بولتی ہے، یا اس ملک کی ...

ہے، اسی اصول کی بنا پر عرب کی زبان ...

Marfat.com

انگلستان کی انگلش، فرانس کی فرنچ، جرمن قوم کی جرمن، ترکی قوم کی ترکی وغیرہ کہی جاتی ہے، اسی اصول کے مطابق اس زبان کو جو ہندوستان کے طول و عرض میں بولی جاتی ہے، ہندوستانی کا نام دینا چاہیے۔

۳- ایک شایستہ اور مہذب زبان کا خاصہ یہ ہے کہ اس کے نام لینے کے ساتھ وہ قوم یا ملک سننے والے کی سمجھ میں آجائے، جس کو اس زبان سے نسبت ہے، نہ یہ کہ زبان کا نام لینے کے بعد اس کے ساتھ ایک تاریخی یا تعریفی فقرہ اضافہ کیا جائے جس سے اس کے جنم بھوم کی کہانی معلوم ہو، لفظ "اردو" سے اس قسم کی کوئی مدد ذہن انسانی کو نہیں ملتی، اس لیے اس کی جگہ اس کے اصلی نام ہندوستانی کو رواج دینا چاہیے،

۴- ہم کو اپنی بولی کا ایک ایسا نام رکھنا چاہیے جس کے سننے کے ساتھ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ اس پورے ملک کی بولی ہے، لفظ اردو کے ساتھ اس قسم کا کوئی تصوّر ذہن میں نہیں آتا، برخلاف اس کے ہندوستانی نام بولنے کے ساتھ پورے ملک کا نقشہ ہمارے ذہن میں آجاتا ہے، اور اس کے پورے ملک کی بولی ہونے کا یقین منطق کی آمیزش کے بغیر، صرف نفسیاتی اثر سے ہمارے اور ہر سننے والے کے دل کے اندر پیدا ہو جاتا ہے،

۵- اس زبان کو ایک غیر متعلق بدیسی لفظ سے موسوم کرنے سے ہر اجنبی کے ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ یہ جیسا بدیسی نام ہے، ویسی ہی بدیسی زبان بھی ہوگی، اور ہم کو اس کی اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے ایک لمبی تقریر کی ہمیشہ ضرورت ہوتی ہے، یہ نقص ہندوستانی نام قبول کرنے سے فوراً دور ہو جاتا ہے،

۶- ہم کو اپنی زبان کے لئے ایک ایسا نام چاہیے جس سے ملک کے ہر صوبہ کو برابر کی نسبت ہو،

Marfat.com

بات نہیں، یہ بات ہندوستانی کو ...

مدراس، لاہور، کلکتہ، پٹنہ، پشاور سب ...

ملکی اور وطنی محبت معلوم ہوتی ہے، اور کسی ...

۷۔ لفظ اردو میں ایک فوجی ... شخصی ...

کے سوا کوئی محبت کا جذبہ نمایاں نہیں ہوتا۔ اگر ہم ...

زبان کو پکاریں، تو اس نام سے ہر ہندوستانی کے دل ...

۸۔ اس ملک کا نام ہندوستان مسلمانوں کے ...

مسلمانوں کے اس ملک میں آنے اور اس ملک ...

نکلی، اس لئے اس بولی کا نام ہندستانی رکھنا چاہیے ...

مسلمانوں کے برابر کے میل جول کی ...

۹۔ لفظ اردو سے یہ ... ہوتا ہے ...

یہاں آئے تھے، جس کو وہ ...

مسلمانوں کی زبانیں اور ...

یہ واقعہ اس بولی کو ہندستانی ...

روشن ہو جاتا ہے، اور اس کے ...

۱۰۔ اس زبان ...

Marfat.com

فارسی کی صرف ونحو سے جانچکراس کے اصول بنانے لگے، اور انھون نے اس غلط طریقِ روش کی بنا پر بہت سی غلطیان کین، اور اس کے جوڑون کو عربی وفارسی قاعدون سے جوڑنے لگے گو اب ہماری زبان کے نئے نحویون نے اس غلطی کو ہر طرح سے دور کرنے کی کوشش کی، مگر ابھی تک بات حلق سے نیچے نہین اتری ہے، اب اس کو عام طور سے ہندوستانی کہکر پکارنے سے اس زبان کی صرفی ونحوی اور لغوی تحقیقات کا رخ ایران وخراسان وترکستان کی طرف سے مڑکر ہندوستان کے صحیح قبلہ کی طرف ہوجائے گا، اور اس سے زبان کی اصولی ولغوی تحقیقات کی بہت سی راہین کھلین گی،

۱۱- اگر ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ یہ پورے ملک کی مشترک زبان ہے تو اس دعویٰ کی اس سے زیادہ مضبوط دلیل کوئی اور نہین ہوسکتی کہ اس کا نام ہندوستانی ہے، اس کے اس پرانے نام کو رفتہ رفتہ بھلا دینے سے غلط طور کی ہمدردی کرکے ہم نادانستہ اس کے دعوے کی بنیاد کھوکھلی کرتی ہین،

۱۲- چونکہ شروع شروع مین جو پرتگالی، یا ہسپانی یا اور اگلے یورپین یہان آئے، بلکہ خود انگریزون نے بھی اس زبان کو صحیح طور سے ہندوستانی کہا تو ہم مین سے اکثرون کو یہ دھوکا ہوا کہ یہ نام انگریزون کا بخشا ہوا ہے، حالانکہ اس زبان کا یہ نام ہم اپنے ہندوستانی کے مقالے مین بتا چکے ہین کہ بادشاہ نامہ اور تاریخ فرشتہ تک مین موجود ہے، فرشتہ مین عادل شاہ ثانی والی بیجاپور کے متعلق ہے کہ "تا بہ **ہندوستانی** متکلم نمی شد" شاہجہان کی درباری تاریخ بادشاہ نامہ مین ہے: "نغمہ سرایانِ **ہندوستانی** زبان" تلاش سے اور بھی مثالین مل سکتی ہین، اس لئے یہ شبہہ دور ہوجانا چاہئے کہ اس زبان کا یہ نام فرنگیون نے رکھا ہے، بلکہ بعض

Marfat.com

کرنا چاہئے کہ ہندی کے بجائے فارسی زبان [illegible]

بھی اس نام کو باقی رکھنا چاہئے۔

۱۳- اہلِ نظر سے چھپا نہیں کہ اس زبان کی صحیح تاریخ [illegible]

سر سید بلکہ آزاد مرحوم تک جو غلط فہمی ہوئی کہ یہ لشکری بولی ہے [illegible]

"جب اکبر بادشاہ تخت پر بیٹھے تب چاروں طرف کے ملکوں سے [illegible]

اور فیض رسانی اس خاندانِ لاثانی کی سُن کر حضور میں جمع ہوئے لیکن ہر ایک [illegible]

جدی جدی تھی، اکٹھے ہونے سے آپس میں لین دین، سود و سلف، سوال جواب [illegible]

ایک زبان مقرر ہوئی"۔

جب حضرت شاہجہان صاحب قران نے . . . . . . شہر دلی کو [illegible]

بنایا . . . . . . اور وہاں کے بازار کو اردو ئے معلی خطاب دیا [illegible]

سر سید نے یہی حکایت شاہجہان کے عہد کی نسبت لکھی ہے [illegible]

خاص بادشاہی بازاروں میں مروج تھی اس واسطے اس کو زبان اردو [illegible]

کا سبب صرف لفظ اردو ہے۔ اس لئے اس نام کو باقی رکھنا [illegible]

اور اس کی اصلی تاریخ کو جواب پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے [illegible]

۱۴- بعض دوست کہتے ہیں کہ چونکہ [illegible]

میں "ہندوستانی زبان" کی اکثریت کو تسلیم کیا [illegible]

کے اجلاس ناگپور میں "ہندی یعنی [illegible]

Marfat.com

ہے، اس لئے ہندی اور ہندوستانی ہم معنی لفظ ہو گئے ہین، اس لئے ہم کو اس لفظ سے پرہیز کرنا چاہئے،

میری عرض یہ ہے کہ یہ تو مسلمانون کی بے احساسی سے ایسا ہوا، شاہ عبدالقادر صاحب کے زمانہ تک اردو کا نام "ہندی" متعارف تھا، اور سرسید نے آثار الصنادید کے طبع اول مین اردو کے لئے ہندی کا لفظ استعمال کیا ہے، اور اسی کو ہندی کہتے تھے، ہندی والون نے اس لفظ پر ایسا قبضہ کیا کہ آپ کو اس نام پر سے ملکیت کا دعویٰ اٹھا لینا پڑا، اب ایک لفظ "ہندوستانی" رہ گیا تھا، جو خالص طور پر اردو کے معنون مین ہمیشہ استعمال ہوا ہے، اگر آپ اس کو بھی چھوڑ دینگے تو دوسرون کے قبضۂ مخالفانہ سے وہ ہرگز نہین بچ سکتا، یہی وقت ہے کہ آپ معاملہ کی سنجیدگی کو سمجھین، اور اپنے قبضہ سے خود ہاتھ اٹھا لینے کا گناہ نہ کرین، لیکن ہم اپنے بدگمان دوستون کو باور کرانا چاہتے ہین کہ یہ لفظ ہندوستانی مسلمانون کے اصرار سے اور مسلمانون ہی کی طفل تسلی کے لئے رکھا گیا ہے، اور اس سے مراد ہماری وہی زبان ہے جو ہماری عام بول چال مین ہے، ہم کو جو کچھ شکایت ہے وہ یہ ہے کہ ہندی اور ہندوستانی کو ہم معنی اور مرادف کیون ٹھہرایا گیا ہے، افسوس ہے کہ ایسے مسئلہ کو جو سراسر ادبی اور لسانی ہے، غلط طور سے سیاسی بنایا جارہا ہے، جذبات سے خالی ہو کر واقعات اور دلائل پر غور کرنا چاہئے اور وہ قدم اٹھانا چاہئے جو ہماری زبان کی حفاظت اور ترقی کا باعث ہو،

یہ تجویز کسی تحریک تائید اور رائے شماری کی غرض سے نہین پیش کیجارہی ہے، اور نہ اس طرح سے ادبی و لسانی مسئلون کا فیصلہ ہوتا ہے، بلکہ جو کچھ ہمارے سامنے ہے وہ اپنی

Marfat.com

زبان کی جاذبی اور ... [illegible]

جاتی ہین، یہانتک کہ وہ رائے عامہ کو [illegible]

نے رکھا؟ یہ تو پہلے کسی کسی کی زبان پر آیا [illegible]

غور کیجئے کہ ابھی چند سال ہوئے کہ اس [illegible]

درمیان پیش کیا گیا، اور کبھی کبھی مضمونون مین ادھر [illegible]

کے رسالون مین چھپنے لگا، اور کہین کہین اس کا چرچا [illegible]

مین اس پر بحث تک نوبت پہنچ گئی، غرض ضرورت [illegible]

ضرورت ہے کہ جو اصحاب اس تجویز سے اتفاق [illegible]

استعمال شروع کر دین، اس سلسلہ مین ہماری امداد [illegible]

کر سکتے ہین، امید ہے کہ وہ ادھر توجہ فرما کر اپنی زبان کے [illegible]

غلطی کو دور کرین گے، اور ثابت کرین گے کہ [illegible]

موزون ہے، اور یہ وہی زبان ہے جو [illegible]

یہ بھی صحیح نہین ہے کہ اس [illegible]

کا نتیجہ ہے، بلکہ عجیب اتفاق یہ ہے کہ [illegible]

سنایا، آج سے چھبیس برس پہلے [illegible]

یہی تحریک پیش کی تھی اور [illegible]

یونیورسٹی کے [illegible]

Marfat.com

یہ سمجھنا بھی درست نہین کہ اس تجویز کے پیش کرنے والون کا یہ مقصد ہے کہ ہم اپنی زبان مین کوئی ایسی تبدیلی کرلین جس سے وہ ہندی، یا ہندی کے قریب بنجائے، حاشا وکلا اس قسم کی کوئی بات نہین ہے، بلکہ بعینہٖ اسی اردو اسی زبان، اسی بول چال کو جو ہم بولتے ہین ہم ہندوستانی کہتے ہین ہم کو اس سے بھی اختلاف نہین کہ اس زبان کا گھریلو نام اردو باقی رہے، لیکن عمومی طور پر اسکے پرانے نام ہندوستانی ہی کو رواج دیا جائے، ہمارے بزرگون نے اس زبان کو دو قسمون مین تقسیم کیا تھا، ایک کا نام ریختہ جو غزل کی زبان تھی، اور دوسرے کا نام ہندی بتایا تھا، جو عام بول چال کی زبان تھی، ہندی کا لفظ چھن گیا، اب جو کچھ ہم چاہتے ہین وہ یہ ہے کہ آپ اسکے پرانے نام ہندی کی جگہ اس کے دوسرے پرانے نام ہندوستانی کو رواج دیجئے، خواہ اپنی غزلون کا نام ریختہ کی جگہ اُردو ہی رکھئے اس مین کچھ ہرج نہین، مگر اپنی علمی، تعلیمی، وطنی اور سیاسی تحریکات مین عام طور سے اس کو ہندوستانی کے صحیح نام سے یاد کرکے ثابت کیجئے کہ یہ پورے ملک ہندوستان کی زبان ہے، اور اس کا یہی نام اس کے پورے ملک کی زبان ہونے کی دلیل ہے۔

ہم اس فریب مین مبتلا نہین ہین کہ اس صحیح نام ہندوستانی کے رواج دے دینے سے ہماری زبان کی ساری مشکلین ختم ہوجائین گی، گویا یہ نام کوئی جادو کی چھڑی ہے جس کے گھماتے ہی ساری بلائین دور ہوجائین گی، بلکہ ہم یہ سمجھتے ہین کہ آج جب ہم اپنی زبان کی اصلی پوزیشن کو دنیا پر واضح کرنے اور اس کے ہمہ گیر تخیل کو ثابت کرنے، اور اس کو سارے ملک کی زبان بنانے کا تہیّہ کررہے ہین، تو ضرورت ہے کہ ہم سب سے پہلے اس کو اس کے اس نام سے روشناس کرائین جس سے اس کی اصلی حیثیت واضح ہوتی ہے، اور پورے ملک کی اس کے

Marfat.com

اندرسائی ہوتی ہے، اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستانی

پورے ملک کی زبان بننے کی مدعی ہو اس کا یہی نام ہونا چاہیے

ہم کو امید ہے کہ اس زبان کے بہی خواہ اس تحریک کی تائید کرینگے

بجاے جو افسوس ہے کہ ہر مفید تحریک میں ہماری عادت ہوگئی ہے

کوشش کرینگے، تاکہ اس کا جو نام صرف خواص کو معلوم ہے وہی عوام میں پھیل جائے

ابھی مولوی عبدالحق صاحب نے آپکے سامنے جو صدارتی خطبہ پڑھا ہے، اس میں

کے جتنے پرانے اقتباسات انھون نے پیش کئے ہین، آپنے خیال کیا ہوگا کہ ان مین ہر جگہ

زبان کا نام یورپ کے سیاحون، تاجرون، کمپنی کے حاکمون، اور لکھے پڑھے ہندوستانیون

پر ہندوستانی ہی آیا ہے، اس سے معلوم ہوگا کہ اس کا اصلی نام پہلے یہی

جو اب عام طور سے متروک ہو رہا ہے، ہمارا مقصد اسی غلطی کی اصلاح اور اسی

نام کو دوبارہ چلانا ہے،

Marfat.com

ہماری زبان

بیسویں صدی میں

(یہ مضمون نومبر ۱۹۳۶ء مین ایک ادبی مجلس کی صدارتی تقریر کے طور پر لکھا گیا تھا)

ہمارے ادبی محققون نے اپنی زبان کی پرانی تاریخ کی تحقیق اور ترتیب مین جو کاوشین کی ہین وہ شکریہ کے قابل ہین لیکن ضرورت ہی کہ ہم ماضی اور مستقبل سے قطع نظر کرکے حال پر توجہ کرین اس مین شک نہین کہ اس صدی کے آغاز سے لے کر آج تک ہماری زبان نے جو ترقی کی ہے، وہ کئی پچھلی صدیون کی ترقیون سے زیادہ ہی، کسی زندہ زبان کے جو اجزا اور عناصر آج سمجھے جاتے ہین یعنی اخبار رسالے چھاپہ خانے، کتابین کتبخانے ان مین سے ہر ایک چیز کی حیثیت سے اس زبان نے اس حد تک ترقی کی ہے، جو مایوسی سے بالاتر اور تسلی کے قریب ہی، پچھلی صدی کے خاتمہ اور اس نئی صدی کے شروع مین ملک والون مین اور خاصکر مسلمانون مین اس زبان کی ترقی کے وجوہ یہ نظر آتے ہین،

Marfat.com

۱۔ سر سید کی تحریک،

۲۔ تعلیم کی عام اشاعت،

۳۔ مذہبی تحریکات،

۴۔ اُردو ہندی کے جھگڑے،

۵۔ سیاسی تحریکات،

۶۔ جامعہ عثمانیہ کا قیام،

۷۔ قومی زبان کا تخیل،

۸۔ آمدورفت کی سہولت،

سر سید کی تحریک سر سید کی علمی و تعلیمی تحریکات کا ایک اہم نتیجہ یہ نکلا کہ ہماری زبان [illegible]
قید سے باہر نکلی، ملک کے گوشہ گوشہ مین ہر لکھے پڑھے شخص کو اس زبان مین لکھنے اور پڑھنے کی [illegible]
ملی، اور ہر جگہ اس کا چرچا پھیلا، نئی نئی کتابین، جو صاف ستھری، [illegible] لکھی جاتی [illegible]
لوگون مین اس زبان مین لکھنے پڑھنے کا ولولہ پیدا کرنے لگین، اور ہر جگہ ان کی نقالی [illegible]
کچھ دنون کے بعد نقل نے اصل کی کیفیت پیدا کرلی،

ابتدائی تعلیم کی عام اشاعت ابتدائی تعلیم کی زبان حکومت نے ملک کی زبان کو قرار [illegible]
سے لے کر شہرون تک ابتدائی [illegible]
کھولے گئے، ان کے لئے نصاب کی کتابین [illegible]
نصاب مین داخل ہوئین، اس سے زبان [illegible]

Marfat.com

سلسلہ مین سب سے زیادہ کام پنجاب نے اور اس کے بعد صوبہ متحدہ نے کیا،

مذہبی تحریکات | اردو زبان کی اشاعت مین مذہبی تحریکات کو بہت بڑا دخل ہے، ردِ بدعت کی جو تحریک شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان سے اٹھی تھی، اس نے رفتہ رفتہ پورے ملک کو چھالیا، اسی کی خاطر قرآن و حدیث کے ترجمے ہوئے، عقائد پر کتابین لکھی گیئن، ردِ بدعات پر رسالے تالیف ہوئے، اور توحید خالص کی اشاعت پر مسلسل تحریرین چھپتی رہین، اس سلسلہ کی پہلی کڑی شاہ عبدالقادر صاحب اور شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمۂ قرآن، اور شاہ اسمٰعیل صاحب کی تقویۃ الایمان ہے، اور ان کے بعد ان کے ساتھیون اور ہمخیالون نے عوام کی درستی اور عوام تک پہنچنے کے لئے اسی زبان کو اپنی تحریکات کا ترجمان بنالیا، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہماری زبان مین ہر علم و فن سے زیادہ مذہبی علوم و مسائل کی کتابین ہین،

اردو ہندی کے جھگڑے | اردو اور ہندی کی لڑائی بھی پچھلی صدی کے خاتمہ اور نئی صدی کے شروع مین شروع ہوئی، نئی صدی کا پہلا سال (۱۹۰۱ء) تھا، کہ لکھنؤ کے پرانے گنگا پرشاد ورما لائبریری مین نواب محسن الملک کی صدارت مین اردو زبان کی حمایت کا جلسہ ہوا، اس وقت مرحوم نے اُردو کی طرف اشارہ کرکے یہ مصرع پڑھا تھا، ع

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے،

قضا کار کیا ہوا کہ اس دھوم دھام مین مردہ عاشق کفن پھاڑ تابوت سے نکل کر اٹھ بیٹھا! آج وہ "عروجِ شباب" کی اس منزل مین ہے کہ ہم آپ اس وقت اس کی برات مین شامل ہین،

غرض اس اردو ہندی کے جھگڑے نے مسلمانون کو اس زبان کی حفاظت اور ترقی کی طرف

Marfat.com

متوجہ ہونے پر مجبور کیا اور ... [illegible]

مین انجمن ترقی اردو کی بنیاد پڑی ... [illegible]

مین صرف سر سید کی تعلیمی تحریک کے دائرہ مین ... [illegible]

سیاسی تحریکات سنہ ۱۹۱۰ء سے سنہ ۱۹۳۰ء تک ملک مین ... [illegible]

نے اس زبان کی اشاعت مین بہت بڑی مدد کی ... [illegible]

خلافت اور کانگریس کی یکے بعد دیگرے تحریکون نے اخبارات کی ... [illegible]

کی پیداوار اور ملک کے صوبہ صوبہ مین جلسون کی کثرت ... [illegible]

ہر صوبہ کے ممبرون کے بار بار اجتماع اور جلسون ... [illegible]

گوشہ مین پہنچا دیا، اور اردو کے بہتر سے مقررون ... [illegible]

ترکِ موالات نے یہ سمجھا دیا کہ بدیسی زبان کو چھوڑ کر ... [illegible]

جامعۂ عثمانیہ کا قیام ہمارے ملک مین جب نئی تعلیم ... [illegible]

تھی چنانچہ سنہ ۱۸۵۵ء سے پہلے دلی کی تعلیم ... [illegible]

نئے مدرسے بنائے گئے تھے ان مین ریاضیات ... [illegible]

مگر دفعتہً انگریزون نے تعلیم کا رخ بدل دیا ... [illegible]

سائنٹفک سوسائٹی والے سرمایہ ... [illegible]

کوزہ مین نہین سما سکتا ... [illegible]

بعد جدید علوم و فنون ... [illegible]

Marfat.com

قائم رہی، ۱۹۱۷ء میں حیدرآباد میں ایک یونیورسٹی کے قیام کا خواب دیکھا گیا جس میں تعلیم کا ذریعہ اردو ہو، اس تجویز کے بلند بانگ مدعیوں کو تو سب جانتے ہیں، مگر وہ خاموش ہستی جس کے دماغ میں یہ تجویز سب سے پہلے آئی، اور جس نے حیدرآباد کے ارباب بست وکشاد کو سمجھا کر اس کے عملدرآمد پر آمادہ کیا، اور اس کے ابتدائی مدارج میں اس کی رہنمائی کی، اس کو بہت کم لوگ جانتے ہیں اور وہ مولانا حمید الدین صاحب مرحوم سابق صدر دار العلوم حیدرآباد دکن ہیں، اللہ کی رحمت اُن پر ہو، شروع شروع تو سب کو بڑا اچنبھا ہوا، مگر آہستہ آہستہ تعجب حیرت سے اور حیرت امکان سے اور امکان عمل سے بدل گیا، دار الترجمہ قائم ہوا، اور جامعہ عثمانیہ کا قیام عمل میں آیا، ہزاروں اصطلاحات پیدا ہو گئے، سینکڑوں کتابیں ترجمہ ہوئیں اور اب اس کا وجود مادری زبان میں تعلیم کے امکان اور فائدہ کی مستقل اور مجسم دلیل ہو گئی، دوسرے صوبوں پر بھی اس کا اثر پڑا، جامعات میں اردو زبان کو مناسب جگہ ملنے لگی، اور دوسری یونیورسٹیوں میں بھی مادری زبان میں تعلیم کا مسئلہ آگے بڑھ چلا۔

قومی زبان کا تخیل | جدید تعلیم اور قومی تحریکات کی ترقی نے یہ نکتہ بتادیا ہے کہ ہندوستان کی مختلف قومیتوں اور صوبوں کو ایک کرنے کے لئے ایک مشترک زبان کی ضرورت ہے، جو ہماری قومی زبان بن سکے، جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے اردوئے معلّی کی محدود زبان اب ہندوستانی بن کر ہندوستان کی عام زبان بن چکی ہے، ہندوؤں کا سنجیدہ طبقہ بھی اس زبان کو کم از کم پنجاب، یوپی، بہار اور سی پی میں عملاً اپنی قومی زبان سمجھتا ہے خواہ وہ اسکو کسی خط میں لکھتا ہو، اس تخیل نے ہماری زبان کی ترقی میں اچھی خاصی مدد کی اور دور دست صوبوں میں جہاں مقامی بولیاں بھی بولی جاتی ہیں وہ قومی زبان کی حیثیت سے قبول کی جاتی ہے،

آمد و رفت کی سہولت | ہم نے اس زبان کی ترقی میں اس ایک اہم سبب کو اب تک بھلا دیا

Marfat.com

جس کو پہلے بتانا چاہئے تھا یعنی ملک کے دور دراز حصے [illegible]

پرگھر آنگن بن گئے ہین، پنجاب کے لوگ بنگال اور بنگال کے لوگ بہار [illegible]

اور گجراتی سندھ مین آجا رہے ہین، ایک شخص پشاور سے کلکتہ اس طرح [illegible]

پنجاب، متحدہ، بہار اور بنگال پانچ صوبے دو دن مین طے کرتے ہوئے [illegible]

چڑھنا، لینا دینا، ملنا جلنا، اور بولنا چالنا پڑتا ہے، اور اگر ہماری خوش قسمتی سے [illegible]

یا دونون انگریزی کا کوئی حرف نہین جانتے تو یہی ہندوستانی اس سفر مین ان کی زندگی [illegible]

بنتی ہے، اور لازمی طور سے مشترک ہندوستانی زبان کی ترقی کا ہر قدم اس [illegible]

سے ہر روز آگے بڑھ رہا ہے،

غرض یہ اسباب ہین جنھون نے ایک مشترک ہندوستانی زبان [illegible]

اور وہ بولی جو کبھی کسی ضرورت سے شروع ہوئی تھی، اب پورے ملک کی زبان [illegible]

زبان کی ترقی کے اصول اور معیار

بیسوین صدی مین ہندوستانی نے جو ترقی کی ہے اس کے [illegible] ہمارے پاس یہ ہے کہ ہم دیکھین کہ وہ تعلیمی اخباری [illegible]

کی وسعت اور جغرافی پھیلاؤ کے لحاظ سے کہان تک بڑھی ہے [illegible]

پر اس زبان کی ترقی کو جانچتے ہین گو پورے اعداد و شمار کے موجود نہ ہونے [illegible]

پوری مکمل نہین، تاہم یہ ادھورا بیان بھی اس [illegible]

تعلیمی ترقی

اس مدت مین ہماری زبان دلی [illegible]

پہنچ گئی ہے، پشاور سے لیکر کلکتہ تک [illegible]

Marfat.com

مین پڑھائی جاتی ہے، وہان کی یونیورسٹیون مین اس کی تعلیم دیجاتی ہے، اکثر کالجون مین اس کی ایک کرسی ہے، اور ایم اے کے امتحانون مین اس کے ادبیات مین تکمیل کی سند دیجاتی ہے،

پنجاب یونیورسٹی، مسلم یونیورسٹی، الہ آباد یونیورسٹی، پٹنہ یونیورسٹی، کلکتہ یونیورسٹی، مدراس یونیورسٹی بمبئی یونیورسٹی، اور عثمانیہ یونیورسٹی مین اس کے پروفیسر مقرر ہین، اور ان مین ایک مستقل زبان کی حیثیت سے اس کی تعلیم دیجاتی ہے، لیکن اس سلسلہ مین یہ تعجب کی بات ہے، کہ ابھی تک اس زبان کو ان ہی شہرون کی تعلیم گاہون مین اس اعتبار اور استناد کی عزت نہین ملی ہے جو اس زبان کے مولد و منشا ہین، یعنی لکھنؤ، دلی اور آگرہ کی یونیورسٹیون مین اس کی یہ علمی حیثیت ابھی تک تسلیم نہین ہوئی ہے، اور اس موقع پر حضرت عیسیٰؑ کے اس فقرہ کی سچائی پر ایمان لانا پڑتا ہے، کہ "نبی بے عزت نہین مگر اپنے وطن مین"۔

کیا یہ سن کر حیرت نہ ہوگی، کہ جاپان مین مشرقی زبانون کی جو سرکاری درسگاہ ہے، اس مین ہندوستانی کی تعلیم بھی باقاعدہ دی جاتی ہے، دلی کے نور الحسن برلاس صاحب اس کے پروفیسر ہین، ابھی علیگڈہ کی گذشتہ اردو کانفرنس کے موقع پر اس درسگاہ کے ایک جاپانی استاد پروفیسر گاموپہلی دفعہ ہندوستان آئے تھے، اور علی گڈہ کی کانفرنس مین موجود تھے، اور اردو خاصی بولتے اور لکھتے تھے، روس مین بھی اس کی تعلیم کا اہتمام ہے، اور برانِنکوف صاحب نے اردو کے سلسلے لکھے ہین، لندن اور پیرس کی یونیورسٹیون مین بھی اس کی تعلیم کا بندوبست ہے، اس وقت گراہم بیلی صاحب لندن یونیورسٹی مین اس کے پروفیسر ہین، پیرس یونیورسٹی مین اس زبان کی پروفیسری بہت پرانے زمانہ سے ہے، ڈی تاسی صاحب کا نام ہماری زبان کی تاریخ مین نہایت ممتاز ہے

Marfat.com

ابھی جامعہ [illegible]

از ہر مین ہندوستانی زبان [illegible]

اس کی تعلیمی ترقی کی بلندی یہ ہے کہ دکن مین [illegible]

یونیورسٹی قائم ہے، جہان ہر علم و فن کی تعلیم [illegible]

ہمارے عربی مدرسے جو خیبر کے درون [illegible]

ان سب کی تعلیمی زبان ہندوستانی ہے جس [illegible]

اردو کے مکتب اور ابتدائی مدرسے گاؤں [illegible]

قابل ہے کہ میونسپلٹیون اور ڈسٹرکٹ بورڈون کی طرف سے [illegible]

وہ مستحق ہین، تاہم وہ اس زبان کے بولنے والون کی [illegible]

ہین، مجھے مدراس کے بہت سے دور دراز قصبون مین جانے [illegible]

حیرت ہوئی کہ چھوٹے چھوٹے بچے خاصی اردو بولتے [illegible]

اور ترچناپلی مین اردو زبان کے مدرسون [illegible]

مین بھی، اردو اسکول، اور اسعوٹ ٹریننگ [illegible]

زبان اردو نہین، اردو کا کورس مقرر کیا ہے [illegible]

ہندوستانی کی جغرافی وسعت [illegible]

کس طرح چھائی ہوئی ہے [illegible]

کے ہوتے ہین وہ بنگال [illegible]

Marfat.com

بولتے ہین، ان کی تقریرون اور وعظون مین ہزارہا لوگ شریک ہوتے ہین، اور مقرر و واعظ کی زبان کو اچھی طرح سمجھتے ہین، وہان کی عام اسلامی کانفرنسین اور انجمنین اسی زبان مین تجویزین لکھتی ہین، تقریرین کرتی ہین، اور روداد ین چھاپتی ہین، سرحد کی پہاڑیون سے لے کر بحر ہند کے کنارون تک ہندوستانی کے اخبار اور رسالے چھاپے جاتے ہین، اور پڑھے جاتے ہین، ہندوستان کے ہر گوشہ مین مجھے جانے کا اتفاق ہوا ہے اور کہین بھی مجھے اپنی زبان کی بے زبانی کا اقرار کرنا نہین پڑا ہے،

ملک سے باہر جہان کہین بھی نکلا، سیاح کو اس زبان کے نقشِ قدم ملتے گئے، کابل گیا، تو وہان کے بادشاہ سے وزراء علما، اور ادبا تک اس زبان مین بولتے یا سمجھتے ہوئے ملے، عراق، حجاز اور بیت المقدس (فلسطین) مین ہندی زائرون اور حاجیون کی آمد و رفت کے سبب سے اس کے بولنے والے اور سمجھنے والے ہین، خصوصاً حجاز مین تمام دوسری اسلامی زبانون سے زیادہ یہ بولی اور سمجھی جاتی ہے، عدن مین نہ صرف یہ بولی جاتی ہے، بلکہ یہان ہندیون کے لئے ہندوستانی کے مکتب اور اسکول ہین، یمن کی ریاست مکلا مین ملاحون کی زبان سے اردو سنی، افریقہ کے ایطالوی مقبوضہ مصوع مین اترا، تو گجراتی تاجرون سے ہندوستانی ہی مین بات چیت ہوئی، اسکندریہ کے بازار مین اس کے بولنے والے پائے، سوئز کے ملاحون کو کام چلاؤ اردو بڑی تیزی سے بولتے سنا، کیمبرج یا اکسفورڈ کی انڈین مجلس مین بھی جس مین ہندوستان کے ہر صوبہ کے ہندو مسلمان، پارسی اور عیسائی طالب علم تھے، انگریزی کے بعد ہندوستانی ہی زبان عام اور مشترک زبان پائی اور اسی مین تقریر کی،

Marfat.com

غزنی، کابل، سمرقند، بخارا ...

ہمارے عربی مدرسوں میں تعلیم پاتے ہیں ...

مدرسۂ عبد الرب دہلی ...

ملکوں کے باشندہ لڑکے پڑھتے ہیں، اور جہاں چند سال تک قیام ...

طرح سیکھ لیتے ہیں، اور اس کو تحفہ کے طور پر اپنے ملکوں میں لیجاتے ہیں ...

ترکستان و خراسان و کابل کے طالب علم پہلے ... ہندوستان کے عربی مدرسوں

پڑھنے آتے تھے، مگرچہ بخارا ان مدرسوں میں ہندوستانی زبان کی ... تعلیم ...

وہاں کے طالب علم بول چال کی زبان تو سیکھ لیتے تھے ...

عاری رہتے تھے، لیکن دارالعلوم ندوہ، اور جامعہ ملیہ نے ...

بھی رکھی ہے، اس لئے اس کے نتیجے ...

نے اردو ضرب الامثال پر بہت ...

جامعہ میں چین کے بدر الدین ...

کتاب لکھی ہے، اور ...

کا خط آیا جس کو پڑھ کر مجھ ...

اردو سیکھ لی ...

کا ترجمہ کر رہا ہے، محمد حسن ما الدیبی، الدیب ...

پائی، اردو خوب سیکھ لی، ابھی چند روز ہوئے مالدیپ سے ان کا اردو خط آیا، تو دیکھ کر بڑا تعجب ہوا، ہوئی نہ کا ایک نوجوان محمد صابر ندوہ میں ہے، جو ایسی اردو جانتا ہے کہ اردو کتابوں اور رسالوں کا ترجمہ اپنی زبان میں کر لیتا ہے۔

ابھی ہمدرد جامعہ دہلی میں ایک مضمون کے سلسلہ میں یہ اطلاع نکلی ہے:۔

"جامعہ میں بہت سے غیر ملکیوں نے اردو خوب سیکھی، ابھی چند سال پہلے جزیرہ مالدیپ کے ایک طالب علم محمد وحیدی یہاں تھے، یا تو وہ اردو کا ایک حرف نہیں جانتے تھے، یا رنگین عبارتیں لکھنے لگے، کالج میں ایک جاوی ہیں، محمد عثمان سوید، وہ جماعت کا سارا کام اردو میں کرتے ہیں، معاشیات، تاریخ، مدنیات وغیرہ مضامین خالص اردو میں لکھتے ہیں اور بدرالدین چینی تو ان سب کے سردار ہیں، . . . . . محمد بن عبدالقیوم افریقی بھی مدرسہ میں ابتدائی کے بڑے ہوشیار ہونہار طالب علم ہیں، ان پر بھی یہ شبہہ نہیں ہو سکتا کہ وہ افریقی

(دسمبر ۱۹۴۶ء ص ۱۳)

گذشتہ علی گڈھ اردو کانفرنس کی صدارتی تقریر میں نواب مہدی یار جنگ بہادر نے فرمایا تھا

"جنوبی افریقہ سے حال میں ایک ڈیلیگیشن آیا تھا، ان سے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ جو ہندوستانی لوگ اس ملک میں آباد ہیں، وہ ہندوستانی بولتے ہیں، مارشس میں بھی ہندوستانی بولتے ہیں"

مارشس کا مجھے بھی تھوڑا سا ذاتی تجربہ ہے، ۱۹۲۰ء کی جولائی میں میں فرانس کی صحبت بیشی گیا، میں تھا، میں فرانسیسی سے بالکل نابلد تھا، اتفاق دیکھئے کہ اس انجان شہر میں مجھے مارشس کے دو

Marfat.com

ہندو طالب علم تھے، جو پیرس میں ... [illegible]

مہاراشٹر سے بھاگ کر اس جزیرہ تک چلے گئے ... [illegible]

ہندوستانی زبان سمجھ لیتے تھے،

ماریشس میں اردو کے اسکول بھی ہیں اور ... [illegible]

کرتے ہیں یہی دوسرے جزائر ہند کا بھی حال ہے، رنگون ... [illegible]

بن رہا ہے، جہاں کے بازاروں میں ہندوستانی عام طور سے بولی اور سمجھی جاتی ہے ... [illegible]

ہندوستانی کے اسکول اور کتب خانے قائم ہیں، یہاں کے ایک ہندوستانی ... [illegible]

مسلم کمیٹی رنگون) کا یہ بیان دلچسپی سے سنا جائیگا،

"یہاں کے اکثر شہروں اور خصوصاً رنگون کی شہری زبان اردو ہے ... [illegible]

والا ہو شہر میں داخل ہونے کے ساتھ اردو کا جاننا ضروری ... [illegible]

ہی میں گفتگو کر سکتا ہے، اکثر غیر ممالک کے لوگوں خصوصاً ہندوستان کی ہر زبان بولنے والی

قوم کا خلط ملط جس قدر یہاں میں ہے ... [illegible]

اور یہی وجہ ہے کہ اسی ملک کی ... [illegible]

جہاں شاید ایک عرصۂ دراز تک پھیلا ... [illegible]

جیسے مقامات کے لوگ برہما کی کثرت سے ... [illegible]

اردو بولتے ہیں کہ آج وہاں ... [illegible]

ملیں گے، چٹاگانگ کے ... [illegible]

Marfat.com

نہیں بلکہ اردو کی معاون و مددگار ہے، مالابار میں بھی اسی ملک کے بدولت اردو کی کافی اشاعت ہو چکی ہے...... یہاں چینی قوم بھی کثرت سے آباد ہے، اس کا ایک ایک بچہ اردو جانتا اور بولتا ہے، یورپین ممالک کے لوگ بھی کثرت سے موجود ہیں، اور ہندوستانی ہی زبان میں بازاری کاروبار کرتے ہیں" (اجمل بمبئی یکم دسمبر ۱۹۳۶ء)

ہندوستان کے تین احاطے، مدراس، بنگال اور بمبئی ایسے ہیں، جہاں ہندوستانی زبان کے علاوہ صوبائی بھاشاؤں کا بھی چلن ہے، مگر یہ دیکھکر تعجب ہوتا ہے کہ ان مقامی بولیوں کے ساتھ ساتھ ملک کی یہ مشترکہ زبان بھی ہر جگہ ترقی کرتی جاتی ہے، مجھے احاطۂ مدراس کے مختلف شہروں، مدراس، بنگلور، ترچناپلی، آمبور، میسور وغیرہ جانے کا اتفاق ہوا، اور ہر جگہ اردو میں گفتگو ہوئیں، اور عموماً ہوتی ہی رہتی ہیں، اور وہ اچھی طرح سمجھی جاتی ہیں، اور شمالی ہند کے اردو اخبار رسالے اور تصنیفات وہاں پڑھی جاتی ہیں، بلگام جیسے دور دراز علاقہ میں جو مدراس اور بمبئی کی سرحد پر ہے، اردو کا رواج کافی ہے، اور اردو کے مدرسے اور کتب خانے قائم ہیں،

بمبئی جانے کا اتفاق ہر شخص کو ہوتا ہوگا، وہاں دیکھا گیا ہوگا، کہ صوبہ کی مختلف بولیوں مرہٹی، کنڑی اور گجراتی کے ساتھ بازاروں اور پبلک مقاموں پر ہندوستانی ہی کا قبضہ ہے، یہاں کارپوریشن کی طرف سے اکثر محلوں میں اردو کے میونسپل اسکول جاری ہیں، مہاراشٹر کے مرکزی شہر پونہ میں میرا دو سال قیام رہا، ہر جگہ نظر آیا، کہ بازاروں میں اور مشترک مقاموں پر سمجھنے بوجھنے کا واحد ذریعہ اردو ہی ہے، یہاں اردو کا ایک ٹریننگ اسکول بھی ہے، اور اردو اسکولوں کے لئے الگ انسپکٹر بھی مقرر ہیں،

Marfat.com

یہان پر اپنے قیام پونہ کا ایک [illegible]

پروفیسر تھے، دوپہر کی راحت کے گھنٹہ مین ہم لوگ ایک ہی جگہ [illegible]

مرہٹہ پروفیسرون اور چپراسیون کی مادری زبان مرہٹی تھی، مگر جب ان [illegible]

پر غصہ آتا تھا تو اُردو مین آتا تھا، ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا مرہٹی [illegible]

اس مین غصہ کرتے نہین بنتا، اور اردو زبان لٹری لنگوئج ہے، اس مین [illegible]

گجرات کے مسلمانون مین گجراتی کے ساتھ اردو زبان بھی بخوبی رائج [illegible]

ہندو بھی اس کو اچھی طرح سمجھ لیتے ہین، گجرات کے عام شہرون مین بلکہ دیہاتون [illegible]

لکھنے پڑھنے کا رواج ہے، شہر بڑودہ، جوناگڑھ، مانگرول، بھروچ، احمد آباد، سورت [illegible]

مقامات مین اور خصوصاً سورت اور اس کے آس پاس مین ہندوستانی مادری زبان [illegible]

ہے یعنی باقاعدہ سیکھے بغیر اردو بولتے چالتے ہین، اور گھرون مین بولی جاتی [illegible]

بنگال مین بنگالیون کی واحد زبان بنگالی ہے، خواہ وہ ہندو ہون یا مسلمان [illegible]

جاکر دیکھ سکتا ہے، کہ بنگال کے دارالحکومت کلکتہ پر ہندوستانی کا [illegible]

متمدن شہرون مرشد آباد، اور ڈھاکہ مین اردو گویا مادری زبان [illegible]

ہندوستانی زبان سمجھ لیجاتی ہے، بنگال مین عربی مدرسے [illegible]

کم سے کم ساٹھ ہزار مسلمان طالب علم وہان عربی [illegible]

ہی ہے، ہم کو اس کا علم ہے کہ بنگالی مسلمانون کی [illegible]

لیکن اس کے باوجود وہ ہندوستانی [illegible]

Marfat.com

میں بنگالی طالب علموں کا بڑا حصہ آیا کرتا ہے، اور یہیں وہ چند سال رہ کر تعلیم پوری کرتا ہے اس کا اثر ہے کہ وہ گھر جا کر بھی اس کو نہیں بھولتا، بنگال میں بہت سے اردو کے ایسے نامور شاعر اور ادیب ہیں، جو کسی حیثیت سے اس صوبہ کے اردو شاعروں اور ادیبوں سے کم نہیں ہیں

راجپوتانہ راجپوتانہ میں اجمیر کا شہر مرکزی حیثیت رکھتا ہے، وہ سارے کا سارا اردو بولتا ہے اس کی ریاستوں کی سرکاری زبان اردو رہی ہے، وہاں کے رہنے والے یا تو ٹھیٹھ ہندوستانی بولتے ہیں، یا ایسی بولیاں جو ہندوستانی سے بالکل ملتی جلتی ہیں، اور دہلی کے اثر سے متاثر ہیں، ٹونک کی مادری زبان اردو ہے، وہاں کے نواب اور امرا، اس زبان کے شاعر ہوئے ہیں وہاں کے عام شرفا میں بھی اس زبان کے بڑے بڑے شاعر اور ادیب ہیں،

دوسری ریاستوں میں بھی ہماری زبان کا سکہ چلتا ہے، جے پور میں بھی یہ بولی جاتی ہے ریاست کے محکمۂ تعلیمات نے تمام سرکاری اور امدادی مدرسوں میں اردو کی تعلیم کو لازمی قرار دیا ہے، مارواڑ وغیرہ میں جو مقامی بولیاں ہیں وہ ہندوستانی ہی کی ایک قسم ہیں، گو لہجہ میں اس سے کڑی،

ہندوستانی بولنے والوں کی تعداد اُردو کی جغرافی وسعت کے سمندر میں بہتے ہوئے خدا جانے ہم کہاں سے کہاں چلے آئے، کہنا تو یہ تھا کہ اُردو کی ترقی کا آغاز اس صدی کے آغاز کے ساتھ ہوا، اور سال کے ہر قدم کے ساتھ اس کا قدم آگے کو بڑھتا جاتا ہے، اس کے جانچنے کا سب سے آسان ذریعہ ہندوستانی بولنے والوں اور سمجھنے والوں کی تعداد پر سرسری نظر ڈالنا ہے،

Marfat.com

نواب مہدی یار جنگ ...

خطبہ میں فرماتے ہیں، ...

"سائمن کمیشن رپورٹ کے دیباچہ میں ہے کہ ہندوستان ...

تعداد ہندوستانی زبان بولتی ہے" ...

انڈین نیشنل کانگریس کے محترم صدر پنڈت جواہر لال نہرو ...

"جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے ...

ہے کہ اس زبان کی مختلف بولیوں کے بولنے والوں کی تعداد ...

علاوہ اس کے سمجھنے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد ...

ہوئی ہے، ظاہر ہے کہ اس قسم کی زبان کی ترقی کے لئے ...

زبان کی مستحکم بنیادوں پر قائم ہے، اور فارسی زبان ...

زبانوں کے خزانوں سے ...

مدراس، بنگال اور بمبئی کی امید گاہیں

ہندوستانی زبان کی رفتار ترقی کے لئے سب سے ...

اور بنگال کی ہیں، بنگال میں ...

دوسرے مدرسوں کے ذریعہ سے ...

بمبئی میں اسمٰعیل کالج ہندوستانی ...

آرہی ہے، ... جامعہ اسلامیہ ...

خاص مرکز ہے،

Marfat.com

ابھی حال میں ملیبار میں ایک انجمن اصلاح اللسان کے قیام کی خبر ملی ہے، جو چھ سال سے ملیبار کے گیارہ لاکھ مسلمانوں کی قومی زبان اردو بنانے کے لئے کوشاں ہے، اس انجمن کی کوششوں سے وہاں بچوں، نوجوانوں اور بوڑھوں میں اردو کا ذوق پیدا ہو چلا ہے اور اب وہاں سے نارجلستان نام ایک ادبی رسالہ کی اشاعت کی کوشش ہو رہی ہے،[1]

صوبۂ بہار

صوبہ بہار، اطراف دہلی اور یوپی کے بعد اردو کا تیسرا مرکز ہے، اور اردو یہاں کی مادری زبان ہے، تاہم اکثر صاحبوں کو یہ معلوم ہوگا، کہ گذشتہ صدی کے خاتمہ کے قریب اس زبان کا رسم الخط سرکاری عدالتوں سے خارج کر دیا گیا تھا، ان کی کوششوں کے بعد آنریبل سر فخر الدین مرحوم کے عہد وزارت میں یہ حکم منسوخ ہوا، اور پٹنہ کمشنری میں اردو رسم الخط کی سرکاری اجازت مل گئی، اس اجازت کا اس صوبہ میں اردو زبان کی ترقی پر بہت اچھا اثر پڑا ہے، کئی اخبار اور رسالے نکلے، اور پبلک شوق بھی نمایاں ہوا، پچھلی عارضی وزارت میں بعض بنگال سے ملے ہوئے اضلاع کے علاوہ سارے صوبہ کو اردو خط کی اجازت مل گئی، کانگریس کی نئی وزارت نے بھی اس اجازت کو قائم رکھا ہے، اب یہ صوبہ بھی بدستور سابق اردو کا گھر بن رہا ہے، اور ہندوستانی زبان کو صوبہ کی قومی و تعلیمی زبان بنانے کی کوششیں ہو رہی ہیں،

صوبۂ سرحد

صوبہ سرحد کی مادری زبان پشتو ہے، تاہم ہندوستانی وہاں کا ہر شہری باشندہ بولتا اور سمجھتا ہے، پچھلے دنوں سر عبدالقیوم کی وزارت میں اردو رسم الخط اس صوبہ کا سرکاری خط قرار دیا گیا، ایک ادبی انجمن اور اسلامیہ کالج کی فضا اس زبان کی ترقی کے لئے سازگار ہے،

---

[1] اخبار قوم بنگلور ۲۶ فروری ۱۹۳۷ء،

Marfat.com

ابھی کلکتہ میں ایک بزمِ اردو کا قیام عمل میں آیا ہے [illegible]

زبان کی ترقی اور اشاعت ہے۔

زبان کی ترقی کے دوسرے ذرائع زبان [illegible]

میں اخبارات، رسالے اور تصنیفات [illegible]

اخبارات | پچھلی صدی کے خاتمہ پر ہندوستانی زبان کے [illegible]

اخبارات تھے خیال آتا ہے کہ اس زمانہ میں [illegible] ایک [illegible]

اور دوسرا لکھنؤ سے اودھ اخبار صدی کے خاتمہ پر [illegible]

۱۹۱۰ء تک یہی حال رہا، بلقان کے سیاسی ہنگاموں میں [illegible]

کے قریب مولانا محمد علیؒ نے روزانہ ہمدرد نکالا [illegible]

سے اردو کے دس روزانہ اخبارات نکل رہے ہیں [illegible]

ملاپ، پرتاپ، ویر بھارت، ہمدرد وغیرہ دہلی سے [illegible]

لکھنؤ سے چار حقیقت، حق، اودھ اخبار، اور ہمدم [illegible]

اور الہلال، تیسرا بند ہوگیا، بمبئی سے پانچ خلافت، اجمل، ہلال [illegible]

دو، قومی رپورٹ اور [illegible]

رہبر دکن، مشیر دکن، صبح دکن [illegible]

سے آزاد، اور [illegible]

سلہ احسان لاہور [illegible]

ایک روزانہ اخبار سندھ سے شائع ہوتا ہے،

صدی کے خاتمہ پر سہ روزہ اخبار دو تھے، ایک مغرب مین دوسرا مشرق مین، مغرب مین وکیل امرتسر جس نے انشاء اللہ خان کی اڈیٹری مین روم و یونان کی جنگ مین کافی شہرت حاصل کی، مشرق مین ریاض الاخبار، گورکھپور، مشہور شاعر ریاض کا اخبار، اس کی ادبی حیثیت زیادہ نمایان تھی، اب اس وقت سہ روزہ اخبارات مین صداقت کشمیر، پیغام لاہور، وکیل امرتسر، مدینہ بجنور، الامان دہلی، انصاری دہلی، الجمعیتہ دہلی، اتحاد پٹنہ، مسلم پٹنہ، الهلال پٹنہ، آزاد پٹنہ ہین،

صدی کے خاتمہ پر ہفتہ وار اخبارون مین پیسہ اخبار لاہور، انسٹی ٹیوٹ گزٹ علی گڈہ، کرزن گزٹ دہلی، البشیر اٹاوہ، اودھ پنچ لکھنؤ، ہندوستانی لکھنؤ، نیر اعظم مرادآباد، ذوالقرنین بدایون، روہیل کھنڈ گزٹ بریلی، نہر نیمروز (یوپی کے کسی شہر سے نکلتا تھا) الپنچ پٹنہ، اردو گائڈ کلکتہ، شمس الاخبار اور مخبر دکن مدراس،

صدی کے آغاز مین سب سے پہلا پرزور ہفتہ وار سنہ ۱۹۰۱ئہ مین انشاء اللہ خان کی اڈیٹری مین وطن نکلا جو ترکی، اور عام اسلامی دنیا کا نقیب اور سفیر تھا، ترکی کے دستوری انقلاب کے بعد اس کا وقار رفتہ رفتہ گھٹ گیا، اور آخر ہندوستان کے سیاسی انقلاب مین وہ مٹ گیا، اس کے بعد سیاسی ہفتہ وار اخبارات مین سنہ ۱۹۱۱ئہ مین مسلم گزٹ لکھنؤ اور الہلال کلکتہ بڑے زور شور سے نکلے، بہرحال یہ ہفتہ وار اخبارات مین ترقی کی ابتدائی تاریخ ہے، اس وقت سے لے کر آج تک پشاور و کشمیر سے لے کر رنگون تک جگہ جگہ سے ہفتہ وار اخبار اتنے نکل رہے ہین، کہ ان کا شمار بھی مشکل ہے، ہفتہ وار اخبارون مین خلافت، احسان، انقلاب

Marfat.com

زمیندار، ملاپ، تیج، اجل اور ہند [illegible]

[illegible] میں دیوان [illegible]

[illegible]

[illegible]

جدید اور اجیت [illegible]

ابھی حال میں [illegible]

سنہ ۱۹۳۷ء کو اس کا بارھواں نمبر چھپا [illegible]

صوبہ بہار سے البرہان [illegible] مسلم [illegible]

گزشتہ [illegible]

مغربی و شمالی اور پنجاب میں لکھنؤ سے لاہور تک [illegible]

حیدرآباد [illegible] پنجم نمبر [illegible]

[illegible] ہندوستانی زبان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جو ۱۸۶۰ء سے ۹۶ یا ۱۸۹۵ء تک نکلا، سب سے پہلا علمی رسالہ مخزن الفوائد حیدرآباد دکن سے، جس کے اڈیٹر نواب عماد الملک سید حسین بلگرامی تھے، یہ ۱۸۷۴ء مین نکلا تھا، اور سب سے پہلا تحقیقی و تاریخی رسالہ حسن ہے، جو حیدرآباد مین ۱۸۸۸ء سے ۱۸۹۴ء تک جاری رہا، نواب عماد نواز جنگ حسن بن عبداللہ اس کے اڈیٹر تھے، اور ہر قسم کے علمی، ادبی، تاریخی اور اخلاقی مضامین کا سب سے پہلا مجموعہ علی گڈہ کا معارف ہے جس کے اڈیٹر وحید الدین سلیم اور نواب محمد اسمٰعیل خان تھے، یہ ۱۸۹۸ء سے ۱۹۰۱ء تک نکلتا رہا،

پچھلی صدی کے یہی مایۂ ناز رسالے تھے، جو ملک کے مختلف گوشون سے نکلے، لیکن نئی صدی اپنے ساتھ بہت سے نئے ساز و سامان لائی، نئی تعلیم کی پود اب بڑھ کر جوان ہو چکی تھی، چنانچہ سب سے پہلے ۱۹۰۱ء مین (سر) شیخ عبدالقادر کی اڈیٹری مین لاہور سے مخزن نکلا، آج کے ادھیڑ اور بوڑھے اس زمانہ کے نوجوان تھے، سر اقبال، میر نیرنگ، چودھری خوشی محمد ناظر، اعجاز حسین، علمدار حسین، سید حسرت، مولانا شروانی، سید علی محمد شاد وغیرہ اس کے مضمون نگار تھے، مجھے بھی یہ فخر حاصل ہے کہ میری عمر کا سب سے پہلا مضمون "وقت" اسی مین شائع ہوا تھا، یہ پہلا رسالہ ہے جس نے نئی تعلیم کے نوجوانون کو ملکی ادب کے کام مین لگایا، اس کے بعد ۱۹۰۴ء مین سید حسرت موہانی نے علی گڈہ سے اردوئے معلی نکالا، جس مین ادبی اور سیاسی مضامین کی گنگا جمنی ہوتی تھی، اس زمانہ مین علی گڈہ منتھلی میگزین کو میر ولایت حسین اڈٹ کرتے تھے، اور وہ کالج کے بجاے ملک کا رسالہ تھا، نئے نوجوان اس مین مشق سخن کرتے تھے، ان کے نوآموزون مین میرا نام بھی داخل ہے، ۱۹۰۳ء مین دکن کے افق سے مولوی ظفر علیخان

کا دکن ریویو اور افسانہ طلوع ہوا جس کا [illegible] ۱۹۰۲ء

تھا مولنا شبلیؒ اور مولانا حبیب الرحمن شروانی [illegible]

ہوا، جو منشی دیا نراین نگم کی اڈیٹری مین اب تک جاری ہے، [illegible]

نظر بھی ۱۹۰۷ئہ کی یادگار ہے،

اس کے بعد انڈین پریس الہ آباد سے ادیب ۱۹۱۰ء مین [illegible]

مین لاہور سے ظفر علی خان کا پنجاب ریویو ۱۹۱۰ئہ مین لکھنؤ سے پیارے [illegible]

کا انتصر ۱۹۱۱ئہ مین آگرہ سے دلگیر اکبرآبادی کا نقاد ۱۹۱۳ئہ مین [illegible]

کا ذخیرہ ۱۹۱۵ئہ مین اعظم گڈہ سے معارف ۱۹۱۶ئہ مین [illegible]

مین نکلا، اور اس کے بعد ملک کے مختلف گوشون سے اردو کے [illegible]

ہین، وہ آپکے سامنے ہین، اور جس کی وسعت پورے ملک [illegible]

دہلی مین جامعہ، اور (شاید یوپی مین معارف بھی) ہماری زبان [illegible]

اردو کا سب سے پہلا سہ ماہی رسالہ اردو جو انجمن ترقی اردو [illegible]

۱۹۲۱ئہ مین نکلا، جو خالص ادبی رسالہ اور اپنی ادبی تنقید و تحقیق [illegible]

سہ ماہی اورینٹل کالج میگزین لاہور ۱۹۲۵ئہ سے نکل رہا ہے [illegible]

پر محققانہ مضامین چھاپتا ہے، اور تیسرا سہ ماہی [illegible]

ہے جو ۱۹۳۱ئہ سے جاری ہے اور ہندوستانی [illegible]

ہندوستان کے دو [illegible]

Marfat.com

اور بند ہوتے رہے، مثلاً کلکتہ سے لسان الصدق (۱۹۰۲ء) مولانا ابوالکلام کی اڈیٹری مین اور تنویر المشرق، اور ڈھاکہ سے جادو، جونا گڈہ سے زبان اور شہاب، پونا سے رفیق الطلبہ (انیگلو اردو ہائی اسکول پونا) مالیگاؤن ضلع ناسک صوبہ خاندیس سے بیدار اور اب (۱۹۲۵ء) مین کشن گنج پورنیہ سے نہار نکلا ہے،

مدراس مین سفینہ اور بشری شہر مدراس سے کوثر بنگلور سے، اور مصحف عمرآباد شمالی ارکاٹ سے ابھی ان ہی سالون مین نکلے اور بند ہوئے، اب آمبور سے مینا نکلا ہے اور مصحف عمرآباد سے دوبارہ نکلا ہے،

سفیرِ سخن پشاور سے، میزان الافکار، تنویر زبانِ ہند اور ارمغان کراچی سندہ سے نخلستان ملتان سے، اور لالۂ صحرا بہاولپور سے ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۶ء تک نکلے، اور اب بمبئی کے افق سے صبحِ امید طلوع ہوا ہے،

ہندوستان سے باہر بھی کچھ رسالے اور اخبار اس زمانہ مین نکلے جنمین سے نوائے کیمبرج اور نوائے وطن امریکہ ذکر کے قابل ہین،

زنانہ رسالے | یہ وہ رسالے ہین جو ادب وعلم کی عام شاخون سے متعلق ہین لیکن صدی کے خاتمہ کے قریب ہی سے مخصوص رسالون کی اشاعت شروع ہو گئی ۱۸۹۸ء مین مولوی سید ممتاز علی صاحب مرحوم نے لاہور سے تہذیب نسوان جاری کیا، جو اب تک اسی شان سے نکل رہا ہے، یہ خاص لڑکیون اور عورتون کا ہفتہ وار اخبار ہے، اور مہینہ کی آخری اشاعت ایک خاص نمبر کی شان سے نکلتا ہے، ۱۹۰۶ء یا ۱۹۰۷ء مین علی گڈہ سے

Marfat.com

خاتون نکلا جو ایجوکیشنل کانفرنس کے …

صاحب نے عصمت جاری کیا، جو بے حد …

ظل السلطان ہر ہائینس سلطان جہان بیگم فرماں روای …

کچھ دنوں نکلا کیا، منشی محمد امین صاحب زبیری …

کے نام سے زنانہ اخبار نکلنے لگا، مگر اب وہ بھی بند ہو چکا ہے …

چھپرا (بہار) سے زیب النساء اخبار رسالہ ۱۹۲۳ء میں نکلا …

سے دوسرا رسالہ ۱۹۲۷ء میں عفت نکلا، دونوں بند ہو گئے، پنجاب …

دو اچھے رسالے نکلے تھے، مگر شاید بند ہو گئے، اب جالندھر سے …

عورتوں کا مذہبی رسالہ، اور جوہر نسواں کے نام …

سے نکل رہا ہے، کانپور سے مستورات، دہلی سے …

سے لیلیٰ، اور نسوانی دنیا وغیرہ بہت سے رسالے نکلے …

اب آجکل چار برس سے بمبئی سے خاتون …

نکل رہا ہے، منشی محبوب عالم (پیسہ اخبار) کی …

میں خاتون سرحد کے نام سے پشاور سے ایک …

بچوں کے رسالے | یاد آتا ہے کہ …

صاحب مرحوم نے پیسہ اخبار …

تہذیب نسواں کے …

Marfat.com

دفتر عصمت سے بچیون کے لئے رسالہ نکل رہا ہے، ہونہار، نونہال وغیرہ پرچے ہین، مگر ان سب کا میاب جامعہ ملیہ دہلی کا پیام تعلیم ہے،

الہ آباد سے بچون کی دنیا، بہار سے تربیت، دہلی سے بچہ نکلے، رنگون سے معصوم سنہ ۱۹۳۲ء مین نکلا "بچون کی دنیا" آج بھی الہ آباد مین ہے،

فنی رسالے فنی رسالون مین سب سے زیادہ طب پر رسالے نکلے، اور اب تک نکل رہے ہین حامی صحت (سنہ ۱۹۳۶ء) دہلی، تبصرۃ الاطبا لاہور، حاذق (سنہ ۱۹۳۳ء) دہلی، معین الشفا لاہور، (سنہ ۱۹۳۶ء) مسیحا رامپور سنہ ۱۹۳۶ء، ہومیاپیتھک میگزین لاہور، ڈاکٹر لاہور، طبی میگزین (سنہ ۱۹۳۳ء) پٹنہ، حکیم دکن حیدر آباد، سنہ ۱۹۳۲ء سے طبیہ کالج میگزین علی گڈہ سے، اجمل میگزین بمبئی سے، شمس الاطبا، لاہور سے، اور ہمدرد صحت سنہ ۱۹۳۴ء سے دہلی سے اچھے نکل رہے ہین، اور اب دہلی ہی سے چشمۂ حیات نکلا ہے،

فن اقتصادیات پر ایک مخصوص رسالہ مالیات پٹنہ سے سنہ ۱۹۳۵ء مین نکلا، جامعہ دہلی بھی کچھ دنون تک اپنی اشاعتون کے تین نمبر اقتصادیات پر نکالتا رہا، اور اب وہ خالص اقتصادی وسیاسی رسالہ ہوگیا ہے، اور لاہور سے سنہ ۱۹۳۶ء مین اقتصادی دنیا شائع ہوا،

حیوانیات پر مسلم یونیورسٹی علی گڈہ کے شعبۂ حیوانیات کا رسالہ حیوانیات سنہ ۱۹۲۱ء مین نکلا تھا، مگر بہت کم زندہ رہا،

سائنس کے تمام متعلقہ علوم پر انجمن ترقی اردو کا مشہور سہ ماہی رسالہ سائنس خوبی

Marfat.com

تعلیمی رسالے [illegible]

جو اردو کے مرکز سے دور [illegible]

(بہار) سے، بہارستان [illegible]

سرحد سے بھی چند دینا [illegible]

تعلیمی رسالوں میں پنجاب سے [illegible]

اور شیخ نور الٰہی، پروفیسر ظفر اقبال [illegible]

معلم اور اتالیق دو رسالے [illegible]

ادارے صدی کے خاتمہ [illegible]

ہوئے اور ادارے تو غدر کے طوفان میں ہو گئے [illegible]

کی الجھنوں میں پھنس کر رہ گئی [illegible]

جس کے پہلے معتمد مولانا [illegible]

ہوئیں اس کا [illegible]

معتمد مولانا شبلی تھے، ان [illegible]

کتابیں لکھی گئیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

جامعہ ملیہ کی بنا پڑی، اور اس کے ایک شعبہ کی حیثیت سے اردو اکاڈیمی قائم ہوئی، ۱۹۲۶ء
مین ہندوستانی اکاڈیمی کا قیام عمل مین آیا، اس کے بعد دائرۂ ادبیہ پشاور، انجمن ترقی اردو
کراچی، انجمن ترقی اردو پٹنہ اور انجمن مذکور کی دوسری شاخین ہین، جنکی تعداد ۱۹۳۴ء کی روداد
مین ۵۹ بتائی گئی ہے،

ستمبر ۱۹۳۷ء مین عمر آباد شمالی ارکاٹ (مدراس) مین ہندوستانی اکاڈیمی جنوبی ہند
کی بنیاد پڑنے کی خبر آئی ہے، ملیبار مین بھی ایک انجمن بروے کار ہے،

ابھی ابھی (جنوری ۱۹۳۸ء) دہلی سے ندوۃ المصنفین کے نام سے ایک نئے علمی وادبی ادارہ
کی بنیاد پڑنے کی خبر آئی ہے،

ان کے علاوہ ذاتی اور شخصی ادارے بھی قائم ہوئے، جیسے دائرۂ ادبیہ لکھنؤ، ایوان اشاعت
گورکھپور، اردو مرکز لاہور، قومی کتب خانہ لاہور، کتابستان الہ آباد وغیرہ، ان سب نے ملک ہندوستانی
زبان کی ترقی واشاعت کی اہم خدمت انجام دی ہے،

دفتر عصمت دہلی اور دفتر تہذیب نسوان لاہور عورتون کے لئے اور جامعہ ملیہ بچون
کے لئے مفید لٹریچر پیدا کر رہے ہین،

اردو کتابون کی تعداد افسوس ہے کہ اردو کتابون کا کوئی ایسا ذخیرہ ہمارے پاس موجود نہین
اور نہ کوئی ایسی مکمل فہرست ہے جس سے شروع سے آج تک کی اردو کتابون کی تعداد کا ایک
پورا تخمینہ معلوم ہو سکے، ۱۹۲۳ء مین پروفیسر محمد سجاد مرزا بیگ دہلوی نے الفہرست کے
نام سے اردو کتابون کی جو فہرست حیدر آباد دکن سے شائع کی ہے، اس مین چھ ہزار آٹھ سو چھپاسی

مطبوعہ کتابوں کا اندراج ہے۔ ان کے بعد ...

... میں حیدرآباد دکن ...

اردو کتابوں کی پیمائش کی مختصر روداد شائع کی ہے ...

کتابوں کا شمار ظاہر کیا ہے۔ اس شمار پر بھی نواں برس گذر رہا ہے ...

تک نمبر پہنچا ہو۔

بہر حال پروفیسر سجاد مرزا بیگ مرحوم کی الفہرست کے اندراجات ...

چودہ برس پہلے ان کے علم میں ہر علم و فن کی مطبوعہ کتابوں کی تعداد ...

ا۔ مذہبیات

قرآن پاک کے ترجمے	[illegible]
تجوید و قرأت	[illegible]
حدیث	[illegible]
فقہ اہل سنت	۹۹
فقہ اہل تشیع	[illegible]
دینیات اہل سنت	[illegible]
دینیات اہل تشیع	[illegible]

Marfat.com

۲۔ علوم

حساب	۹۶	نقشہ جات	۳۰
جبر و مقابلہ	۲۹	علم طبعیات	۶۰
مساحت	۴۶	علم برق	۲۰
علم مثلث	۱۵	علم کیمیا	۷
تراشہائے مخروطی و جر ثقیل	۱۳	علم ہیئت	۳۴
علم تعمیرات	۱۷	طبقات الارض	۷
علم ہندسہ	۴۳	نباتات	۸۴
منطق	۳۵	حیوانات	۲۹
فلسفہ	۳۲	علم الابدان	۱۹
علم النفس	۲۵	طب	۵۶۶
مناظر	۱۲	ڈاکٹری	۹۰
موسیقی	۴۹	ہومیوپیتھک	۱۱
معاشیات	۳۲	علاجِ شمسی	۵
اجتماعیات	۵۹	بیدک	۵
جغرافیہ	۲۰۳	بیطاری	۴۴

Marfat.com

انساب،

عام تاریخ

تاریخِ اسلام،

تاریخِ عرب،

تاریخِ اسپین،

تاریخِ انگلستان

تاریخِ روس،

تاریخِ جاپان وچین،

یونان،

حالاتِ اقوام،

سیرِ انبیاء

Marfat.com

حالات اولیاء اللہ،	۱۹	تذکرۂ نسواں،	۴۹
احوالِ شہادت،	۹۶	تذکرۂ شعراء،	۴۱
عام سوانح عمریاں،	۵۱۷		۷۵۳

۵- ادبیات

قصے،	۳۰۰	ترکیب بند،	۴
ناول،	۴۷۰	واسوخت،	۱۲
ڈرامے،	۳۷	مرثیے،	۴۱
ادب،	۴۵	علم زبان،	۲۵
عروض وشاعری،	۴۷	لغت	۴۳
دیوانِ غزلیات،	۲۶۸	صرف ونحو اردو،	۵۵
نعت	۶۸	صرف ونحو عربی،	۲۰
مثنوی،	۸۷	صرف ونحو فارسی،	۳۳
نظم،	۶۸	لغت زبانہائے غیر،	۲۳
رباعیات	۷	انشاء،	۷۰
مجموعہائے نظم،	۱۱۰		۲۰۴۴

Marfat.com

۶۔ متفرقات

قواعد فوج	۱۰	رمل و نجوم	[illegible]
علم قیافہ	۱۴	شعبدے	[illegible]
کھیل تماشے	۳۰	خوشنویسی	[illegible]
مسمریزم	۱۴	تعلیم نسوان	[illegible]
صنعت و حرفت	۱۲۴	فن تعلیم	[illegible]
عملیات	۱۱۷	مجموعی میزان	[illegible]

کتبخانے یہ امر افسوس کے قابل ہے کہ اردو کتابوں کا کوئی خاص مرکزی کتب خانہ نہیں، عموماً مشرقی کتب خانوں کے ضمیمہ کی حیثیت سے اُن کا [illegible] میں خاص اردو زبان کا سب سے پرانا کتب خانہ میرے وطن [illegible] ضلع [illegible] میں کتب خانہ الاصلاح کے نام سے قائم ہے، یہ کتب خانہ ۱۸۹۹ء میں چند ناولوں سے شروع ہوا اور اب چھتیس برس کی پیہم کوششوں سے اس میں خاص اردو زبان کی [illegible] ہزار کتابیں جمع ہیں، جن کی فن وار تعداد حسب ذیل ہے،

مذہب	۵۳۶	ادب نثر	[illegible]
ادب نظم	۴۹۰		
ناول	۲۹۵		

تذکرۃ الشعراء و تاریخِ اردو	۱۴۰	سائنس	۲۷
لغات و قواعد	۱۲۷	معاشیات و سیاسیات	۲۱
میلاد النبی نظم و نثر	۹۰	متفرق	
سفرنامے اور روزنامے	۵۰	مجلدات رسائل	۴۸۵
مطبوعاتِ فورٹ ولیم کالج	۶۲	کشکول	۱۵۰
فلسفہ و منطق	۳۹	میزان	۳۹۱۲

یہ ایک حقیر انجمن کا کام ہے، اگر باقاعدہ کوشش کیجائے، تو تعداد اس سے بدرجہا زیادہ ہوسکتی ہے،

ہمارے ہاں دار المصنفین میں اردو کتابوں کی خریداری کا انتظام نہیں تاہم اس کے باوجود جو سرمایہ جمع ہے، اس کی تفصیل یہ ہے،

۱- تفسیر	۳۱	۸- مناظرہ	۲۳
۲- علوم القرآن	۵۳	۹- تصوف	۴۴
۳- حدیث	۱۱	۱۰- سیرۃ نبوی	۶۴
۴- فقہ	۱۳۰	۱۱- سیرِ صحابہ	۱۲
۵- کلام و عقائد	۷۷	۱۲- طبقات	۸۳
۶- ردِّ بدعت	۲۴	۱۳- سوانح	۱۱۵
۷- ترغیب و ترہیب	۴۲	۱۴- تاریخ	۲۵۱

Marfat.com

۱۶۔ سفرنامے

۱۷۔ جغرافیہ

۱۸۔ سیر و اوراد

۱۹۔ ادب،

۲۰۔ مکاتیب

۲۱۔ عروض و قوافی

۲۲۔ لغت ۱۲

خطوط و خطاطی

۲۴۔ تعلیمیات ۲۲

۲۵۔ منطق

ہندوستانی

مذہب

تاریخ مذاہب

Marfat.com

تعلیم	۵	انتخاباتِ نظم	۹۴
معاشرتی تاریخ	۷	نقد وغیرہ	۷۶
گرامر	۷۳	ڈرامے	۱۶۵
سائنس	۲۲	ناول اور افسانے	۴۸۴
فلکیات	۷	مضامین	۱۰۴
ریاضی	۷	تقریرین	۳۱
طبقات ارض	۱	خطوط	۲۸
نباتات	۷	ادب	۱۰۰
حیوانات	۴	تمدن	۹
زراعت	۷	سفرنامے	۱۴
حفظانِ صحت	۲۰	سوانح	۱۶۵
دواوین	۲۵۲	تاریخ اقوام	۳
مرثیے	۳۶	تاریخ ممالک	۶۷
مثنویات	۵۷	تاریخ وطبقات	۲۲۶
رباعیات	۸	میزان:-	۲۵۲۱
متفرقاتِ نظم	۶۶		

انجمن ترقی اردو کے سلسلہ مین انجمن مذکور سے اردو کے جو کتب خانے ملحق ہین، انکی

Marfat.com

تعداد حسب ذیل ہے حیدرآباد دکن ۷، بنگال و آسام ۱۷، صوبہ متحدہ ۲، بہار [illegible]
۸، گجرات و کاٹھیاوار ۳، سندھ ۲، بمبئی ۲، سی پی ۱۰، دلی کے لالہ سری رام مصنف خمخانۂ جاوید
کے پاس اردو شعر و ادب اور تذکروں کا اچھا ذخیرہ تھا، اب وہ ہندو یونیورسٹی بنارس کی
ملکیت ہے،

یورپ میں ہندوستانی زبان کی کتابوں اور کتب خانوں کا پتہ سب سے پہلے معارف
نے پیش کیا، اپریل سنہ ۱۹۲۰ء میں جب مجھے پہلے پہل انڈیا آفس لائبریری کے دیکھنے کا اتفاق
ہوا، تو یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی کہ یہاں ہندوستانی زبان کا اتنا بڑا خزانہ جمع ہے جس کی
فہرست تین سو صفحوں میں سمائی ہے اور اس میں ہندوستانی کی پرانی چھپی ہوئی کتابیں جن میں
بڑا سرمایہ غدر سے پہلے کے مطبوعات کا تھا، موجود ہیں، سنہ ۱۹۲۰ء تک کی کل کتابوں کی
تعداد تو معلوم نہیں ہو سکی لیکن ان کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ یہ سارے مطبوعات
چھ عنوانوں علوم و فنون، تاریخ و جغرافیہ، ادبیات، کتب تعلیمی، الہیات اور متفرقات
تقسیم ہیں، اور ان میں سے ہر ایک عنوان بیسیوں تحتی عنوانات پر مشتمل ہے، مثلاً علوم
کے عنوان کے نیچے زراعت، صنعت و حرفت، ہیئت و نجوم، نیرنگ و طلسم، ترجمہ گر
انگریزی قانون، ہندو قانون، اسلامی قانون، منطق و فلسفہ، طب و تشریح، موسیقی
معاشیات، اجتماعیات وغیرہ ۴۲ بابوں پر، تاریخ و جغرافیہ کا عنوان، علم الانساب، عام
سوانح اور سفرنامے وغیرہ نو بابوں میں پھیلا ہے، اسی طرح ادبیات کا عنوان [illegible]
تذکرے، خطوط وغیرہ ۱۲ بابوں پر، تعلیمی درسی کتابیں [illegible]

Marfat.com

وغیرہ کے ۲۰ بابون پر، النیات و دینیات کا عنوان، برہمنی و لامذہبی، بودھی، عیسائی، ہندو، جینی، اسلام، سکھ مت وغیرہ ۲۰ عنوانون پر بٹا ہوا ہے، متفرقات تعلیمات، تعلیم نسوان، تعلیم صبیان، تقریرون کے مجموعون، ماہوار رسالون، اور انجمنون کی رودادون، چھ ذیلی عنوانون پر منقسم ہے، ۱۹۲۶ء مین اس کتب خانہ کی ہندوستانی قلمی کتابون کی جو فہرست چھپی ہے، اس مین ۲۶۹ قلمی نسخے درج ہین،

ہمارے دوست مولوی نصیر الدین صاحب ہاشمی نے یورپ کے اکثر کتب خانون کی سیر کرکے وہان کے قلمی نسخون پر ایک جامع کتاب لکھی ہے، اس مین ان کتب خانون کی فہرست دی ہے، جہان ہندوستانی کتابون کا ذخیرہ ان کو نظر آیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے،

کتب خانہ انڈیا آفس، کتب خانہ برٹش میوزیم، رائل ایشیاٹک سوسائٹی، اسکول آف اورینٹل اسٹڈیز، بوڈلین لائبریری اوکسفورڈ، کتب خانہ کیمبرج یونیورسٹی، کتب خانہ کنگ کالج کیمبرج، کتب خانہ کابر کالج کیمبرج، کتب خانہ کرائسٹ کالج کیمبرج، اڈین کالج، کتب خانہ اڈنبرا یونیورسٹی، قومی کتب خانہ پیرس،

جاپان کے مشرقی زبانون کے مدرسہ مین بھی ہندوستانی کتابون کا نیا ذخیرہ ہے، کابل کی انجمن ادبی کے پاس بھی ان کا سرمایہ ہے، ابھی جب یہ سطرین لکھ رہا ہون، بدخشان کے کتبخانہ کے لئے ۲۵۰ ہندوستانی کتابین ہماری ان سے بھیجی جارہی ہین، جو انجمن ترقی اردو اور دار المصنفین کا عطیہ ہین،

ہندوستانی زبان کے مرکزون سے بہت دور دریاے شور کے کنارون پر بلگام احاطہ بمبئی مین کتب خانہ رزاقیہ کے نام سے جناب عبد الرزاق صاحب نے صرف اپنی ذاتی

Marfat.com

محنت سے اردو کا ایک کتب خانہ فراہم کیا ہے جس میں [illegible]

اس میں دو ہزار دو سو چھتیس کتابیں ہیں، بڑی بڑی جلدوں کی کتابوں کو بھی [illegible]

کیا گیا ہے، جن کی فن وار فہرست یہ ہے:

۱۔ دینیات

قرآن مجید کے ترجمے	۱۳	اصولِ فقہ	[illegible]
تجوید	۴	ضابطۂ وقانون	[illegible]
اوراد و وظائف	۱۴	ردِّ فرق	[illegible]
علوم القرآن	۱۵	عقائد	۱۵
تفاسیر	۲۱	مناظرہ وکلام	[illegible]
احادیث	۲۰	تصوف	[illegible]
فقہ حنفی	۴۵	مواعظ وخطبات	[illegible]
فتاوی	۱۰	کتبِ مذاہبِ عالم	[illegible]
فرائض	۹		

۲۔ جغرافیہ

کتبِ جغرافیہ	۱۱
نقشے	۹

Marfat.com

۳۔ تاریخ

تاریخِ قدیم	۴	مستقبلِ اسلام	۴
تاریخِ مصر	۳	اندلس	۷
ایران	۷	مراکش	۲
یونان	۳	تونس وطرابلس	۲
رومہ	۱	افغانستان	۴
چین وجاپان	۴	تاریخ عام ہندوستان	۱۴
تاریخِ قبلِ اسلام	۱۵	دکن ومہاراشٹر	۱۲
تاریخِ خلفاء	۲۶	لکھنؤ وبھوپال وگجرات	۱۰
تاریخِ تمدنِ اسلام	۹	تاریخِ تمدن	۹
تاریخِ فرقِ اسلام	۳	سیاسیاتِ ہند	۷۵

۴۔ سوانح

انبیاء	۵	خواتینِ اسلام	۲۸
سیرۃ نبوی	۱۷	شاہانِ اسلام	۳۷
سیر رجال	۱۲۵	مشاہیرِ عالم	۴۶

Marfat.com

خواتین عالم	

۵- نظم و ادب

منظومات	۱۲۰۱
دواوین شعرائے قدیم	۱۰
شعرائے جدید	۷۰
نعتیہ	۱۱
مثنویات	۱۵
مرثیے	۱۴

۶- اخلاق و معاشرت

اخلاق قدیم و جدید	۹۲
عورتوں کی معاشرت	۲۵
زنانہ قصے	

Marfat.com

فلسفہ و منطق ،	۲۲	ریاضیات ،	۸
سائنس اور فلکیات ،	۴۴		

۹۔ قصص

پرانے قصّے ،	۱۹	ناول ،	۲۲۰
افسانے ،	۱۶	ڈرامے ،	۲۸

۱۰۔ متفرقات

تقریرین ،	۲۳	فہرستِ کتب ،	۵
طب ،	۶۰	درسیاتِ اردو ،	۶۳
صنعت و حرفت ،	۳۲	تعلیمیات ،	۱۵
تجارت وغیرہ ،	۸	رسائلِ مختصرہ ،	۱۲۰
باورچی خانہ ،	۸	سالانہ رودادین ،	۶۶
زراعت و باغبانی ،	۲۲	ماہانہ رسائل ،	۳۲۰

اسی احاطہ بمبئی مین اردو کی مطبوعہ کتابون کا ایک دوسرا کتب خانہ ۱۹۰۹ء مین بڑودہ مین نواب سید صدرالدین خان مرحوم کے پاس دیکھا، اب اُن کی وفات کے بعد جب ۱۹۳۱ء مین بڑودہ گیا، تو وہ جامع مسجد بڑودہ مین منتقل ہو گیا تھا، چنانچہ وہ اس وقت

Marfat.com

بھی وہیں ہے، اُن کے صاحبزادہ سید عبداللہ حقانی نے بتایا کہ ان ...

تفصیل معلوم نہ ہو سکی،

دکن کے ایک دوسرے سرے پر یعنی بنگلور میں مسلم لائبریری ۱۵ برس سے ...

مجھے اس کے دیکھنے کا اتفاق ۱۹۲۵ء میں ہوا تھا، کتابوں کی تعداد معلوم نہیں ...

انجمن ترقی اردو اورنگ آباد کے پاس بھی اردو کا بڑا کتب خانہ ہے ...

فہرست دریافت نہ ہو سکی، تاہم یہ معلوم ہے کہ قدیم اردو کتابوں کا قلمی ذخیرہ ...

سب سے زیادہ ہے، اور جن کی تعداد پانچ ہزار کے قریب ہے، ہمارے دوست ...

حفیظ صاحب (الہ آباد) کے پاس بھی قدیم اردو کی کچھ قلمی کتابیں ہیں،

دلی میں لالہ سری رام انجہانی کا کتب خانہ جس میں قلمی دیوان اور تذکرے ...

یونیورسٹی بنارس کی ملکیت ہے،

اہم تصنیفات | ان اداروں کے ذریعے اور مختلف ذاتی کوششوں ...

میں ہر سال مفید تصنیفات کا سلسلہ اتنا آگے بڑھ رہا ہے، جو ...

شکوہ کے لائق بھی نہیں، معارف کے چند سال کی تنقیدات سے ان ...

یہ ہاتھ آئی ہے، جو ظاہر ہے کہ اصلی تعداد سے بہت کم ہے، ...

سنہ	کتابیں	
[illegible]	[illegible]	
۱۹۳۲ء	[illegible]	

سنہ	کتابیں	رسالے	میزان
سنہ ۱۹۳۳ء	۹۰	۳۰	۹۰
سنہ ۱۹۳۴ء	۱۳۹	۴۵	۱۸۴
سنہ ۱۹۳۵ء	۱۴۷	۳۵	۱۸۲
سنہ ۱۹۳۶ء	۹۵	۳۸	۱۳۳

یہ ایک رسالہ کی تنقیدات کی تعداد ہے،

بہرحال اس وقت ہندوستانی زبان کا سب سے بڑا تصنیفی ادارہ سررشتۂ تالیف وترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن ہے، یہ ادارہ سنہ ۱۹۱۷ء سے کام میں مشغول ہے، اس وقت تک مختلف علوم وفنون کی ۲۳۶ کتابیں اس نے شائع کی ہیں، ۶۲ کتابیں زیر طبع ہیں اور ۱۰۵ کتابیں زیر ترجمہ وتالیف ہیں، اور ۱۱۹ کتابیں زیر تجویز ہیں، ان کی فن وار فہرست درج ذیل ہے،

فہرست کتب دارالترجمہ حیدرآباد دکن

تا نومبر سنہ ۱۹۳۶ء

شمار	علوم	شائع شدہ	زیر طبع	زیر ترجمہ یا تالیف
۱	مصطلحات	۰	۰	۱
۲	تاریخ ہند	۳۳	۲	۱۵

Marfat.com

شمارہ	علوم	شائع شدہ	زیر طبع	
۳	تاریخِ یورپ	۱۱	۱	[illegible]
۴	تاریخِ انگلستان	۶	۱	۱
۵	تاریخِ یونان	۸	۰	۰
۶	تاریخِ روما	۸	۰	۰
۷	تاریخِ اسلام	۱۸	۰	۲۵
۸	جغرافیہ	۵	۰	۰
۹	سیاسیات،	۷	۱	۷
۱۰	دستورِ انگلستان،	۳	۱	[illegible]
۱۱	معاشیات	۹	۴	۵
۱۲	عمرانیات،	۲	۰	۰
۱۳	منطق	۴	۰	۰
۱۴	نفسیات	۱۰	۲	۰
۱۵	فلسفہ	۱۲	۴	۶
۱۶	مابعد الطبعیات	۲	۱۰	۸
۱۷	اخلاقیات	۹	۰	۱
۱۸	قانون	۱۰	[illegible]	

Marfat.com

شمار	علوم	شائع شدہ	زیر طبع	زیر ترجمہ یا تالیف
۱۹	ریاضیات	۲۲	۵	۵
۲۰	طبعیات	۲۱	۰	۲
۲۱	کیمیا	۱۰	۱	۷
۲۲	نباتیات	۰	۳	۰
۲۳	حیوانیات	۰	۳	۰
۲۴	طب	۹	۱۰	۱۵
۲۵	انجنیری	۱۷	۱۸	۸
۲۶	فن تعلیم	۰	۰	۳۰
۲۷	میزان	۲۳۶	۶۲	۱۰۵

انجمن ترقی اردو کے مطبوعات کی تعداد ۹۵ ہے، جس مین تذکرے، قواعد، درسیات، معاشیات، تعلیمات، طبیعیات، نفسیات، ارتقا، نباتیات اور تاریخ کی کتابین داخل ہین، ان کی فن وار تقسیم یہ ہے،

۱	ادب	۳۵	ان مین، شعرائے قدیم کے تذکرے اور ۶ اردو کی قدیم کتابین ہین،		
۲	تاریخ وسیر	۱۵	۴	تعلیم	۳
۳	سائنس	۱۲	۵	فلسفہ	۳

Marfat.com

۶ - قواعد زبان و لسانیات وغیرہ	۷	[illegible]	[illegible]
۷ - درسی	۱۵	۱۰ - معاشیات	[illegible]
۸ - مذہب ،	۲	حفظانِ صحت	[illegible]

ہندوستانی اکاڈمی نے اپنی دس برس کی زندگی میں اردو کی جتنی کتابیں شائع [illegible]
ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

تمدنی تاریخ	۴	تعلیم و تربیت ،	۱
اقتصادیات	۲	سیاسیات	۱
حیاتیات	۱	ترجمے	۳
فلسفہ	۲	انتخاباتِ دواوین ،	۲
ادبیات	۵	ادب اردو کی پیمائش	۱
سیاسی تاریخ	۲	متن کتب	[illegible]
		میزان	[illegible]

ذکر کے قابل پنجاب یونیورسٹی کے مطبوعات بھی ہیں، جہاں سے تذکرہ [illegible]
اردو کی کتابیں شائع ہوئی ہیں، اسی طرح اسلامیہ کالج پشاور بھی شکریہ کا مستحق ہے [illegible]
پروفیسروں نے نظریہ اضافیت اور ہیئت و فلکیات پر کتابیں شائع کی ہیں [illegible]
علاوہ اردو اکاڈمی (جامعہ) دہلی ہے، جو ہر سال [illegible] شائع کرتی ہے [illegible]
فلسفہ، اقتصادیات، اور سیاسیات کا حصہ [illegible]

Marfat.com

فلسفہ اور ادب پر متعدد کتابیں چھاپی ہیں، قومی کتب خانہ لاہور نے افسانے ترکوں کی موجودہ تاریخ اور ادبیات لطیفہ کی بعض کتابوں کی اشاعت کی ہے، نظامی پریس بدایون نے شعر و سخن مرثیے، دیوان اور تاریخیں چھپوائی ہیں، الناظر بک ڈپو نے بھی تاریخ، سفرنامے اور ادب کی بہت سی کتابیں اضافہ کی ہیں، ایوان اشاعت گورکھپور نے فلسفہ ادب اور افسانوں کے مجموعے شائع کئے ہیں، اردو مرکز لاہور نے منتخبات نظم و نثر کی ۳ جلدیں شائع کی ہیں، طبیہ کالج دہلی نے طب کی اہم کتابوں کا اتنا اچھا ذخیرہ ہندوستانی میں جمع کر دیا ہے، کہ طبیہ کالج دہلی، طبیہ کالج علی گڈہ، طبیہ اسکول لکھنؤ، اور طبیہ اسکول پٹنہ کی تعلیم کے لئے وہ بہت کچھ کافی ہو رہی ہیں، حیدرآباد میں کئی تجارتی ادارے ہیں، جن سے ادب، ادب کی تاریخ، تنقید اور افسانے شائع ہوتے رہتے ہیں، مدراس یونیورسٹی نے بھی اپنے فرض کو محسوس کیا ہے، اور مولوی محیی صاحب لکچرار اردو مدراس کی کوشش سے دیوان بیدار، واقعاتِ اظفری کا ترجمہ اور بعض کتابیں چھاپی ہیں، اب دلی میں حالی پبلشنگ ہوس کے نام سے ایک نیا اشاعت خانہ قائم ہوا ہے،

دار المصنفین کے اشاعت خانہ نے اپنی بائیس سال کی زندگی میں ۲، کتابیں شائع کی ہیں جن کی فن وار فہرست یہ ہے،

۱- سیرت و سوانح	۲۱	۴- ادب	۱۱
۲- تاریخ	۱۸	۵- تعلیم	۳
۳- فلسفہ	۱۲	۶- تصوف	۲

Marfat.com

۷ - فقہ ۴	[illegible]
۸ - مذہب ۳	[illegible]

سلسلۂ دارالمصنفین کا آخری نمبر ۵ ہے،

علوم و فنون کتابون کی کثرت اور تعداد کو چھوڑ کر دیکھئے تو معلوم ہوگا کہ [illegible]
مین قرآن پاک، حدیث اور فقہ کے بہت سے ترجمے ہو چکے، جدید اور قدیم علم کلام [illegible]
بھی اچھا ہے، اسلامی قومون اور ملکون کی تاریخین بھی خاصی ہو گئی ہین، یورپ [illegible]
کی تاریخین بھی موجود ہین، طب، ہومیو پیتھی، اور ڈاکٹری کی کتابین بھی لکھی جا چکی ہین [illegible]
اور ریاضیات کی کتابین اتنی ترجمہ ہو چکی ہین کہ ان کے بل پر ایک یونیورسٹی [illegible]
فلسفہ مین افلاطون، برکلے، کانٹ، ہیوم، شوپنہار، برگسان کے فلسفے [illegible]
آ چکے ہین، اسی طرح روسو، نٹشے اور ٹالسٹائی کے خیالات بھی اس زبان کا جامہ [illegible]
ہین، اخلاقیات، نفسیات اور معاشیات کا ذخیرہ بھی قابل قدر ہے، علمی اصطلاحات
کی کئی ڈکشنریان بن چکی ہین، ترقی اردو نے انگریزی اردو، اور اردو انگریزی ڈکشنری [illegible]
پیشہ ورون کا لغت اور اردو کا عام لغت تیار کیا ہے، دارالمصنفین نے عربی اردو [illegible]
لکھوا دیا ہے، عام لغات مین فرہنگ آصفیہ کے بعد اس عہد مین نور اللغات بڑی [illegible]
اور لاہور مین عام استعمال کے لئے جامع اللغات کئی جلدون مین لکھی گئی [illegible]
غلطیان بھی ہین، مگر ایک طرح سے انسائیکلو [illegible]
اردو ادب کی تاریخ کے سلسلہ مین [illegible]

Marfat.com

مین بہت کچھ کام کیا ہے، اور شک نہین کہ اس زبان کی پیدائش کی کہانی اب مسلّم تاریخ بن رہی ہے، اس تحقیق کا آغاز ہمارے صوبہ مین مولٰنا سید عبدالحیٔ صاحب مرحوم کی گل رعنا سے ہوا اور اس کی تکمیل دکن اور پنجاب کے اہلِ تحقیق نے کی، ترقی اردو نے شعرا کے پرانے تذکرون اور پرانی زبان کی ابتدائی کتابون کا بڑا ذخیرہ ہمارے سامنے رکھدیا ہے،

ہندو مذہب اور تاریخ و تمدن کا سرمایہ بھی اس زبان مین موجود ہے، وید، مہابھارت، رامائن، منو شاستر، گیتا، ہندو تہذیب، رہنمایانِ ہند، قدیم ہند کے ترجمے ہوچکے ہین، ہندی ادب، ہندی شاعر کبیرداس، ہندی تیوہارون پر کتابین لکھی گئی ہین، مگر ابھی یہ ذخیرہ ناکافی ہے اور مزید ترقی کا محتاج ہے،

خاتمہ | یہ ہندوستانی زبان کی نصف صدی کی رفتار کا ادھورا خاکہ ہے، معلومات ملک کے گوشہ گوشہ سے اکٹھے نہین کئے گئے، بلکہ جو کچھ یاد تھے، ان کو کاغذ پر کھینچ دیا ہے،

(معارف - دسمبر ۱۹۳۷ء)

مقالات

اکبر کا ظریفانہ کلام

ولی دکھنی سے لیکر امیر و داغ و جلال کے زمانہ تک ہماری شاعری جس ...
شاہراہ پر چل رہی تھی، اہل محفل کا دل اس سے اتنا اکتا گیا تھا کہ اگر نئے راستے ...
اردو شاعری فنا ہو چکی ہوتی مولانا شبلی کی تاریخی شاعری، مولانا حالی کا پند ...
اسمٰعیل میرٹھی کی اخلاقی کہانیاں، ڈاکٹر اقبال کا فلسفہ، میر اکبر حسین ...
اور لطیف ظرافت، اردو شاعری کی جدید تاریخ کے شاندار ابواب ہیں۔

ارباب تجارت دو طرح کے ہیں، ایک وہ جو بازار کا چلن دیکھ ...
ہر ضرورت کی چیزیں ادھر اودھر چن دیتے ہیں خریدار اپنے ...
پسند اور ضرورت کے مطابق دوکان سے ...
اور چلتی ہوئی چیز نظر آتی ہے، اس کو ...
ہیں، جنھوں نے اپنے مذاق اور ...

Marfat.com

ایک جنس اُن کی دوکان مین ملتی ہے، اگر تم کو کسی اور چیز کی ضرورت ہو تو اسی قسم کی کوئی اور دوکان تلاش کرو، جہان صرف اسی جنس کی تجارت ہوتی ہو، عموماً بڑے بڑے تاجر اسی دوسری قسم کے ہین،

شاعری کا بھی یہی حال ہے، فردوسی، شیخ سعدی، حافظ شیرازی، خیام نیشاپوری، عرفی شیرازی، جن کا کلام قبول عام حاصل کر چکا ہے تھوک فروش سوداگر تھے اُن کے یہان شاعر کے مذاق کے مطابق کلام ملیگا، اُن مین ناظرین کے مذاق و انتخاب سے بحث نہین، ایک شاعر و خطیب مین سب سے بڑا نازک فرق یہی ہے، شاعر دنیا کو صرف اپنا دل دکھلاتا ہے خطیب سامعین کے دل دیکھتا ہے، اور اُن کے خیالات و جذبات کو متاثر کرنا چاہتا ہے، یہی سبب ہے کہ تمام بڑے بڑے شعرا کا ایک خاص رنگ مذاق ہے جس کے مطابق وہ اپنے کلام کو فروغ دیتے ہین،

قدیم شعراے اردو مین میر، غالب، انشا اور نظیر اکبرآبادی کے سوا کسی اور کا کوئی مخصوص موضوعِ سخن نہین، جدید شاعری کے ہماری زبان پر دو بڑے احسانات ہین ایک تو غزل و قصیدہ کے متفرق و پراگندہ خیالات کے بجائے عربی شاعری کی طرح مسلسل مضامین کی اس نے بنیاد ڈالی، دوم یہ کہ زلف و شانہ کے الجھاؤ اور گرفتاری سے اس نے نجات پائی، اور ہر قسم کے مسلسل خیالات شعر مین بندھنے لگے، ہماری تعلیم اور عام فضل و کمال کے مشاہیر جس طرح اب تک وہی قدیم تعلیم یافتہ تھے، جنھون نے بوریا نشین ہو کر تعلیم پائی اور اب تک قومی اسٹیج کے وہ مالک تھے، اسی طرح جدید شاعری کے میدان

[illegible]

[illegible] میں قدم رکھا۔ [illegible]

مولانا حالی اور میر [illegible]

دیوانوں کا ایک حصہ [illegible]

کا بڑا حصہ شائع کیا گیا ہے۔ میر صاحب [illegible]

یا تاریخ سے ترتیب [illegible]

ہے، اور وہی رنگ [illegible]

شائع ہو چکے ہیں۔ کلام کی [illegible]

عملی تقیات میں درج کرتے ہیں [illegible]

صنعت سخن کو کوئی خاص [illegible]

لکھنؤ کے شعرا میں [illegible]

کی طرفدارانہ نظموں کا [illegible]

نام سے ایک اخبار [illegible]

میں اس اخبار [illegible]

اودھ پنچ کے [illegible]

اخبار کا [illegible]

میر صاحب [illegible]

Marfat.com

ان کو مذہب، فلسفہ، سیاست، قومیات جس موضوع پر بھی جو کچھ کہنا ہوتا ہے اس کا مغزِ سخن خواہ جو کچھ ہو لیکن اس کا قشر بالائی صرف سنجیدہ ظرافت ہوتی ہے۔ ظرافت کا رنگ جو سید انشا اور سعادت علی خان کی بدولت لکھنؤ کی شاعری مین پیدا ہو گیا تھا اس کا مقصد صرف تفریحِ طبع اور دل بہلانا تھا، ضلع جگت اور رعایت لفظی لکھنؤ کا خاص مذاق ہے، اسکا مقصد بھی محض تفننِ طبع تھا، اور لکھنؤ مین امانت اس اقلیم کا بادشاہ ہوا ہے، جان صاحب کا ظریفانہ رنگ گو زنانہ لہجہ مین آکر بدنما ہو گیا تھا، تاہم اس کی بنیاد بھی محض تفریحِ طبع پر تھی، میر صاحب کا احسان یہ ہے کہ انھون نے سعدی، ابن یمین اور خیام کے مغزِ سخن کو امانت کے الفاظ مین اور سید انشا کی بولی مین اس طرح ادا کیا کہ وہ نہ صرف تفریحِ طبع اور واہ واہ کا سامان رہا بلکہ اس کی تہ مین، پند و موعظت، اخلاقی تعلیم، سیاسی نکتے، فلسفیانہ اسرار، مذہبی مسائل اجتماعی مباحث بھی نظر آنے لگے، سید انشا کے زمانہ کی سرکاری زبان فارسی اور ترکی تھی، وہ اسی شیرہ اور قوام سے اپنا شربت تیار کرتے تھے، اب انگریزی سرکاری زبان ہے، میر صاحب اس بادۂ افرنگی کی آمیزش سے ذوقِ کلام کو لطف دیتے ہین،

ہم اوپر کہہ آئے ہین کہ میر صاحب کے اصنافِ کلام مین گو ہر جنس کی چیزین ملتی ہین لیکن ان کے کلام مین لذت درحقیقت ظرافت کی ہوتی ہے، جسکے مزہ سے دل اور زبان دونون لطف اٹھاتے ہین،

میر صاحب اسی شیر و شکر مین پند و موعظت اور نصیحت گری کی ان تلخ دواؤن کا گھونٹ گلے سے اتار دیتے ہین، جنکو یون پینا اس عہدِ دورِ لطافت و تنزہ پسندی

Marfat.com

مین ناممکن تھا، میر صاحب بھری محفل مین علمائے کرام ...

عام، اور نوجوان تعلیم یافتون کا خاکہ اڑاتے ہین، اور اُن کی چتون پر بل ...

میر صاحب کا اصل رنگ یہ ہے کہ جدید طرز معاشرت ...

تعلیم جدید کے نقائص، مغربی تقلید کے معائب کو ظرافت کے پردہ مین ...

اور واضح کرین کہ مخاطب جھینپ کر خاموش ہو جائے، اور اپنے فعل پر ...

اس کے چہرہ پر ندامت سے پسینہ آ جائے، کہتے ہین،

ہر چند کہ کوٹ بھی ہے پتلون بھی ہے | بنگلہ بھی ہے پاٹ بھی ہے صابون بھی
لیکن یہ مین تجھ سے پوچھتا ہون ہندی | یورپ کا تری رگون مین کچھ خون بھی

آگاہ ہون معنی خوش اقبالی سے | واقف ہون بنائے ...
شرطین عزت کی اور ہین اکبر | چلتا نہین کام صرف نقالی ...

تعلیم مین اُن علوم کے ہو مصروف | نیچر کی جو طاقتون کو کر دے کشف ...
لیکن تم سے اُمید کیا ہو کہ تمھین | عہدہ مطلوب ہے وطن ...

مذہب کی کہون تو دل لگی مین اڑ جائے | مطلب کی کہون تو پالیسی مین ...
باقی سر قوم مین ابھی ہے کچھ ہوش | غالب ہے کہ ...

میر صاحب کی ظریفانہ شاعری پر اگر تنقید کی نگاہ ڈالی جائے ...

ظرافت کے مختلف سات عنصر ہین جنکی تفصیل ...

رعایت لفظی یا ضلع جگت	دنیا مین کوئی چیز ...

Marfat.com

ضلع جگت درحقیقت ایک بازاری چیز ہے، اس لئے سنجیدہ کلام اس کا تحمل نہین ہو سکتا، امیر خسرو نے اعجاز خسروی کے ذریعہ اس عالم مین اپنی پیغمبری کا لاکھ ثبوت دیا لیکن اہلِ ہوش و خرد کے نزدیک مقبول نہ ہوئی،

رعایتِ لفظی اور ضلع جگت، متاخرین بلکہ متوسطین شعراے لکھنؤ تک کا مذاق خاص رہا ہے، اکثر صرف اسی اساس پر اُن کی شاعری کی ساری بنیاد قائم ہوئی ہے، ان لوگون نے بڑی غلطی یہ کی کہ اس کا کوئی خاص محلِ استعمال متعین نہین کیا، بلکہ ہر قسم کے کلام کو نہ زیور سے آراستہ کرنا چاہا، یہی وجہ ہے کہ وہ اونچے طبقون مین مقبول نہین ہوا، لیکن میر صاحب نے رعایتِ لفظی کو صرف ظریفانہ کلام کے ساتھ مخصوص کر دیا، جو اس کے لئے خاص طور پر موزون تھی، میر صاحب کے ظریفانہ کلام کے رنگ کو جابجا اسی عنصر کی آمیزش نے نہایت شوخ کردیا ہے، مثلاً گولیان دوا کی بھی ہوتی ہین اور بندوقون کی بھی، اس تجنیس سے دیکھو میر صاحب کس طرح فائدہ اٹھاتے ہین،

گولیون کے زور سے کرتے ہین وہ دنیا کو ہضم
اس سے بہتر اس غذا کے واسطے چورن نہین

رسالہ کی تجنیس سے دیکھئے کس طرح کام نکالتے ہین،

ملکی ترقیوں مین دوا سے نکالئے
پلٹن نہین تو خیر رسالے ہی نکالئے

مس کی تجنیس دیکھئے کیا رنگ دکھاتی ہے،

سراسر نور تقویٰ سایہ پر قربان کر آئے
یہ کیا اچھا کیا تم نے اگر زر کھو کے مس لائے

تثلیث اور تین،

Marfat.com

اس رعایت ...

الفاظ کو بھی باہم متجانس کر لیتے ہیں ...

انگریزی میں خاکسار کو کہتے ہیں ...

ہر طرح ہے اب عاجزی ہم میں ...

پاس کرنا اور پاس رہنا،

لندن میں بگڑ جاؤ گے دسواں یہی ہے

گڈڈے اور گنڈے،

ضرورت کچھ نہ تھی اسکی کر تسمین بھی ہوجائے

حیاتِ مذہبی سے بھاگتا تھا کیں گریزن کا

کم آل اور کمال،

ساری دنیا ہے اس کو پیاری ... اگر

کم آل دتم سب آو ...

جدّتِ قافیہ | میر صاحب ...

یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر انگریزی ...

ہوا ہے ...

Marfat.com

اک دن وہ تھا کہ دب گئے تھے لوگ دین سے
اک دن یہ ہے کہ دین دبا ہے شین سے

خواہش ہو تجھے اگر غنی بننے کی
دولت کی ہوس ہو اور دھنی بننے کی
تخصی حالت کو چھوڑ اے ہندی
کوشش لازم ہے کمپنی بننے کی

بلبل ہیں آج ہم چمنستان کمپ کے
پروانہ کل ہیں گے کلیسا کے لمپ کے
فکر بہشت و کوثر و تسنیم ہو چکی
اب پارک کا خیال ہے چرچے ہیں پمپ کے
رکھتے تھے جو بزرگ قدم پھونک پھونک کے
خوگر ہوئے ہیں لیپ کے اسکیپ کے جمپ کے

عینک آنکھوں میں منہ میں مصنوعی دانت
نیچر نے سکھا کے کر دیا جسم کو تانت
ابتک ہے وہی مگر ہوس حضرت کی
ہے طول امل ہنوز شیطان کی آنت

نہ نماز ہے نہ روزہ نہ زکوٰۃ ہے نہ حج ہے
تو خوشی پھر اس کی کیا ہے کوئی جنٹ کوئی جج ہے

بعض الفاظ ایسے ہوتے ہیں جو عموماً قافیہ نہیں بنتے لیکن میر صاحب اس قسم کے الفاظ کی ترکیب سے بعض موقعوں پر قافیہ کا کام لیتے ہیں، اس لئے اس سے نہایت ندرت اور جدت پیدا ہو جاتی ہے، مثلاً

پنڈت بیٹھا ہے اپنی پوتھی لیکر
بنیا بیٹھا ہے موٹھ موتھی لیکر
سودا اس کو ہے جو سدھار لندن
وہ دولت و جنس گھر میں جو تھی لیکر

پوتھی، موتھی کا قافیہ جو تھی کتنا عجیب ہے۔

میر صاحب کو قافیہ نکالنے میں کمال حاصل تھا، مولانا شبلی فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میں نے ان سے کہا کہ میرے نام کا قافیہ نکالئے تو جانیں، وہ اس وقت چپ رہے تھوڑی

Marfat.com

دیر کے بعد میر صاحب نے دعوت کا منظوم رقعہ بھیجا،

آتا نہیں مجھ کو قبلہ قبلی ۔۔۔ ہے بات یہ صاف بھائی شبلی

قبلہ قبلی اور شبلی کا قافیہ ان ہی کی تلاش سے مل سکتا تھا،

مخاطب کے دعوی کی تشریح

میر صاحب کے کلام میں بعض وقت ظرافت اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ مخاطب کے دعوی کو صحیح تسلیم کر لیتے ہیں، لیکن اس کی تشریح اس طرح کرتے ہیں کہ مدعا اس کے بالکل مخالف ثابت ہوتا ہے، مثلاً موجودہ بیداری سید احمد خان کی کوشش کا نتیجہ خیال کیجاتی ہے، میر صاحب اس کو تسلیم کرتے ہیں مگر کہتے ہیں ہیں تثلیث اتنی تو ہم اٹھتے وقت اللہ کا نام لیں،

سید صاحب سکھا گئے ہیں جو شعور ۔۔۔ کہتا نہیں تم سے کہ ہو اس سے نفور

سوتوں کو جگا دیا انھوں نے لیکن ۔۔۔ اللہ کا نام لیکے اٹھنا ہے ضرور

جدید تعلیم یافتہ گروہ کالج کو تمام قومی کاموں کا تنہا اور واحد مرکز بتاتا ہے، اس کے اس دعوی کو تسلیم کرتے ہیں لیکن اسی طرح واحد اور ایک جس طرح ایک ایک واحد جھوپڑی، یا اندھے کی ایک لکڑی،

مسلمانوں نے کالج کی بڑی کیا راہ پکڑ لی ہے ۔۔۔ وہی تو اک ٹھکانا ہے وہی اندھے کی لکڑی ہے

جدید تہذیب کے دلدادہ بے پردگی کے حامی اور عورتوں کی ملک بھر میں ... کے مشتاق ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ جو انگریزی تعلیم یافتہ ... گی وہ تعلیم سے عاری ... ان کے دعوی کی تشریح ان الفاظ میں کرتے ہیں

حامدہ چمکی نہ تھی انگلش سے جب بیگانہ تھی
اب وہ شمعِ بزم ہی پہلے چراغِ خانہ تھی

"شمعِ بزم" اور "چراغِ خانہ" کی تشریح سنکر عجب نہین کہ عورتون کی بے پردگی اور انگریزی تعلیم کے مدعی چراغ پا ہو جائین،

ابہام | یعنی کسی فقرہ کے دو مطلب ہون، قریب تر غیر مقصود اور بعید تر مقصود ہو،

یورپ والے جو چاہین دل مین بھر دین
جس کے سر پر جو چاہین تہمت دھر دین
بچتے رہو ان کی تیسزیون سے اکبر
تم کیا ہو خدا کے تین ٹکڑے کر دین

تین ٹکڑے کرنے سے قطع و برید نہین، تثلیث مراد ہے، لیکن ابہام قطع و برید کا ہوتا ہے اور یہی اس شعر کا لطف ہی،

بے پردہ کل جو آئین نظر چند بیبیاں
اکبر زمین مین غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو مین نے آپکا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگین کہ عقل پہ مردون کے پڑ گیا

بظاہر اس سوال کا جواب ہے کہ پردہ اس لئے نہین ہے کہ وہ مردون نے چھین لیا، لیکن اصل مقصود یہ ہے کہ مردون کی عقل پر پردہ پڑ گیا، اور اپنی عورتون کا پردہ انھون نے اٹھا دیا

بوٹ ڈاسن نے بنایا مین نے اک مضمون لکھا
میرا مضمون رہ گیا ڈاسن کا جوتا چل گیا

جوتا چل گیا کے دو معنی ہین، ایک مقصود دوسرا غیر مقصود،

قدیم شعرا کے خیالات کو دوسرے پیرایہ مین ادا کرنا | میر صاحب بعض اوقات قدیم شعراء کے خیالات کو اس طرح الٹ پلٹ کر ادا کر دیتے ہین کہ قدیم و جدید مضامین مین ایسی دلآویز مناسبت پیدا ہو جاتی ہے جس سے بیساختہ ہنسی آجاتی ہے، سعدیؒ کا شعر ہے،

Marfat.com

چہ بہ بخت مردان چہ بر در [illegible]

وہ اسکو یون پلٹتے ہین

چو مسٹر نباشد ترا میہمان — چہ بر میز خندد [illegible]

مولوی روم کا شعر ہے،

چیست دنیا از خدا غافل شدن — نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

اس کو یون کیا،

نیچریت چیست از دین گم شدن — نے قمیص و کوٹ و پتلون و بٹن

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند — تا تو نانے بکف آری بغفلت نخوری

اس شعر کو یون کیا،

کالج و نیچر و حکام ہمہ در کارند — تا تو پاسے بکف آری [illegible]

جدید محاورات — میر صاحب کے کلام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جدید محاورے جو انگریزی زبان کے اختلاط سے پیدا ہو گئے ہین ہمارے مشرقی شاعر ان کا استعمال [illegible] لیکن میر صاحب ان ہی محاورات کو پیرایۂ اشعار مین اس طرح جلوہ دیتے ہین [illegible] محتاط شاعرون کو ان پر قربان کر دینے کو جی چاہتا ہے،

بیٹھا رہا مین صبح سی اس در پہ شام تک — افسوس [illegible]

ہر اک ریمارک آپکا عقرب کا نیش ہے — [illegible]

حریفون نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے مین — [illegible]

جدتِ تشبیہ و استعارات کلام میں نئی تشبیہیں پیدا کرنا شاعری کی جدت کا جزو ممنوعہ ہے، عرب میں تشبیہات بالکل مادی اور سادی ہوتی تھی، ایران آکر عربی شاعری باغ و بہار بنگئی، فارسی شاعری جب ہندوستان آئی، تو گو شیراز کا بلبل ہات سے نہ چھوٹا لیکن قمری اور فاختہ کی کوکو بھی اب سنائی دینے لگی، اس نئے دور مخترعات میں سینکڑون چیزین نئی پیدا ہو گئی ہیں لیکن ہماری قدیم شاعری کا ذخیرۂ تشبیہات اب تک وہی متروکات و اندوختہ سلف چلا آتا ہے، میر صاحب کا احسان ہے کہ انھون نے بیسیون نئی تشبیہین کلام میں پیدا کر دین اور اُن سے عجیب و غریب تمثیلی استدلالات پیدا کئے،

زندگی اور قیامت مین ریلیشن سمجھو
اس کو کالج، اور اُسے کانووکیشن سمجھو

آہ و فریاد سے قابو مین نہ آئیگا دل
طپش قلب کو بنگال اجیٹیشن سمجھو

بحر ہستی کا یہی دور چلا جاتا ہے
برف کی طرح جمے بہ گئی پانی کی طرح

میدانِ عمل لیگ کا محدود ہی بیشک
ہان رقبۂ مجلس کی کوئی ناپ نہین ہے

ہے کو ماہی کو ما، جو پڑھے دہر کا نامہ
جز موت کہین سیمین فل اسٹاپ نہین ہے

بعد مردن کچھ نہین یہ فلسفہ مردود ہی
قوم ہی کو دیکھئے مردہ ہی اور موجود ہی

کل مست عشق و ناز تھے ہوٹل کے ہال مین
اب ہائے ہائے کرتے ہین اسپتال مین

دنیا اُسے قرار دو اور آخرت ہے یہ
سن لو کہ سازِ معنیِ اکبر کی گت ہے یہ

(معارف جلد ۱ نمبر ۲
اگست سنہ ۱۹۱۶ء)

Marfat.com

اردو انسائیکلوپیڈیا

ہندوستان کی ترقی کا شور وغل اُس وقت تک صدائے بے اثر ہے، جبتک اس مین کوئی جامعیت پیدا نہین، ہندوستان مختلف نسلون، مختلف مذہبون، اور مختلف زبانون کا گھر ہے، ان مختلف نسلون، مختلف مذہبون اور مختلف زبانون کے افراد کو جماعت، اور مختلف جماعتون کو ایک قوم بنانا صرف اسی طریقہ سے ممکن ہے کہ ان مین نسلی، یا مذہبی، یا لسانی ... پیدا کیا جائے، ہندوستان کی مختلف نسلی حیثیتون کو ایک کرنے کا خیال ایک ... اور ناقابلِ عمل تخیل ہے، تمام ہندوستان کو صرف ایک مذہب کا پیرو بنا دینا گو عقلاً ... ہے، اور دائرہ عمل کے اندر داخل ہے، لیکن بیرونی مشکلات کی بنا پر ایک ... مدت تک یہ تقریباً محال ہے، اس لئے تمام ہندوستان کو اگر ہم ایک متحد قوم بنانا چاہتے ہین تو زبان ہی کا اشتراک ایک ایسی چیز ہے، جو ان اختلافات کو مٹا کر تمام ہندوستانیون کو ایک مشترک و متحد ہندوستانی قوم بنا سکتی ہی،

اب سوال یہ ہے کہ ہندوستان کی سیکڑون زبانون مین سے اس عمومیت کی صلاحیت کس کو حاصل ہی، اور اس صلاحیت ... کا معیار کیا ہے،

Marfat.com

(۱) فطرتاً اسمین عمومیت اور تمام ملک مین چھاجانے کی صلاحیت موجود ہو،

(۲) کسی صوبہ کی خاص زبان نہ ہو بلکہ عموماً وہ ملک کے ہر گوشہ اور ہر حصہ مین بولی اور سمجھی جاتی ہو،

(۳) اس مین علوم وفنون کا سرمایہ اور ہر قسم کے بلند خیالات کا ذخیرہ ایک حد تک موجود ہو دو اول الذکر حیثیتون سے اردو زبان کے ترجیحی تفوق کے پہلو کو کوئی دبا نہین سکتا، اردو سے زیادہ ہندوستان کی کسی اور زبان مین ایک عمومی اور ملکی زبان بننے کی قابلیت نہین، ملک کی دوسری زبانین صرف بھاشا اور سنسکرت کی پیداوار ہین لیکن اردو نہ صرف ہندوستان کی تمام زبانون کا مجموعہ ہے، بلکہ غیر ملکی الفاظ کا بھی اس مین میل ہے، اس بنا پر ہندوستان کی مختلف الاجزا قومیت کے لئے اردو سے زیادہ اس قومیت کی ترجمان بننے کی کسی اور مین صلاحیت نہین ہو سکتی، بنگالی زبان، ہندوستان کے تمام دوسرے صوبون کے ہندو مسلمان اور ملک کے عام باشندون کے لئے بالکل بیگانہ ہے، یہی حال مرہٹی اور گجراتی کا ہے کہ اپنے اپنے صوبون کے حدود سے جب ان کا قدم باہر نکلیگا تو ہمیشہ ان کا خیر مقدم ملک کے باشندون کی طرف سے بیگانہ وار ہوگا، برخلاف اردو زبان کے کہ ملک کی آبادی کا تیسرا اسلامی حصہ، ہر صوبہ اور ہر گوشہ مین اس کو بطور مادری زبان کے بولتا اور سمجھتا ہے، ملک کی دوسری کثیر التعداد قوم یعنی ہندو بھائی ملک کے بڑے بڑے صوبون مین مثلاً پنجاب، دہلی، صوبہاے متحدہ، بہار اور اسلامی ریاستون مین مادری زبان کی طرح اسکو بولتے ہین، بنگال، مدراس، بمبئی، ممالک متوسط اور راجپوتانہ وکشمیر و بڑودہ کی ریاستون مین

Marfat.com

اس کو وہ نہایت آسانی سے سمجھتے ہین اور ضرورت کے وقت [illegible]

وجوہ بالا کی بنا پر اُردو زبان کو اب بھی ملک کی عمومی زبان [illegible]

اس دعوی کی تردید عملاً ناممکن ہے، اور ہندوستان کی مختلف قومون کا میل جول [illegible]

ترقی کرتا جائیگا، اردو زبان کی ہمہ گیری اور عالمگیری بھی اسی حد تک [illegible]

اگر ہندوستان سے انگریزی زبان چھین لیجائے، اور یہ فرض کر لیا جائے کہ ملک کے

اور گوشون کے نائبون اور قوم کے نمایندون کی ایک عظیم الشان مجلس [illegible]

ہمارا قومی اسپیکر اب ہمارے متحدہ پلیٹ فارم پر آتا ہے، سوال یہ ہے کہ وہ [illegible]

مین مخاطب کرے گا، وہ جوش اور جذبات سے لبریز ہے، لیکن کیا پنجابی زبان [illegible]

خیالات کی ترجمانی کرے گی، کیا بنگالی اور مرہٹی زبان اس مختلف بولیون والے [illegible]

کی گرہ کشائی کر سکے گی؟ وہ یقیناً صرف اُردو ہی زبان ہوگی جو اس عظیم الشان [illegible]

شوری مین مبادلۂ خیالات کا ذریعہ بن سکیگی،

اب ایک چیز رہ گئی یعنی یہ کہ ہماری آیندہ مشترک اور عمومی بننے والی زبان [illegible]

فنون کے لحاظ سے دوسری تمام زبانون سے زیادہ دولتمند [illegible]

کے بلند اور عالی خیالات کی ادا اور تعبیر کا سامان [illegible]

مین اردو زبان، بنگالی و مرہٹی وغیرہ ملک کی [illegible]

بازی نہین لے جا سکتی، اس لئے ہم کو اردو [illegible]

اس کی بڑی ضرورت ہے کہ ہم علوم و فنون [illegible]

Marfat.com

جو علمی، ادبی، قومی، تجارتی، سیاسی، تمدنی، اخلاقی، ہر قسم کے علوم و خیالات کی ادا، اور تعبیر کی کفالت کر سکے، ایسا مجموعہ جو ان گوناگون علوم و خیالات کا کفیل ہو، ایک دو کے دائرۃ المعارف (انسائیکلو پیڈیا) کے سوا کچھ اور نہین،

لیکن یہ اس قدر عظیم الشان، اہم، اور مصارف طلب تجویز ہے کہ ہندو مسلمانون مین سے کوئی قوم بھی اُس کے لئے بآسانی آمادہ نہین ہو سکتی، اس کی تالیف و طبع و اشاعت کی ضرورتہا کے لئے ایک شاہی خزانہ اور شہنشاہانہ عزم اور حوصلہ مندیون کی ضرورت ہے، دنیا مین اس قسم کے کام ہمیشہ امرا، اور سلاطینِ زمانہ کی زرپاشیون سے انجام پائے ہین، آج ہم مین گو بکرماجیت، سوائی سنگھ، مامون الرشید اور اکبر نہین لیکن،

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید ... دیگران نیز کنند انچہ مسیحا می کرد

ہم مین بہت سے ایسے ہمت والے موجود ہین، جو اپنی وسیع قومی حوصلہ مندیون، بے پایان علمی فیاضیون اور غیر محدود سیاسی انجام بینیون کے لحاظ سے ہمارے موجودہ دورِ تاریخ کے سب سے بڑے ہیرو ہین، ان مین کا ہر شخص جو صرف مسلمانون کے "جامعہ اسلامیہ" کے لئے ایک لاکھ دے سکتا ہے، وہ ہندو مسلمانون کے متحد "جامعہ لسانیہ" کے لئے دو لاکھ نہین دے سکتا؟ ہم کو کامل اطمینان ہے کہ ہماری قومی فیاضیون کا دستِ کرم اس تجویز کی اعانت سے کوتاہ نہین،

دوسری مشکل مؤلفین اور اربابِ قلم کی ایک کثیر جماعت کے حصول کی ہے لیکن سرمایہ کے امکان کے بعد ہم اس مشکل کو زیادہ اہمیت نہین دیتے، ایک دو چیف ایڈیٹر

بیشک نہایت لائق وکارآمد ہین لیکن ...

۲۔ متوسط لیاقت کے مترجم اور انگریزی دان انشا پرداز ...

ہونا ضروری نہین، صاحب لیاقت ہونا البتہ ضروری ہے انگریزی ...

کے واقف کارون کو ترجیح دیجائے گی ...

کتابون کی غیر معمولی مقدار کی بھی ہم کو حاجت نہین انگریزی مین ...

چیمبرس انسائیکلوپیڈیا، پاپولر انسائیکلوپیڈیا، امریکن انسائیکلوپیڈیا، ...

اسلام، عربی مین دائرۃ المعارف، فارسی مین کشاف اصطلاحات الفنون ...

موجود ہین، اردو کے مشہور علمی رسائل مین اکثر مباحث پر نہایت ...

شائع ہوچکے ہین، ان کے علاوہ اور بہت سے ممکن الحصول مواد ...

پیش کرنے والون کے سامنے ہین تحقیق وکاوش نہایت احتیاط کے ساتھ ...

اور انشاء اللہ چیف اڈیٹرون کی قابلیت اور ان کا ذوق تحقیق ...

سے گرنے نہ دے گا۔

تالیف وترجمہ کی درخواست بھیجنے والون کے لئے حسب ذیل امور ...

(۱) مؤلف ومترجم کے لئے مذہب وملت کی تخصیص نہین ...

(۲) انگریزی لیاقت مسلم ہو، اردو کا انشا ...

کوئی صاحب ان مضامون کے ساتھ عربی ...

تاریخ سے واقف ہون تو ان کو ترجیح ...

Marfat.com

(۳) ترجمہ کا نمونہ بھیجنا چاہیے،

(۴) انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے صفحہ کو پیشِ نظر رکھکر اطلاع دینی چاہیئے کہ فی صفحہ کیا زرِ معاوضہ قبول فرمائیں گے،

(معارف دسمبر ۱۹۱۶ء)

افسوس کہ یہ تجویز قبل از وقت مرگئی، ہمارے دوست مولوی عبدالماجد صاحب اور مولوی عبدالباری صاحب اس کے قلمی اور مرحوم مہاراجہ صاحب محمود آباد اس کے مالی دست و بازو تھے، مہاراجہ صاحب مرحوم کا خیال تھا کہ عنقریب ہندوستان مین ایک آزاد حکومت قائم ہو گی، اور اس وقت وہی زبان سرکاری حیثیت حاصل کریگی، جسکا علمی و ادبی سرمایہ سب سے زیادہ ہو، اس لئے اردو کے علمی سرمایہ کی ترقی کے لئے اردو انسائیکلوپیڈیا ترتیب دیجائے، اخبارون مین اس تجویز کا اعلان ہوا، سب نے تائید کی، دفعۃً سیاسیات کا رُخ ایسا پلٹا کہ مہاراجہ صاحب اس کام مین شریک نہ ہو سکے، اور تجویز کے دوسرے ارکان بھی تتر بتر ہو گئے، راجہ صاحب نے اس کے لئے ایک لاکھ روپیئے کا وعدہ کیا تھا،

"س"

Marfat.com

زبان اردو کی ترقی کا مسئلہ

ڈیمانڈ اور سپلائی کا اصول

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب "معارف"

جناب من! مین نے اردو لٹریچر کے "نفس و پسین" کے عنوان سے حال مین ایک مضمون لکھا تھا جس سے بعض حلقون مین یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ "پرستاران شبلی" کے مقابلہ مین دراصل اس سے انجمن اردو کی تنقیص مد نظر تھی، لیکن واقعی بات یہ نہین ہے مین نے انجمن کو اس کی اہم ذمہ داریون کے لحاظ سے ٹوکا تھا یعنی توقعات زیادہ ہوتی ہین تو فروگذاشت کسی حیثیت سے ہو مایوس کن ہوتی ہے،

انجمن جو کچھ کر رہی ہے، مین اسے قوم کی عام بے اتفاقی کے لحاظ سے بہت قابل قدر سمجھتا ہون، اسی طرح مجھ کو دارالاشاعت لکھنؤ سے پوری ہمدردی ہے جو انجمن کے کارنامون کی مقدار کے ساتھ اس کی صفات کو بھی گران وزن کر رہا ہے، اور گو کہ غیر ذمہ دار جنس لطیف نے ظفر الملک سے ایک ... بکیفیت نہین بلکہ جواب طلب کیا تھا، لیکن یہ بڑی ناشکری ہوگی اگر ترقی اردو

کے لئے قطع نظر کیجائے، تاہم مین نہین مانتا کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ قدرتی طور پر ہماری ضروریات کے مطابق ہے،

ملک کی کسی تعلیم یافتہ جماعت نے کبھی اس پر غور نہین کیا کہ ہر چیز ایک نظام طبعی رکھتی ہے اور اردو زبان بھی اس کلیہ سے مستثنیٰ نہین ہے، کانفرنس ہو یا انجمن ترقی اُردو، زبان کا مسئلہ کبھی اس حیثیت سے پیش نظر نہین رہا، یہانتک کہ ان لائق ادب افراد نے (جن کے دل و دماغ کے نتائج آج اردو کا بہترین سرمایۂ ادب ہین) منفرداً یا متفقاً کبھی یہ جاننے کی کوشش نہین کی کہ لٹریچر کی فطری ضروریات کے لحاظ سے کون کون سے کام ہین جن پر ترتیباً سب سے پہلے توجہ ہونی چاہئے اور دراصل ترقی اردو کے نظام ترکیبی کا اقتضائے طبعی کیا ہے،

یہ ایک کھلا ہوا راز ہے کہ ملک مین جہانتک مختلف اصناف سخن کا تعلق ہے لٹریچر کا ذخیرہ بڑھ رہا ہے، لیکن کیا یہ انتشار عمل کسی قاعدہ کلیہ کی تحت مین ہے، یا ہم اس سے کسی حقیقی فوائد کے متوقع ہوسکتے ہین ؟

مین نے اسی خیال سے پروفیسر براؤن آف کیمبرج کو جو آجکل کے مستشرقین یورپ مین ایک زبردست شخصیت رکھتے ہین، اور جنکو مشرقی لٹریچر سے خاص دلچسپی ہے، لکھکر دریافت کیا، ممدوح کی رائے کے مطابق ہم کو ترقی زبان کے لئے سب سے پہلے تالیفات ذیل مرتب کرنی ہونگی،

(۱) جامع اللغات اُردو،

Marfat.com

(۲) محاورات، [illegible]

(۳) لغات الاصطلاحات، [illegible]

(۴) لغات فارسی، جہاں تک اردو کی تکمیل کا تعلق ہے،

(۵) لغات عربی، یہ ترتیب [illegible]

(۶) ادب الاساتذہ، [illegible] ضخیم جلدوں میں [illegible]

(۷) جامع القواعد اردو، [illegible]

(۸) عقلیات، یعنی فلسفہ اور سائنس کی ہر شاخ پر ایک کتاب مستقل [illegible]

(۹) اردو انسائیکلوپیڈیا، جو بظاہر علوم عصریہ پر ہوگی [illegible]

کسی زبان کو سرمایہ دار اور با اصول کرنے کی یہ قدرتی ترتیب ہے جس سے براؤن کی رائے کے مطابق قطع نظر نہیں ہو سکتی، ہم کو محض بے غایت رسائل کی اشاعت سے خواہ وہ فی نفسہ مفید بھی ہوں، صرف مطبوعات کی تعداد بڑھانی نہیں ہے، بلکہ ان وسائل کی تکمیل کے ساتھ جو زبان کی ترقی کے لئے لازم ہیں، یہ دیکھنا ہے کہ نئی آنے والی نسل کو کس طرح زبان کا دلدادہ بنایا جائے، [illegible]

اس کے لئے فاضل پروفیسر کی رائے ہے کہ "مناسب ہے" صالح لٹریچر کی اشاعت [illegible]

اسی طرح ضخیم لغات کی ترتیب کے بعد اردو فارسی [illegible] کی حیثیت سے مرتب کی جائیں، اور اس کے [illegible]

میں ہوں،

Marfat.com

میرا خیال ہے کہ پروفیسر براؤن کی یہ اسکیم نسبتہً اس قدر ضروری ہے کہ اس کا ذکر اگر آپ کے وقیع پرچہ مین نہ آئے تو لٹریچر کی حق تلفی ہوگی۔"

"ایم، مہدی حسن"

کشیم نالہ خدا آسمان نگہدارد

پروفیسر براؤن نے انگلستان مین بیٹھکر ہندوستان کی ملکی زبان کی نسبت جو کچھ لکھا ہے اصولاً اس کی تسلیم مین کس کو عذر ہو سکتا ہے، لیکن ذرا ان کو عملاً بھی ایک محکوم قوم کی زبان کے مشکلات سے واقفیت حاصل کرنی چاہئے، اس زمانہ مین محکوم قوم کی زبان کی ترقی کا مسئلہ عملی حیثیت سے ایسا نہین ہے کہ صرف ایک دو آدمی یا ایک مجلس کے فیصلہ کر دینے سے طے ہو جائے، وہ زمانہ گذر چکا جب ایک رستم تنہا مازندران کے سارے ہندوستان کو فتح کر سکتا تھا، اب اس کے لئے کالدار توپین، لاتعداد گولے، بیشمار تربیت یافتہ فوجین اور غیر محدود سامان چاہئے، اور سب سے بڑھکر یہ ہے کہ آسمان و زمین کے خزانون کی کنجیان ہاتھ مین ہون،

ہم کو تصنیفات کی ضرورت ہے، تصنیفات کے لئے سامان طبع کی حاجت، اور سامان طبع کے لئے سرمایہ کی ضرورت، ہم کو مصنفین چاہئین لیکن مصنفین کو فراغ چاہئے، اور فراغ زر ہی سے ہو سکتا ہے، الغرض سب سے اول اور سب سے پہلے مصنفین اور تصنیفات کا سوال نہین بلکہ زر اور روپیہ کا سوال ہے، سرمایہ اور روپیہ کیونکر ہاتھ آسکتا ہے؟ حکومت سے یا قوم سے

موجودہ نظامِ حکومت کا طرزِ عمل ایسی امداد کے لئے آمادہ نہیں، اب صرف ...

طرف ہمارا ہاتھ بڑھ سکتا ہے، لیکن حالت یہ ہے کہ قوم اپنے خود ...

ہے جب اس کو روزانہ کاروبار اور اپنی عام زندگی کے لئے ہماری ضرورت محسوس ہو

اردو کی ترقی اور تکمیل کے لئے متعدد تجویزیں اب تک پیش ہو چکی ہیں لیکن ہمارے

یہ اس وقت تک ناقابلِ عمل ہیں جب تک ملک میں اس کی مانگ اور اس کی قدر ...

کا جذبہ نہ پیدا ہو، بہت سے دوستوں نے نیک نیتی سے اردو انسائیکلوپیڈیا کی تجویز ...

کی، اور سنجیدہ دلیلیں پیش کیں، چنانچہ سب سے پہلے روپیہ کا سوال پیش آیا، ہم نے کہا ...

صاحبانِ ہمت نے بھی ہمارا ساتھ دیا تو بس یہی لکھنے والوں کی نسبت سوال ...

ملک کے اربابِ قلم کے نام گنا دیئے، جن میں سے علاالکثر کام کرنے کے لئے تیار تھے ...

یہ سوال آیا کہ اس کی کتنی جلدیں چھپینگی اور کتنے لوگ اس کی خریداری کو آمادہ ...

ہم نے شائقین کی فہرست پر نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ مشکل سے ہندوستان ...

ہیں، سیرۃ نبوی جس کے غلغلہ سے ہندوستان کا گوشہ گوشہ گونج اٹھا ہے ...

کا بیان ہے کہ ملک نہایت بے چینی سے اس کا منتظر ہے، اس وقت تک اس ...

خریداروں کے صرف ۳۰۰ نام رجسٹرڈ ہوئے ہیں، پھر اردو کے حلقے ...

کام کی ہمت کرے،

استاذ مرحوم نے شعر العجم جب لکھی تھی ...

نظری لگاؤ ہے اور خصوصاً فارسی شاعری ...

Marfat.com

کہ اس کے ۵۰۰ سو نسخے پورے پانچ برس میں بکے، انجمن ترقی اردو اپنے مطبوعات کا پشتارہ باندھے تمام ملک کا چکر لگا رہی ہے تاہم اس کی سالانہ روداد میں مطبوعات کی خریداری اُس آمدنی کی قابلِ افسوس تعداد نظر آتی ہے، دار المصنفین کا بھی یہی حال ہے،

بیس تیس برس میں کیا سے کیا ہو گیا، **المامون** ۱۸۸۹ء میں پہلی دفعہ چھپی تھی' مولانا مرحوم فرماتے تھے کہ صرف تین مہینے میں پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا تھا سر سید کی تصنیفات جو تمامتر عربی سے ماخوذ، عربی عبارتوں اور دقیق اور مشکل بحثوں سے بھری ہوتی تھیں، لوگ برابر پڑھتے تھے، بات یہ تھی کہ اس زمانہ تک ملک میں انگریزی کا پورا رواج نہ تھا، عربی اور فارسی زبانیں زندہ تھیں، جدید تعلیم نے دماغوں کو صرف تفریحی مشاغل کا آشیانہ جس طرح آج بنا رکھا ہے اس وقت تک نہ تھا، اس لئے ایک حالت قائم تھی، انگریزی تعلیم جیسے جیسے پھیلتی گئی، اردو جس کا تانا بانا سارا عربی اور فارسی سے ہے ان کے لئے ناقابلِ فہم ہوتی گئی' آج ان کے ہاتھ میں اگر تفسیر احمدی یا النظر فی بعض مسائل الامام الغزالی دیدیجائے تو شاید اس کی چند سطریں بھی وہ صحیح نہ پڑھ سکیں، حالانکہ سر سید کا طرزِ تحریر نہایت صاف شستہ اور سہل ہے،

جدید تعلیم نے ہماری زبان میں جو مایۂ ناز افراد پیدا کئے وہ وہی تھے جن کو کم و بیش اپنے مشرقی علوم پر اطلاع تھی، سید محمود، سید علی بلگرامی، سید حسین بلگرامی یہ نام ہمارے ملک اور زبان کے لئے معیارِ فخر ہیں لیکن یہ وہ لوگ ہیں جو انگریزی کی اعلیٰ تعلیم کے ساتھ اپنے مشرقی میں متبحر ہیں، ان سے نیچے اتر کر مولوی عزیز مرزا، خواجہ غلام الثقلین مرحوم و امثالہم کے

Marfat.com

مغربی فضل و کمال کے چہرہ پر اصلی آب و رنگ مشرقی علوم و السنہ کی

بھی جو لوگ موجود ہین اور جن کو ہم جدید تعلیم کا بہترین نمونہ سمجھتے ہین وہ مشرقی

نہین ہین،

یہ حالت کچھ مسلمانون کیساتھ مخصوص نہین ہی ہندؤن کا بھی یہی حال ہی دکن کے ہندوؤن نے

قابل عظمت اشخاص پیدا کئے ہین اُن مین کوئی ایسا نہین ہے جو سنسکرت سے بے بہرہ

راناڈے، مسٹر گوکھلے، ڈاکٹر بھنڈارکر، مسٹر تلک، مشرق و مغرب کے پیوند نے ان کے

کو بار آور کیا ہے، بنگالیون کا بھی یہی حال ہے، اور یہی اُن کی ملکی زبان کی ترقی کا

البتہ ہمارے صوبہ مین ہندو نوجوانون کی حالت مسلمان نوجوانون سے ممتاز نہین ہے

ہمارے ہان بدقسمتی سے یہ حالت ہی کہ ہمارے انگریزی خوان دوست اردو

اور تصنیفات کو ہاتھ تک لگانا جرم سمجھتے ہین، ترجمہ کے لئے انگریزی کی عبارت

تو یہ کہہ کر مغرورانہ انداز سے کاغذ میز پر رکھدینگے کہ "بڑی مشکل ہے کہ اس کے لئے اردو

الفاظ نہین" اردو مین الفاظ نہین یا آپ کی نظر مین وسعت نہین، اصل یہ کہ یہ

یہ اثر ہے، کہ غور و فکر، دقت بینی اور نکتہ رسی کی قوت نوجوانون سے مفقود

اور اس لئے علمی دلچسپی اور مذاق سلیم سے

مدت تک اجنبی زبان اور بیگانہ خیالات

سے قدرۃً ان کو بُعد ہو جاتا ہے، اور

بغیر نہین لکھ سکتے، بلکہ اپنی مادری زبان

Marfat.com

لکھنا پڑھنا اپنے لئے عار سمجھتے ہین، جب تک یہ حالت قائم ہے، زبان کی ترقی کی کوشش بیسود ہے
لکھنؤ کے تاریخی افسانے اور دلی کے مذہبی چٹکلے ممکن ہے کہ ہاتھون ہاتھ فروخت ہو جاتے ہون لیکن مستند متین اور صالح لٹریچر کی مانگ ملک مین مطلق نہین ہے، اس لئے وہ پیدا بھی نہین ہو سکتا، قدرت صرف اسی چیز کو پیدا کرتی ہے جس کی طلب اور تلاش ہو، اگر مصنوعی طریقہ سے ایسی چیزین پیدا بھی ہونگی تو زندہ نہ رہینگی، چنانچہ کلکتہ کے اردو کالج (سنہ ۱۸۰۰ء) سے جو کتابین نکلین، چند کہانیون کو چھوڑ کر جن کا نام شاید آپنے سنا ہو اسکی کسی علمی اور مفید تصنیف کا نام آپنے سنا ہے؟ حالانکہ اردو زبان کی سب سے پہلی قواعد کی کتاب صرف اردو وہین لکھی گئی، اردو سوسائٹی دلی (سنہ ۱۸۴۱ء) کی تصنیفات آپ کی نظر سے گذری ہین! حالانکہ علم الاقتصاد (پولیٹکل اکانمی) کی پہلی کتاب اسی سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوئی ہے، اردو سائنٹفک سوسائٹی علیگڈھ کا نام سرسید کے تعلق سے زبانون پر آتا ہو لیکن اس کی چالیس مفید مطبوعات علمی کے نام آپکو معلوم ہین، اور آپ کے کتبخانہ مین اس کا سلسلہ موجود ہے؟ حالانکہ زراعت اور علم البرق اور دیگر علوم طبعی و تاریخی کے جدید الضرب سکے پہلے اسی ٹکسال مین ڈھلے، انجمن پنجاب تو آپ کے ہوش مین قائم ہوئی ہوگی، سنہ ۱۸۸۵ء مین جدید علم النفس پر اردو مین سب سے پہلے وہین سے ایک مستقل تصنیف ترجمہ ہو کر شائع ہوئی، آپ جانتے ہین،

اس وقت ملک مین جو اخبار اور رسالے نکل رہے ہین، ان کے خریدارون کا جائزہ لیجئے تو معلوم ہو جائے کہ ان مین انگریزی تعلیم یافتون کا کتنا کم عنصر شامل ہے، اور پھر ہمارا

Marfat.com

مغرور صوبہ تو اس دوڑ مین سب سے پیچھے ہے تعجب [illegible]

اخبار اور رسالہ کی خریداری وہان زیادہ نہین ہے جہان اردو [illegible]

ہے جہان ابھی لوگ اس کو سمجھ رہے ہین، زیادہ تر خریدار کہان سے [illegible]

مدراس، حیدر آباد، گجرات، سندھ اور رنگون وغیرہ سے ہین کیونکہ [illegible]

ان ممالک کے مسلمانون مین اب تک انگریزی تعلیم عام نہین ہوئی ہے [illegible]

علم و اطلاع کا ذریعہ وہان اردو ہی ہے،

مصر مین ہندوستان سے عام تعلیم نسبتہً کم ہے لیکن چونکہ تعلیم کی زبان عربی ہے

وہان جدید عربی لٹریچر ہمارے ہان سے زیادہ وسیع اور بہتر پیدا ہو گیا، حیدر آباد [illegible]

یونیورسٹی قائم ہو رہی ہے، اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہان چند روز مین اردو [illegible]

سے مالا مال ہو جائیگی، چنانچہ ابھی سے وہان ایسے صیغے قائم ہو رہے ہین جو انگریزی [illegible]

اور مغربی علوم کو اپنی زبان مین منتقل کر سکین، اور اردو ذریعہ تعلیم ہونے کے [illegible]

تمام ملک مین پھیل جائیگی، اس کا قیاس صرف ایک واقعہ سے کر سکتے ہین [illegible]

نسبت مین نے پہلے کہا ہے کہ اس کے .. ہ نسخے پانچ ہی برس مین نکلے [illegible]

کچھ جلدین لاہور کے مشرقی صیغہ نے اپنے نصاب مین داخل کر لی ہین [illegible]

کا ایک ایک نسخہ اشرفی کے مول بک رہا ہے اور ان کے طبع [illegible]

آپ کہہ سکتے ہین کہ اردو زبان کی سو مین [illegible]

ان کو خریدتے اور پڑھتے ہین لیکن [illegible]

Marfat.com

اور مذہب پرستی کا نتیجہ ہے،

نیست در دائرۂ یک نقطہ خلاف از کم و بیش
کہ من این مسئلہ بے چون و چرا می بینم

پروفیسر براؤن نے ہماری زبان کی ترقی کے لئے جو خاکہ تیار کیا ہے اس مین لغات و محاورات اردو کی جگہ سب سے پہلے ہے، اولاً اسی پر غور کیجئے، ابتدائً جب اہل یورپ ہندوستان آئے تو ان کو اردو سیکھنے کی ضرورت پیش آئی، اس لئے اردو کے قواعد و محاورات پر بہت سی کتابین لکھی گئین، گورنمنٹ نے ابتدائی درجون مین اردو کو داخل کیا، اس کی بدولت ہر سال قواعد اردو کے متعدد رسالے پیدا ہوتے رہتے ہین، چنانچہ ان کثیر التعداد رسالون کو چھوڑ کر جو اہل یورپ نے اپنی ضرورت سے مختلف زبانون مین لکھے نیز ان بیسیون کتابون سے قطع نظر کر کے جو اسکول کے بچون کے لئے لکھی گئین، قواعد کی حسب ذیل کتابین ہماری زبان مین موجود ہین:

(۱) صَرفِ اُردو، شیدا، سنہ ۱۸۰۱ء
(۲) دریاے لطافت، سید انشا سنہ ۱۸۰۲ء
(۳) رسالہ صرف و نحو، مولوی احمد علی دہلوی سنہ ۱۸۴۵ء
(۴) " " مولوی صہبائی دہلوی سنہ ۱۸۴۹ء
(۵) رسالہ صرف و نحو، مولوی احمد حسن الٰہ آبادی، سنہ ۱۸۵۹ء
(۶) رسالہ صرف و نحو، سید احمد خان دہلوی سنہ ۱۸۰۱ء
(۷) قواعد اردو مرزا استاد علی بیگ مدرس اول آگرہ کالج، سنہ ۱۸۶۱ء

اس کے بعد اردو زبان کی طرف سے انگریزون کو بے اعتنائی ہوئی، اور دفعتًہ اس کی ترقی رک گئی، پھر اس وقت تک اس کی طرف توجہ نہ ہوئی، جب تک انجمن ترقی اردو کا وجود نہ ہوا، انجمن کی کوشش سے قواعد اردو پر دو نہایت عمدہ کتابین تالیف پائین،

Marfat.com

(۱) مصباح القواعد منشی فتح محمد صاحب، جالندھری، [illegible]

(۲) قواعد اردو مولوی عبدالحق صاحب، [illegible]

مصباح القواعد مین جزئیات کے استقصا کا خیال زیادہ کیا گیا ہے، اور قواعد اردو مین اصولِ کلیہ بنانے اور تحقیق و تلاش کا پہلو زیادہ مدنظر ہے۔

محاورات اور لغات کو لیجیئے، ان کا بھی یہی حال ہے۔

شمس البیان فی مصطلحات ہندوستان، مرزا خان تپش، سنہ [illegible]

دریائے لطافت، سید انشار، سنہ ۱۲۲۲ھ

کلیدِ سخن، سید محمد حسین، سنہ ۱۲۸۲ھ

خزائن الامثال، شمس الدین فیض، سنہ [illegible]

فرہنگِ آصفیہ، مولوی سید احمد دہلوی، سنہ [illegible]

دستور الشعراء، خواجہ محمد اشرف لکھنوی، سنہ [illegible]

مخزن الاسرار، نیاز علی بیگ، سنہ [illegible]

رسالۂ زباندانی، چرنجی لال، سنہ [illegible]

مخزن المحاورات، منشی رگھو لال، سنہ [illegible]

محاوراتِ اردو، [illegible]

گنجینۂ زبان اردو، [illegible]

سرمایۂ زبان اردو،

Marfat.com

امیر اللغات،	امیر لکھنوی، (ناقص)	سنہ ۱۸۹۱ء
مصطلحات اُردو،	خواجہ محمد اشرف لکھنوی،	سنہ ۱۸۹۰ء
لغات ہندی، (قلمی موجودہ ندوہ)		سنہ ۱۲۲۳ھ
لغات فیروزی، (طلباے مدارس کیلئے)	فیروز الدین،	سنہ ۱۹۰۴ء
فرہنگ اردو، (طلباے مکاتب کیلئے)	حمایت اسلام لاہور،	سنہ
دو پیکر (تذکیر و تانیث)	ظہیر الدین خان،	سنہ [illegible]
رسالہ تذکیر و تانیث،	مولوی شہید الدین صاحب بنارسی،	سنہ ۱۹ء
تذکیر و تانیث،	حافظ جلیل حسن صاحب، مانکپوری،	سنہ ۱۳۲۶ھ

فرہنگ آصفیہ ہماری زبان کا سب سے بڑا لغت ہے، لیکن وہ ایک انگریز (فیلن صاحب) کی تحریک کا نتیجہ اور حیدرآباد کی علمی قدردانی کا پرتو ہے، امیر اللغات اس سے بہتر لکھی جانے والی تھی، لیکن وہ ناقدرداں رئیسوں کے ہاتھوں میں پھنس گئی،

اگر ترتیب جدید کا سوال چھوڑ دیجئے تو عربی و فارسی کے لغات بھی اردو میں موجود ہیں، کئی زبانوں کے مشترک ضخیم لغت بھی لکھے گئے ہیں، میڈیکل اور قانونی ڈکشنری بھی اردو میں موجود ہے، جدید علوم و فنون پر اردو میں اس کی بیچارگی اور کس مپرسی پر نظر رکھکر کم کتابیں نہیں لکھی گئی ہیں، تقریبًا ہر فن پر دو ایک کتابیں اردو میں موجود ہیں، لیکن وہ گمنامی کے پردہ میں چھپ کر رہ گئی ہیں، ہم نے ان میں سے کچھ کتابوں کی فہرست اسلامی ہندوستان کے عہد آخر میں دی تھی، بقیہ کتابیں جو غدر کے بعد لکھی گئی ہیں، ان کی فہرست بھی زیر نظر

Marfat.com

و تلاش ہے،

اس تمام یاوہ گوئی اور درازنفسی سے مقصود یہ ہے کہ اردو زبان کی حقیقی ترقی اس وقت تک ناممکن ہے جب تک حکومت اپنے نظامِ تعلیمی مین تغیر نہ کرے یا ہم اپنی مادری زبان کی پرستش کی وہ مثال نہ پیش کرین جو سرزمین بنگالہ کے جادوگر اور مہاراشٹر کے سورما اپنی زبانون کے متعلق پیش کر رہے ہین،

اگر یہ دونون صورتین ممکن نہین تو پروفیسر براؤن کے اس حکم کی ہم کیونکر تعمیل کر سکتے ہین کہ اردو فارسی، اور عربی کی لاکھون جلدین "لغات المبتدی" کی حیثیت سے مرتب کیجائین اور اس کثرت سے شائع کیجائین کہ بچہ بچہ کے ہاتھون مین ہون،

(معارف ستمبر ۱۹۱۵ء)

Marfat.com

ہوم رول سے پہلے!

ہوم لنگویج (ملکی زبان)

ہندوستان میں آجکل سیاسی خیالات میں جو مد و جزر نمودار ہو رہا ہے، اس سے تمنّیات کے کشت زار میں نئی امنگیں پیدا ہو گئی ہیں، گو مسلمانوں کو ایک عرصہ دراز تک برادرانِ وطن کے سیاسی خیالات سے ہمدردی نہیں رہی، لیکن اب واقعات کی رَو بالکل بدل گئی ہے، اب یہ خیال ہے کہ سیاسیات کی سطح میں جنبش تو پیدا ہو رہی ہے، جب دریا اپنی اصلی رو پر آئیگا تو اپنی رو کا رُخ ہر طرف پھیرے گا،

ان ہی مباحث میں سب سے اوّل زبان کا مسئلہ ہے، اور ہمارے خیال میں یہ مسئلہ ہوم رول سے بہت پہلے حل ہونے کے لائق ہے۔ افسوس ہوتا ہے جب یہ نظر آتا ہے کہ یہ سیاسی خیالات بیگانہ زبان کی محض ترجمانی ہے یہ خلاق عالم کی مخلوق زبان کی آواز نہیں ہے، بلکہ امریکن اڈیسن کی مصنوعی زبان کی آواز ہے، دسمبر ۱۹۱۶ء کے معارف میں اردو انسائیکلوپیڈیا کی تقریب سے جو مضمون ہم نے لکھا تھا، اس کی تمہید میں عرض کیا تھا،

"اگر ہندوستان سے انگریزی زبان چھین لیجائے اور یہ فرض کر لیا جائے کہ ملک کے

Marfat.com

تمام صوبوں اور گوشوں سے زبانِ ملک اور نمائندگانِ اقوام کی ایک مختلف اللسان [illegible]

شوریٰ قائم ہے، ہمارا قومی اسپیکر اب ہمارے متحدہ پلیٹ فارم پر آتا ہے تو سوال [illegible]

کہ ہم کو کس زبان میں مخاطب کرے گا، وہ جوش اور جذبات سے لبریز ہے، لیکن کیا

پنجابی زبان اس کے خیالات کی ترجمانی کرے گی؟ کیا بنگالی اور مرہٹی زبان اس مختلف [illegible]

اللسان مجمع کی گرہ کشائی کر سکیگی؟"

اس لئے ہوم رول کے تخیل سے پہلے ورنہ کم از کم ساتھ ساتھ ہوم لینگویج [illegible]

کر لینا چاہئے، ہمارے برادرانِ وطن اس خیال سے غافل نہیں ہیں بلکہ ان کی [illegible]

نظر ہم سے پہلے پہنچ چکی ہے، جولائی ۱۹۱۷ء کے اخباروں میں مسٹر گاندھی کا [illegible]

مضمون شائع ہو چکا ہے، جس میں انھوں نے ہندی نام ایک [illegible] زبان

کی عمومی زبان کا درجہ دینے کی تحریک کی ہے، اور نیز [illegible]

کا اجلاس ہو چکا ہے جس کا مقصد ساری ہندوستان میں ایک ہی زبان اور ایک ہی [illegible]

ہے، اور اس سے ان کی مراد ہندی ہے [illegible]

۱۰- اگست ۱۹۱۷ء کی یو پی اسپیشل کانگریس [illegible]

ہال میں الٰہ آباد کے مشہور لیڈر مسٹر جیمسن انگریزی [illegible]

"آپ لوگ ہوم رول چاہتے ہیں [illegible]

ملنے پر کوئی انگریزی [illegible]

کرینگے تو ہوم رول [illegible]

Marfat.com

اپنی ضرورت کی باتوں کو کہہ سکیں، تو ہوم رول کی آپ کو کچھ ضرورت نہیں ہے۔

اس روح کا سب سے بڑا مظہر مسٹر گاندھی کی اس تجویز میں ہے کہ امسال آل انڈیا کانگریس کے صدر مجلس کی تقریر اردو ہندی یا ہندوستانی میں ہو، اگر اس تجویز پر عمل ہوا تو مسلم لیگ کے لئے بلکہ سب سے زیادہ آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کے لئے ایک تازیانہ ہوگا، جہاں صدر مجلس کیلئے اردو بولنا انتہائی تحقیر ہے، ہمارے نوجوان انگریزی خوان معترض ہیں کہ جمعہ اور عیدین کا خطبہ عربی میں ہونا بالکل بے فائدہ ہے کہ خطبہ سے مقصود نصیحت ہے، اور وہ اس زبان میں ہونا چاہئے جس کو حاضرین مسجد سمجھتے ہوں، شاید ہماری قومی مجلسیں جو جامع مسجدوں کا اگر حکم نہیں رکھتیں تو عیدگاہوں کا حکم ان پر ضرور عائد کرنا چاہئے کہ زرق برق کپڑوں کی سالانہ نمائشگاہ وہ بھی ہے، ان قومی عیدگاہوں میں انگریزی تقریریں مساجد کے عربی خطبوں سے کہیں زیادہ بے سود اور کہیں زیادہ بے فائدہ ہیں،

اصل یہ ہے کہ ہندوستان جس مرض کا بیمار ہے اس کا صرف ایک ہی علاج ہے اور وہ "ملکی زبان میں تعلیم" ہے، جب تک اس نسخہ کی آزمائش نہ ہوگی ہماری مشکلات کا خاتمہ نہ ہوگا ہماری تعلیمی ترقی کا سب سے صحیح راستہ وہی تھا جو سائنٹفک سوسائٹی کی روشنی میں سرسید کو ۱۸۶۳ء میں نظر آیا تھا، اور جس پر ایک مدت تک وہ قدم زن بھی رہے، اس سوسائٹی کا مقصد یہ تھا کہ ملکی زبان کے ذریعہ سے قوم میں تعلیم کی اشاعت کیجائے، چنانچہ اس سائٹی کے ذریعہ سے چالیس کتابیں اردو زبان میں لکھی اور چھاپی گئیں، ۴۰ ہزار کی لاگت سے علیگڈھ میں اس کے لئے عمارت بنی، اور چند ہی دنوں میں اس نے ملک اور حکومت دونوں

Marfat.com

مین اقتدار پیدا کر لیا، وزیر ہند نے اس کی سرپرستی قبول [illegible]

اسی سوسائٹی سے ۱۰ / مئی ۱۸۶۶ء کو برٹش انڈین ایسوسی ایشن پیدا ہوئی جس [illegible]

یکم اگست ۱۸۶۶ء کو ویسرائے کی خدمت مین حسب ذیل عرضداشت پیش کی

(۱) اعلیٰ درجہ کی تعلیم کا ایک ایسا سررشتہ قائم کیا جائے جس مین بڑے بڑے علوم [illegible]
کی تعلیم دیسی زبان مین ہوا کرے،

(۲) دیسی زبانون مین ان ہی مضمونون کا سالانہ امتحان ہوا کرے جن مین کہ [illegible]
کلکتہ یونیورسٹی مین انگریزی مین امتحان دیتے ہین،

(۳) جو سندین انگریزی خوان طلبہ کو اب علم کی مختلف شاخون مین جدا جدا [illegible]
عطا ہوتی ہین، وہی سندین ان طلبہ کو عطا ہوا کرین جو ان ہی مضمونون کا دیسی زبان [illegible]
امتحان دے کر کامیاب ہون،

(۴) یا تو ایک اردو فیکلٹی کلکتہ یونیورسٹی مین قائم کیجائے یا شمالی مغربی اضلاع [illegible]
ایک جدا یونیورسٹی دیسی زبان کی قائم ہو،

یہ اصلی نظام کار تھا جس پر اہل ملک کو کام کرنا چاہئے تھا، ایسوسی ایشن کی [illegible]
کو گورنمنٹ نے بھی نظر قبول سے دیکھا لیکن [illegible]
کے خیال کو مشرق سے مغرب کی طرف پھیر دیا [illegible]
کا مسئلہ پیش ہوا تو انھون نے نہایت دلیری [illegible]
مسلمانان جسکا مقصد ایک مشرقی [illegible]

Marfat.com

مبدل ہوگیا، اب گو مسلم یونیورسٹی کا تخیل سامنے ہے، تاہم سفر کا رخ چشمۂ حیوان کی طرف نہین بلکہ ظلمات کی سمت ہے،

پچاس برس کے بعد مردہ ہڈیون مین پھر جان آئی یعنی گورنمنٹ کے سامنے دیسی زبان کو ذریعۂ تعلیم بنانے کی تجویز پیش کی گئی، اگست ۱۹۱۰ء کی بیچ کی تاریخون مین بمقام شملہ اس غرض سے جو مجلس منعقد ہوئی تھی، ہزاکسلنسی وایسرائے نے اس مین اپنے خیالات ان الفاظ مین ظاہر فرمائے،

آپ کو زیر بحث مسائل پر صرف تعلیمی نقطۂ نظر سے بحث کرنی چاہیے یعنی انگریزی تعلیم کی ترقی کیونکر ہوسکتی ہے؟ تعلیم کا ذریعہ انگریزی ہو یا دیسی زبانین ہون، اور انگریزی لازمی زبان ثانوی کے طور پر سکھائی جائے، یہ امر اب خارج از بحث ہے کہ ہم اپنے طریقۂ تعلیم کے مسلمہ طرز کو بالکل بدل ڈالین،

تعلیم یافتہ جماعتون کے فوائد انگریزی تعلیم کی سطح پر قائم ہین جو اب تمام ہندوستان کی قومی زبان ہوگئی ہے، اگرچہ مجھے ان اصحاب کیساتھ دلی ہمدردی ہے، جو دیسی زبانون سے بے پروائی کیے جانے کے شاکی ہین، لیکن اب انگریزی کا درجہ دیسی زبانون کو دیا جانا علی الخصوص پالیٹکس سے باہر ہے، اس مسئلہ مین سب سے بڑی دقت مختلف دیسی زبانون کا وجود ہے، جس کا کوئی قابل اطمینان علاج اب تک پیش نہین کیا گیا،

ہزاکسلنسی ہم کو اپنے جائز حق سے محروم نہین کرتے بلکہ مختلف دیسی زبانون کے تصادم کا علاج پوچھتے ہین، ہمارے نزدیک تو صرف اس کا علاج **اردو زبان** ہے جسکی عالمگیری اور

Marfat.com

عمومیت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا، اور اگرچہ یہ ملکی فرقون ...

مسلم لیگ کے بیسیون مختلف العقائد مذاہب سیاسیہ کا حل ایک مخصوص ...

کی اہمیت کا مسئلہ اسقدر پست نہین ہی کہ اسکی خاطر کوئی مشترک فیصلہ کر ...

اردو اور ہندی کا جو لوگ سوال اٹھاتے ہین وہ درحقیقت زبان کے ...

کے خط کے لحاظ سے تو یہ سوال ہو سکتا ہی کہ ہندوستان کی زبان کس خط مین لکھی جائے لیکن ...

صوبون کے رواج پر چھوڑ دینا چاہیئے، رفتہ رفتہ یہ اختلافات خود مٹ جائینگے ہم کو اصل ...

ذخیرہ الفاظ پر غور کرنا چاہیئے،

زبان مین تین چیزین ہوتی ہین، اسم فعل اور حرف۔ زبان کی اصل ماہیت فعل اور حرف ...

اسم دوسری زبانون سے آتے رہتے ہین اور گھٹتے جاتے ہین، اور بڑھتے جاتے ہین عربی زبان مین ...

لفظ دوسری زبانون سے آئے ہین، فارسی مین ہزارون عربی الفاظ مستعمل ہین مگر ...

یونانی اور لیٹن لفظ ہین، تاہم ان کو عربی اور فارسی اور انگریزی ہی کہین گے ...

اردو مین آدھے فارسی اور عربی اسما مل گئے ہین تو اس سے وہ ہندی ہونے سے ...

جبکہ اس کے سارے افعال سارے حروف اور آدھے اسما ہندی ہین ...

مسلمانون کی قومی اور مذہبی ضرورتون کے لحاظ سے ...

اور قومیت کی ضروریات کے اختلاف سے ...

نہین، مصر کے مسلمانون اور عیسائیون کی زبان ...

مذہبی اصطلاحات قبطی ہین، اور مسلمانون کی ...

Marfat.com

انڈیا آفس لائبریری

مین

اُردو کا خزانہ

اس وقت مین معارف کے ناظرین سے سات ہزار میل دور ہون، بار بار جی چاہا کہ اس عجائبستانِ عالم سے ان کے لائق کوئی تحفہ بھیجون، مگر واقعہ یہ ہے کہ ۲۶ فروری سے (یعنی جس دن سے ہمارا وفد انگلستان کے ساحل پر اترا) آج ۲۷ اپریل تک شاید ہی کوئی دن ایسا گذرا جو آمدورفت اور ملاقات سے خالی ہو، لندن چھوڑ کر کبھی پیرس اور کبھی اور کہین جانا پڑتا ہے، اور اب انگلستان کے دوسرے شہرون کا دورہ شروع ہوتا ہے، کل رات کو اڈنبرا، وہان سے منچسٹر، ۳ مئی کو کیمبرج اور واپسی کے بعد ۵ کو پیرس غرض

ایک چکر ہے مرے پانون مین زنجیر نہین

گو میری مصروفیت وفد کے دوسرے ارکان، محترم محمد علی و سید حسین صاحب سے بہت کم ہے، پھر بھی اتنی کہ اپنا وعدہ پورا نہ کرسکا، جس کی معافی چاہتا ہون، اس دوران مین اس ایوانِ حکومت مین جس کا نام انڈیا آفس ہے تین چار دفعہ جانے کا اتفاق ہوا،

Marfat.com

اس عمارت مین جہان سیکڑون حقیقی و مجازی زیارت گاہین ہین [illegible]

انڈیا آفس لائبریری ہے، یہ لائبریری اسی عمارت کے ایک گوشہ مین واقع ہے [illegible]

ہندوستان کی علمی تاریخ کا مرقع ہے، ایک گول بلڈنگ ہے جو دار المطالعہ کا کمرہ [illegible]

ایک پہلو مین کتب خانہ ہے، دوسرے پہلو مین کئی چھوٹے چھوٹے کمرے ہین [illegible]

کے مہتممون کے دفتر ہین، مسٹر اسٹوری جو پہلے علی گڈہ کالج مین عربی پروفیسر تھے

اسسٹنٹ لائبریرین ہین، ڈاکٹر آرنلڈ جو کسی زمانہ مین علی گڈہ کے گذشتہ علمی دور کے

ممبر تھے وہ گو لائبریری سے تعلق نہین رکھتے، لیکن انڈیا آفس سے متعلق ہین، مین ان

بزرگون کا ممنون ہون کہ انھون نے لائبریری کے دیکھنے مین ہر طرح مدد دی،

اس لائبریری مین عربی فارسی، اردو، سنسکرت، بنگالی، گجراتی، ہندی کتابون کا

بڑا ذخیرہ ہے، عربی اور فارسی کی بعض نادر قلمی کتابین نظر سے گذرین، قطعات کا ایک

مجموعہ یہان دیکھا جو کبھی ممتاز محل بیگم کی ملک تھا، یہ وہی ممتاز محل ہین جو شاہجہان کی

بیوی تھین اور جن کے غیر فانی نام کو تاج محل ہمیشہ زندہ رکھیگا،

تصویرون کا ایک مرقع مجھے دکھایا گیا جو دارا شکوہ کی ملکیت مین تھا، اس [illegible]

کے مختلف عہد کی، بچپن، تعلیم، جوانی کی تصویرین ہین، کوفی خط مین لکھا ہوا قرآن [illegible]

نسخہ دیکھا جو نہایت عتیق نسخہ تھا، یہ نسخہ قدیم عربی [illegible]

خالی ہے، مجھے ہندوستان مین تاریخ فیروز شاہی [illegible]

مگر افسوس کہ کتاب کی نوعیت کی نسبت [illegible]

Marfat.com

اس وقت سرسری طور سے مین کتبخانہ کی اردو کتابون کے ذخیرہ[1] کا ذکر کرنا چاہتا ہون انڈیا آفس لائبریری تقریبًا اسی وقت سے قائم ہے، جب سے اردو نے اپنی ترقی کا آغاز کیا ہے، اور اگلے انگریزون کو چونکہ اپنی نئی حکومت کی تازہ ترین زبان سے غیر معمولی دلچسپی تھی، اس لئے اس لائبریری کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اُردو کی قدیم ترین کتابین جو ہندوستان مین ناپید ہین، وہ یہان موجود ہین، اردو کی مطبوعہ کتابون کی فہرست ایک جلد مین جو ۴۰۰ صفحات پر مشتمل ہے، چھپی ہے، اس فہرست کو بلوم ہارٹ صاحب (J. F. Blumhardt) نے مرتب کیا ہے، یہ اردو کے فاضل ہین اور کسی زمانہ مین ہندوستان بھی رہ چکے ہین، قلمی کتابون کی فہرست بھی اُن کے زیر تحریر ہے، مسٹر اسٹوری نے اس کا مسودہ خاص طور سے منگوا کر دکھایا، مگر چونکہ بلوم ہارٹ صاحب خود موجود نہ تھے، اس لئے ان کے بلا اجازت اس مسودہ سے فائدہ نہ اٹھا سکا،

بہرحال مطبوعہ اردو کتابون کی اہمیت بھی یہان میری نگاہ مین کچھ کم نظر نہ آئی اور تھوڑی دیر کے لئے مجھے مغرور ہونا پڑا کہ الحمد للہ ہماری زبان بھی اتنی ترقی پا چکی ہے، کہ تین سو صفحون مین اس کی فہرست تمام ہوئی ہے، یہ فہرست سنہ ۱۹۰۰ء مین چھپی ہے، اس لئے موجودہ بیسوین صدی کی کتابین اس مین شامل نہین ہین، اس فہرست کو دیکھکر یہ تعجب ہوا کہ اردو زبان غدر کے پہلے ہی سے ایک علمی زبان بن رہی تھی، دوسری بات یہ نظر آئی کہ اس زبان کو علمی زبان بنانے مین مسلمان اور ہندو دونون اہلِ قلم کا برابر کا

[1] انگلستان مین اردو کتابون کے ذخیرہ کے متعلق یہ پہلی اطلاع ہندوستان مین شائع ہوئی، ”س“

Marfat.com

ساجھا ہے، یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوستانی یونیورسٹیوں کی تاریخ نے ہندوستان کو دو حصوں میں منقسم نہیں کیا تھا، بلکہ جب صرف ایک سالم اور متحد ہندوستان موجود تھا،

بہرحال اردو کتابوں کی یہ فہرست، جو صرف مطبوعہ کتابوں پر مشتمل ہے، پر مبنی ہے، علوم و فنون، تاریخ و جغرافیہ، ادبیات، کتب تعلیمی، الہیات، ہر ایک عنوان کے تحت میں حسب ذیل تقسیمات ہیں،

۱۔ علوم و فنون

۱	زراعت و نباتات،	۱۰	قانون
۲	صنعت و حرفت،	۱۱	انگریزی قانون،
۳	ہیئت و نجوم،	۱۲	ہندو قانون،
۴	علم الطبخ،	۱۳	اسلامی قانون،
۵	نیرنگ و طلسمات،	۱۴	منطق و فلسفہ،
۶	علم المنزل و قواعد صحت،	۱۵	طب و تشریح،
۷	نقشہ کشی،	۱۶	علم [illegible]
۸	اخلاق،		
۹	ورزش و سپہگری،		

Marfat.com

۱۹	علم اسنہ ،	۲۲	علم المعانی والبیان ،
۲۰	طبعیات ،	۲۳	اجتماعیات ،
۲۱	معاشیات ،	۲۴	طب حیوانات (بیطاری)

۲۔ تاریخ و جغرافیہ

۱	عام سوانحمریاں ،	۶	جغرافیہ و تقویم البلدان (ٹاپوگرافی)
۲	سوانح محمد صلعم ،	۷	عام تاریخ ،
۳	سوانح ائمہ کرام ،	۸	مقامی تاریخ ،
۴	حالات قبائل و فرق	۹	سفرنامہ ،
۵	علم الانساب ،		

۳۔ ادبیات

۱	دواوین ،	۶	عام شاعری ،
۲	ڈراما ،	۷	تذکرۂ شعراء ،
۳	خطوط و مکاتیب ،	۸	مذہبی شاعری ،
۴	انتقاداتِ ادبیہ ،	۹	مذہبی ہندو شاعری ،
۵	شاعری ،	۱۰	مذہبی اسلامی شاعری ،

Marfat.com

۱۱	محاورات و امثال،	۱۳	قصص منظومہ،
۱۲	قصص و افسانہ،	۱۴	قصص منثورہ

۴- تعلیمی کتابیں

۱	قواعد،	۱۱	علم جبر و مقابلہ،
۲	قواعد عربی،	۱۲	علم الحساب،
۳	قواعد برگسنا (پشتو)	۱۳	علم حساب الکلیات والجزئیات
۴	قواعد انگریزی،	۱۴	اقلیدس،
۵	قواعد ہندی،	۱۵	علم المساحۃ،
۶	قواعد ہندوستانی (اردو)	۱۶	علم وزن و پیمائش،
۷	قواعد کشمیری،	۱۷	علم المخروطات والاشکال،
۸	قواعد فارسی،	۱۸	علم المثلثات،
۹	علم الخط،	۱۹	ابتدائی تعلیمی کتابیں (ریڈرس)
۱۰	ریاضیات،	۲۰	انتخابات،

۵- الہیات

۱	براہمنی اور لامذہبی،	۳	عیسائی
۲	بودھی،	۴	بائبل،

Marfat.com

۵	بائبل لٹریچر،	۱۲	جینی مذہب،
۶	تاریخِ کلیسا،	۱۳	اسلام،
۷	تعلیمات،	۱۴	عبادات،
۸	ادعیہ و مزامیر،	۱۵	عقائد،
۹	قصص،	۱۶	قرانیات،
۱۰	مناظرہ و موازنۂ ادیان	۱۷	حدیث،
۱۱	ہندو مذہب،	۱۸	سکھ مذہب،

۶۔ متفرقات

۱	تعلیمات،	۴	مجموعہائے تقریر و مضامین،
۲	تعلیم النسوان،	۵	رسائل موقت الشیوع،
۳	تعلیم الصبیان،	۶	رودادِ مجالس،

ذیل مین ان چھ عنوانون مین سے چند کتابون کے نام، مصنف کے نام اور تاریخ
طبع اور مقامِ طبع لکھے جاتے ہین، اس انتخاب مین قصداً صرف وہی کتابین لی ہین جو
غدر سے پہلے یا اس کے بعد کسی قریب زمانہ مین لکھی گئی ہین، قصص و منظومات کو ہاتھ
نہین لگایا ہے، کہ ہر شخص جانتا ہے، کہ اردو مین ان کا بڑا ذخیرہ ہے، صرف علمی کتابین
لی ہین، ان پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ علومِ جدیدہ کی مختلف شاخون
مین کس تیزی سے اردو اس وقت تک ترقی کر رہی تھی، جب تک وہ سارے

Marfat.com

ملک کی متحد زبان تھی، اور نفاق قومی سے ناآشنا تھی،

فن زراعت

۱ چاے لگانے کی کتاب۔ ۰۰ ۷ صفحہ، مطبوعہ لاہور ۱۸۵۴ء،

۲ گنگا کی نہر، مترجمہ سدا سکھ لال از انگریزی صفحہ ۴۲، ۱۸۵۴ء، مطبوعہ آگرہ،

۳ کھیت کرم، مصنفہ کالی راے، تین حصے، دہلی ۱۸۴۶ء و ۱۸۴۹ء و ۱۸۵۰ء،

۴ پندنامۂ کاشتکاری، مصنفہٗ موتی لال، آگرہ ۱۸۵۲ء،

۵ علم الفلاحۃ، رابرٹ اسکاٹ برن صفحہ ۲۵۲، علی گڈہ ۱۸۶۵ء،

۶ علم الفلاحۃ، میجر کاربرٹ، الہ آباد ۱۸۶۹ء،

۷ ریشم کا کیڑا، موتی لال، لاہور ۱۸۵۳ء،

۸ تجربۂ ملخ، غلام نبی، میرٹھ ۱۸۶۵ء،

۹ توصیف زراعت، کلب حسین خان، آگرہ ۱۸۴۳ء

سائنٹفک کتابیں

۱ بحر الحکمت، (اسٹیم انجن کا بیان) ریورنڈ پارکن، ۱۸۴۰ء لکھنؤ

۲ بخار کی کل، ” اشرف اللہ ۱۸۵۵ء بنارس

۳ نور النواظر، احمد علی،

Marfat.com

۴	علم تعمیر، کالی پرستا اور سید علی، ۱۸۷۳ء پٹنہ،
۵	قانونِ انطباع، (چھاپہ) سیتل سنگھ دہلی ۱۸۴۳ء،

نجوم و ہیئت کی کتابیں

۱	خلاصۂ نظام آسمانی، پنڈت واسی و ہیرا، آگرہ، ۱۸۵۲ء،
۲	مفتاح الافلاک، عبد السلام، کلکتہ ۱۸۳۳ء صفحہ ۲۴۲،
۳	نظامِ آسمانی (انگریزی مع ترجمۂ ہندوستانی) کلکتہ ۱۸۳۶ء،
۴	مختصر احوالِ نظامِ آسمانی، ۱۸۴۰ء، آگرہ،
۵	مختصر دقائق النجوم، بڑے صاحب گھاٹے، مدراس ۱۸۴۸ء،
۶	اصول علم ہیئت، رام چندر، دہلی ۱۸۴۸ء، صفحہ ۳۲۵،
۷	علم ہیئت، مترجمہ لفٹنٹ میلس، لکھنؤ ۱۸۳۲ء،

جغرافیہ

۱	ترجمۂ مراصد الاطلاع، (عربی) در اردو، عبد المومن ۶۲-۱۸۶۱ء پورٹ بلیر، ۳ جلد
۲	فتح گڈہ نامہ، (احوال ضلع فتح گڈہ) کالی رائے، دہلی ۱۸۴۹ء صفحہ ۲۰۴،
۳	علم جغرافیہ، مترجمہ میر غلام علی، کلکتہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۲۲۰،
۴	جغرافیۂ عالم، دہلی، ۱۸۵۳ء صفحہ ۱۰۹،

Marfat.com

۵	خلاصۂ علم الارض، (مع انگریزی) کلکتہ ۱۸۴۲ء
۶	خلاصۃ الجغرافیہ، آگرہ، ۱۸۵۴ء،
۷	مرآۃ الاقالیم، کلکتہ، ۱۸۳۶ء صفحہ ۱۰۰،
۸	مختصر بیان جغرافیۂ ہند، پنڈت چنتامنی کانپور ۱۸۶۶ء،
۹	جغرافیہ کا پہلا رسالہ، مترجم از انگریزی، میر غلام علی، مدراس ۱۸۵۳ء،
۱۰	جغرافیۂ ہند از انگریزی، پنڈت سواروپ نرائن و سیواروپ نرائن دہلی [illegible]

طبعیات

۱	عجائب روزگار، رام چندر دہلی ۱۸۴۷ء،
۲	بجلی کی ڈاک، جے، ڈبلو، بیل، آگرہ، ۱۸۵۴ء،
۳	ہوا کا بیان، بدری لال، بنارس ۱۸۵۴ء،
۴	علم حکمت، (میکنکس) چارلیس فنک، کلکتہ، ۱۸۴۳ء صفحہ ۱۳۰۱،
۵	معدنیات، جواہر لال، آگرہ، ۱۸۵۵ء،
۶	خلاصۃ الصنائع، (ترجمہ از انگریزی) بھولا ناتھ، آگرہ، ۱۸۵۲ء صفحہ ۱۱۲،
۷	مرآۃ العلوم، ہری ورمن لال، بنارس، ۱۸۶۹ء،
۸	رسالۂ مقناطیس، ترجمہ از انگریزی، سید کمال الدین، دہلی [illegible]
۹	تحصیل فی جر الثقیل، سید احمد خان [illegible]

Marfat.com

۱۰۔ اصول علم طبعی، ترجمہ از انگریزی اجودھیا پرشاد و سیوا پرشاد، دہلی ۱۸۴۴ء صفحہ ۱۶۹

۱۱۔ اصول جر الثقیل، محمد احسن، بنارس ۱۸۵۴ء،

۱۲۔ اصول قواعد مائیات، ترجمۂ انگریزی، اجودھیا پرشاد، دہلی ۱۸۵۱ء صفحہ ۲۶۴

۱۳۔ مقاصد العلوم، ترجمۂ انگریزی، سید محمد میر ۱۸۴۱ء کلکتہ،

۱۴۔ دائرۂ علم (نیچرل فلاسفی)، محمد کرم بخش، لکھنو ۱۸۶۶ء،

معاشیات (پولیٹکل اکانومی)

۱۔ ترجمۂ معاشیات مل، وزیر علی دہلی ۱۸۴۴ء صفحہ ۱۸۰۱۴،

۲۔ اصول علم انتظام مدن، ترجمۂ انگریزی، دھرم نراین، دہلی ۱۸۴۶ء،

۳۔ اصول سیاست مدن، دھرم سہما، علی گڈھ ۱۸۶۹ء،

۴۔ علم انتظام مدن، ترجمۂ انگریزی، ناسو ولیم سینیر، علی گڈھ ۱۸۶۱ء،

علم معاشرت

۱۔ اقبال فرنگ، بیان عادات و آداب و احوال فرنگ، نواب اقبال الدولہ بہادر، کلکتہ ۱۸۳۴ء،

۲۔ دستور عمل مواصلات شادی و غمی، چراغ شاہ ملتانی ۱۸۶۸ء،

۳۔ اشتہار کمیٹی، درباب تخفیف مصارف شادی، آگرہ ۱۸۶۸ء،

Marfat.com

۴- ترجمہ ضوء الاشارہ [illegible]

۵- ضوء الاشارہ [illegible]

[illegible]

۱- ترجمۂ شمسیہ، مولوی سید محمد [illegible]

۲- میزان العلوم، سید محمد [illegible]

۳- خلاصۃ المنطق، دیبی پرشاد [illegible]

لائبریری کے بند ہونے کا وقت آگیا [illegible]

ورنہ جی تو چاہتا تھا کہ اس [illegible]

کرسکتا۔

Marfat.com

انجمن اردوئے معلیٰ کے چند سوالون کے جواب

"دسمبر ۱۹۲۵ء مین علی گڈھ یونیورسٹی کی جوبلی منائی گئی تھی، اس تقریب سے ہمارے دوست پروفیسر رشید احمد صاحب صدیقی نے اردو سے دلچسپی رکھنے والے چند صاحبون کے پاس اردو کی ترقی کے متعلق کچھ سوال لکھ کر بھیجے تھے، اور ان کا جواب مانگا تھا، مین نے ان کا جو جواب لکھا وہ موصوف نے جنوری ۱۹۲۶ء کے سہیل مین چھاپا تھا، اس وقت اس جواب مین جو تجویزین پیش کی گئی تھین وہ اس وقت انوکھی معلوم ہوتی تھین، مگر اب چودہ برس کے بعد دیکھئے کہ ان مین سے کتنی تجویزون پر زمانہ نے عمل کرادیا، اور اب کتنی باقی ہین،

یہ جوابی مضمون شروع کی تمہیدی سطرون، اور آخر کے غیر اہم سوالون کو چھوڑ کر مندرجِ ذیل ہے، سوالات یہ تھے۔

۱- اردو مین ہندوستان کی مقبول اور مشترک زبان بننے کی کہانتک صلاحیت ہے، اور یہ مقصد کس طور پر حاصل ہو سکتا ہے،

۲- اردو کو دنیا کی سنجیدہ اور علمی زبانون کی سطح پر لانے کیلئے آپ کیا تجاویز پیش کرتے ہین،

Marfat.com

۳۔ ہندو مسلم تعلقات کو خوشگوار یا ناخوشگوار رکھنے یا بنانے مین اردو کا کہان تک دخل ہے، کیا آپ کوئی ایسی تجویز پیش کرینگے جو اس کشاکش کا بطریق احسن ازالہ انسداد کر سکے،

۴۔ کیا ایسی مرکزی انجمن یا اکاڈیمی کی ضرورت ہے اور اس کا قیام ممکن ہے جو عام طور اردو کے لئے مفید ہو، اور اسکی رہنمائی کر سکتی ہو، اگر اس کا جواب اثبات مین ہے تو اسکو قائم اور کامیاب بنانے کے لئے آپ کی تفصیلی تجاویز کیا ہونگی،

عبارت مین کہین کہین لفظی اصلاحین کی گئی ہین،

ہندوستان کا عموماً یہ حال رہا ہے کہ جس صوبہ مین جو راج بنا، اور جہانتک وہ وہین کی بولی اس ملک کی زبان بنی اور پورے راج مین پھیل گئی، جب اس صوبہ کی سلطنت مٹ کر دوسرے صوبہ کی سلطنت قائم ہوتی تو پھر اس دوسرے صوبہ کی زبان کو عمومی حیثیت حاصل ہو جاتی تھی، اس طرح ہندوستان مین جس طرح صوبون کی کا نشیب و فراز بدلتا رہا، اسی طرح زبانون کا بھی اتار چڑھاؤ ہوا کیا، اس طرح ہندوستان مختلف زمانون مین مختلف زبانون کو ہندوستان کی عام زبان بننے کا فخر حاصل ہوا آئے تو یہ درجہ فارسی کو حاصل ہوا، اسی کے ساتھ پنجاب، دہلی، اودھ، بہار، اور مرشد آباد وغیرہ مین جہانتک ان کی ادبی سلطنت رہی، وہان کے رہنے والے مل کر عام بول چال، خرید و فروخت، وعظ و نصیحت، سمجھانے بجھانے کے ملنوبہ زبان اختیار کرنے پر مجبور ہوئے جس کا ابتدائی نام ہندی

مسلمانون کے بعد انگریزون کی سلطنت آئی تو ان کو بھی پورے ملک کے لئے ایک مشترک زبان کی ضرورت محسوس ہوئی اور انھون نے ہندوستانی کے نام سے اس کو اور فروغ دیا،

(الف) الغرض اوپر کی سطرون سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہندوستان کا ملک ہمیشہ ایک مشترک اور عام زبان کا محتاج رہا ہے، اور اس کی وہ زبان سیاسی انقلابون کے ساتھ بدلتی رہی ہی،

(ب) ہندوستان کی حیثیت ایسی مختلف قومون کے وطن کی ہے جن مین ہر ایک کی زبان دوسری سے مختلف ہے اس لئے ایسے ملک کی کوئی دائمی مستقل اور مشترک زبان اگر بن سکتی ہے، تو وہی جو ہندوستان کی مختلف بولیون کا مجموعہ اور سب قومون کے باہمی میل جول کا نتیجہ ہو،

(ج) تصنیفات کی کثرت، مطبعون کے رواج، اخبارات کی اشاعت، ریلون کی وسعت اور سفر کی آسانیون نے پہلے سے بہت زیادہ اس ملک مین ایک مشترک زبان کی ضرورت ظاہر کر دی ہے،

(د) چونکہ مختلف قومون کا باہمی میل جول ہی اس زبان کی پیدائش کا سبب ہے، اس لئے خود بخود جہانتک ریلون کی لائینین بچھتی جاتی ہین، یہ مشترک زبان کسی نہ کسی بھیس مین موجود ہے،

اس وقت ہندی نام کوئی بول چال کی زبان کسی صوبہ کی نہین ہے، موجودہ

Marfat.com

اردو اور ہندی میں جو فرق ہے وہ افعال اور حروف کا نہیں ہے بلکہ صرف اسما کا

ہے، یہ اسما ہر قوم اور صوبہ کے حسب حال کچھ نہ کچھ بدلتے ہی رہیں گے، مگر پھر بھی

وہ اردو ہی رہے گی، اور وہی ہندوستان کی مشترک زبان بن سکتی ہے، ثبوت کے لئے

نظری اور منطقی دلیلوں کی ضرورت نہیں، بلکہ خود عملی واقعہ اس کی دلیل ہے، پشاور

سے لے کر تم بمبئی تک سفر کرو، پھر کراچی سے لیکر ہمالیہ تک آؤ، ہر اسٹیشن پر ہر قلی سے

خوانچہ فروش سے، ہر دوکاندار سے، ہر ساتھی سے، ہر گاڑی والے سے اگر تم اس صوبہ

کی خاص زبان نہیں جانتے، تو یہی ہندوستانی زبان تمھاری رفیق ہے، اور وہی ہر جگہ

تمھاری زبان سے نکلتی ہے اور نکلے گی، اس لئے معمولی کاروبار اور بول چال کی حیثیت

سے تو وہ اس وقت بھی ہندوستان کی مشترک زبان ہے، جو کچھ بحث ہے وہ یہ ہے

کہ اس کو ہندوستان کی ساری قومیں اپنی علمی اور تعلیمی مشترک زبان مان لیں،

اس وقت اردو کی حالت یہ ہے کہ جہاں تک عام اور مشترک ضرورت کا تعلق

ہے، وہ ہندوستان کی مختلف بولیوں والی قوموں کے درمیان جان پہچان اور

بول چال کا رشتہ بنی ہوئی ہے، ہندوستان کی تمام بڑی بڑی قومیں ہندو مسلمان

سکھ، عیسائی اگر وہ انگریزی نہ جانتی ہوں تو یہی سب کے کام آتی ہے، مختلف صوبوں

کے مختلف بولیوں کے بولنے والے سفر میں جب اکٹھے ہوتے ہیں

تو یہی زبان ان کے درمیان کی کڑی ہوتی ہے، ہندوستان کی کسی قوم کو لو اور وہ

جس صوبہ میں رہتے ہیں گو ان کی مادری زبان ...

ان کی دوسری عمومی زبان یہی اردو ہے، اور وہی ان کے جلسون اور مجمعون کی زبان ہے، اس لئے مسلمانون کی آبادی کا جہانتک تعلق ہے، وہ ہندوستان کی عام زبان ہے، جن مقامات مین وہ نہین بولی جاتی وہان وہ سمجھی ضرور جاتی ہے، مدراس، بمبئی اور بنگال سے جہان کی وہ مادری زبان نہین، اردو اخبار اور رسالے برابر نکل رہے ہین، ہندوستان سے باہر ان تمام مقامات مین وہ پائی جاتی ہے، جہان کسی ہندوستانی کا قدم پہنچا ہے، ہندوستان سے نکلا ہوا کوئی جہاز جس جس بندرگاہ سے عام طور سے گذرا کرتا ہے ہر جگہ اردو کا قدم مضبوط گڑ گیا ہے، جہان جہان ہندوستانی نوآبادی قائم ہے یہ زبان ان کے دم کے ساتھ ہے، افریقہ کے مختلف حصون اور عرب کے مختلف بندرگاہون مین وہ بولی جاتی ہے یہانتک کہ سویز تک اس کی نہر جاری ہے، سنگا پور، مالدیپ، رنگون، جاوا، چین، افغانستان تک اس کا تھوڑا تھوڑا نشان ملتا ہے، ان واقعات سے یہ ثابت ہوگا کہ گو زبان سے کتنا ہی انکار کیا جائے مگر یہ ماننا پڑے گا کہ وہی ہندوستان کی مشترک اور عام زبان کی حیثیت رکھتی ہے، اور یہی ایک زبان ہے جو آیندہ ہندوستان کی علمی اور تعلیمی زبان آسانی سے بنائی جاسکتی ہے،

اس وقت کوئی ایسا عقلمند ہندوستان مین نہین جو اس ملک کے لئے ایک عام اور مشترک زبان کی ضرورت سے انکار کرے، اگر ہندوستان کو ایک قوم بننا ہے، تو مقامی زبانون کے سوا ایک نہ ایک عام زبان اس کو بنانی پڑیگی،

Marfat.com

اور جب یہ زبان اس حد تک پھیل چکی ہے اور ... [illegible]

زبان کو اسی حد تک پھیلانے اور پہنچانے میں کوئی دوسری قوم کیوں اپنا [illegible]

روپیہ اور اپنی محنت صرف کر رہی ہے حالانکہ تجربہ ہے کہ جس چیز کو وہ پھیلا رہی [illegible]

اسی زبان کی ایک کم ترقی پائی ہوئی شکل ہے۔

شہروں اور دیہاتوں کی زبانیں بے شبہ مختلف ہیں لیکن یہ اختلاف ادنیٰ اور اعلیٰ [illegible]

شہروں کا تعلق ہے، اردو ہی زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے اور اسی کے فعل [illegible]

اور اسم بولے جاتے ہیں، دیہاتوں کا جہاں تک لگاؤ ہے وہاں ان صوبوں [illegible]

جہاں کی علمی و ادبی بلکہ مادری زبان اردو ہے، مختلف فعلوں اور اسموں کی [illegible]

اردو بولی جاتی ہے، اور وہ ہر جگہ کی علیحدہ ہے، اودھ کی دیہاتی زبان [illegible]

کمشنری کی دیہاتی زبان، آرہ کی دیہاتی زبان، چھپرہ کی دیہاتی زبان [illegible]

کی دیہاتی زبان، خاص بہار کی دیہاتی زبان، اسی طرح اطراف دہلی کی دیہاتی [illegible]

اطرافِ سہارنپور کی دیہاتی زبان، علی گڑھ کی دیہاتی زبان ایک دوسرے سے

بالکل علیحدہ ہے، حالانکہ ان تمام مقاموں کی علمی تعلیمی مجلسی بلکہ مادری زبان [illegible]

اردو ہے، تو اگر ان ہی دیہاتی زبانوں کو ہندی کہہ کر ملک کی عام زبان بنانے کی

کوشش ہے تو سوال ہوگا کہ کس مقام کی دیہاتی زبان [illegible]

ہندوستان کے باہر بھی دنیا کے ہر ملک میں [illegible]

عام علمی تعلیمی ادبی اور مجلسی زبان [illegible]

Marfat.com

الغرض اردو کے عام اور مشترک زبان بنائے جانے پر دلیلیں یہ ہیں،

۱- ہندوستان جیسے مختلف ذاتوں، قوموں اور بولیوں کے ملک میں اردو ہی جیسی ملی جلی بولی، عام اور مشترک زبان بن سکتی ہے،

۲- یہ زبان ہندوؤں اور مسلمانوں کے میل جول سے بنی، اور ان کی دوستی و محبت کی دائمی یادگار ہے، اس یادگار کو مٹانا سیاسی حیثیت سے حد درجہ خطرناک ہے،

۳- اس کو پشاور سے لے کر بنگال کی سرحد، سی پی کے قلب اور دکن کے گوشوں تک سب ہندو مسلمان بولتے ہیں، اس لئے آسانی سے وہ پورے ملک کی مادری نہیں تو کم سے کم علمی اور تعلیمی زبان بن سکتی ہے،

۴- سات کروڑ مسلمانوں کا جہاں تک تعلق ہے وہ اس وقت بھی ہر صوبہ میں ان کی عام اور مشترک زبان ہے، ہر صوبہ میں ان کے اخبارات، پریس، کتابیں اور رسالے اسی زبان میں ہیں اور وہی ان کی تعلیم اور تقریر کی زبان ہے،

۵- جن صوبوں کی یہ مادری زبان نہیں وہاں بھی وہ عموماً بولی اور سمجھی جاتی ہے، اس لئے اس کو وہاں اور ترقی دینا کچھ زیادہ مشکل نہیں،

۶- ایک زبان جس نے ملک میں عام اور مشترک حیثیت یہانتک حاصل کر لی ہو، اس کو اب مٹا کر دوسری زبان کو رواج دینے کی کوشش اگلے بزرگوں کی صدیوں کی محنت پر پانی پھیر دینا ہے،

۷- جہانتک بیرون ہند کا تعلق ہے، یہی زبان ہندوستان کی عام زبان سمجھی

Marfat.com

جاتی ہے، اس لئے اس کو مٹا دینے یا بدل دینے کی کوشش میں جو ...
نئی زبان سے آشنا کرنے کے لئے محنت کرنا ہو،

۸- یہ ایک ایسی زبان ہے جو صرف ہندوستان بلکہ آس پاس کے ...
ایشیائی اور مشرقی ملکوں کی زبانوں سے بھی متعلق ہے، افغانستان، ایران، ...
عرب، عراق، شام، مصر وغیرہ ملکوں کے لوگ نہایت آسانی سے اس کو سیکھ ...
ہیں اور سیکھتے ہیں، اس لئے اگر یہ ہندوستان کی عام اور مشترک زبان مان لی ...
تو اس کا نہایت امکان ہے کہ آئندہ وہ تمام ایشیا بلکہ سارے مشرق میں ...
کی زبان بنجائے اور یہ امر ہندوستان کی دائمی اور نہ مٹنے والی عزت کا سبب ...
اب سوال کے دوسرے ٹکڑے کا جواب دینا ہے، کہ اس کو مشترک ...
زبان بنانے کا کیا طریقہ ہے؟ اور یہ مقصد کس طور سے حاصل ہو سکتا ہے؟ اس ...
جواب تو یہ ہے کہ اردو ہماری کوششوں کے بغیر یہاں تک پہنچی ہے یعنی کسی ...
خاص کوشش اس کے لئے نہیں کی ہے، تاہم وہ پھیل رہی ہے اور پھیلتی جاتی ہے ...
یہ اس لئے کہ وہ فطرت کی طلب اور تقاضے کے مطابق ہے، ملک کو ایک ...
اور مشترک زبان کی ضرورت ہے، اور وہ اس ضرورت کی پیاس کو بجھاتی ...
اس خودرو ترقی کے علاوہ حسب ذیل دوسرے ذریعوں کو بھی اس کے لئے ...
جائے تو مناسب ہی،

۱- اردو کے ہمدردوں اور ہندی ... کوشش ...

Marfat.com

اس مین اُردو اور ہندی کی بحثون کے متعلق ہمدردی اور نیک نیتی کے ساتھ گفتگو اور سمجھوتہ ہو اور معلوم کیا جائے کہ وہ ہندی سے کیا مراد لیتے ہین ؟ اور ہم اُردو کو کیا سمجھتے ہین ؟ کیونکر دونون قومین ایک زبان کے پلیٹ فارم پر جمع ہو سکتی ہین اور دونون کے پاس اپنے اپنے دعوے کی کیا دلیلین ہین ؟

۲- مختلف صوبون کے اسکولون، کالجون اور مدرسون مین اردو ریڈنگ روم اور اردو کلب قائم کئے جائین جنمین داخلہ کی شرط یہ ہو کہ ان کو اردو بولنی پڑے گی۔

۳- چند جوان ہمت اصحاب ایسے کھڑے ہون جو کسی مرکزی انجمن کی طرف سے ہندوستان کے ان صوبون کا دورہ کرین جہان اردو بولی نہین جاتی، وہان جا کر اردو کی ضرورت لوگون کو سمجھائین۔ وہان کے مدرسون مین اس کی تعلیم کی طرف توجہ دلائین، اور اردو قرأت خانے اور کلب قائم کرین اور اردو رسالون، اخبارون اور کتابون کا شوق دلائین،

۴- سیاسی، مذہبی، اخلاقی اور ادبی کتابین اور قصہ کہانی کے چھوٹے چھوٹے رسالے لکھوا کر چھپوائین، اور ان کو نصاب مین داخل کرائین، اور لوگون کو مطالعہ کے لئے پیش کرین، ان کتابون اور رسالون کی تصنیف مین ان باتون کا خیال رکھا جائے۔

(الف) زبان صاف، شستہ اور سادہ ہو، جس مین موٹے موٹے عربی اور سنسکرت لفظون سے پرہیز کیا جائے، جہانتک ممکن ہو، فارسی اور عربی ترکیبون اور فارسی اضافت اور صفت موصوف اور عطف سے بچا جائے، اور عربی و فارسی جمعون کی جگہ اردو

Marfat.com

قاعدہ کے مطابق جمع بولیں، مثلاً کتاب و غیرہ کے بجائے ۔۔۔

کے بجائے کتابیں وغیرہ، اسی طرح سنسکرت کے حرف عطف وغیرہ ۔۔۔

(ب) فارسی، عربی اور سنسکرت کے بہت سے الفاظ ۔۔۔

چڑھ کر اردو لفظ بنگئے ہیں، لوگ کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو غلط ٹھہرا کر صحیح طور پر ۔۔۔

سنسکرت لفظ بولے جائیں، اسکی سختی سے مخالفت کیجائے،

(ج) اردو گرامر اور اردو سکھانے والی بول چال کی کتابیں بنگالی، تامل ۔۔۔

ملیالم، سندھی، گجراتی اور مرہٹی میں ان میں سے ہر زبان کے بولنے والوں کے لئے الگ الگ

لکھی جائیں اور ہر ایک میں اردو ڈکشنری بنائی جائے،

(د) ایک دو ایسے اخبار اور رسالے خاص اسی ضرورت سے آسان ۔۔۔

سادہ زبان میں نکالے جائیں، جو مبتدیوں کے کام آئیں اور وہ ان کو پڑھیں ۔۔۔

(ہ) کوشش کیجائے اور نمونے پیش کئے جائیں کہ آیندہ ہماری تحریروں ۔۔۔

نمونے یہ ہوں،

(و) اردو کی اس خوبی نے کہ اس میں ہر زبان کے لفظ آسانی سے ۔۔۔

ہیں، اس بات کا موقع دیدیا ہے کہ لوگ اس کی اس خوبی کو عیب ۔۔۔

ہر فرقے کو یہ عام اجازت دے دی گئی ہے کہ جتنے لفظ فارسی ۔۔۔

یا انگریزی کے وہ بڑھاتے جائیں وہ ۔۔۔

پلید ہو رہی ہے، اس کی روک تھام ۔۔۔

Marfat.com

(ز) اس کے لئے ہمارے خیال مین یہ کیا جائے کہ چند مسلمان اور ہندو اہل قلم مل کر اردو کا ایک ایسا لغت لکھین جسمین اردو کے قابل تمام کھرے لفظ چن لین، اور ان ہی کو دوسرے لفظون کے پرکھنے کا معیار بنائین،

(ح) اردو ہی کے چھپے ہوئے منی آرڈر، فارم اور کچہری کے کاغذات اور دوسرے سرکاری کاغذات استعمال کئے جائین اور اردو ہی مین خطون پر پتے لکھے جائین، شہرون پر بورڈ لگائے جائین، اسٹیشنون پر نام لکھے جائین،

(ط) ایسے معنون کے لئے جن کے لئے پہلے سے خاص اردو لفظ مل سکتا ہے، غیر زبان کا لفظ استعمال نہ کیا جائے، نیز یہ کہ اگر کسی غیر زبان کا کوئی لفظ اردو مین چل گیا ہے تو اس کو چھوڑ کر دوسرا نیا لفظ نہ بولا جائے، مثلاً کوئلہ کی مجلس کی جگہ "مجلس زغال"۔ ڈاک خانہ کی جگہ "پوسٹ آفس" یا "بوسطہ"۔ اسٹیشن کی جگہ "محطہ" پروگرام کی جگہ "برو غرام" وغیرہ،

اردو کو سنجیدہ علمی زبانون کی سطح پر لانے کی تجویزین یہ ہین:۔

(الف) اردو کی چھوٹی بڑی لغت کی کتابین لکھی جائین،

(ب) اردو مین انسائیکلو پیڈیا، بک آف نالج، اور جیوگرفیکل اور ہسٹاریکل ڈکشنری کے طریقے پر عام معلومات کو بڑھانے والی کتابین لکھی جائین،

(د) نئی علمی اصطلاحون کے بنانے کے لئے اب کسی نئی کوشش کے بجائے ہندو مسلمان اہل علم کی ایک ایسی انجمن بنائی جائے جو اردو کی موزونی کے لحاظ

Marfat.com

سے ان اصطلاحون پر نظر ثانی کرے جو دار الترجمہ حیدرآباد دکن یا ہندی سبھا یا دوسرون

نے بنائی ہین، اور ان دونون مین سے ان اصطلاحون کو چن لے جو ہندوستان کی عام

تعلیمی زبان کے مناسب ہو اور ان ہی کو رواج دیا جائے،

(ہ) غیر زبانون کی اہم کتابون کے ترجمے کئے جائین،

(و) مختلف مضمونون پر خود اردو مین کتابین لکھوائی جائین،

(ز) ایسے سرمایہ والے اشاعت گھر ہون جن کے پاس اچھا مشورہ دینے والا

اسٹاف ہو اور وہ اردو مصنفون سے حق تصنیف خرید لے اور اس کے صحیح چھاپنے

کا کام کرین یا جو کسی سلسلہ تصنیف کو کسی خاص علم اور فن کے متعلق ترتیب دلائین

(ح) ایسے اشاعت گھر ہون جو پچھلی چھپی ہوئی نہ ملنے والی کتابون کو برابر چھاپ

چھاپ کر بازارون مین لائین، آج اردو مین پچیس برس پہلے جو اچھی کتابین لکھی

گئی تھین وہ مشکل سے ملتی ہین،

(ط) سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ کوشش کیجائے کہ ملک کی عام مجلسون، مثلاً اسلامی

تعلیمی کانفرنس، کانگرس، لیگ اور تمام سرکاری کونسلون اور عدالتون کی زبانین

اردو ہون،

(ی) اس سے بڑھکر یہ ہے کہ کوشش کیجائے کہ وہی تمام ملک مین تعلیم کی زبان

قرار دی جائے کم از کم قومی یونیورسٹیون مین وہی تعلیم کی زبان قرار دیجائے، جامعہ عثمانیہ

نے اس راہ کو بہت کچھ آسان کر دیا ہے،

Marfat.com

(ل) یونیورسٹیون کے اعلیٰ مطالعہ و امتحان مین اردو کو بھی جگہ دی جائے اور بحیثیت ایک مستقل زبان کے اس کے لئے بھی سند رکھی جائے،

(۳)

تیسرے سوال کا طریقہ سوال صحیح نہین ہے، اس سوال کے لفظون سے یہ نکلتا ہے کہ اردو کی بنا پر ہندو اور مسلمانون کے تعلقات مین خوشگواری یا ناخوشگواری پیدا ہوئی، حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ ان کے تعلقات کی ناخوشگواری کی بنا پر زبان کا مسئلہ معرض بحث مین آیا، اور ہندؤن نے غلط فہمی سے اردو کو اکیلے مسلمانون کی قومی زبان قرار دیدیا، اس لئے ہندی اور اردو مین کشاکش ہے، اس کا حل یہ ہے کہ ہم اس سے مایوس نہین ہین کہ ہندی کے ہمدردون سے اردو کے ساتھ کوئی سمجھوتا نہین ہو سکتا، اسی کی کوشش کرنی چاہیئے، بحث لفظی ہے، کیونکہ روزمرہ کی بات چیت کے لحاظ سے اردو اور ہندی مین کوئی بڑا فرق نظر نہین آتا، آج سے چند سال پہلے ہندی اور اردو پریس سے جو تحریرین نکلتی تھین ان مین بھی کوئی نمایان فرق نہین تھا اب جیسے جیسے بعض مسلمان اہل قلم ایک نئی اردو عربی و فارسی کی بے جا آمیزش سے بنا رہے ہین، ہندو بھی سنسکرت سے ملاکر ایک نئی زبان بنانا چاہتے ہین،

ان دونون قومون کے تعلقات کی ناخوشگواری کے بعد ہندی تحریرون مین بالقصد سنسکرت کے ثقیل الفاظ استعمال کئے جانے لگے ہین، اور ہندؤن کی عام تقریرون مین سنسکرت کے اسی قسم کے الفاظ زیادہ سنے جاتے ہین، لیکن ہمارا خیال

Marfat.com

ہے کہ زبان کے مسئلہ مین یہ کشاکش موجودہ ناخوشگوار زمانہ [illegible]

ہے کہ جب یہ حالات سدھر جائین گے، تو ہندؤن مین سنسکرت الفاظ [illegible]

مین وہ غلو باقی نہ رہے گا، جو اس وقت ہے، اس لئے زبان کی حیثیت سے اردو

اور ہندی مین کوئی نمایان اور بہت زیادہ واضح امتیاز آیندہ قائم نہ رہیگا،

(۴)

ابھی مرکزیت کے سوال سے گریز کیجئے، اس کا فیصلہ طبائع اور رجحان پر موقوف ہے

جس اکاڈیمی یا بزمِ علمی کے خدمات زبانِ اردو کے لئے زیادہ مفید ثابت ہون گے، وہ

خود بخود اپنی مرکزیت حاصل کرے گی، ہان آپ مرکزیت کے تصور سے خالی الذہن

ہوکر (ورنہ آپس مین منازعات کے چھڑ جانے کا امکان ہے) ایک ایسی علمی انجمن بنا سکتے

ہین، جو جواباتِ مندرجۂ سوالات نمبر ۱ و نمبر ۲ کو بہتر سے بہتر طریقہ سے عملی جامہ پہنا سکے

اس انجمن کے کام یہ ہون،

الف، ہندوستان کے اعلیٰ پایہ مصنفون کے خدمات حاصل کر کے ان کی

تصنیفات کو شائع کرنا،

ب۔ مختلف کالجون اور اسکولون کے طالب علمون کے ذوقِ سلیم کا اندازہ

لگا کر ان مین سے کچھ کو تصنیف و تالیف، ماہوار رسالون اور اخبارون کی ادارت

کا کام کرنے اور دوسری ادبی خدمتون کے لئے [illegible] ان کے لئے ان سے [illegible]

لگا کر ان کو وظیفہ دینا،

Marfat.com

ح - جن صوبون مین اُردو مروج نہین، وہان اس کو رواج دینے کے لئے ایسے اشخاص پیدا کرنا جو تکلیفین اٹھا کر وہان جائین، اور تحریرون، تقریرون، اور عام گفتگوؤن کے ذریعہ سے لوگون کو ایک عام مشترک زبان کی ضرورت جتائین ان کو اردو سکھائین، وہان سے ایسے اشخاص ان صوبون مین لائین، جو یہان اردو سیکھین اور اپنے ہان جا کر اس کو پھیلائین، اردو سکھانے کے رات کے مدرسے اور گشتی کتب خانے اور قرأت خانے جگہ جگہ قائم کرین جنمین ہفتہ یا مہینہ مین ایک دفعہ عام فہم اُردو مین تقریرین کیجائین یا تحریرین پڑھی جائین،

(سہیل علی گڈھ، جنوری ۱۹۲۶ء)

Marfat.com

ہاشم علی کا مجموعۂ مراثی

۱۹۳۱ء

"یہ مضمون ہندوستانی ایکاڈیمی الٰہ آباد کی دوسری ادبی کانفرنس میں جو اپریل
مین الٰہ آباد مین ہوئی تھی، پڑھا گیا تھا،

اردو کی جاے پیدایش بننے کا فخر خواہ ہندستان کے کسی گوشہ کو حاصل ہو لیکن
کسی شبہہ کی گنجایش نہین کہ دکن ہی وہ سرزمین ہے جہان اردو شاعری کا بیج بویا
گیا، اور اس نے پودا بنکر نشو ونما حاصل کی، شمالی ہند کے رہنے والون نے جب
پودے کے پھل پھول اور بوباس کو دیکھا، تو بے اختیار اس کی آبیاری کو آمادہ ہو
اور چند روز کے بعد اس کی قلم اپنی سرزمین مین لگا کر اس کو سدا بہار بنادیا، قائم کے
تک اردو کو دکنی کا طعنہ سننا پڑتا تھا۔

قائم! مین غزل طور کیا ریختہ ورنہ | اک بات لچر سی بزبان دکنی تھی

تاریخ اردو کی نئی تحقیقات نے یہ ثابت کیا ہے، کہ اردو نظم نے دلی کے
طاؤسی کے بجاے دکن کے چتر ومند کے [illegible]
نے سنہ ۹۱۸ھ مین جب قطب شاہی حکومت [illegible]

Marfat.com

تینون مین شیعیت اور تفضیلیت کی اشاعت ہوئی، ساتھ ہی عزا اور میلاد کی مجلسین قائم ہونے لگین جنمین محتشم کاشی وغیرہ کے فارسی بندون کے ساتھ ملک کی دیسی زبان مین بھی مرثیہ پڑھنے کا رواج ہوا،

یہ بات اردو زبان کی تاریخی شہادتون سے ثابت ہے کہ اردو مین عشق و محبت کی داستان سرائیون سے پہلے مذہبی نظمون کی ترانہ سنجی پیدا ہوئی، چنانچہ سلطان قلی اور اس کے بھتیجے محمد علی قطب شاہ، اور دوسرے شعرا شجاع الدین نوری اور نصرتی وغیرہ نے مرثیے لکھے، لیکن غالباً مرثیون کی صنف مین سب سے زیادہ جو شخصیت نمایان ہو وہ ہاشم علی برہان پوری کی ہے،

ہاشم علی برہان پوری کے مجموعۂ مراثی کا نام دیوان حسینی ہے، شاہان اودھ کے کتبخانہ مین اس کا ایک نسخہ تھا جس کا ذکر اسپرنگر کے کیٹلاگ مین ہے، انگلینڈ مین اڈنبرا یونیورسٹی کے کتب خانہ مین اس کا ایک نسخہ ملتا ہے جس کا ذکر آجکل کی بعض[1] تحریرون مین کیا گیا ہے، لیکن خوش قسمتی سے مارچ ۱۹۳۱ء کے سفر پونہ[2] مین محبی پروفیسر شیخ عبد القادر (دکن کالج پونہ) کے کتب خانہ مین اس کا ایک مکمل نسخہ میری نظر سے گذرا جس سے ہاشم علی اور اس کے اس دیوان مراثی کے متعلق بعض نئی باتین معلوم ہوئین،

ہاشم علی برہانپوری | نام کے سوا اس شاعر کا حال کسی تذکرہ مین نہین ملا، جو کچھ معلوم ہوتا ہے

---

[1] راقم نے پنجاب کے ایک اخبار مین اسکا ایک اقتباس پڑھا تھا، بعد کو معلوم ہوا کہ اس نسخہ پر ایک لائق صاحب قلم کا مفصل مضمون ہے، [2] یہ مضمون پونہ مین سفر کی حالت مین لکھا گیا تھا،

Marfat.com

خود اسی مجموعے سے معلوم ہوتا ہے، اس دیوان کا [illegible]
خوش قسمتی سے کاتب نے جو شاعر کا معاصر تھا، چند سطریں حوالۂ قلم کی ہیں جن [illegible]
ہے کہ اس کا اصلی نام علی محمد خان ہے اور ہاشم علی اس کا عجیب و غریب مرکب تخلص
چنانچہ اس دیوان کے آخر میں ہے:-

"تمام شد دیوان حسینی گفتۂ علی محمد خان دام ظلہ تخلص ہاشم علی"

اس عبارت سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ یہ نسخہ خود شاعر کی زندگی میں مرتب ہوا ہے۔ اس کی ولادت اور وفات کا سال نہیں معلوم، مگر اس کے اس دیوان میں اس کے ایک مرثیہ کی تمہید میں ایک فارسی عبارت ہے، جس میں مذکور ہے کہ ۲۰ رمضان ۱۱۴۵ھ کو اس کے ہم مشرب و ہم عقیدہ دوست حافظ فضل الدین نے خواب دیکھا کہ ضریح سے صدائے غیب آئی اور ہاشم علی کو اپنے مرثیہ سنانے کی فرمائش سنائی دی، عبارت

"از جملہ تفضلاتِ امام شہید کہ بزین عاصی شدہ آنست کہ برادر ایمانی حافظ کلام باری فضل الدین در عالم رویا بتاریخ بستم ماہ مبارک رمضان ۱۱۴۵ھ مشاہدہ نمود الخ"

اس کے بعد اس دیوان میں ایک مسمط مرثیہ ہے، جس کا نام شاعر نے دردنامہ رکھا ہے، اس کے آخر میں یہ دو شعر ہیں:-

جب منجم نے کیا اس دردنامہ کا حساب — غین و قاف و سین و طا آیا رقم اندر کتاب
سُن کے یہ تاریخ کون سینہ میں دل ہو تا کباب — [illegible] ہاشم علی قاسم کی شادی [illegible]

اس حساب سے یہ ولی دکنی کا معاصر ہے جس [illegible]

Marfat.com

ہے ہاشم علی اس کا نام سمجھا جاتا ہے۔ مگر اوپر کے اقتباس سے جو اس کی زندگی مین لکھا گیا ہے ظاہر ہے کہ اس کا نام علی محمد خان تھا اور "ہاشم علی" پور اس کا تخلص ہے، گو تخلص کا یہ اسلوب شعراء کی طرز و روش کے خلاف ہے، مگر واقعہ یہی ہے کہ یہ اس کا تخلص ہے نام نہین چنانچہ اس کے دیوان کے ہر قصیدہ، اور نظم کے آخر مین یہی تخلص آیا ہے، مثلاً

چو طرف ہاشم علی ہے سربسر | انقلاب و فتنہ و آشوب و شر

بول تون بلبل صفت ہاشم علی | صبحدم مین مدح اولاد علیؑ

زندگی دنیا کی ہی ہاشم علی خواب و خیال | جو رہا سویا وہ چوکا، جاگنا ہیگا محال

تے ہاشم علی محشر مین دریائے گنہ سیتین | بھروسا ہے وہ شہ اوپر وہان مین پار آ تا رہیگا

عام طور سے اس کو برہانپوری کہتے ہین، شاید یہ اس کی جائے پیدایش ہو، مگر اس کے دیوان مین ایک شعر یہ ہے:۔

گجرات مین پڑی جب یہ مرثیہ کون یاران | سنکر چلے ہین رونے دکھنی دکھن کو اپنے

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا قیام گجرات مین تھا،

دیوان حسینی | چونکہ ہاشم علی کا یہ دیوان سراسر مرثیون کا مجموعہ ہے اس لئے شاعر نے اسکا نام "دیوان حسینی" رکھا ہے، چنانچہ وہ خود کہتا ہے:۔

Marfat.com

تون لکھا ہے کربلا کا یون بیان ہاشم علی ‎ ‎ ‎ ‎ ہے یہ [illegible]

معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہر سال ماہ محرم مین نیا مرثیہ تصنیف کیا کرتے تھے

تجھکو ہاشم علی حسین سرور ‎ ‎ ‎ ‎ ہر برس مرثیہ لکھاتے ہین

اپنی شاعری کی برتری کا بھی ان کو خیال تھا :

شاعرون نے شعر بولے گرچہ رنگین دلکشا ‎ ‎ ‎ ‎ اے عزیزان یہ سخن ہے اس دل ابجا [illegible]

عربی سے بھی واقفیت تھی، بعض مصرعے پورے عربی مین ہین :-

یہ بشارت بہشت کے در پہ ‎ ‎ ‎ ‎ ادخلوا خالدین سلام علیک

ربنا اغفر لنا خطایا نا ‎ ‎ ‎ ‎ بالنبی الامین سلام علیک

فارسی مین بھی بعض مرثیے کہے ہین جن کی زبان اچھی خاصی ہے، حافظ کی فارسی

غزل ع "دل میرود ز دستم صاحبدلان خدارا" پر مصرعے لگائے ہین،

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرثیون کے علاوہ وہ غزلین وغیرہ نہین کہتے تھے [illegible]

ایک جگہ مقطع مین یہ اقرار ہے :-

بجز مدح نہین شعر ہاشم علی ‎ ‎ ‎ ‎ کہو راستی کے سخن پر سلام

دوسری جگہ ہے،

شاعری مین ہوں مقرر ہو تجھے ہاشم علی ‎ ‎ ‎ ‎ [illegible]

ایک اور مرثیہ کا مقطع ہے :-

شعر ہاشم علی کے تئین یاران

Marfat.com

ہاشم علی ہمیشہ ثنا خوان شاہ کا   جز مدح و منقبت سخن اس نے لکھا نہیں

موجودہ نسخہ | دیوان حسینی کا یہ پیشِ نظر نسخہ میرے خیال مین نہایت ہی پرانا ہے، اور خود مصنف کی زندگی مین لکھا گیا ہے، جیسا کہ دام ظلہ سے ظاہر ہے، یہ نسخہ ۲۰×۲۴ کی تقطیع پر پرانے کشمیری کاغذ پر خوشخط نستعلیق مین لکھا ہوا ہے، جدول اور بیچ کی لکیرین سرخ ہین اصل دیوان اسی خط اور جدول مین ہے، دیوان حروفِ ابجد کی ترتیب پر الف سے یا تک مرتب ہے، مگر شروع مین، اور بیچ مین بعض بعض حروف کی ردیفون کے بند اور آخر مین بعض نئی نظمین جدولون کے بغیر دوسرے خط مین بڑھائی گئی ہین، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دیوان کی ترتیب کے بعد شاعر نے جو مرثیے کہے ہین، وہ اپنی اپنی جگہ پر اپنے اپنے حروف مین بڑھائے گئے ہین، چنانچہ نسخہ مذکور کے آخر مین یہ تصریح بھی ملتی ہے،

"این چند تام مرثیہ ہندی نو کہ در دیوان مرزا صاحب مشفق مہربان انیس خفی و جلی محمد علی سلمہ ربہ نبود، احقر عباد محمد علی غفر اللہ تعالیٰ ذنبہ برائے یاد و بود نوشت، امید کہ ہر کہ بخواند بدعائے خیر فقیر حقیر را یاد نماید"

نوشتہ بماند سیہ بر سفید   نویسندہ را نیست فردا امید

تمت تمام شد دیوان حسینی گفتہ علی محمد خاں دام ظلہ تخلص ہاشم علی"

اس نسخہ مین ۲۰۴ صفحے ہین، اور ہر صفحہ مین تقریباً سترہ شعر ہین، اور یہ کل کے کل ہر تا مرثیے، سلام اور مصائبِ کربلا کے بیان مین ہین، اس سے اندازہ ہوگا کہ آج سے دوسو برس پہلے اردو کے ایسے شاعر موجود تھے، جنھون نے صرف مرثیون کا ایسا ضخیم مجموعہ

Marfat.com

یادگار چھوڑا، اور اس حیثیت سے یہ مجموعہ غالباً ہندوستانی میں اپنی طرز کا ...

زبان | زبان کی خصوصیتیں وہی ہیں جو ولی کے کلام میں ہیں مثلاً

تئیں اور سیتی	بجائے	سے	انجھو	بجائے	آنسو
یو	"	یہ	تمن	"	تم
کوں	"	کو	ہمن	"	ہم
سوں	"	سے	ہیگا	"	(ہوگا)
منی	"	میں	کسوں	"	کسی
میانی	"	میں	سونے	"	سنے
کتیں	"	کے تئیں، کیلئے	ایتا	"	اتنا
مجے		مجھے			

جمع الف نون کے ساتھ، یہانتک کہ ہندی لفظوں کی بھی، جیسے انکھیان، انجھوان، (اور آج تک دکھنی اردو میں اسی طرح سے جمعیں بنائی جاتی ہیں)، ... نفی) کو "نہ" (ہاے کے ساتھ) چنانچہ ایک مرثیہ کو جس میں ردیف نہ ہے ... بجاے ہ کی ردیف میں جگہ دی ہے،

ہندی لفظوں کا بکثرت استعمال، جیسے ... کے معنی ... کے معنی

رورو سکینہ غم سوں کبھی پھر نہیں سونے

سیس سر کے معنی میں "نمانا" "جھکانا" ...

Marfat.com

بیٹھی گھونگھٹ میں سیس نماور دیس خموش روتی ہے آج من میں دولن کربلا منی

سجن بمعنی محبوب :-

ع جب سین چلے ہیں میرے سجن کربلا منی

دیسے بمعنی دیکھے ع چہرہ خورشید سا دیسے تیرا

باج بمعنی بن ″ آج تجھ باج سیہ پوش ہوا کعبہ زغم

جگت بمعنی دنیا ″ ہاشم علی ہو جگت میں سبھی ملال

اندھکار بمعنی اندھیرا ″ آج تجھ باج جگت بیچ ہے اندھکار حسین

اوجاری بمعنی اجالا ″ دوجگ کے اوجاری پر اتیا ستم

چندر بمعنی چاند ؎

پھر محرم کا چندر آیا نہ ہوتا کاشکے قتل سرور کی خبر لایا نہ ہوتا کاشکے

کرن بمعنی کان ع دونوگھ لون اوپر زنعان پڑی چھوتی کرن ہو آج

نینن بمعنی آنکھ ″ کی نور نینن ہے ہے،

چرن بمعنی قدم ″ افسوس ہے نہ لائی گھ میں چرن تو اپنی

اکاس بمعنی فضا ″ غم کے دزغان سے بھرا سارا اکاس

داس بمعنی غلام ؎

اے شہ دین کمترین ہاشم علی ہے تمہارا بندہ و مملوک و داس

ذرا اوپر کے دوسرے مصرع کی فارسی و ہندی ترکیب کی آمیزش ملاحظہ ہو۔

Marfat.com

نگر بمعنی شہر،

سن نگر مین شورِ محشر ھر گلی — ہے شبِ قتلِ شہیدان [illegible]

اس نگر سے کوئی خاص شہر غالباً مراد نہین کیونکہ وہ دوسری جگہ وہ کہتا ہے

اس دردسوں ہاشم علی لاگے ولان مین تلملے — نگروں نگر گلیوں گلی کہتے ہین یاران [illegible]

صاف شعر اس قدامت کے باوجود مرثیہ مین بہت سے شعر صاف بھی ہین۔

ظلم کیا برملا ہائے فلک کیا کیا — فاطمہ کا دل جلا ہائے فلک کیا کیا

جسکے گلے مصطفیٰ بوسہ لیا بارہا — شمر کا خنجر رکھا ہائے فلک کیا کیا

عابدین بیمار تھا شاہ گرفتار تھا — تجھکوں سزاوار تھا ہائے فلک کیا کیا

شکوہ دوران لکھوں غم کی یو باتان لکھون — کان (کہان) تلک ہر دم کہوں ہائے فلک کیا کیا

جن وقت شاہ رن سوں پیاسا جگر سدھارا — بیتاب ھوکوں سرکوں نیزے پہ دن [illegible]

دیکھو رسول احمد فرزند کوں تم اپنے — افسوس کربلا مین بے سر پڑا ہے [illegible]

یہ کوفیان بیدین مہمان بولائے ہم کو — بن جور بن جفاسوں کرتے نہین [illegible]

ہوا پھر کر محرم کا مہینا — نبی کے آل کا لوٹا سفینا

سدھارا تشنہ لب فردوس کوں وہ — جہاں مین کوئی نہ تھا جن کا قرینا

سلیمان تخت کو چھوڑا ہی روتا — گرا خاتم نبی کا جب نگینا

کہا شہ نے حرم سوں نہیں ہے چارا — [illegible]

نہ یہ تبدیل پاسے آج تقدیر [illegible]

سکینہ نے کہا وہ دن نہ آئے — جہاں میں بے پدر ہو مجھ کو جینا

یہ دشت کربلا ہے ہائے بابا — کہاں مکہ کہاں جد کا مدینا

کلام کا نمونہ | ان مرثیوں میں سرتاپا پردرد مضمون، ماتم، بین، یتیمی، اور بیکسی کے حسرت انگیز واقعے بیان کئے گئے ہیں، قدرت کے منظر، لڑائی کا نقشہ، گھوڑے کی تعریف، تلوار کے تشبیہی مضمون اور مبالغہ کی رنگ آمیزی مطلق نہیں، بلکہ درد و غم کے صرف فطری مضمون ان مرثیوں میں پائے جاتے ہیں، ایک مرثیہ کی سرخی ہے:۔

"توجہ نمودن شہربانو بعد از شہادت امام زادہ علی اصغر و بیان کردن حالات و مکالمہ نمودن باو۔"

دیکھئے کہ ایک معصوم ننھے بچہ کی موت کا کتنا پر اثر فطری بیان ہے،

کہتیں بانو آج میں کس کا جھولاؤں پانا

ہائے اصغر باج میں کس کا جھولاؤں پانا

اے جانِ مادر کہاں ہے تو پھر کر میں تجھکو کہاں ملوں

بیٹھی اکیلی کیا کروں کس کا جھولاؤں پانا

برہیں سولاؤں میں کسے دو دیلاؤں میں کسے

جاماں بناؤں میں کسے کس کا جھولاؤں پانا

سویا ہے گردن ڈال کیوں الجھی زلف کے بال کیوں

رنگیں لہو ہوئیں گال کیوں کس کا جھولاؤں پانا

Marfat.com

تو کھول انکھیاں میں دیکھوں تو بول بتیاں میں سنوں ...

روتا نہیں تو کیا کروں کس کا جھولاؤں پالنا

تو چھوڑ مجھ کو کہاں گیا، توں رووے کسکا کیوں پیا

بسرا ہے میری کیوں میا کس کا جھولاؤں پالنا

بھیگا لہو میں ہے گلا لیتی ہوں تیری میں بلا

توں پاس اپنے مجھ بلا کسکا جھولاؤں پالنا

جاؤں کدھر میں کیا کروں یہ گود خالی لے پھروں

اصغر اصغر میں کہوں کس کا جھولاؤں پالنا

یہ دیکھ میرا حال توں، تو بن میں مر گئے بال کوں

میں دل کی حالت کیا کہوں کسکا جھولاؤں پالنا

تھے کھیلنے کے دن ترے، کیا عمر تھی کیا سن ترے

نہیں چین مجھ کو بن ترے کس کا جھولاؤں پالنا

نہیں بھولی مجھ کو توں کبھوں تجھ یاد کرتی ہی رہوں

روتے کے تجھ بن میں پھروں کسکا جھولاؤں پالنا

یہ بہن تیری غمگسار، بیٹھی ہے روتی زار زار

تو اٹھ کہ ...

توں روٹھ ہٹ کر کہاں گیا ...

Marfat.com

متہ ہوے مجھ سوں تو جدا کس کا جھولاؤں پالنا

تیری صورت پر مین فدا پھرتا نظر مین توں رہا

جب کہ لحد میں توں گیا کس کا جھولاؤں پالنا

جاتا نظر سین نور کیوں، توں مجھسوں ہوتا دور کیوں

اتا ہے غم کا پور کیوں کس کا جھولاؤں پالنا

کہاں سیں چل تھی گھات میں، اگی لیکی تجھکو ہات میں

بالا کیا جی بات میں کس کا جھولاؤں پالنا

اے میرے پیارے لاڈلے پھر آکے لگ توں مجھ گلے

انجھوں نین سیں بہ چلے، کس کا جھولاؤں پالنا

کہاں کھیلتا ہے اج تو، خالی یہ گھر تجھ باج یوں

جاتا ہے میرا راج کیوں کس کا جھولاؤں پالنا

ہاشم علی کوں نہیں تواں، بانو کا لکھنا سب بیاں

کہتی تھی ہر دم بافغاں کس کا جھولاؤں پالنا

حضرت قاسم کی شادی اور شہادت کا پُر اثر سماں ان لفظوں میں کھینچا ہے جس سے

آج سو دو سو برس پہلے کے رسم و رواج بھی ظاہر ہوتے ہیں،

محبانِ غمِ شہیدان کا دوں سیتیں بھولاؤ متہ

جگر میں شہ کی فرقت کی اگن جلتی بوجھاؤ متہ

Marfat.com

حسنؑ کی جب وصیت پر لگے قاسم کے تئیں بھیانے
کہا رخصت کرو رن کوں جو جنگل میں بیاہ دو ہمتہ

نہیں سامان شادی کا مصیبت سب مہیا ہے
یہ سر کاٹیں گے رن میانے اسے سہرا بندھاؤ ہمتہ

پلاویں گی مجھے شربت شہادت کا حوراں سا ری
نہیں پانی پیاسوں کوں سو شربت کر پلاو ہمتہ

براتی ساتھ نہیں میرے چلے ہیں سب شہید ہو کر
میرے سر پر قضا پھرتی دگر چھتر پھراو ہمتہ

طبق دیکھے ملائک کوں سے اتے نور کے رن میں
کہا قاسم نے اے اماں بری میری ہے جاؤ ہمتہ

لہو میں لال ہو وینگے امرے دو ہاتھ کنگن کے
نہیں حاجت مجھے مہندی انجھو بیتیں گندھاؤ ہمتہ

سینہ کے دف رہیں بجتے میری شادی کے تا محشر
سو غم کی اج تم نوبت میرے بیاہ کے بجاؤ ہمتہ

لہو اور خاک رن میانے لگیگی میرے تن اوپر
او بٹنا تیل مت لاؤ مجھے ہلدی چڑھاؤ ہمتہ

زمیں کے سیج پر سونا مجھے ہی گا لحد میانے

Marfat.com

رہے گی یج سب خالی نہیں فرصت بچھاو و متہ

جدائی اج ہے قسمت نہیں یہ روز اجل سے گا
سو دولہن ساتھ تم میرا یہ عقد غم پڑھا و و متہ

مقرر ہر مثل ہے گی شہادت رن میں پانے کوں
سو جلوہ میں ادا کرنا یہ نقد جاں ولا و و متہ

اجل سیں تلخ اب ہوتا میرا شیریں دہن دیکھو
جگر اس غم سیں ہٹو کرے نباتاں کو چونا و و متہ

کہاں دولہن ستیں روتا سو تخت جلوہ سیں اوٹھ کر
میری دوری کی آتش سوں دل اپنا تم جلا و و متہ

عروسی کل قیامت کوں ہماری ہیگی جنت میں
رکھو تم ناک میں اپنی سہاگ اپنا لٹا و و متہ

شہادت سن میری ہرگز سنگار اپن نتورو تم
سو کاجل کو نین ستیں بہا انجھو مٹا و و متہ

روا ہے اج دولہن کوں سراپا لال جلوہ کا
مرے لہو میں رنگو انچل دگر رنگ تم رنگا و و متہ

اس نسخہ میں ایک بات خاص لحاظ کے قابل یہ ہے، کہ اس میں اکثر ثقیل ہندی حرف کو خفیف لکھا گیا ہے، مثلاً بیٹھے کی جگہ بتھے، توڑو کی جگہ تورو، لوٹاؤ کی جگہ لوتاؤ، اوٹھنا

کی جگہ او بنا، وغیرہ، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک فارسی کی عادی زبانیں ...
کے ادا کرنے پر پوری طرح قادر نہیں ہوئی تھیں، الف ممدودہ کی بجائے ...
دو الف سے لکھا ہے یعنی "آج" کو "اآج" وزن میں بعض حروف گرنے کی پروا اس
نہیں کی ہے، ہین کی جگہ ہینن نہیں کی جگہ نئیں، اسی طرح عربی لفظ ...

غزل گو میرؔ و مرزاؔ سے پہلے کے پرانے اردو شاعروں کے غزلیات کے بہت
دیوان چھپ کر شائع ہو چکے ہیں جن سے ہماری زبان کی تدریجی ترقی ظاہر ہوتی ہے
ہے کہ اسی طرح مرثیہ گو میرؔ و مرزاؔ سے پہلے کے اس مجموعۂ مراثی کو بھی شائع کیا جائے، تاکہ
پہلے کہ وہ کیا زمین تھی جس کو میرؔ و مرزاؔ نے اپنی بلند خیالیوں سے آسمان بنا دیا، اور معلوم
ان مرحومون نے جس گلستانِ سخن کو سدا بہار بنا دیا، اس کی بہار کا آغاز کیونکر ہوا؟

اس نسخہ کے اصل دیوان کا پہلا شعر یہ ہے، جو حمد میں ہے:-

ابتدا ہر نامۂ و ہر کام کا — لازم آیا ذکر تیرے نام کا

اور آخری شعر یہ ہے:-

یہی ہے آرزو دل میں تجھی ہاشم علی دائم — کہ مولا کے کرم سیتیں نجف اور کربلا دیکھ

مگر دیوان کی ترتیب کے بعد جو نئے مرثیے بڑھائے گئے ہیں ان کے ...
کی ردیف میں پہلا شعر یہ ہے:-

افسوس ہے ہزار کہ نوشہ گذر گیا — ... ...

اور آخری شعر یہ ہے جو اردو ... ...

Marfat.com

داشت ہاشم علی چو روے ارادت بہ نیاز

کرد منظوم چنیں واقعہ در سوز و گداز

مجموعہ کے شروع میں غالبًا اسی زمانہ کے ایک اور مرثیہ گو شاعر کے دو مرثیے
ہیں جنکی زبان بھی اسی قسم کی ہے، اور ان میں شاعر کا تخلص تقی آیا ہے، یہ حسب معمول
چو مصرعے ہیں تین مصرعے ایک قافیہ کے اور چوتھا پورے مرثیہ میں ایک قافیہ اور
ردیف کا، سودا تک نے اسی رنگ میں مرثیے لکھے ہیں،

نامہ اعمال کا اس کے ہو گن ہوں سیں سیاہ ۔۔۔ تجھ سیں امید شفاعت ہے تقی کو ای شاہ

تجھ سوا کوئی کی دو جگ میں نہیں رکھتا پناہ ۔۔۔ از ازل تیرے چرن سیتیں لگا ہی ہای ہے

(ہندوستانی، جولائی ۱۹۳۱ء)

ے قدم

Marfat.com

اردو کیونکر پیدا ہوئی

[illegible] ناگری پرچارنی سبھا بنارس کی پچیس سالہ یادگار مجموعہ میں جولائی ۱۹۳۳ء میں چھپا

ہندوستان کی ادبی تاریخ کا حال جیسے ہم کو معلوم ہے یہ نظر آتا ہے کہ [illegible]
کبھی ایک بولی نہیں بولی گئی، درحقیقت یہ ملک ایک براعظم ہے، جس میں [illegible]
میں مختلف قومیں اور مختلف نسلیں جو مختلف بولیاں بولتی تھیں، آباد تھیں، آباد
آباد رہیں گی، دنیا کی زبانوں کی تین مشہور اصلیں آریائی، تورانی اور سامی تینوں
بدوش ملی جلی ملتی ہیں، ڈریوڈی زبانوں کی اصلیت تورانی بتائی جاتی ہے [illegible]
کی دوسری زبانیں آریائی ہیں اور عربی کی شمولیت سامی اثر کا نتیجہ ہے،
چند مشہور راجاؤں کے زمانوں کو چھوڑ کر جو ملک کے اکثر حصوں پر حکمران ر[illegible]
کا اکثر یہی حال رہا کہ اس کے مختلف صوبے مختلف مستقل ریاستوں کی صورت میں [illegible]
کی وسعت راجہ کی قوت اور فتوحات کے دائرہ کی کمی بیشی کے لحاظ سے گھٹتی [illegible]
ہر ریاست کی زبان اس کے صوبہ کی مقامی زبان تھی اور وہی گویا سرکاری [illegible]
حیثیت رکھتی تھی، اب جس قدر اس ریاست کا دائرہ بڑھتا یا گھٹتا [illegible]
دائرہ کبھی گھٹ اور کبھی بڑھ جاتا،

Marfat.com

مثلاً دیکھئے کہ اودھ کی بولی، برج کی بھاشا، مگدھ کی زبان، اطرافِ دہلی کی ہریانی یہ چارون ہمسایہ ہین، مگر ان کی حدین اپنی سلطنتون کی حدون سے وابستہ نظر آتی ہین، مگدھ (بہار) کی بودھ سلطنت جس کا دارالسلطنت پاٹلی پتر (پٹنہ) تھا جب ہندوستان پر چھاگئی، تو اس کی زبان بھی ہندوستان کی عام سرکاری زبان بنگئی اور آج اسی مگدھ کی پالی زبان کے کتبے پشاور سے لے کر مہاراشٹر کے کنارون تک ملتے ہین،

ہندوستان مین سندھ سے لے کر گجرات تک کا علاقہ ہمیشہ ایرانیون اور عربون کے جہازون کا گذرگاہ رہا اور اسی کا اثر تھا کہ جہازون کے ساتھ ساتھ ان کی زبانون کے اثرات بھی خاموشی کے ساتھ پھیلتے رہتے تھے، خصوصاً سندھ وہ صوبہ تھا جو اکثر ایران کی سلطنت کا جز بنتا اور خلیجِ فارس کے تمدن سے متاثر ہوتا رہا، سندھ کے آثار قدیمہ کی موجودہ تحقیقات اس نظریہ کی صداقت کو روز بروز آشکارا کرتی جارہی ہے،

بہرحال آریائی زبان کی دوسری شاخ ایرانی یا فارسی کا اثر سندھ سے لے کر گجرات تک وسیع تھا، اس کے بعد پہلی صدی ہجری کے خاتمہ کے قریب ساتوین صدی عیسوی مین فارس کی فتح کے بعد عربون نے بھی ایرانی سلطنت کے جانشین کی حیثیت سے سندھ پر قبضہ کیا اور ان کے جہازات خلیجِ فارس کے اُبلہ، سیراف اور بصرہ نامی بندرگاہون سے نکل کر سندھ، گجرات اور ملیبار ہو کر چین تک جانے لگے، ان جہازون کے چلانے والے، فارسی اور عربی بولتے تھے، اس کا اثر یہ ہونا چاہئے تھا کہ ہندوستان کے جن بندرگاہون سے یہ گذرتے ہون وہان ان کی زبانون کے

Marfat.com

یہ الفاظ عربی زبان میں [illegible]

پر چڑھ جاتی ہیں چنانچہ اس کی مثالیں [illegible]

آج بھی ہندوستانی جہازوں کے [illegible]

کے بندرگاہوں تک پہنچ گئی ہے [illegible]

سوڈان میں ہندوستانی بولنے والے آج [illegible]

اس موقع پر ہمارے سامنے سب سے پہلا بیان ایک [illegible]

بزرگ بن شہریار کا ہے وہ کہتا ہے کہ مجھ سے ایک [illegible]

"میں ۲۷۰ھ میں منصورہ (بھکر) میں تھا وہاں [illegible]

کیا کہ الرا (الور) کے راجہ نے جو ہندوستان کا [illegible]

بالا اور کشمیر زیرین کے بیچ میں تھی اور جس کا نام [illegible]

میں منصورہ کے بادشاہ عبداللہ کو لکھا کہ [illegible]

تو عبداللہ نے منصورہ میں ایک عراقی کو [illegible]

تھا اور جس نے ہندوستانی زبان میں [illegible]

سے واقف تھا [illegible]

اور اس کے حکم سے اس [illegible]

اس اقتباس سے [illegible]

۱؎ عجائب الہند، بزرگ بن شہریار [illegible]

Marfat.com

تھیں اور وہ لوگ جن کی اصل زبان فارسی اور عربی تھی وہ یہاں کی زبانوں کو سیکھتے اور بولتے تھے وہ ان میں یہ لیاقت رکھتے تھے کہ وہ ان میں شاعری کر سکتے تھے "اور قرآن پاک جیسی کتاب کا ترجمہ کر سکتے تھے یہ ہندوستانی اور اسلامی زبانوں کے باہمی اختلاط اور میل جول کے امکان کا پہلا واقعہ ہے جو سفرناموں اور تاریخوں میں مذکور ہے، اس واقعہ کا زمانہ ۲۷۰ھ یعنی ۸۸۳ء ہے اور آج تقریباً ایک ہزار اسی سال پہلے کی بات ہے،

اس کے ۲۲ برس کے بعد ۳۰۳ھ میں مسعودی ہندوستان آتا ہے، وہ ہندوستان کا ابتدائی حال اس طرح لکھتا ہے:-

"اس کے بعد ہند کے لوگوں کے خیالات مختلف ہوگئے اور مختلف گروہ پیدا ہوگئے اور ہر رئیس نے اپنی ریاست الگ کرلی، تو سندھ پر ایک راجہ بنا، اور قنوج پر دوسرا راجہ ہوا، اور کشمیر میں تیسرا راجہ تھا اور مانگیر (مانکھیر) پر جو بڑا علاقہ ہے (گجرات و کاٹھیاواڑ) بلہرا (ولبھ راے) کی حکومت ہوئی اور راجہ کا یہ نام اس زمانہ تک جو ۳۳۲ھ ہے، یہ راجہ اسی لقب سے ملقب ہے اور ہند کی زمین بہت وسیع ہے، خشکی، پہاڑ اور دریا میں پھیلی ہے، ان کا ملک ایک طرف زابج (جاوا) سے ملتا ہے، جو جزیروں کے بادشاہ "مہراج" کا دارالمملکت ہے اور یہ ملک ہندوستان اور چین کے درمیان حد فاصل ہے، لیکن ہندوستان کی طرف منسوب ہے، اور دوسری طرف کوہستان سے متصل خراسان اور سندھ اور تبت تک ہے، اور ان (ہندوستانی) ریاستوں میں باہم اختلاف اور لڑائیاں

Marfat.com

ہیں، اور ان کی زبانیں الگ الگ ہیں اور ان کے مذہبی خیالات [illegible]
لوگ تناسخ اور آواگون کے قائل ہیں جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے[1] [illegible]
اس کے بعد یہی سیاح سندھ کے حال میں کہتا ہے:[2]
"اور سندھ کی زبان ہندوستان کی زبان سے الگ ہے ۔ ۔ ۔ اور [illegible]
کی زبان جو بلہرا (وبلبھ راے) کا دارالسلطنت ہے گیری ہے اور اسکے ساحلی شہروں جیسے
چیمور، سوپارہ اور تھانہ (موجودہ بمبئی کے پاس) کی زبان[3] لاری ہے"
یہ سندھ، گجرات، کاٹھیاواڑ اور کوکن کی زبانوں کی نسبت قدیم عربی شہادت ہے
اس کے بعد بغدادی سیاح اصطخری کا زمانہ ہے جو ۳۴۰ھ میں آیا تھا وہ کہتا ہے
"منصورہ (موجودہ بھکر واقع سندھ) اور ملتان اور ان کے اطراف کی زبان عربی
اور سندھی ہے اور مکران والوں کی زبان فارسی اور مکرانی ہے"[4]
بعینہٖ یہی الفاظ ابن حوقل کے سفرنامہ میں ملتے ہیں، اس کا زمانہ ۳۳۱ھ سے ۳۵۸ھ
تک ہے وہ کہتا ہے:-
"منصورہ (بھکر) اور ملتان اور اس کے اطراف میں عربی اور سندھی بولی جاتی ہے"[5]
۳۷۵ھ؍۹۸۵ء میں بشاری مقدسی ہندوستان آتا ہے، وہ ملتان کے حال میں لکھتا ہے
"اور فارسی زبان سمجھی جاتی ہے"[6]

---

[1] مروج الذہب مسعودی ج اول ص ۱۶۲ پیرس [2] [illegible]
سفرنامہ ابن حوقل ص ۲۳۲ لائیڈن [5] سفرنامہ بشاری [illegible]

پھر دیبل یعنی ٹھٹھ کی بندرگاہ کے حال مین لکھتا ہے :۔

"دیبل (ٹھٹھ) سمندر کے ساحل پر ہے، اس کے چاروں طرف سَو گانون کے قریب ہین، اکثر غیر مسلم ہندو (کفار) ہین، سمندر کا پانی شہر کی دیوارون سے آکر لگتا ہے، سب داگر ہین، ان کی زبان سندھی اور عربی ہے"[1]

ابن ندیم بغدادی جس نے اپنی الفہرست ۳۷۷ھ مین ترتیب دی ہے، سندھ کی زبانون کی نسبت جس کی وسعت مین اس کے نزدیک ہندوستان بھی داخل ہے، یہ لکھتا ہے :

یہ لوگ مختلف زبانون، اور مختلف مذہب والے ہین اور ان کے لکھنے کے کئی خط ہین، مجھ سے ایک ایسے شخص نے جو ان کے ملک مین گھوما پھرا تھا، کہا تھا کہ ان کے ہاں دو سو خط کے قریب مستعمل ہین، مین نے (بغداد کے) قصر حکومت مین ایک بُت دیکھا تھا جس کی نسبت مجھ سے کہا گیا کہ یہ بودھ کی مورت ہے،....

.... اس کے نیچے اس طرح لکھا ہوا تھا"[2]

اب وہ زمانہ آیا جب سلطان محمود کا باپ سبکتگین اپنی نئی سلطنت کا پتلا بنا کر کھڑا کر رہا تھا، اب ہندوستان کی بولیون مین عربی و فارسی کے بعد ترکی کے میل کا وقت آیا، اس وقت پشاور اور پنجاب اور غزنین مین صلح اور لڑائی کے تعلقات قائم تھے، آمد و رفت، لڑائی بھڑائی، اور صلح و پیام کے لئے دونون قومون کی زبانون مین اختلاط کا موقع آگیا تھا، اس وقت لڑائیون کے ہزارون ہندو قیدی[3] اور نوکری پیشہ ہندو سپاہی

[1] سفر نامۂ بشاری ص۴۷۹، [2] کتاب الفہرست مطبوعۂ مصر ص۴۸۲، [3] قابوس نامہ ۲۳۸ھ باب در رسم بندہ خریدن،

Marfat.com

افغانستان و ترکستان مین گھر گھر پھیلے تھے، امیر سبکتگین کی فوج مین دوسری قومون کے ساتھ ہندو بھی داخل تھے،

"و لشکر خواستن گرفت، و بسیار مردم جمع شد از ہندو خلج و از ہر دستی"[1]

سلطان محمود کے دربار مین ہندی کا مترجم تلک نام ایک ہندو تھا جو بچپن مین کشمیر پہنچ گیا تھا، اور فارسی سیکھ لی تھی، اور ہندوؤن کے ساتھ نامہ و پیام اور مراسلت کی خدمت اس کے سپرد تھی،

"خطے نیکو بہندی و فارسی و مدتے دراز بکشمیر رفتہ بود و شاگردی کردہ ۔۔۔ و اورا دبیری و مترجمی کردے با ہندوان"[2]

ابو الفضل بیہقی اپنی تاریخ آل سبکتگین مین اپنے زمانہ یعنی سلطان مسعود (سنہ ۴۲۱ھ – سنہ ۴۳۳ھ) کے عہد مین اسی قسم کے ایک اور ہندو مترجم بیربل کا ذکر کرتا ہے جس کا تعلق ان کے دفتر انشا سے تھا،

"ہم چناں بیربل بدیوان ما"[3]

سلطان محمود کے دربار مین جہان عرب و عجم کے اہل علم تھے، وہان ہندوستان کے اہل علم بھی شریک بزم رہتے تھے، کالنجر کے راجہ نندا نے سنہ ۴۱۳ھ مین جب سلطان کی شان مین ہندی شعر لکھ کر بھیجا، اس موقع پر فرشتہ مین ہے :

"و نندا بزبان ہندی در مدح سلطان شعرے گفتہ نزد او فرستاد و سلطان آن را ۔۔۔

---

[1] تاریخ بیہقی ص ۲۲۲ و ص ۱۰۵ کلکتہ [2] ایضاً ص ۱۰۵ [3] تاریخ بیہقی ص ۔۔۔

بفضلاے ہند وعرب وعجم کہ در ملازمت او بودند نمودہ بگی تحسین وآفرین کردند[1]

یہ وہ زمانہ ہے جب لاہور بھی فتح نہین ہوا تھا۔ اس زمانہ مین بھی سلطان کے دربار مین عرب وعجم اور ہند کے فضلا پہلو بہ پہلو بیٹھتے تھے اور سب اتنا ذوق رکھتے تھے کہ ہندی شعر کو سمجھین اور مزہ لین۔

غزنوی بادشاہون کے زمانہ مین جب پنجاب غزنین کا صوبہ تھا ہزارون لاکھون مسلمان جن کی زبان فارسی تھی، پنجاب مین بس گئے تھے۔ ظاہر ہے کہ ان مین اور عام اہلِ ہند مین بول چال اس طرح ہوگی کہ وہ ہندی ملی ہوئی فارسی اور یہ فارسی ملی ہوئی ہندی بولتے ہون۔ اور چند روز مین یہ کیفیت ہوگئی کہ مسلمان ہندی مین یا فارسی آمیز ہندی مین شاعری کرنے لگے، چنانچہ اس عہد کے مشہور شاعر مسعود سعد سلمان المتوفی ۵۱۵ھ نے جو لاہور مین پیدا ہوا تھا اور لاہور ہی مین رہتا تھا ایک دیوان عربی کا، ایک فارسی کا اور ایک ہندی کا یادگار چھوڑا۔

"یکے بتازی ویکے بپارسی ویکے بہندی" (لباب الالباب عوفی جلد ۲ صفحہ ۲۴۶ گب)

یہ شوق روز بروز ترقی کرتا گیا، یہانتک کہ ایک ترک خاندان جو دہلی مین آ کر پڑا تھا، اس مین امیر خسرو (المتوفی ۷۲۵ھ) جیسا ہمہ دان شاعر پیدا ہوا جس نے عربی فارسی ہندی مین علحدہ علحدہ بھی اور تینون زبانون کے مصرعون یا لفظون کو ملا کر بھی شاعری کی، چنانچہ انھون نے خود اپنے دیوان غرۃ الکمال کے خاتمہ مین اس پر فخر کیا ہے۔

---

[1] مطبوعہ نولکشور ص ۳۱ جلد ۱۔

Marfat.com

امیر خسرو نے اپنی مثنوی نہ سپہر میں ہندوستان کے مختلف صوبوں کی بولیوں کے نام لئے ہیں، سندھی، لاہوری، کشمیری، بنگالی، گوڑی، گجراتی، تلنگی، معبری (کرناٹکی جس کو کنڑی کہتے ہیں) دھور سمندری (دھور سمندر ... کا پایہ تخت تھا جو اس زمانہ میں نیا فتح ہوا تھا) اودھی اور دہلوی ...

یہی زبانیں تھوڑے سے فرق سے اب بھی موجود ہیں، امیر خسرو کے ... برس کے بعد اکبر کے زمانہ میں بھی ہندوستان کے مختلف صوبوں میں یہی بولیاں رائج تھیں، ابوالفضل ہندوستان کی مستقل زبانوں کا ذکر اس طرح کرتا ہے[1]

"دہلوی، بنگالی، ملتانی، مارواڑی، گجراتی، تلنگی، مرہٹی، کرناٹکی، سندھی، افغانی، شال، (جو سندھ، کابل اور قندھار کے بیچ میں ہے) بلوچستانی اور کشمیری"

اوپر کے اقتباسات سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں، ایک یہ کہ اس ملک میں ہر زمانہ میں صوبہ وار بولیاں بولی جاتی تھیں اور اس میں کوئی ایک عام اور مشترک زبان نہ تھی، اور دوسری یہ کہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے قدرتی طور سے ایک زبان تیار ہو رہی تھی،

ہندوستان میں اسلامی حکومتوں کے چھ سو برس قیام کے بعد بھی زبانوں کے اختلاف کا یہی حال رہا کہ ایک صوبہ کا رہنے والا دوسرے صوبہ والے سے بات چیت اور کاروبار کرنے ...

[1] آئین اکبری جلد سوم "زبانہا" ...

خیال کیا جاسکتا ہے کہ ایسا ملک جس مین کم از کم تیرہ مستقل زبانین بولی جاتی ہون، اس کو ایک مملکت، ایک حکومت اور ایک ملک کیونکر قرار دیا جاسکتا تھا، اور ایسی مختلف بولیون اور زبانون والے ملک کے انتظام اور کاروبار کے لئے ایک متحدہ و مشترکہ زبان کی کتنی سخت ضرورت تھی، یہی بات تھی جس نے اس ملک مین ایک نئی بھاشا کو پیدا کیا، اور اس کو ترقی دی،

اسلامی عہد کی ادبی تاریخ کے گہرے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مخلوط زبان سندھ، گجرات، اودھ، دکن، پنجاب اور بنگال ہر جگہ کی صوبہ وار زبانون سے مل کر ہر صوبہ مین الگ الگ پیدا ہوئی، جن مین خصوصیت کے ساتھ ذکر کے قابل سندھی، گجراتی، دکھنی اور دہلوی ہین، جن صوبون کی بولیون کو الگ وجود نہین بخشا گیا ان مین بھی یہ اب تک ماننا پڑتا ہے کہ ان کی دو قسمین ہین، ایک مسلمانی اور ایک خالص دیسی، چنانچہ بنگالی، مرہٹی، تنتری، تلنگی، ملیالم، ہر ایک مین مسلمانی بولی خالص بولی سے الگ ہے، مسلمانی بنگالی، مسلمانی مرہٹی، مسلمانی تلنگی، خالص بنگالی، خالص مرہٹی اور خالص تلنگی سے الگ اور ممتاز ہے، یہ امتیاز بھی ہے کہ مسلمان ان صوبہ وار بولیون مین عربی و فارسی لفظون کو ملا کر بولتے ہین اور ان صوبون کے اصل باشندے اُن کو خالص، اور بے میل بولتے ہین،

اب صورت یہ ہوئی کہ ہر صوبہ کی مقامی بولیون مین مسلمانون کی زبان کے الفاظ میل ہو کر ایک نئی بولی پیدا ہونے لگی، مسلمانون اور ہندؤن کا یہ میل جول جیسا کہ پہلے آ گیا، سب سے پہلے ملتان سے لے کر ٹھٹھہ تک سندھ مین اور پھر یہان سے گجرات اور

Marfat.com

کاٹھیاوار تک ہوا ہوگا، اس میل جول کی جو زبان بنی اس کا پہلا نمونہ محمد بن
تغلق کے عہد میں سندھ میں ملتا ہے اسنہ مذکور میں سلطان ٹھٹھہ پر ناکام حملہ کر کے
گجرات جاتا ہے تو ٹھٹھہ والوں نے اس کو اپنے شیخ کی کرامت سمجھ کر کہا۔

"برکت شیخ پتھیا اک موا، اک تھا"

یعنی یہ شیخ کی برکت تھی کہ ایک حملہ آور (سلطان محمد شاہ تغلق جس نے ۷۵۲ھ میں
حملہ کیا تھا) مرگیا، اور دوسرا (سلطان فیروز شاہ تغلق) ناکام رہا۔

عبارت سے یہ آئینہ ہے کہ اس زمانہ (۷۶۲ھ) میں عربی، فارسی اور ہندی
بولیوں کا مجموعہ جس کو آج آپ اردو کہتے ہیں پیدا ہو چکا تھا، ان واقعات سے ظاہر
ہوگا کہ اس زبان کی پیدائش کی وجہ مختلف قوموں کا کاروباری اور تجارتی اختلاط
جول تھا اور اسی ضرورت نے اس نئی زبان کو وجود بخشا تھا، اس زبان کی پیدائش
پیدائش کی نہ سہی تو اس کے قیام بقا اور ترقی کی وجہ اس سے بھی بڑھ کر ناگزیر ہوگئی
ہے، مسلمان جب اس پورے ملک پر حکمران ہوئے تو گو فارسی سرکاری زبان
سے ان کے ساتھ آئی تاہم ایک ایسی قوم کے لئے جس کا تعلق پورے ملک سے ہو
میں کوئی ایک بھی متحدہ اور مشترکہ زبان موجود تھی، لکھے پڑھے تو خیر آج کی انگریزی کی
طرح کل کی فارسی سے کام چلا لیتے تھے، مگر ان پڑھ اور عوام کے لئے
زبان کی سخت ضرورت تھی جو پورے ملک میں بول چال، آمد و رفت اور
کارآمد ہو، اور بعینہٖ یہی ضرورت آج کل ...

Marfat.com

اردو نام | زبانِ اردو کی تاریخ کے متعلق میرامن اور سرسید اور دوسرے پرانے بزرگون
نے جو بیان سنایا تھا، وہ اب پارینہ سمجھا جاتا ہے، اور اب اس مضمون پر چند ایسی محققانہ کتابین
لکھی گئی ہین جن سے اس زبان کی تاریخ کا دشوار گذار راستہ بہت کچھ صاف ہو گیا ہے اور
اب اس کے وجود کا سراغ بہت دور تک لگایا جا چکا ہے اور آج سے پانچسو برس پہلے
کے فقرے جمع کئے گئے ہین، اور تیموری بادشاہون سے بہت پہلے کی نظم و نثر کی کتابین
مہیا کی گئی ہین، اور اب چہار درویش کے مصنف میرامن کے اس بیان کو لوگ صرف
بزرگون کی کہانی سمجھتے ہین،

"حقیقت اردو زبان کی بزرگون کی زبان سے یون سنی ہے کہ دلی شہر ہندوون
کے نزدیک چوجگی ہے، ان ہی کے راجہ پرجا قدیم سے وہان رہتے تھے اور اپنی
بھاکا بولتے تھے، ہزار برس سے مسلمانون کا عمل ہوا، سلطان محمود غزنوی آیا،
پھر غوری اور لودی بادشاہ ہوئے، اس آمد و رفت کے باعث کچھ زبانون نے
ہندو مسلمان کی آمیزش پائی، آخر امیر تیمور نے جن کے گھرانے مین اب تلک
نام نہاد سلطنت کا چلا جاتا ہے، ہندوستان کو لیا، ان کے آنے اور رہنے سے
لشکر کا بازار شہر مین داخل ہوا، اس واسطے شہر کا بازار اردو کہلایا . . . . .
جب اکبر بادشاہ تخت پر بیٹھے تب چارون طرف کے ملکون سے سب قوم
قدردانی اور فیض رسانی اس خاندانِ لاثانی کی سُن کر حضور مین آکر جمع ہوئے لیکن
ہر ایک کی گویائی اور بولی جدی جدی تھی، اکٹھے ہونے سے آپس مین لین دین،

Marfat.com

سود اسلف، سوال جواب کرتے ایک زبان [illegible]

جب حضرت شاہجہاں صاحبقران نے قلعہ مبارک اور جامع مسجد اور [illegible]

تعمیر کروایا . . . . . . تب سے شاہجہان آباد مشہور ہوا اگرچہ وہ دلی [illegible]

اور وہ پرانا شہر اور یہ نیا شہر کہلاتا ہے اور وہاں کے بازار کو اردوئے معلی خطاب دیا [illegible]

ان چند سطروں میں اردو کی جو تاریخ بیان کی گئی ہے وہ زمانہ اور شخصی [illegible]

ناموں کو چھوڑ کر سرتاپا حقیقت ہے۔ یعنی یہ کہ موجودہ معیاری اردوئے دہلوی زبان [illegible]

زبانوں سے مل کر بنی ہے، آجکل بعض فاضلوں نے "پنجاب میں اردو" اور بعض

دکن نے "دکن میں اردو" اور بعض عزیزوں نے "گجرات میں اردو" کا نعرہ بلند کیا ہے

لیکن حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے کہ ہر ممتاز صوبہ کی مقامی بولی میں مسلمانوں کی آمد و [illegible]

اور میل جول سے جو تغیرات ہوئے، ان سب کا نام "اردو" رکھ دیا گیا ہو حالانکہ ان [illegible]

پنجابی، دکھنی یا گجراتی اور گوجری وغیرہ رکھنا چاہئے، جیسا کہ اس عہد کے لوگوں نے کہا ہے

تغیرات جب ممتاز صوبوں میں ہو رہے تھے تو خود پایہ تخت دہلی میں تو اور زیادہ ہو [illegible]

امیر خسرو اور ابوالفضل دونوں نے "دہلوی زبان" کا الگ نام لیا ہے [illegible]

میں جب یہاں اردوئے معلی بنا، تو اس زبان دہلی کا نام "زبان اردوئے معلی" [illegible]

چنانچہ لفظ اردو زبان کے معنی میں دہلی کے علاوہ کسی [illegible] کی زبان پر اطلاق [illegible]

میر تقی میر کی تحریری سند میں جب اس کا نام پہلی [illegible]

بلکہ لغت کے طور پر آیا ہے یعنی میر نے [illegible]

Marfat.com

"ریختہ کہ شعرے ست بطور شعر فارسی بزبان اردوے معلی بادشاہ ہندوستان" (ذکر میر)[۲۳]

بادشاہ ہندوستان کے کیمپ یا پایۂ تخت کی زبان۔

اس کے بعد عام استعمال میں زبانِ اردو کے بجائے خود زبان کا نام اردو پڑ گیا، اور پھر یہ اردوے معلی سے نکل کر ملک میں ہر جگہ اسی اصول پر پھیل گئی جس اصول پر ہندوستان میں ہمیشہ راجدھانی کی بھاکا تمام حدودِ سلطنت میں پھیلتی رہی ہے۔

اس زبان کی اصلیت کیا ہے؛ ہم نے پچھلی سطروں میں اس کو بار بار "نئی زبان" کہا ہے مگر کیا حقیقت میں اس کو نئی زبان کہنا چاہئے؛ ہم جس کو آج زبان اردوے معلی کہتے ہیں حقیقت میں وہ دہلی اور اطرافِ دہلی کی وہ پرانی بولی ہے، جو وہاں پہلے سے بولی جا رہی تھی اور جس میں زمانہ کے قاعدے کے مطابق انقلاب، اتار چڑھاؤ اور خرد و برد ہو کر لفظوں کی مناسب صورت بنگئی،

ہر زبان تین قسم کے لفظوں سے مبنی ہے، اسم، فعل، اور حرف، اس بولی میں جس کو اب اردو کہنے لگے ہیں فعل جتنے ہیں وہ دہلوی ہندی کے ہیں، حرف جتنے ہیں ایک دو کو چھوڑ کر وہ ہندی کے ہیں، البتہ اسم میں آدھے اس ہندی کے اور آدھے عربی، فارسی اور ترکی کے لفظ ہیں اور بعد کو کچھ پرتگالی اور فرنگی کے وہ لفظ مل گئے ہیں، جن کے مسمّی بھی باہر کے ملکوں سے ہیں، جیسے نیلام، پاؤ (روٹی)، پادری، الماری وغیرہ،

اس لئے اردو اور ہندی (وہ بھی دہلوی ہندی) میں صرف دو فرق ہیں، دہلوی ہندی تو اپنی جگہ پر رہ گئی لیکن اسی ہندی میں اس وقت کے نئے ضروریات کے سے بہت

Marfat.com

عربی، فارسی اور ترکی کے وہ الفاظ آ کر ملے، جن کے معنی اور ... ان ملکوں ...
دوسرا فرق یہ پیدا ہوا کہ وہ ہندی اپنے خط میں اور یہ اردو فارسی خط میں لکھی جانے ...
رفتہ رفتہ ایک اور فرق بھی پیدا ہوا کہ پرانی ہندی کے بہت سے لفظ جو زبان
پر بھاری اور ثقیل تھے زمانہ اور زبان کی فطری ترقی کے اصول کے مطابق ان میں
ہلکا پن، خوبصورتی اور خوش آوازی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی، اسی طرح عربی اور
اور ترکی کے لفظوں میں بھی اپنی طبیعت کے مطابق اس نے تبدیلیاں پیدا کیں،
اردو نے ہندی کے لفظوں میں اس قسم کا جو تغیر کیا ہے اس کی چند مثالیں یہ ہیں

ہندی	اردو	ہندی	اردو
گنبڑ	گن	جیو	جی
براہمنٹر	برہمن	شکتی	سکت
راونڑ	راون	رکھشا	رکھ
ووا	بیاہ	پونچا	پہنچا
جیشٹھ	جیٹھ	کنتو	کیوں کہ
ورش	برس (سال)	مائی	ماں
پرنتو	پر (مگر)	سمے	سماں
اوچت	اچھا	ویشی	ویس
سمبندھی	سمدھی		

Marfat.com

ہندی	اردو	ہندی	اردو
ویشاکھ	بیساکھ	ناش	ناس (خراب)
ویچار	بچار	اگنی	آگ
کھشتری	کھتری	پورن	پورا
منش	مانس (جیسے بھلا مانس)	مورتی	مورت
میگھ	مینھ	ست یا سانچ	سچ
ورشارُت	برسات	کٹنب	کنُم (خاندان)
وارتا	بات	اٹ	آٹا
ہستی	ہاتھی	پانین	پانی
بادر	بادل	دوہے	دہی
دُگدھ	دودھ یا دود	گھرت	گھی
نا	نہ	بھن بھن	بھانت بھانت

اب چونکہ پورا ملک ایک تھا اور ہمیشہ آمد ورفت لگی رہتی تھی، اس لئے اس دہلوی ہندی مین سیکڑون لفظ ہندوستان کے دوسرے صوبون کی بولیون سے آکر رفتہ رفتہ رُل مل گئے، خصوصاً پنجابی اور دکھنی لفظون کی آمیزش زیادہ ہوئی، کہین یہ ہوا ہے کہ فارسی اور ہندی دونون کے ہم معنی لفظون کو ایک جگہ کرکے بولنا شروع کیا، تاکہ دونون زبانون کے الگ الگ جاننے والے، ایک لفظ سے

Marfat.com

دوسرے لفظ کے معنی کو سمجھ لیں، جیسے دھن دولت، رنگ روپ...

خاک دھول، کاغذ پتر، موٹا تازہ، ہنسی مذاق، ہنسی خوشی، بھائی برادر...

دھبا، دکھ درد، صاف ستھرا، ریت رسم، کبھی فارسی لفظ میں ذرا ہندی کا پن پیدا کر...

ہیں، جیسے جن، مجور، یا مزدور، یعنی مزدور، لونڈی باندی (بندی، بندہ یعنی غلام)...

ان دونوں کو دونوں زبانوں کی جگہ ایک بھاشا بنانے کے لئے یہ چاہیے کہ ان

کے لکھنے والے اپنی اپنی جگہ پر چند ایسے اصول ایک ساتھ بنالیں جنکو دونوں ...

(معارف جولائی ۱۹۳۰ء)

Marfat.com

بہار کے نوجوان
اور
ادب کی خدمت

اگر کوئی پوچھے کہ صوبہ بہار کی مادری زبان کیا ہے؟ تو جواب ہر طرف سے یہی ملیگا کہ "ہندوستانی" جس کو عام طور سے اردو کہا جاتا ہے، اس زبان کے عروج کا جو زمانہ دلی اور لکھنؤ مین تھا بعینہ وہی صوبہ بہار مین تھا، اور یہ بات اہل ادب مین بے تامل مانی جاتی ہے کہ دلی اور لکھنؤ کے بعد اس زبان کا تیسرا مرکز عظیم آباد پٹنہ تھا، جو صاحب کمال بھی اپنے گھر سے بے گھر ہوا اور اجڑی دلی کو چھوڑ کر نکلا، اس نے پہلے لکھنؤ مین قسمت آزمائی کی، اگر بخت نے یہان یاوری نہ کی تو پورب کی سمت اور بڑھا، اور عظیم آباد پہنچ کر دم لیا، اگر یہان کی آب وہوا بھی اس کو راست نہ آئی، تو بنگال مین مرشد آباد کی طرف نکل گیا،

اس رسالہ کے کسی پہلے سالانہ نمبر مین مین نے حضرت مخدوم شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات سے وہ چند فقرے لکھے تھے، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح دوسرے صوبون کے قدیم بزرگون کے دہن مبارک سے اس بولی کے متعدد فقرے نکلے ہین اس صوبہ کے بزرگ بھی اس کو بولتے اور سمجھتے تھے، اس کے بعد جیون جیون یہ بولی ترقی کر کے زبان بنتی گئی، اس کی اس ترقی مین یہ قطعۂ ہند بھی اپنی بساط بھر حصّہ لیتا رہا، اور یہ حالت

Marfat.com

اس وقت تک قائم رہی جب تک کہ گورنمنٹ نے اس صوبہ کو بنگال سے الگ کر کے اس کی
مستقل حیثیت کو مٹا دیا، اور بہار کے تمام دفتروں اور محکموں میں بنگالیوں کا تسلط
نہ آیا، جو ہندوستانی کے ایک حرف سے آشنا نہ تھے، علاوہ ازیں ہندوستانی کے ساتھ
اور اوڑیا، ڈو اور زبانیں شریک تھیں،

اس درخت پر دوسری کلہاڑی اس صوبہ کے ایک مشہور گورنر نے ماری جس نے
ملک کی متحدہ زبان کے رسم خط کو اردو اور ہندی کے دو حصوں میں بانٹ دیا، اور اتحاد کی
رگ کے آخری قطرہ کو بھی بہا دیا، ۱۸۷۲ء میں بہار و بنگال کی گورنمنٹ نے ہندی کو
دفتروں کا خط قرار دیا اور اسی اثنا میں یہاں بنگال کی ہمسائگی کے اثر سے انگریزی تعلیم
روز افزوں ترقی ہوتی گئی، تو اس زبان پر اس صوبہ میں مردنی چھا گئی، [illegible]
کی ضرورت سے کون آزاد ہے، ہندی رسم خط نے عوام میں ہندوستانی رسم خط کی جگہ لینی شروع
کی، اور خواص میں جو دن پر دن انگریزی تعلیم پڑھتے جاتے تھے، دیسی زبان کی وقعت گھٹتی
چلی گئی، یہانتک کہ دوستوں میں خط و کتابت، گھروں میں بات چیت، محفلوں میں
تحریر سب انگریزی میں کی جانے لگی، بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہ ہو گا کہ دیسی زبان بولنا [illegible]
ذلت اور بے توقیری کا مرادف تھا،

یہ کیفیت قریب قریب پچاس سال تک رہی، [illegible]
دولت برباد ہو گئی، اپنی زبان کی خدمت [illegible]
دھن نہ رہی، انگریزی اسکولوں میں جہاں [illegible]

Marfat.com

تا تھا، وہ جیسی ہندوستانی بولتے تھے، اسی کے قریب قریب ان کے شاگرد بھی بولنے لگے،
اگر اس عہد میں قاضی رضا حسین صاحب رئیس عظیم آباد اور ان کے ہم نشین اہل علم و ادب کا
مختصر سا گروہ پٹنہ میں نہ ہوتا تو یہ رہی سہی یادگار بھی ملیا میٹ ہو جاتی،

قاضی صاحب کی ادب آفرین، اور علم آموز صحبتوں میں جو نوجوان آآکر شریک ہوئے
اس پورے پچاس برس کے زمانہ میں وہی اسلاف کی اس یادگار کو اپنے سینے سے لگائے
رہے، اس گروہ میں شہر عظیم آباد کے علاوہ اس کے قصبات کے نوجوان شرفا بھی برابر
شریک تھے، ظہیر احسن شوق نیموی، عبد الغفور شہباز، عبد الغنی وارثی، سید رحیم الدین، حافظ
فضل حق آزاد، حافظ محب الحق وغیرہ دیہات اور قصبوں کی پیداوار تھے، اور شہر کے
باشندوں میں سے دو نام خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں، قاآنی ہند حکیم عبد الحمید صاحب مرحوم
اور حضرت شاد، ایک اور نام ذکر کے قابل ہے، وہ مولوی اعظم صاحب کا ہے جو اپنے
وقت کے انشا پرداز تھے، اپنے چھوٹے چچا مرحوم مولوی ابو یوسف صاحب کے ساتھ ان کی سرراہ زیارت
پٹنہ میں ہوئی، لمبا قد، گداز بدن، چہرہ پر بھری داڑھی، میرے چچا نے مجھ سے فرمایا کہ موسومہ
معروف بہ ولایتی بیگم کے مشہور افسانہ کے اصلی مصنف یہی ہیں، یہ چچا مرحوم بھی اسی آغوش تربیت
کے پروردہ اور اسی گروہ کے ہمنشین تھے، اسی لئے اس بارہ میں ان کا بیان ذوق کے
قابل ہوگا،

دوسرا نام منشی مصاحب حسین کا ہے، یہ بھی دیہات کے باشندہ اور اسی خوشہ پروین
کا ایک دانہ تھے، اپنے زمانہ میں خوب پھلے پھولے اور کلکتہ جا کر وہاں کے مشہور اخبار

Marfat.com

اردو گائڈ وغیرہ کے مدیر ان ایڈیٹر رہے ہیں، ان سے ...

کے ساتھ ایک دو دفعہ ان سے ملاقاتیں ہوئیں، دبلے پتلے ...

ایرانی ٹوپی پہنتے تھے،

یہ چند نام برسبیل تذکرہ اس لئے آگئے، کہ شاید آجکل کے ہمارے نوجوان ...

کانوں میں اپنے بزرگوں کے نام پڑ جائیں، اور صوبہ کی ادبی ترقیوں کے سلسلہ میں ان کے

کارناموں کو فراموش نہ کریں،

یہ تغافل کا زمانہ رفتہ رفتہ رخصت ہوا، اور اب چند سال سے نظر آ رہا ہے کہ ...

کے گھرانے میں ابراہیم پیدا ہو رہے ہیں، یعنی انگریزی اسکولوں اور کالجوں میں ...

ہاتھوں سے ہندوستانی ادب کا قتل عام ہوا تھا، اب ایسے ... پیدا ہو رہے ہیں

جن کی کوششوں سے اس کے تن مردہ میں نئی جان پڑنے کی امید بندھ رہی ہے ...

کے تیز و تند جھونکوں نے ہماری محفل ادب کی جن شمعوں کو گل کیا تھا، اب ان کی جگہ

قندیلوں نے لی ہے، جن کو اب زمانہ کا طوفان حوادث گل کرنے کے بجائے ...

چاہا تو اور زیادہ تیز کرتا جائیگا،

یہ پورا انقلاب میری آنکھوں کے سامنے گذرا ہے، خاص اس کی تبدیلی ...

ہاتھ ملک کے پچھلے سیاسی انقلاب کا ہے، بنگال کی ... کے اثر سے ...

بنگال سے علیحدہ کیا گیا، اس علیحدگی سے بنگال ...

خود صوبہ کو اپنی ادبی خودمختاری کا ...

Marfat.com

پر ہمیشہ رہیگا، یہ خود مختاری ان ہی کی کوششون کا نتیجہ تھی، اس کے بعد ہی دنیا کے سیاسی انقلابات اور اسلامی دنیا کے تیز تیز تغیرات نے یورپ کی طرف سے نفرت اور قومیت اور وطن کی محبت پیدا کی، اس نے ہندوستانیون کے دلون سے انگریز مآبی کا رعب اٹھا دیا اور بتا دیا کہ لومڑی، شیر کی کھال اوڑھ کر شیر نہین بن سکتی، نہ انگریزون کی نقالی ہندوستانیون کو انگریز بنا سکتی ہے، اس تحریک کی آندھی نے بدیسی چیزون کے ساتھ بدیسی زبان و ادب کے بڑاپن کا بھی خاتمہ کر دیا، اور دیسی زبان کی ترقی کا خیال روز بروز بڑھنے لگا، ملک کی بڑی بڑی سیاسی مجلسون مین جہان انگریزی کے سوا ہر زبان ناقابلِ فہم تھی، انگریزی اس طرح شہر بدر کی گئی کہ انگریزی بتون کے بڑے بڑے پرستارون کو بھی ہندی اور ہندوستانی مین بولنے سے چارہ نہ رہا،

کانگریس، خلافت اور ترکِ موالات کی تحریکون مین ہر صوبہ کے نمایندون کو ہفتہ ہفتہ اور مہینہ مہینہ سمٹ کر ہندوستان کے مختلف گوشون مین جمع ہونا پڑتا اور دوسرون کی تقریرین سننی اور اپنی سنانی پڑتین، ہر صوبہ مین کانگریس و خلافت کی شاخون مین کارکنون کے اجتماع اور جلسون مین مجبوری یا شوق سے ایک ایک کو تقریرین کرنی پڑین، جن مین غلطیون پر ہنسی اڑائی جاتی تھی، اس لئے مقررون کو اپنی بول چال اور تقریرون مین احتیاط کی پوری کوشش کرنی پڑتی تھی، اسی تحریک کے اثر سے یہان اخبارات نے جنم لیا، اور اسی کے طفیل سے رسالون کی ولادت بھی عمل مین آئی،

اس طوفان کا دائرہ آہستہ آہستہ بڑھتا گیا، اور ان تک بھی پہنچ گیا جو اس بادِ سموم سے

Marfat.com

پوری حفاظت کے ساتھ بچا کر رکھے گئے تھے یعنی ...

خط و کتابت، اور تقریر و تحریر کا امتیاز کا نشان اور ...

دیسی زبان سے محبت کرنا سیکھنے لگے، اور دیسی زبان کی تعلیم کا مطالبہ ...

یونیورسٹیوں کو بھی اس سخت مطالبہ کے آگے جھکنا پڑا، بلکہ ...

کمشنریوں میں ہندوستانی رسم خط کو اس کی جگہ دینی پڑی، یہ معمولی سی مثال ...

کی ہے کہ ڈھونڈو تو پاؤ گے اور کھٹکھٹاؤ تو کھولا جائے گا۔ ضرورت ہے کہ ہم ...

کو بار بار آزمائیں اور اس وقت تک دم نہ لیں جب تک ہندوستانی زبان ...

کی عام زبان اصولاً اور عملاً تسلیم نہ کر لی جائے۔ اب یہ صوبہ اور بھی خالص ...

کی گردن سے بلی کھولی جا رہی ہے یعنی اڑیسہ بہار سے الگ ہو رہا ہے اور ...

صوبہ میں صرف ایک زبان جس کا نام ہندوستانی ہے باقی رہ گئی ہے۔

اب توقع ہے کہ اس صوبہ کے باشندے یہ مطالبہ کریں کہ چونکہ اب اس ...

زبان خالص ہندوستانی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ حکومت اب ...

اشاعت پر خاطر خواہ توجہ مبذول کرے۔

اس سلسلہ میں ہم کو غور کرنا ہے کہ اس صوبہ کی عام ...

کیا کیا تدبیریں عمل میں لائی جائیں، ضرورت ہے ...

۱۔ میونسپلٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے ...

جگہ دی جائے، اور اسلامی مکتب ...

Marfat.com

قبون کے مسلمان خاص کوشش کرین،

۲۔ اسکولون مین اس کی تعلیم باقاعدہ ہو، اور اس کے لئے اچھے معلم بہم پہنچائے جائین
یعنی جو صحیح لکھ سکین اور بول سکین،

کیا یہ سنکر آپ کو افسوس نہ ہوگا کہ پورے صوبہ مین انٹرنس کے امتحان مین ہندوستانی کی
۰۰ ۵ جوابی کاپیان بھی مشکل سے ہون گی،

۳۔ یونیورسٹی نے اردو کا اعلیٰ امتحان کھولا ہے، مگر اب تک اس کا معیار اور تعلیم بلند
نہین، یونیورسٹی کو مجبور کرنا چاہیئے کہ اس کے لئے لائق پروفیسر مقرر کئے جائین،

۴۔ یونیورسٹی اور گورنمنٹ کو مجبور کرنا چاہیئے کہ اس زبان کی بہترین کتابون پر سالانہ
انعام دے،

۵۔ وکیلون اور مقدمہ بازون کو چاہیئے کہ ہندوستانی کے فارمون کو استعمال کرین
اور اسی زبان و خط مین تحریرین داخل کرین،

۶۔ صوبہ کے مشہور شہرون اور قصبون مین اس زبان کے کتبخانے اور قرأت خانے
ریڈنگ روم) بکثرت قائم کئے جائین،

۷۔ ہر جگہ اخبارون اور رسالون کے پڑھنے کے لئے چندہ سے دارالمطالعہ کھولے جائین

۸۔ مدرسون، اسکولون، اور کالجون مین ہندوستانی زبان کی علمی و ادبی مجلسین بنائی
جائین جنمین طالب علم ہندوستانی مین تحریرین لکھ کر سنائین یا تقریرین کرین،

۹۔ ہر سال صوبہ کے طالب علمون کا ایک مقابلہ کا جلسہ ہو، جس مین اس زبان کے

Marfat.com

سب سے اچھے بولنے والے کو انعام دیا جائے،

۱۰۔ صوبہ کی عام زبان مین جن غلطیون کا علانیہ ارتکاب کیا جاتا ہے ان [illegible]
کیجائے، اور اس پر رسالے لکھے جائین، جو عام طالب علمون مین تقسیم کئے جائین [illegible]

۱۱۔ صوبہ مین اعلیٰ تصنیف و تالیف کے لئے خواہ دارالمصنفین کے طور پر یا [illegible]
ایکاڈیمی کے اصول پر ایک ادبی ادارہ قائم کیا جائے،

۱۲۔ ڈاک خانہ کے ہندوستانی فارم خصوصیت سے استعمال کئے جائین اور [illegible]
کچہریون کے وہی فارم لئے جائین جو ہندوستانی مین ہون،

اس اظہار مین ہم کو خوشی ہے کہ پچھلے پندرہ بیس برس کے عرصہ مین ہند[illegible]
نے اس صوبہ مین گو کمیت کے لحاظ سے نہین مگر کیفیت کے لحاظ سے خوش آیند [illegible]
غلطیان کم ہو رہی ہین، لہجہ بدل رہا ہے، نوجوانون مین مضمون نگاری شعر و سخن [illegible]
تقریر و خطابت کا چرچا ہے، قافلہ جب رخت سفر باندھ کر صبح کو روانہ ہو تو وہی [illegible]
کہ وہ اچھی طرح دیکھ لے کہ جس راہ پر وہ قدم رکھ رہا ہے وہ منزل مقصود تک [illegible]
ہے، یا نہین اس وقت ہمارے کاروانِ ادب کے لئے وہی وقت ہے،

زبان کی صحت سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ ہر قدم پر زبان کی صحت پر نظر رہے [illegible]
خاص کاوش کیجائے، اور تذکیر و تانیث اور صحیح [illegible] کا وصیان [illegible]
صوبون کی طرح اپنی غلطیون پر ہٹ دھرمی [illegible]
کے بہت سے پرانے لفظ بولے جاتے [illegible]

Marfat.com

کی تقلید چندان ضروری نہین لیکن ہمارے ہان اصلی غلطی یہ ہے جو زیادہ تر دیہاتون مین ہے کہ کسی ایک لفظ کی تذکیر و تانیث یکسان نہین رہنے پاتی ایک ہی فقرہ مین ایک لفظ ابھی مذکر استعمال ہوا، تو ابھی مؤنث ہوگیا، اگر پابندی کے ساتھ ایک لفظ کو مذکر یا مؤنث ہمیشہ یکسان بولا جائے، تو کہا جاسکتا ہے کہ اس دیار کی زبان مین یہ لفظ مذکر یا مؤنث ہے جیسا کہ دلی اور لکھنؤ مین بہت سے لفظون کی تذکیر و تانیث مین اختلافات ہین، اور یہ زبان کا عیب نہین،

شعر و سخن

شعر و سخن کا عصر جدید ہمارے صوبہ مین بھی پیدا ہوگیا ہے، اور بعض اچھے اچھے شاعر اس میدان مین کمال کا جوہر دکھا رہے ہین، ہمارا بوڑھا لیکن ہمہ دان شاعر فضل حق آزاد ہمارے صوبہ مین اس عہد جدید کا بانی ہے، معاصرین مین تمنا پھلواروی، فنون سخنوری مین کامل ہین، ڈاکٹر عظیم الدین کا تخیل بڑی رفعت رکھتا ہے، نجم گیلانی اگر توجہ کرتے تو شاعری کے آسمان مین ستارہ ہوکر چمکتے۔ رسا ہمدانی نے بھی طبع رسا پائی ہے، خود ہمارے دوست و رفیق درس نجم صاحب کسی سے کم نہین، مگر کاروباری طبیعت نے ان کی شاعری کو بھی کاروباری بنا دیا ہے، یعنی مجبور ہون گے تو کہین گے ورنہ نہین، نوجوانون مین رضی عظیم آبادی، صبا رشیدی، نجم ندوی وغیرہ ابھر رہے ہین، مقصود نامون کا گنانا نہین، بلکہ یہ دکھانا ہے کہ طبیعتین آمادہ ترقی ہین رضی صاحب کو اگر خدا نے موقع دیا تو وہ شاعر فطرت ہون گے،

ضرورت یہ ہے کہ ہمارے نوجوان شعرا ان بے راہیون سے بچین جنہین اس عہد

Marfat.com

کے دوسرے صوبون کے نوجوان شعرا مبتلا ہین [illegible]

اور عجلت سے پرہیز کرین اور بار بار کی نظر سے جب تک [illegible]

اس کو منظر عام مین پیش نہ کرین، ہو سکے تو پرانے عہد کے [illegible]

نکتے سیکھین، فن سے جہالت نوجوانون کی عادت بن رہی ہے [illegible]

کے اظہار مین شرافت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے۔

فارسی ترکیبون کا استعمال اعتدال کی حد سے زیادہ نہ ہو، پھر یہ لحاظ [illegible]

پیدا کیجائین وہ فارسی کے محاورون کے مطابق صحیح بھی ہون، آجکل کے نوجوان [illegible]

لفظی شان و شکوہ کے طالب ہین، فارسی کا صحیح علم نہ رکھنے کے سبب [illegible]

کرتے ہین جنکو سنکر علم و دانش کے لبون پر مسکراہٹ آجاتی ہے،

خوشی ہے کہ صوبہ مین مضمون نگارون کی تعداد کم نہین مگر [illegible]

ان کی تعداد اسی وبائے عام مین مبتلا ہے، جس مین دوسرے صوبون کے نوجوان

مبتلا ہین، سطحی باتین، پست خیالات، تفریحی مشاغل، بیہودہ مباحث [illegible]

دور ادب لطیف تنے سے مبرا اور ادب عالی سے معرا ہے [illegible]

کچھ بنیادی اور اصولی خیالات ہون جنکو عمدہ اور دلچسپ پیرایہ [illegible]

اور واقعات سے مبرہن کر کے پیش کیا کرین [illegible]

ہو، جس کے پڑھنے سے ناظرین کے علم مین اضافہ [illegible]

پیدا ہو، صوبہ مین اس حیثیت سے [illegible]

Marfat.com

وغیرہ ہر حیثیت سے مغتنم ہستیاں ہیں اور ان سے مستقبل کو بڑے بڑے توقعات ہیں عبدالمبارک صاحب آروی بھی اس فہرست میں ہیں، بشرطیکہ ان کو ان کے حوصلہ کے مطابق مناسب فضا مل سکے، نوجوان علماء میں سید محمد طٰہٰ اشرف (امتھوا گیا) مسعود عالم ندوی اور محمد ناظم ندوی اور دوسرے ندوی وغیرہ مستقبل میں چمکینگے،

لیکن نظر آتا ہے کہ ہمارے نوجوانوں میں دوسرے صوبوں کے ان شاعروں اور نثاروں کی تقلید کا عیب پیدا ہو رہا ہے، جن کو عوام کے طبقہ سے واہ واہ کی دادیں ملتی ہیں، ہمارے شاعران گویئے شاعروں کی تقلید میں ہیں جو جگہ جگہ گا گا کر اپنے نام و نمود کی بھیک مانگتے پھرتے ہیں، اور چاہتے ہیں کہ موسیقی کے جادو سے اپنے کلام کا عیب دوسروں پر ظاہر نہ ہونے دیں، ہمارے نثاران بے مقصد نثر نویسوں کی نقالی میں لگے ہیں جن کی تحریریں نوجوانوں کی محفل میں شور تحسین برپا کرتی ہیں، زندگی اور زندگی کے مشکلات واقعہ ہیں، ان واقعات کی تلخی کو لفظی شراب اور معنوی شراب کے نشہ سے فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے، بہادر وہ ہیں جو واقعہ کو واقعہ سمجھکر اسکا مقابلہ کرتے ہیں، اور کامیاب ہوتے ہیں، وہ نہیں جو ان کو بھلا کر غم غلط کرنا چاہتے ہیں،

اوپر کی سطروں میں جو کچھ کہا گیا ہے ممکن ہے کہ ہمارے نوجوان ادیب و صاحب قلم و شاعر اس کو سنکر برا مانیں لیکن چونکہ جو کچھ لکھا گیا ہے خلوص سے لکھا گیا ہے اس لئے امید ہے کہ "جوانان سعادت مند" حافظ کی طرح راقم کو بھی معاف فرما کر "پند پیرانہ" پر توجہ فرمائینگے،

(ندیم گیا ۱۹۳۵ء)

Marfat.com

سفر گجرات کی چند یادگارین

جولائی سنہ ۱۹۲۳ء مین بڑودہ کی مجلس سیرت کے سلسلہ مین مجھے گجرات کے سفر کا اتفاق ہوا، اس خطہ کو ہندوستان کے تمام دوسرے صوبون کے مقابلہ مین چند خصوصیتین حاصل ہین، اوّل یہ کہ عرب اور ہندوستان کے باہمی تعلقات کا آغاز اسی سرزمین سے ہوا، دوسرے یہ کہ عرب سے جو علما، دریا کے راستہ سے ہندوستان مین وارد ہوتے تھے وہ پہلے یہین اترتے تھے، موقع ملتا تو آگے بڑھتے ورنہ یہین سے لوٹ جاتے تھے، ہندوستان سے جو علما عرب جانا چاہتے تھے، وہ اسی راستہ سے سفر کرتے تھے، اس صوبہ کے سینکڑون دیہات حرمین محترمین کے مصارف کے لئے وقف تھے، دوسرے ملکون سے جو نادر اور تحفہ چیزین یہان آتی تھین وہ پہلے یہین پہنچتی تھین، حج کے لئے ہر سال ہزارون علما، امراء اور عام مسلمان اسی راہ سے منزل مقصود کی طرف روانہ ہوتے تھے،

اخیر زمانہ مین سلطان عالمگیر اور سیواجی کی سیاسی کشمکش کا میدان جنگ یہی خطہ تھا اور اس لئے سلطانی لشکر کا پڑاؤ اکثر یہان رہتا تھا اور اس تعلق سے یہ صوبہ کبھی کبھی ہندوستان کا دار السلطنت بنجاتا تھا، اور ہر قسم کے اہل کمال ادھر کا رخ کرتے تھے

Marfat.com

دکن و گجرات کے علاقہ مین مسلمانون کی آبادی بہت کم ہے، اور جو ہے وہ ہندؤن کی کثرت، زور و قوت اور سیلاب تمدن مین غرق ہے، اور سب سے بڑھکر یہ ہے کہ ہندوستان کے علمی و مذہبی و سیاسی مرکز یعنی ہندوستانِ خاص سے وہ بہت دور ہے، اس لئے یہان کے دیہاتون اور قصبون مین مسلمانون کی حالت قابلِ رحم تھی سلطان عالمگیر کی دوربین نگاہون سے ان وجوہ و اسباب کا نتیجہ چھپا نہ تھا، سلطان نے اس پورے علاقہ مین علما، صوفیہ اور مذہبی معلمین کی قطار در قطار آباد کردی، مؤذن خطیب، امام اور ملا، (جو جانور شرعی طور سے ذبح کرتے تھے) موروثی مقرر کردیئے، اور ان سب کے لئے وظائف اور سرکاری اوقاف معین کئے، جو آج تک ان کے اخلاف کے قبضہ مین ہین، وہان کے دیہاتون مین آجتک ان ہی ملاؤن کی اولاد اپنے اس فرض کو ادا کر رہی ہے، یہانتک کہ کوئی ہندو بھی اگر جانور ذبح کرانا چاہتا ہے، تو یہ خون ان ہی کے ہاتھون سے کراتا ہے. یہان اب بھی ایسے سیکڑون ہزارون شریف خاندان آباد ہین، جو ان ہی مذہبی فرائض کے لئے یہان آباد کئے گئے تھے، اور ان کو اس کے لئے سرکاری اوقاف دیئے گئے، جن پر وہ آج تک قابض ہین اور ان ہی کے بدولت آج انگریزی سرکار مین بھی ان کو عزت اور وقار حاصل ہے، اور مسلمانون کی کچھ ممتاز صورتین وہان نظر آتی ہین،

بھڑوچ بھڑوچ جس کے کنارے دریاے نربدا بہتا ہے، اور جو آگے چل کر بحر عرب مین مل جاتا ہے، عربون کے جنگی و تجارتی آمد و رفت کا مرکز تھا، عرب اس کو بروص کہتے ہین، سنہ ۱۴ھ مین حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے عہد مین جب اسلام کے ملکی فتوحات کا شباب تھا،

Marfat.com

ان کے جنگی جہاز اس کے ساحل پہ آکر لگے تھے [illegible]
کے کنارے آکر کھڑا ہوا تو تخیل کی آنکھوں نے تیرہ سو برس [illegible]
کے سامنے کر دیں، اور گو میں شاعر نہیں، تاہم جذبات کے تلاطم نے [illegible]
اختیار کر لی،

زبیدا اے زبیدا! اے جادۂ بحر عرب
گرچہ تو ہندی ہے لیکن زادۂ بحر عرب

جانتا ہے تو مری تاریخ کا پوشیدہ راز
تیرے دروازہ پہ ٹھہرا تھا مرا پہلا جہاز

تو گزشتہ کاروانوں کا نشانِ راہبر
ہند میں اسلام کی تاریخ سے آگاہ ہے

رشتۂ ہند و عرب تجھ سے ہوا تھا استوار
تیرے ساحل کا ہر اک ذرہ ہے جس کی یادگار

ہند میں اسلام کے انجام کا آغاز تو
چار صدیوں تک رہا اسلام کا [illegible] تو

آج کس کو یاد ہے وہ داستانِ پاستان
تیرے ساحل پر جب اترا تھا عرب کا کارواں

تو ہے دریائی پری یا شاہدِ عالم ہے تو
اس سمندر کے گلے کی شہ رگِ اعظم ہے تو

تیرا ہر قطرہ حیاتِ نو کا اک سرشار جام
اس تنِ آبی میں تیرا خون [illegible]

اے بھڑوچ اے خاتمِ انگشتِ [illegible] زبیدا
[illegible] کی تری عزت [illegible]

تو بتا اے چشمِ ظاہر آج تیری خاک ہے

یادگارِ عہدِ خیر القرن ہے تیری زمین

چشمِ عبرت کی نگاہیں جب تجھے ہی جانتی ہیں

یہ ترانہ تمام سرا [illegible] سے خالی [illegible]

Marfat.com

بھڑوچ کا ایک پرانا خاندان

بھڑوچ میں عہد عالمگیری کی یادگار ایک خاندان ہے جو یہاں مسندِ قضا پر متمکن تھا، اس خاندان کے موجودہ چشم وچراغ جناب قاضی نور الدین شیرازی صاحب ہیں، لبِ دریا ان کا فضیلت کدہ یادگارِ زمانہ ہے، ایک موروثی کتب خانہ ان کے اسبابِ زینت میں ہے، افسوس ہے کہ اس وقت قاضی صاحب موجود نہ تھے، اس لئے میں کتب خانہ کی سیر نہ کرسکا، مگر میرے ایک عزیز نے ان کا کتب خانہ دیکھا ہے، اس کے حسب ذیل چند نوادر کا حال مجھ سے بیان کیا،

اس خاندان کے چند نوادر کتب

(۱) شرح مثنوی مولانا روم (۹) جلد پنجم، آخر میں ہے،

"ذوالقعدہ سنہ ۱۰۹۰ھ میں بسنت رائے نے قصبہ مچھرہٹہ سرکار خیرآباد میں تحریر کیا"

(۲) حدائق السحر فی دقائق الشعر، مولفہ محمد بن محمد بن عبد الجلیل العمری المعروف برشید وطواط، آخر میں ہے،

تم الکتاب بعون الملک الوھاب وحسن توفیقہ علی ید العبد الضعیف محمد الحافظ الھروی، تحریرًا فی یوم الاثنین، ثانی عشر من ربیع الاول سنہ ۸۶۲ھ اثنین وستین وثمانمائۃ الھجریۃ النبویۃ ﷺ بدار السلطنۃ شیراز بزمان قید،

(۳) المحیط للسرخسی، جلد ثانی، جمع الامام الھمام مولانا رضی الدین محمد بن محمد سرخسی الحنفی، آخر میں ہے :-

---

ل یہ کتاب ایران میں چھپی ہے، اور ملتی ہے،

Marfat.com

كان الفراغ من كتابته في ... [illegible]

ابن علي بن رمضان الحاجي الشافعي الادهمي ... [illegible]

(۴) گلستان، متوسط تقطیع اور معمولی خط نسخ۔

مصنف کے اصل نسخہ سے یاقوت مستعصمی نے اصفہان ... [illegible]

بخاری نے اور اس سے سید محمد بن سید زین ... [illegible]

مین نقل کیا،

(۵) مخازن المعروف جلد ثانی، شرح مشکوۃ فارسی، از کتاب ... [illegible]

دوسری، تیسری اور چوتھی جلد ہے،

صفحہ اول مطلا ہے، تقطیع کلان، اس پر ... خان ... فرخ سیر بادشاہ ...

کی مہر ۱۱۲۵ھ ہے،

ابو معروف حسین ۱۱۱۲ھ بھی تحریر ہے،

مدرسہ دار الارشاد احمد آباد مین بھی رہ چکی ہے،

(۶) کتاب الخلاصہ (خلاصۃ الفتاوی) مؤلفہ طاہر بن احمد بن عبد الرشید ... [illegible]

از وسط، تقطیع کلان، مختلف مسخ شدہ مہرین ہین ... [illegible]

تم کتاب الخلاصۃ ... [illegible]

بحافظ البخاری علی ید افقر عبید ... [illegible]

احمد الخلیلی ولد ابن ... [illegible]

Marfat.com

احمد بن مراد بن سلیم بن سلیمان، بن سلیم بن بایزید

من شهور سنة ثلاث بعد الالف سنة ۱۰۰۳ھ نقل من نسخة

تاریخه یوم الجمعة العشرین من شهر ربیع الاوّل سنة ثلاث

وتسعین وستة مائة، سنہ ۶۹۳ھ

(۷) مجمع البحرین، ترجمہ "اپنکھت پرم ہنس" از اتھربن وید، فارسی، شاہ سرمد نے سنہ ۱۱۳۶ھ میں سنسکرت سے ترجمہ کیا، کاتب نندرام ولد اننت رام خط فارسی نستعلیق، ۱۲×۸ تقطیع، صفحات ۸۲،

ہندوستان کی سب سے پرانی مسجدین

قاضی صاحب کے عزیز خاص جنکو حکومت برطانیہ سے سردار صاحب کا خطاب حاصل ہے، وہ موجود تھے، ان کا دولتکدہ بھی گذشتہ جاہ و جلال کا کہنہ مرقع تھا، موصوف نے اپنے خاندان کے پرانے ہتھیارون کی سیر کرائی انکی عمارت کے سلسلہ مین ایک چھوٹی سی معمولی مسجد ہے، جس پر سنہ ۴۳۰ھ کا یہ کتبہ لگا ہے، "هذه العمارة القديمة فی شهور سنة ۴۳۰" اس کتبہ کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہ بعد کو لگایا گیا ہے، بہرحال اس کی کوئی تاریخی سند اگر موجود ہو تو کہا جا سکتا ہے کہ یہ اس صوبہ کے اسلامی فتوحات سے پہلے کی یادگار ہے، یا یون کہئے کہ محمود غزنوی کے حملہ گجرات سے چند سال بعد کی ہے جو بہرحال کوئی مستقل فتح نہ تھی،

اس کے بعد اس شہر مین اسلام کی ایک اور قدیم یادگار وہان کی سنگی جامع مسجد ہے اس جامع مسجد کی اصل تعمیر کا کتبہ سنہ ۴۵۰ھ ہے، بعد کو محمد تغلق کے عہد مین سنہ ۷۲۱ھ مین درواز

Marfat.com

کے اوپر ایک گنبد کا اضافہ کیا گیا ہے، یہ گنبد ... [illegible]

حسبِ ذیل کتبہ لگا ہے: ... [illegible]

"در عہد دولت سلطان عالم غیاث الدین والدنیا محمد تغلق ... [illegible]

غالباً ان مسجدوں سے زیادہ پرانی کوئی دوسری ... [illegible]

انکھشور کا ایک خاندان بھڑوچ سے قریب ہی ایک پرانا قصبہ انکھشور نام ہے، جو

کے سفر میں کبھی بیچ کی ایک منزل تھا، یہاں بھی محمد شاہی کی یادگار ایک ... [illegible]

ہے، خاندان کے بانی شاہ عبد العلیم صاحب ہیں، جو اکبر کے معاصر تھے ... [illegible]

نے وفات پائی ہے، ان کی خانقاہ و مسجد یہیں واقع ہے، خاندان کے موجودہ ... [illegible]

کا نام سید حیدر علی غلام علی انعام دار ہے، موصوف کے پاس خاندان کی ... [illegible]

سند پرانی کتابوں کی ایک الماری ہے، اس میں چند عربی کی اور ... فارسی ... [illegible]

کی کتابیں ہیں، گجراتی اور دو میں بھی بعض کتابیں نظر آئیں ... [illegible]

اس خاندان کے چند نوادر کتب عربی کتابوں میں ... [illegible]

تقویم الادویہ ... [illegible]

شیرۂ خرما سے لکھا ہوا ہے، اور اب تک ابھی ... [illegible]

حقہ کی تاریخ یہاں ایک مجموعہ ... [illegible]

... [illegible] جن میں سب سے اہم ہندوستان میں ... [illegible]

نبی کے الفاظ سے نکالی گئی تھی ... [illegible]

Marfat.com

سے ہندوستان مین وارد ہوئی ہے، اس لئے عجب نہین کہ تاریخی بیان صحیح ہو، سنہ ۱۰۲۹ جہانگیر کا عہد ہی،

بنائے سورت کی تاریخ | گجرات کا دوسرا مشہور دریا جو بحر عرب سے جاکر ملتا ہے، دریائے تاپتی ہی اس کے ایک کنارہ پر شہر سورت آباد ہے اور دوسرے کنارہ پر راندھیر، پہلے بحر عرب مین جانے والے جہازون کا بندرگاہ راندھیر تھا، مغلون کے شروع عہد مین اس کے بجائے سورت کی آبادی بڑھی اور وہ ہندوستان کا سب سے بڑا بندرگاہ بنا، اس قلمی یادداشت مین اس بندرگاہ کی آبادی کی تاریخ سنہ ۹۳۰ھ نظر آئی، تاریخ کا مصرع یہ تھا، ع

باد آباد بندر سورت

راندھیر جس کو پہلے رانیر کہتے تھے، اسلام کے قدیم فتوحات مین ہے، اس یادداشت مین اس فتح کی تاریخ ایک قدیم مسجد کے کتبہ سے حسب ذیل بتائی گئی تھی،

بناکرد مسجد بجائے کنشت | براوانش انا فتحنا نوشت ۵۹۱ھ

راندھیر کی پرانی مسجد | چند دوستون کی دعوت پر راندھیر جانے کا بھی اتفاق ہوا، یہ دولتمند دیندار مسلمان تاجرون کا مسکن ہے، اور دعویٰ کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اس قصبہ مین جس قدر خوبصورت، اور عمدہ اہتمام کے ساتھ مسجدین دیکھنے مین آئین پورے ہندوستان مین کہین نہین آئین، ان مسجدون مین سے ایک قدیم مسجد جونا دوارہ ہے، یادداشت مذکور مین اس مسجد کی بنا کی تاریخ یہ لکھی تھی،

کسے پرسد زتو نافع ازین معبد شریف | گو مسمیٰ مسجد اعلیٰ و درباب شریف ۵۹۵ھ

گجراتی ہندوی کی بعض کتابیں بھی اس خاندان کے [illegible]

درج ذیل کتابیں ذکر کے قابل ہیں

لغت عربی و ہندی | عربی اور ہندی یا ہندوستانی [illegible]

چند شعر یہ ہیں،

اللہ خدا ہے کرتار — الخالق آفریدہ سرجنہار

الدنیا گیتی سنسار — الحمق نادان گنوار

الجنت بہشت سرگ — السقر دوزخ نرگ

الیوم روز دیس — الشعر موئی کیس

اللیل شب رات — القول گفت بات

السبیل راہ باٹ — البیع [illegible]

الاسم نام ناؤں — الوضع دیہہ گاؤں

الظل سایہ چھاؤں — القدم [illegible] پاؤں

الراس سر سیس — [illegible]

العین چشم آنکھ — اللحیہ ریش [illegible]

الاذن گوش کان — [illegible]

الطعام خوردن کھان — [illegible]

آخری حصّہ:-

Marfat.com

الفرح خوشی بلاس	القنوط نا امید نراس
الفخذ ران بتی جانگ	الجسم تن ہے انگ
المورد آب خورا درا رہا	السمر افسانہ پواڑا
الکدر تیرہ گدلا	النقیم نابینا اندلا

مصنف اور تصنیف کا زمانہ مذکور نہ تھا،

اسی قسم کا ایک عربی لغت برادر عزیز سید نجیب اشرف صاحب ندوی کی ملکیت
مین ہے، مگر وہ اس کے علاوہ ہے، اس کے ابتدائی شعر یہ ہین،

الالہ پرستیدہ پوجیا	المعلوم دانستہ بوجھیا
المحمد ستودہ بکھانیا	المعروف شناختہ پچھانیا
الرسول فرستادہ بھجیا	الواضح روشن سنجیا
الآل دودمان کنبہ	العنقود خوشہ لونیا

معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ گجرات مین عرب اور ایرانی کثرت سے آیا کرتے تھے، اس لئے
ان کو ہندی سے آشنا کرنے کے لئے اس قسم کے لغت یہان لکھے گئے ہین،

رسالہ فقیری چار پیر چودہ خانوادہ اس رسالہ کا آغاز ان لفظون سے ہے،

"بدانکہ پوچھ تون یہ رسالہ فقیری حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا
ہے یا یہ پوچھے ویکلے وگرنہ تو فقیری نہ کرے،

سوال۔ اگر تیرے پوچھے کہ اول فقیری کیا ہے و آخر فقیری کیا ہے، اور خانہ

Marfat.com

یعنی گھر فقیری کیا ہے، اور کیلی فقیری کیا ہے اور [illegible]

اسی قسم کے سوال و جواب پر رسالہ کے اکیس (۲۱) صفحے ختم ہوتے ہیں [illegible]

کے ذکر سے پوری خاموشی ہے۔

رسالہ فقہ ہندی | یہ فقہی مسئلوں کے بیان میں ایک نظم ہے، آغاز کے اشعار یہ ہیں [illegible]

حمد و ثنا سب رب کوں خالق کل جہاں — لائق حمد ثنا [illegible]

علم شریعت نال دی بھیجا پاک رسول — جو کچھ بھیجا رب [illegible]

یارب اپنے کرم سوں بیحد بھیج درود — نبی محمد مصطفیٰ [illegible]

بھیجو اُن کی آل پر اور اصحاب تمام — [illegible]

کیتے مسئلے دین کے عبد رکھے این — فقہ ہندی زبان [illegible]

مطلب مسئلے پوچھنا جو کچھ ہوئے زبان — عربی ترکی فارسی ہندی [illegible]

اس کے بعد فقہی ابواب ہیں اور ان کے تحت میں ہر قسم کے مسائل ہیں [illegible]

تصنیف کا سال ۱۰۷۵ھ بعد اورنگ زیب عالمگیر صاف بتایا گیا ہے [illegible]

فقہ ہندی کوں موماناں کر زباں پہ یاد — مسائل آوین دین [illegible]

سنہ ہزار پچہتر بیچ ماہ رمضان تمام — [illegible]

اس فقہی نظم میں خاص چیز نظم کا [illegible]

کی پیروی میں ہے، اس نظم سے یہ بھی معلوم [illegible]

کس کو کہتے تھے،

Marfat.com

داستان حضرت ماہ رمضان	اس نظم مین ماہ رمضان کی فضیلتون کا ذکر ہے، مصنف کا نام بدیع الدین ہی، شروع کے شعر حسب ذیل ہین،

سرنامہ از نام سبحان لکھوں
کہ دل کی ورق پر سجل کر رکھوں

زبان کو ہے جوہر اسی کی ثنا
اسی کی سو قدرت ہی جگ مین عیاں

کریم و رحیم و وہ غفار ہے
کرم عاصیاں پر کرنہار ہے

ز ہر چیز اس کی صنعت کا بیان
کہ پیدا کیا جن نے ارض و سما

آخر مین لکھا ہی،

کرو اسکی سب نعمتون پر شکر
مصیبت کے اوپر حکم ہے صبر

کہ تا عاقبت تیری ہووے بھلی
کہ شادی و غم جگ مین جاوے چلی

بدیع الدین تعریف عل کی کرو
کہ چھوٹک کی جس مین توقع دھرو

اس نظم کی خصوصیت خاص فارسی آمیز ترکیبین، اور قافیون مین صرف صوتی ہمرنگی ہی، عربی الفاظ حکم اور صبر وغیرہ کو اس طرح باندھا ہے، جس طرح ہندی مین بولے جاتے ہین،

داستان قیامت	اس نظم کا شروع ان اشعار سے ہے،

سخن ہی مرا جوں گل بوستاں
نصیحت کی باتاں سنو دوستاں

لباسی مسلماں کہاتے ہین دوست
کہ کھاتے ہین سب گاے بکری کا گوشت

لباس شریعت کریں تن منین
شریعت کی باتاں نہ کچھ من منین

بڑی ریش تسبیح خوش پیرہن
بھری دل مین کین بھات کے مکر و فن

Marfat.com

آخری شعر میں اس نظم کا سال ... دیا گیا ہے

سنہ ایکہزار و ستو تر نے سو لکھی یہ حکایت کتابوں کی

بتاریخ غرہ مدین ماہ پیر باتمام آں سخن ...

فقہ مبین یہ نظم فقہ کے مسائل میں ہے، آغاز اس طرح ہوتا ہے،

بنام پاک رب العلمین سوں شروع کرتا ہوں میں فقہ مبین ...

بحق معجز و مقبول مرسل سبھی عقدہ فقہ کے مجھ پر کر حل

مسائل فقہ کے ہیں اصل ایماں جو نیں بوجے سو وہ کیوں ہو مسلماں

اس کے بعد اپنے تمام ماخذوں کا نظم میں ذکر کیا ہے، پہلے ایمان کے مسائل

طہارت، وضو، غسل وغیرہ، اس کے آخر میں بدعت کا رد اور جوے کی برائی ...

یقین فقہ المبیں کوں کرتے مختوم بحق دین پناہ و آل معصوم

صد و ہشتاد و دو و الف ہجرۃ بتاریخ ہمایوں گشت تمت

اگیارا سو میں اسی اوپر دو سنہ ہجری نبیوں کے ...

رسالہ کے آخر میں خاتمہ کی عبارت ہے،

"نسخہ قوت دین فقہ المبین تصنیف حضرت شاہ یقین رحمۃ اللہ علیہ"

اس سے مصنف کا نام شاہ یقین، کتاب کا ... فقہ المبین اور ...

۱۱۸۲ھ معلوم ہوتا ہے،

مثنوی کتخدائی کسی رسم شادی کی تعریف ...

ثنا و حمد ہے درگاہِ یزداں — وو خالق سب کا ہی کیا جن و انسان
ثنا و حمد کے لائق سدا ہے — سزاوار او خدائی کا خدا ہے

. . . .

محمد اشرفِ اولادِ آدم — حبیب و سرور و سردارِ عالم
شہِ آدم محمد سرورِ دین — کہ ختم الانبیاء ہیں رہبرِ دیں
ہوا جس شان میں لولاک وارد — دیکھو محبوب کا رتبہ ہے شاہد

اس کے بعد خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم کی مدح اور امامین علیہما السّلام کی تعریف مین چند شعر ہین، اس کے بعد نکاح کا قصہ شروع ہوتا ہے،

شروع کرتا ہوں اب شادی کی تعریف — نزاکت سیں لکھوں میں اسکی توصیف
مہیا سب کیا سامانِ اظہر — لباس و زیور و لولو و گوہر

اس کے بعد ان سرخیوں کے ماتحت چند باب ہین:- در وصفِ الطعام[1]. در وصفِ المحل[2]، در وصفِ برون برات[3]، در وصفِ شہرگشت[4]، در وصفِ نکاح خوانی[5]، در بیانِ خلوت[6]، خاتمہ[7] اس پر ہوتا ہے،

سخن کو مختصر کان تک لکھے گا — یہ ہی طومار آخر کوں تھکے گا
بعشرت عیش با داسا نزواری — مری یو مثنوی ہے یادگاری
شب بست و دوم از ماہ رجب — کہ شادی ہور شہرگشت ہر شب
سنہ ہجری دراں وقت بود موجود — ہزار و یکصد و تسعین و یک بود

Marfat.com

آخر شعر سے تصنیف کا سال ۱۱۹۱ھ معلوم ہوتا ہے، وزن سے جو ...

معیوب نہ ہوگا،

وفات نامہ حضرت نبی آغاز:-

بنا اوّل کروں حمد خدا میں | زبان اوپر اپس کی ابتدا میں
کیا قدرت سوں ظاہر اپنی قدرت | بنا کر جگ دکھایا اپنی حکمت

بیچ کا ایک شعر ہے، جس مین زبان کا نام دکھنی بتایا گیا ہے،

مجھے توفیق دے یارب کہ بولوں | بنا ہجر نبی دکھنی میں کھولوں

تصنیف کا سال معلوم نہین، کتابت کا سال ۱۲۵۱ھ ہے،

قصہ بانو اس مثنوی مین ایک قصہ بیان ہوا ہے، جس کے متعلق شاعر کا دعویٰ ہے کہ ...
پہلے فارسی مین تھا، اور اب دکھنی مین اس کو نظم کیا جاتا ہے،

عزیزاں روایت سنو کان دھر | اوّل فارسی تھی یہ دکھنی دگر
اتھا گوڑہ ایک شہر کا جو نام | ہمیشہ فسخ کا اتھا واں مقام
بیٹھے ایک دن اس جمعہ مسجد منے | اتھے خرد و بزرگ او سارے جنے
وُتے میں مسافر نیا آن کر | سلام علیک کہہ کے بیٹھا اگر
پوچھے سب نے اسکوں توں کاں سو آیا | شہر ہے دور ہے نام [illegible]
لگا بولنے کوں اوپوں سُنکے بات | زلیخا کا قصہ اونوں کے سنگات
نگر ساری مجلس نے سنکر کلام | [illegible]

فتح شاعر کا تخلص ہے، آخر مین ہے،

فتح مختصر کر تو اپنی زبان کہاں تک تو لکھیگا اسکا بیان

زمانہ معلوم نہین، تاہم اس کے بعض الفاظ خاص لحاظ کے قابل ہین "تھا" اور "تھے" کی جگہ "اتھا" اور "اتھے" "اور" کی جگہ "او" "ہین کی جگہ "منے" "کہان" کی جگہ "کان" "وہ کی جگہ" "او"

قصۂ سوداگر عجم | یہ نظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت کے بیان مین ہے، آغاز اس طرح ہے:-

ثنا او حمد مولا کی صبح و شام کرتا ہوں درود آل مصطفیٰ او پر دل و جان سین منج بھتا

درود آں حمد کے پیچھوں حکایت اک کہونگا عزیزاں تم سنوں سکوں کہوں ل کون مین حضر

آخر مین تاریخ ہے،

گیارہ سو او پچپن برس گذری تھی ہجرت کے تبھی تصنیف ہین آئے خوارق پیر جعفر کے

توجہ رحمۃ اللہ پہ کرد تم اسے شہ پیراں صفائی باطنی ہوے اسے از حضرت میراں

خالق باری | ہمارے فارسی و ہندی ادبیات مین خالق باری کی تاریخ ایک معما ہے، اس کی تصنیف کی نسبت امیر خسرو کی طرف مشہور ہے لیکن محققین کو ہمیشہ سے اس مین شک ہے، تعجب کی بات ہے کہ اس کا کوئی قدیم نسخہ اب تک نہین ملا ہے، اس کتبخانہ مین اس کا ایک نسخہ نظر آیا لیکن وہ بھی قدیم نہین، رسالہ تاریخ سے گو معرا ہے، مگر اس کے نستعلیق خط سے معلوم ہوتا ہے کہ سوا سو برس سے زیادہ عمر کا نہین،

خالق باری کے پہلے شعر کے دوسرے مصرع مین ایک لفظ لکھا ہے جو "بدا" یا "بدا"

Marfat.com

پڑھا جاتا ہے، ع

واحد ایک ، بڑا کرتار

مسلم یونیورسٹی کے سلسلۂ تصنیفات خسرو میں جو نسخہ چھپا ہے، اس میں یہ لفظ "بدا" چھاپا گیا اور اس کے نیچے "ع" لکھا گیا ہے، لیکن عربی میں "بدا" کرتار کے معنی میں میری نظر سے نہیں آیا ہے، معلوم نہیں فاضل محشی کے پاس جو عربی اور سنسکرت دونوں کے فاضل ہیں سند کیا ہے، موجودہ نسخہ میں یہ لفظ بڑا لکھا گیا، لیکن یہ بھی مہمل ہی، بعض مطبوعہ نسخوں میں "خدا" اور شاید یہی صحیح ہو،

زیر بیان نسخہ میں اول تو کچھ اشعار زیادہ معلوم ہوئے، دوسرے یہ کہ افعال اور میں قدامتِ زبان کی جھلک دکھائی دی، یہ تین شعر نئے معلوم ہوئے جو مطبوعہ نسخہ میں مجھے نہیں ملے،

چوں بہ پرسی خسر و پر کیست، جو کا بھائی ہی | در خسر پسی جو کا باپ جن دی جانی
ریخت اندر گوش خود سیماب بی بورا بھیا | پنبہ پیچک دئی گا (دُگنا) جھم تن آید
وان نہالی بستر و بالین تکیہ لے جوان | غلط بالا لیٹ اوپر اس بچھا

حسبِ ذیل شعر ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کے قلمی نسخہ سے مطبوعہ کے تمثیل ... طرح چھپا ہے،

عطسہ چھینک، شاخ سینگ، کفش گر ہے ...

گاذ، ...

Marfat.com

پہلے مصرع کا وزن صحیح نہین معلوم ہوتا، فاعلاتن کا دوسرا اور تیسرا رکن کم ہے، پیش نظر نسخہ مین یہ غلطی نہین، پھر دوسرے مصرع مین قافیہ دوز مکرر ہے، جو درست بھی نہین، اور جامہ دوز تو خیاط اور درزی کے تقابل کے بعد بے معنی سا ہے، پیش نظر نسخہ مین یہ شعر یوں ہے،

عطسہ چھینک و شاخ سینگ و کفش گر ہے کفش دوز

گاذر و خیاط ہے دھوبی و درزی، دیں روز

اسی کے بعد تتمۂ نسخۂ مطبوعہ نمبرہ ۱۰ مین ہے،

وانکہ بے بخت ست ابھاگ بخت بھاگ فارسی آمد سرود وہندی گویند راگ

اس کا پہلا مصرع شروع مین غلط ہے، دوسرا رکن ٹوٹتا ہے، اور تیسرا رکن غائب ہے، چار بار فاعلاتن کے بجاے تین ہی بار ہے، پیش نظر نسخہ مین یہ غلطیان نہیں،

وان کہ بدبخت است ابھاگا، بخت درفرس ست ابھاگ

فارسی آمد سرود وہندوی گویند راگ

مطبوعہ نسخہ مین ہے، ع

"طُعم سواد، و طعام خورش، جو کہئے کھانا"

پیش نظر نسخہ مین طُعم کی جگہ "مزہ" ہے، جو زیادہ بامزہ ہے،

مطبوعہ مین ہے،

دُرّ و مروارید موتی جانئے ہم صدف سیپی، سمندر آ نئے

پیش نظر قلمی مین دوسرا مصرع یوں ہے ع

Marfat.com

اس قسم کے اختلافات اور بھی ہیں ...

نے زمانۂ ما بعد کی ضمیریں کر یگا ہیں ...

متکلم "ہوں" تھا جو اب بھی ہوتا ہے ...

میں پیدا ہوئے اور ... میں وفات پائی ...

منسوب ہے ... میں وفات پائی ہے، غرض ...

خواجہ شکر گنج کا جو فقرہ میں نے اپنے مضمون ہندوستانی ...

شائع کیا ہے، اس میں ما بعد متکلم ...

ہیں، بعینہ یہی دونوں ضمیریں ...

خواہم گفت کہونگا ہوں ...

خواہی آمد آویگا ...

خواہم دید دیکھونگا ہوں

خواہم داد دہونگا ...

خواہم دوید دوڑونگا ...

مطبوعہ نسخہ میں "ہوں" کی جگہ ...

سفر گجرات کی ...

ہے، ہمسفر ناظرین کے ملال ...

Marfat.com

بعض پرانے لفظوں کی نئی تحقیق

"ہندوستانی ایکاڈیمی کی ادبی کانفرنس الہ آباد ۱۹۳۰ء میں پڑھا گیا"

لغت کا کام عام طور سے لفظوں کے معنی بتانا سمجھا جاتا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے، کہ قوموں کی طرح قوموں سے متعلق ہر چیز ایک مستقل تاریخ رکھتی ہے، زبان قوم کی تاریخ کا نہایت اہم جزء ہے، اس لئے زبان اور اس کے لفظوں کی تاریخ بھی بڑی اہمیت رکھتی ہے، اور یہ تاریخ ہمارے لغت کا بڑا اہم باب ہے، لیکن افسوس ہے کہ اس کی طرف ابھی تک ہماری زبان کے لغت نویسوں نے توجہ نہیں کی ہے،

قومیں اپنی تاریخوں میں کتنی ہی خیانت کریں، اور ان کے واقعات کو کتنا ہی الٹ پلٹ ڈالیں، مگر زبان اور اس کے الفاظ کا ذخیرہ ایک سچے امانت دار کی طرح پچھلی روداد کا ریکارڈ یا مسل ہمارے لئے تیار رکھتا ہے، جس سے اس زبان کے محقق ضرورت کے وقت پوری طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں، چنانچہ اگر ہم یہ جاننا چاہیں کہ کسی قوم سے تعلقات اور رابطے دنیا کی کن کن قوموں سے رہے ہیں، تو اس قوم کے لفظوں کے خزانے میں ہمارے لئے معلومات کا بڑا سرمایہ محفوظ ملے گا،

Marfat.com

ہماری ہندوستانی اردو زبان کی عمر چاہے کتنی ہی کم ہو [illegible]

ایسے لفظوں کی کمی نہیں، جو اپنی مستقل تاریخ رکھتے ہیں اور اپنی خاموش زبان سے

سنانے کے لئے بہت سے اپنے واقعات یاد رکھتے ہیں [illegible]

چکے ہیں،

ہم اپنی زبان کے اس قیمتی سرمایہ کا آغاز سکون سے کرنا چاہتے ہیں تاکہ [illegible]

مضمون کی معنوی دولت کے لئے فالِ نیک ثابت ہو سکے [illegible]

دام۔ ہماری زبان کا ایک پامال لفظ دام ہے، ایک تو [illegible]

ہیں، اور دوسرے معنی ایک معمولی سکہ کے ہیں، جسکی ایک [illegible] ذلیل ترین [illegible]

ہیں چھدام کی ہے، جو چھ اور دام دو لفظوں سے بنا ہے، اس لفظ کی تاریخ کے [illegible]

دو ہزار برس پہلے ہم کو لوٹ کر جانا ہے، ایک زمانہ تھا کہ یونانی ملک کشا [illegible]

ایشیا پر چھا گئے تھے، مصر و شام و عراق سے ایران اور ہندوستان تک کے [illegible]

تھے، ان ملکوں میں یونانی حکم اور یونانی سکے چلتے تھے، [illegible] یونانی نام [illegible]

یونانیوں کے چاندی کے سکے کا [illegible] نام درخم (DRACHMA) تھا [illegible]

فارسی میں بیچ کا ایک حرف گر کر [illegible]

جگہ ایک لمبی آواز بڑھ کر دام ہو گیا، یہ لفظ جس طرح [illegible]

عربی طب میں [illegible]

نے جب فرنگستان کی ٹوپی پہنی تو [illegible]

Marfat.com

اور شفا خانون مین ایک بیگانہ کی حیثیت سے وارد ہے، اور شاید اب کوئی پہچانے بھی نہین کہ دام اور ڈرام دونون کی ایک ہی شخصیت ہی صرف آب وہوا، لہجہ اور شکل وصورت کا فرق ہوگیا ہے،

اکبر کے زمانہ مین دام چاندی کے سب سے چھوٹے سکہ کے بجائے تانبے کے سکہ کا نام تھا، (صفحہ ۱۰ نولکشور) اسکو پہلے پیسہ کہتے تھے، اور اب بھی کہتے ہین، یہ روپیے کا چالیسوان حصہ تھا، پھر ایک دام کے پچیس حصے کرکے ہر حصہ کو جیتل کہتے تھے، اب اس کو گنڈہ کہتے ہین، اکبر کے زمانہ مین بھی اس کا نام ملتا ہے، (صفحہ ۱۲)

اسی تقسیم سے ایک محاورہ پورب کی زبان مین اور چلا ہے، ہر گانون یا ہر زمیندار کی ملکیت ۱۶ آنے فرض کیجاتی ہے اور یہ آنے پھر پائی اور دام پر بانٹے جاتے ہین، ایک دام کا آدھا ادھیلہ اور ۱/۴ پاؤلہ، اور ۱/۸ دمڑی کہلاتا ہے، اور یہ اخیر لفظ دام کی تصغیر یا تحقیر ہے،

اس تفصیل سے معلوم ہوگا کہ جو دام قیمت کے معنی مین ہم بولتے ہین، وہ اسی سکہ کی یادگار ہے، جس سے پہلے چیزون کی قیمت کا اندازہ اور لین دین کا کاروبار کرتے تھے

آئین اکبری کے مطابق ایک من تانبے مین ایک ہزار چالیس دام (پیسے) تیار ہوتے تھے،

تغلقون کے زمانہ مین "درم سنگ" خرید فروخت کی تول مین باٹ کے معنی مین

ہ آئین اکبری جلد اول (ادارہ)

Marfat.com

بولا جاتا تھا، (فیروز شاہی ضیا برنی ص ۱۹۵)

کیرانت اودھ کے دیہاتی کاغذون مین ۱۶ آنے کی تقسیم آنوں، دمڑی، اور ...

پر، اور اس کے بعد کیرانت، اور جو پر ہوتی ہے، لفظی بہروپیوں کے پہچانے ...

اس کے پہچاننے مین وقت نہین ہو سکتی کہ یہ کیرانت عربی قیراط کی خرابی ہے ...

دینار مین ۲۰ یا ۲۴ قیراط ہوتے تھے[1]، عربی مین قیراط یونانی سے آیا ہے، آجکل انگریزی ...

لفظ کیرٹ (Carat) کی صورت مین مستعمل ہے، اور انگریزی سونے کے ...

اور چیزون مین اتنے کیرٹ گولڈ کی اصطلاح کا عام رواج ہے،

اشرفی درم اور قیراط جس طرح باہر سے آئے ہوئے نام ہین اسی طرح ہمارے ...

قیمتی سکہ اشرفی کا نام بھی باہر سے آیا ہوا ہے، مجھے بہت دنون سے اس کی اصلیت ...

تھی، اور پتہ نہ چلنے پر اس کو یہ کہہ کر تسکین دے لی کہ چونکہ یہ طلائی سکہ سب سکون ...

ہے، اس لئے اشرفی کہلایا، مگر دفعۃً[2] ایک غیر متوقع ماخذ سے اس کی اصلیت دریافت ...

تو معلوم ہوا کہ سکہ اشرف نہ تھا، بلکہ جس بادشاہ کی طرف وہ منسوب ہے، وہ اشرف تھا ...

طلائی سکہ کے لئے سب سے پرانا نام دینار ہے، اور یہ بھی یونانی ہے، اگرچہ ...

یہ سکہ جاری تھا اس لئے انھون نے عبدالملک کے زمانہ مین ۷۴ھ یا ۷۵ھ[3] مین ...

طلائی سکہ ڈھالا تو اس کا نام دینار ہی رہنے دیا، جب ان کے قدم ہندوستان پہنچے ...

---

[1] لسان العرب لفظ قرط ج ۹ [2] ... ص ۱۱۹ ج ۱ [3] مقدمہ ابن خلدون ص ۲۱۴

Marfat.com

بھی ان کے ساتھ آیا، اور آج تک خاندانی مسلمانوں میں دینِ مہر کی تعداد میں سکۂ رائج الوقت کے ساتھ چند "دینار سرخ" رسمی طور سے جاری ہی،

تغلق کے زمانہ میں ہم کو اشرفی کے لئے دو لفظ ملتے ہیں، ایک تنکۂ زر، یہ تنکہ سکہ کے معنی میں عام طور سے بولا جاتا تھا[1] (برنی ص ۴۴۳ و ص ۳۱۵) اور اسی سے تنخواہوں کی تعیین ہوتی تھی، پیادے کی ماہانہ تنخواہ ۴۲ تنکہ، اور سوار کی ۷۰ تنکہ تھی، (برنی ص ۳۱۹) مخدوم زادہ بغداد کے لئے دس لاکھ تنکہ وظیفہ مقرر ہوا، (برنی ص ۴۹۶) مصری خلیفہ کا سفیر جب سلطان محمد تغلق کے دربار میں آیا ہے اور جمعہ کے دن خلیفہ کا نام خطبہ میں پہلی دفعہ پڑھا گیا ہے تو چند طبقہا پر از تنکۂ زر و نقرہ بر آں نثار شد (برنی ص ۴۹۲)

اس سے معلوم ہوا کہ اشرفی کے لئے اس زمانہ میں تنکۂ زر بولا جاتا تھا، خلجی کے زمانہ میں ایک تنکۂ زر ایک تولہ سونے کا ہوتا تھا اور تنکۂ نقرہ ایک تولہ چاندی کا (فرشتہ ص ۱۱) روپیہ کو تنکۂ نقرہ، اور اس سے کم درجہ سکہ کو صرف تنکہ کہتے تھے، یہ لفظ قدیم یادگار کے طور پر آج بھی بعض پرانے خاندانی مسلمانوں میں دینِ مہر کی تعیین میں بولا جاتا ہے،

(دیکھو مولانا حالی کا خط بنام سید سلیمان ندوی در معارف)

خیال ہوتا ہے کہ یہی تنکہ تو آج "ٹکے" کی صورت میں ہمارے سامنے نہیں؟

دوسرا لفظ مہر زر ہے، اس کو مہر اس لئے کہتے تھے کہ اس پر شاہی نام نقش ہوتا تھا، مہر زر کی اصطلاح برنی میں ملتی ہے،

---

[1] ڈاکٹر تاراچند صاحب نے بتایا ہے کہ تنکہ سنسکرت میں سکہ کو کہتے ہیں،

Marfat.com

سلطان محمد مہر سن پیدا آورد و دستار دادکہ ہنوز سکۂ ... جاری است ...

نقرہ جاری است، (ص ۴۷۵)

یہی مہر زر اکبر کے زمانہ میں بھی زبان و قلم پہ تھا "آئین اکبری" میں اکبری سکوں کے
میں بھی یہ لفظ ملتا ہے، (ص ۱۷) اگرچہ اکبر نے اشرفی کے لئے جلالہ، ... الٰہی
جلالی، آفتابی وغیرہ الفاظ بنائے اور چلائے، اگر مہر کا نقش بھی مٹا نہیں بلکہ پرانی ...
کو آج بھی مہر کہتے ہیں،

دکن میں طلائی سکہ کا نام "ہون" تھا، جو آخر میں مخفف ہو کر ہن ہو گیا، اور آج
زبان میں اس نسبت سے دولت کی کثرت کے معنی میں "ہن برسنا" ایک یادگار ...
روپیہ کا لفظ اور سکہ شیر شاہ کا چلایا ہوا ہے۔ (آئین اکبری ص ۱۰) اور عجب نہیں ہے کہ
سے بنا ہو، سونے کے سکے کے لئے اشرفی کا لفظ ہندوستان میں نورالدین جہانگیر کے
میں استعمال میں آیا ہے، چنانچہ فرشتہ نے اپنی تاریخ میں حسن گنگو بہمنی کے خزانہ پانے
اتفاقی سرگذشت کے بیان میں لکھا ہے:

"زنجیر را در گردن ظرفے مملو از اشرفی طلائی ... ... پیدا ...

فرشتہ کی تصنیف کا زمانہ ... ہے ...

کہ گجرات و دکن کی راہ سے یہ اشرفی مسافر ... ہندوستان ...

یہ عجیب بات ہے کہ سونے کے سکہ ...

سب سے زیادہ موزون ثابت ہوئی ...

Marfat.com

پایا ہے جس کو عرب غانہ کہتے تھے، اور بلاد التبر (سونے کا ملک) کے نام سے پکارتے تھے، اور وہین سے سونا لاتے تھے، وہم پہنچتا ہے کہ غانہ کا تعلق عربی کے غنی اور غنا سے تو نہین؟ بہرحال ہماری اشرفی کا مولد و منشا بھی ہندوستان نہین، بلکہ ایشیا بھی نہین، افریقہ ہی کا ایک گوشہ ہے، مگر دوسری طرف کا، یعنی مصر،

مصر کے چرکسی بادشاہون مین سے ایک برسبائی تھا، اس نے ۸۲۵ھ سے ۸۴۱ھ تک حکومت کی ہے، اس کا شاہی لقب الملک الاشرف تھا، یہی اشرف اشرفی کا مصدر و معدن ہے، مشہور عرب جہازران ابن ماجد اسد البحر نے جس نے ۹۰۴ھ (۱۴۹۸ء) مین واسکوڈی گاما کو ہندوستان پہنچایا تھا، الفوائد فی اصول البحر والقواعد کے نام سے جہازرانی پر ایک کتاب لکھی ہے، جو چند سال ہوئے کہ فرانس سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے، اسکا زمانہ نوین صدی ہجری کا اخیر اور دسوین صدی ہجری کا شروع تھا، یہ بحر ہند اور بحر عرب کا ایک نڈر جہازران تھا، گجراتی ہندو بیوپاریون کی طرف سے اس کو کنکا کا سنسکرت خطاب ملا تھا جس کے معنی ماہر ریاضی دان کے ہین، (دیکھو میری کتاب عربون کی جہازرانی ص ۱۳۰-۱۲۷) اس کی اسی کتاب کے مطالعہ سے اشرفی کا بھید مجھے معلوم ہوا، ابن ماجد ایک خاص سلسلہ مین لکھتا ہے،

والحادی عشر برسبی الاشرف	گیارھواں بادشاہ برسبائی
ضارب سکۃ الاشرفی،	اشرف ہے جو اشرفی سکہ کا چلانے
(ص ۸۰ طبع پیرس)	والا ہے،

اس سے معلوم ہوا کہ اشرفی کا سکہ مصر سے چل کر بحرِ ہند میں داخل ہو [illegible]

سے پورے ہندستان میں پھیل گیا، ابن ماجد نے اپنی یہ کتاب [illegible] میں لکھی ہے

اس سکہ کے بانی کا ذکر کیا ہے، اور فرشتہ نے اپنی اصل کتاب اس کے بیس برس [illegible]

۹۱۵ھ میں لکھی اور "اشرفی علائی" کا نام لیا ہے یعنی علاء الدین خلجی کے وقت کی اشرفی

حالانکہ خلجی کے زمانہ میں اشرفی کا نام بھی پیدا نہیں ہوا تھا، مگر یہ ایسا ہی ہے جیسے ہم پرانے

زمانہ کے بادشاہوں کے سونے کے سکوں کو یا انگریزی پونڈ کو اشرفی کہہ دیتے ہیں

بیمہ روپیہ اور اشرفی کی تقریب سے وہ طریقہ یاد آیا جس سے قیمتی چیزیں محفوظ کر کے

ایک شہر سے دوسرے شہر بذریعہ ڈاک بھیجتے ہیں، جس کو ہم آپ بیمہ کہتے ہیں، خیال [illegible]

کہ یہ ڈاک کے نئے طریقوں میں سے ہے، اور جہاں سے یہ نئے طریقے آئے ہیں وہاں

سے یہ لفظ بھی بگڑ کر آیا ہے، مگر اتفاق سے سجان رائے کی خلاصۃ التواریخ کا قلمی نسخہ نظر

گذرا، جو عالمگیری عہد کی تصنیف ہے، ۱۱۰۷ھ میں عالمگیر کی تخت نشینی کے چالیسویں سال

مرتب ہوئی ہے،

سجان رائے اہل ہند کی دیانت اور امانت داری کی دلیل میں یہاں کے مہاجنوں

کے ذریعہ سے ترسیلِ زر کا حال لکھتا ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے،

"لین دین میں یہاں کے لوگوں کی سچائی کا یہ حال ہے کہ کوئی کتنا ہی ناآشنا اور

انجان ہو، گواہی اور شہادت کے بغیر ہزاروں روپے امانت [illegible] ان کے حوالے

کر دیتا ہے یہ صراف بھی ایسے سچے ہوتے ہیں کہ [illegible]

Marfat.com

بلاحیلہ حوالہ کیے بے توقف واپس کردیتے ہین، اور طرفہ یہ کہ اگر کوئی دور دراز راستون کے ڈر سے اپنا نقد روپیہ اپنے ساتھ نہ لے جا سکے تو وہ ان کے حوالے کردیتا ہے،" دیانت دار صراف ان روپیوں کو اپنی تحویل مین لے کر ہندی مین اپنے کارندون کے نام جو ہر شہر مین ان کی طرف سے سچائی کی دوکان کھولے رہتے ہین، ایک پرچہ لکھ کر دیدیتے ہین، اس کو یہان کی زبان مین ہنڈی کہتے ہین، یہ کارندے اگرچہ سیکڑون میل کی مسافت ہو اس پرچہ کو دیکھنے کے ساتھ بلاحجت اس کو روپیہ دیدیتے ہین، اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ اس پرچہ کو جو کاغذ کے ایک ٹکڑے سے زیادہ نہین ہے، اگر مقررہ مقام کے علاوہ مالک کسی دوسری جگہ بیچنا چاہے تو اُتنے ہی روپئے اس کو فوراً مل جائینگے، صرف یہ ہوگا کہ خریدنے والا تھوڑا کمیشن (تمتع) اس سے لیگا"

اب اس کے بعد اصلی فقرہ آتا ہے،

"عجیب تر آنکہ اگر تاجران بسبب طرق ہائلہ اقمشہ وامتعہ و دیگر اموال آنہا بجنس در قرارگاہ سلامت رسانیدہ بمالکان عائد می نمایند، وآں را بزبان ایں مردم بیما گویند"

اس عبارت سے یہ معلوم ہوگیا کہ پرانے ہندوستان مین منی آرڈر بھیجنے، بنک چک سے استعمال کرنے، اور قیمتی چیزون کو ہمیشہ کسی دوسری جگہ بیمہ کرکے بھیجنے کا کیا طریقہ تھا، اور اس لفظ "بیما" کی قدامت کا حال بھی معلوم ہوا،

"بزبان این مردم بیما گویند" سے خیال ہوتا ہے کہ یہ کوئی ہندی یا سنسکرت کا لفظ ہوگا مگر مین نے ہندی اور سنسکرت کے عالمون سے اس کی تحقیق چاہی تو کوئی اس کا پتہ بتا

Marfat.com

نہ سکا، اس سے وہم ہو جاتا ہے کہ یہ فارسی لفظ بیمہ بمعنی خوف ...
راے نے اس بیان کا آغاز بھی ان لفظوں سے کیا ہے:
"و طرفہ آنکہ اگر بنا بر خوف مسالک ممالک شخصے مبلغہاے نقد بمسافت دور ...
نتواند برد"
اس لفظ "خوف" سے بھی ادھر ہی خیال جاتا ہے، اگر مشکل یہ ہے کہ فارسی ...
کتابوں میں یہ لفظ نہیں ملتا، انیسویں صدی عیسوی کے آخر میں سید تصدق حسین ...
بزرگ نے لغات کشوری کے نام سے ایک فارسی لغت منشی نولکشور ...
سے لکھا ہے، اور نولکشور پریس میں سنہ ۱۹۰۰ء میں چھپا ہے، مؤلف نے مقدمہ میں ...
ہے کہ تمام لغات دیکھ کر بڑی احتیاط سے یہ لغت لکھا گیا ہے، اس میں بیمہ کے ...
نیچے اس کو فارسی بتا کر یہ تشریح لکھی ہے،
"بخوف رہزنی جو کسی ساہوکار کو محصول کسی نقد یا مال کے پہنچانے کا دیں اور وہ اس کی
حفاظت کا ذمہ دار ہو"
لغات کشوری کی امانت و دیانت کا اگر اعتبار کیا جائے تو پھر بیمہ کے فارسی ...
میں کوئی شک نہیں رہ جاتا،
ڈاک۔ بیمہ کے ذکر سے سب کا خیال ... ڈاک ... اور ...
چلا گیا ہوگا، موقع ہے کہ آپ کے اس حسنِ التفات ...
کا ہمارے لغت میں پتہ نہیں،

Marfat.com

عربی مین ڈاک کے لئے برید کا لفظ استعمال ہوتا ہے، مسلمانون مین امیر معاویہ نے سب سے پہلے اس نظام کو قائم کیا، اور برید اس کا نام پڑا، ہمارے عجمی اہلِ لغت نے اس کو فارسی بُریدن سے لیا اور بتایا کہ چونکہ ڈاک کے لئے دم بریدہ یعنی دم کٹے گھوڑے کام مین لائے جاتے تھے اس لئے ڈاک کو برید کہنے لگے، حالانکہ اگر یہ اشتقاق درست بھی ہوتا تو زبر کے بجائے ب کو پیش ہونا چاہئے تھا، اب نئی تحقیق یہ ہے کہ یہ یونانی اور لاطینی سے عربی مین آیا ہے، اور وریڈا اسکی اصل ہے، ہندوستان مین مسلمانون کے ساتھ پہلے یہی لفظ آیا پھر ترکی لفظ اولاغ چلا، (برنی ص ۴۴۷ کلکتہ) مگر فوراً ہی اس کی جگہ ایک ہندوستانی لفظ نے رواج پایا، اور وہ لفظ دھاوا ہے، چنانچہ تغلقون کی تاریخ مین یہ لفظ بولا گیا ہے، ابن بطوطہ نے سفرنامہ مین بعینہٖ یہی لفظ لکھا ہے (۲ ص ۱مصر) برنی نے فیروز شاہی مین اسی لفظ کا استعمال کیا ہے، (ص ۴۴۷ کلکتہ)

مگر اس کو دھاوا کیون کہتے تھے؟ اس کا پتہ ہم کو اپنون سے نہین بلکہ ابن بطوطہ جیسے بیگانے سے چلتا ہے، وہ کہتا ہے کہ دھاوا کے معنی اہلِ ہند مین تہائی میل کے ہین، چونکہ یہ ہرکارے ہر تہائی میل پر مقرر ہوتے تھے، اس لئے اس کو دھاوا کہتے تھے، اور استعمال سے راستے کے بجاے خود راستے والے پیادے کو دھاوا کہنے لگے، لیکن غریب ناآشنا سے زبان کو اس مین غلط فہمی ہوئی ہے، دھاوا کے معنی سنسکرت مین دوڑنے کے ہین، چونکہ یہ دوڑ کر چلتے تھے اس لئے ان کی چال کو دھاوا کہنے لگے، پھر وہ دھاوا ہو گئے، اور ہر تہائی میل پر جہان ٹھہرتے تھے وہ دھاوا ہو گیا،

Marfat.com

دھاوے سکے ان پیادون کی چوکیان ہر تہائی میل پر دلی سے سکر [illegible]

ہوئی تھین، پیادہ گھنگرو دار لاٹھی کو کندھے پر رکھکر تیزی سے دوڑتا ہوا اگلے دھاوے پر پہنچ

دوسرا پیادہ گھنگرو کی آواز سنکر تیار رہتا تھا، وہ فوراً اس سے ڈاک لیکر آگے کے دھاوے

کو دوڑتا تھا، اس طرح سندھ سے دلی ۵ دن مین ڈاک پہنچتی تھی (ابن بطوطہ)

اس دھاوے کی یادگار ہماری زبان مین دھاوا کرنا، دھاوے پر چڑھنا، دھاوا

اور دھاوا مارنا، آج بھی موجود ہے، اور دھاوے کے پیادے کو پایک کہتے تھے جو

کی صورت مین محرم کی تقریب مین امام کے نقلی قاصدون کا ہم نے نام رکھا ہے

مگر معلوم ہوتا ہے کہ آل تیمور نے جب ہندوستان پر دھاوا کیا تو یہ لفظ پیدا ہو

چکا تھا، چنانچہ اکبر کے زمانہ مین جب بدایونی نے اس لفظ کا استعمال کیا تو اس کو اس کی

ترجمہ کی ضرورت ہوئی، سلطان محمد تغلق کے حال مین کہتا ہے [illegible]

"در ۷۲۷ھ سلطان محمد تغلق عزیمت دیوگر کردہ از دہلی تا آنجا بر سر کروہے دھاوہ

یعنی پایگان خبر دار نشاندہ"

فرشتہ نے جہانگیر کے زمانہ مین اپنی کتاب لکھی تو "دھاوہ" کا لفظ ترک کر [illegible]

لفظ پیدا ہو چکا تھا، مگر کہتا ہے کہ اس کو پہلے یام (دی ام) کہتے تھے، سلطان علاء الدین

حال مین لکھتا ہے:-

"از دہلی تا آنجا ڈاک چوکی کہ بزبان سلف [illegible]

یہ یام فارسی استعمال مین ہے، دکن مین [illegible]

Marfat.com

نپال اور نپہ خانہ بولا جاتا ہے، ریاست حیدرآباد کا سرکاری لفظ یہی ہے۔
بہرحال ڈاک کا لفظ جہانگیر کے عہد مین یا اس سے کچھ پہلے سے بولا جانے لگا، اسکی اصلیت پر مین غور کرتا رہا ہون، میرا خیال ہے کہ اس کے معنی منزل کے ہونگے، چونکہ یہ منزل بمنزل جاتے تھے، اس لئے اس کو ڈاک کہنے لگے، اور اس کے ہر پڑاؤ کو ڈاک چوکی، چوکی بمعنی پہرہ، جس کی ایک یادگار چوکیدار ہمارے پاس موجود ہے، اسی لئے انگریزون نے اسی اصول پر بنگال سے الہ آباد تک اپنے منزل بمنزل سفرون کے لئے جو مختصر قیامگاہین بنائین ان کو ڈاک بنگلہ کہا، اور اب بھی وہ یہی کہے جاتے ہین، اور اگر لغت گھڑنے کا الزام نہ قائم کیا جائے تو جی چاہتا ہے کہ یہ کہون کہ ہندوستان و افغانستان کی سرحد پر ڈکہ اور بنگال کی حد پر ڈھاکہ، اور دوسری طرف موتی ہاری مین نیپال کے پاس دوسرا ڈھاکہ اسی منزلگاہ کے باقی نشان ہین، بہرحال منزل نے راستے کی، اور راستے نے خط ولفافہ اور اشیاے ڈاک کی صورت اختیار کی، اور اب وہ ریل گاڑی جو بہت کم منزل کرتی ہے مگر ڈاک لے کر چلتی ہے، ڈاک گاڑی کہلاتی ہے، ڈاک کے پچھلے معنی کی یادگار ڈاک بٹھانا، ڈاک لگانا، یعنی جلدی جلدی منزل بمنزل یا ہاتھون ہاتھ چیزون کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا رہ گیا ہے،

فیض ساقی نے مرے ڈاک لگا رکھی ہے، (راسخ)

روح ہے ہر جسم مین مشتاق اخبار اجل،
اس لئے یہ آمد و رفت نفس کی ڈاک ہے (ناسخ)

Marfat.com

اسی سے ڈاک بولنا بھی ایک محاورہ ہے، یعنی نیلام میں منزل منزل بھی بولی

کچھ دن ہوئے ایک قلمی ہندوستانی فارسی لغت برادرم پروفیسر نجیب اشرف

ندوی (اسماعیل کالج بمبئی) کے پاس نظر سے گذرا، یہ لغت کسی ایرانی یا پارسی نے لکھا ہے

کا سنہ نہیں معلوم، اس میں ایک لفظ ڈانکیہ دیکھا جس کے معنی نقیب کے لکھے ہیں

شاہی درباروں میں درباریوں کو باادب رہنے کے لئے زور سے آواز لگایا کرتے تھے

کے معنی زور سے آواز لگانے کے ہیں، اس سے دوسرا خیال یہ ہوتا ہے کہ ڈاک کی

ڈانک، اور ڈاکیہ کی ڈانکیہ ہے، چونکہ ڈاک کا چوبدار آواز دیتا ہوا چلتا تھا اس لئے اس

ڈانکیہ اور اس کے کام کو ڈانک کہا گیا، اور ڈانک نے ڈاک کی صورت بدل کر منزل

رفتار کے معنی اختیار کر لئے،

اگلے زمانہ میں مصر وغیرہ اور ہمارے ملک میں بھی جہانگیر نے ڈاک کے کبوتر اڑائے

تھے، اس نسبت سے ایک اڑتی سی بات کبوتری سے ایک ملتے جلتے پرندہ کی

سُن لیجئے،

قمری - ہماری زبان میں ایک خوش نوا پرندے کا نام قمری ہے یہ نام عربی

سے آیا ہے، مگر اس کی اصلیت کے بتانے سے یہ دونوں زبانیں قاصر ہیں، فارسی

لغتوں میں یہ لفظ سرے سے نہیں، مؤید الفضلا میں جو عربی آمیز فارسی لغات کا

یہ لفظ ملتا ہے، اور تاج نام کسی لغت کے حوالے سے

اختلاف کیا ہے کہ فاختہ اور چڑیا سے

Marfat.com

اس کی آواز یکے تو یا کو کو کی ہوتی ہے، گلے مین طوق ہوتا ہے، اور قمری کی دو قسمین ہوتی ہین، ایک سفید کافوری اور دوسری صندلی، اور اس کی آواز سے یاغفور کی صدا نکلتی ہے، تاج کے مشہور نام سے تو جوہری کی تاج اللغۃ کی طرف خیال جاتا ہے، اس مین شک نہین کہ جوہری نے قمری کا ذکر کیا ہے، مگر یہ نہین لکھا ہے کہ فاختہ کو کہتے ہین، بہرحال یہ فارسی نہین، عربی بھی نہین، کیونکہ اوّل تو عرب اس سے واقف نہ تھے، ان کے شعرون مین اس کا ذکر نہین، قدیم عربی لغت مین یہ مذکور نہین، اس کی ساخت اصل عربی لفظ کی نہین، اس کے اخیر مین جو یاے مشدد ہے وہ نسبت کو ظاہر کرتی ہے، اور اسی نسبت کی طرف اکثر اہلِ لغت گئے ہین، جوہری کی تحقیق یہ ہے کہ یہ قُمر سے مشتق ہے جس کے معنی سپید کے ہین، اور اس سے صفت بنی اقمر یعنی سپید، اس اقمر کی جمع ہوئی قُمر جیسے احمر سے حمر، اور اب یہ ہوا کہ سپید پرندون کو جمع کے ساتھ یون بولے طیر قُمر، اب اس جمع کا واحد جب مراد ہوا تو جمع کی طرف یاے نسبت لے کر قمری واحد بنالیا، جیسے روم سے رومی، زنج (زنگ) سے زنجی (زنگی) مگر اس تحقیق مین بڑی کھینچ تان معلوم ہوتی ہے، عربی مین اس محنت سے کسی اور پرندے کا نام نہین رکھا گیا،

مجد فیروزآبادی نے قاموس مین قمر یہ لکھا ہے، اور بتایا ہے کہ کبوتر کی ایک قسم ہے، مرتضیٰ زبیدی (بلگرامی) نے تاج العروس مین لکھا ہے کہ مجد نے یہ محکم زمخشری سے لیا ہے، بعضون کا دعویٰ ہے کہ قمری عربی کا قدیم لفظ ہے، اس کی جمع قُمر، ابو عامر نام ایک جاہلی عرب شاعر کے کلام مین ہے،

Marfat.com

مگر اس کا کوئی دوسرا شاہد نہیں،

قمری کے آخر میں جو ی ہے اس کو کوئی صاحب ہمارے ...

کی رائے یہی ہے کہ یہ یائے نسبت ہے، اب رہی یہ بات کہ کس کی طرف نسبت ...

تو بعض لوگ اس کو اس نام کے ایک پہاڑ کی طرف نسبت سمجھتے ہیں اور بعض ...

کے کسی مقام کا ذکر کرتے ہیں، علامہ مرتضیٰ زبیدی نے تاج العروس میں اوپر کی تفصیل ...

لکھا ہے کہ ان کے استاذ نے شرح کفایہ میں اس کی تحقیق کی ہے،

اب اہل لغت کے دربار سے اٹھ کر ہم آوارہ گرد جغرافیہ نویسوں کے ...

میں پہنچتے ہیں، یاقوت رومی معجم البلدان میں قمر نام کے ایک مصری شہر کا ذکر کرتا ...

ابن الفارس سے نقل کرتا ہے کہ قمری پرندہ اسی شہر کی طرف منسوب ہے، مقریزی ...

میں دریائے نیل کے منبع کی تلاش میں نکلتا ہے اور بحر ہند کے جزیروں کو دیکھتا ...

ہے، اور اسی اثنا میں جزیرۂ قمر کا ذکر کرتا ہے، اور جس کا دوسرا نام جزیرۂ ملائی بتاتا ...

آج ہم ملایا کہتے ہیں، ان ہی میں سے ایک جزیرے کا نام قمریہ بتایا ہے، اور ...

والیھا ینسب الطائر القمری (...) اور اسی جزیرہ کی طرف قمری ...

البیرونی نے کتاب الہند میں ملایا کے کچھ ... بتایا ہے ...

پرندوں کے نام ان مقاموں کی نسبت ...

لہ ہمارے دوست ڈاکٹر تاراچند نے بتایا ہے کہ انگریزی ڈو ...

Marfat.com

…ش مذاق کو ہاتھ آئے ہون، عام بات ہے، ترکی چینی شیرازی وغیرہ اسکی مثالین ہین،

اتنی مسافت طے کرنے کے بعد ذرا سستانے کے لئے "غالب" کے اس شعر کا مطلب

…ل کیجئے،

اے نالہ نشانِ جگرِ سوختہ کیا ہے، قمری کفِ خاکستر و بلبل قفسِ رنگ

فارسی شاعرون نے گل و بلبل کی طرح سرو و قمری مین محبت کا رشتہ جوڑا ہے،

ورنہ یک سرو درین باغ باندام تو نیست قریان پاس غلط کردہ خود می دارند

ایک اور یائے نسبت حل طلب ہے،

سوسی ۔ ہمارے ملک مین رنگین باریک دھاریون کا ایک سوتی کپڑا ہوتا ہے جسکو

…وسی کہتے ہین، اسلامی زمانہ کے اکثر بنے ہوے کپڑون کے نام یا تو کاریگر کے نام یا مقام

…اس امیر یا بادشاہ کے نام یا اس کام کے نام پر رکھے جاتے تھے جو اس کپڑے مین خاص طور

…ے کیا جاتا تھا، جیسے تافتہ، بافتہ، زرتی، کارچوبی وغیرہ، یا مظفری، محمودی، علی قلی خانی وغیرہ، یا

…شانی، بنارسی، بھاگلپوری وغیرہ، انگریزی مین ململ کو جو مسلین کہتے ہین، وہ موصل کی طرف نسبت ہے

سوسی نہ تو شخص کا نام ہے، نہ ہندوستان کے کسی مقام کا، یہ تو ظاہر ہے کہ اس کی نسبت

…س کی طرف ہے، سوس کے نام سے ایک شہر ترکستان مین ہے، اور دوسرا مغرب اقصی

…ملک مراکش مین ہے، مگر یہ دونون مقام پارچہ بافی سے کوئی نسبت نہین رکھتے، لیکن

…ہ واقعی شمالی افریقہ کے ایک صنعتی مقام کا نام، اس کا نام سوسہ ہے، یہ عربون کی ترقی

…مین پارچہ بافی کا بڑا مرکز تھا، اور یہان کے بنے ہوے کپڑون کو سوسی کہتے تھے پھر

Marfat.com

اس نونہ پر جہان جہان کپڑے بنے جانے لگے ان کو سوسی ہی ...
نام ہوگیا، یہ کپڑے کبھی اس شان کے بنے جاتے تھے کہ ان کے ایک ایک ...
آٹھ آٹھ اشرفی ہوتی تھی، جغرافی ڈکشنری معجم البلدان کا مصنف یاقوت حموی ...
۶۲۶ھ میں وفات پائی ہے، سوسہ کے ذکر میں لکھتا ہے، (لفظ سوسہ)

"صحیح یہ ہے کہ سوسہ ایک چھوٹا سا شہر افریقیہ کے اطراف میں ہے ۔ ۔ یہاں کے ...
باشندے کپڑا بننے والے ہیں، یہ بیش قیمت (یا باریک) سوسی کپڑے بنتے ہیں ...
کپڑا دوسری جگہوں پر ویسا بنا جاتا ہے وہ ان ہی کی نقل ہے، یا ان ہی کے ...
اُن میں سے ایک تھان کی قیمت وہاں دس دینار ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور جو ...
کہتا ہے اس کے ایک مثقال کی قیمت دو مثقال سونا ہے"

لیکن ہماری ہندوستانی سوسی بہت سستی ہے، اور غریبوں کی ستر پوشی ...
عورتوں کے پاجاموں میں کام آتی ہے، چیز وہ نہیں رہی، طرز وہی ہے، وہ ...
سوتی ہے،

ایک مجہول یا بے نسبت ہمارے ایک خوش ذائقہ کھانے کا ...
فیرنی۔ یہ ہمارے کھانے کی ایک لذیذ قسم ہے، جس کے مزے سے ...
ہیں، مگر اس کی لفظی اصلیت سے ہم سب ناواقف ہیں ...
(بالضم) ہے، چوتھی صدی کا مصنف محمد ...
میں بیماروں کی غذاؤں کے سلسلہ میں ...

Marfat.com

یہ ہے کہ وہ مختلف شکلون کی موٹی تنوری پھولی ہوئی (پاؤ روٹی سمجھیے) روٹی کو دودھ مین بھگو کر شکر ڈال کر تیار کیجاتی ہے، (نان بہ شیر کہیے) اس کا واحد فرنی ہے، اس کو فرنی اس لئے کہتے ہین کہ یہ موٹی روٹی تنور مین جس کو عربی مین فُرن کہتے ہین، تیار ہوتی ہے، گویا فرنی کو تنوری کے معنون مین سمجھیے، ہندوستان کا اثر یہ ہے کہ موٹی پھولی ہوئی روٹی کے بجاے اس مین چاول ڈالنے لگے اور اب شکر قند ہو، سابودانہ ہو، جس چیز کو آپ دودھ شکر مین پتلا کر کے بنایئے وہ فرنی ہے، مگر اسی کے ساتھ اتنی ترمیم اور کیجئے کہ ف کو پیش کی جگہ زیر دیجئے،

یہی مصنف ہمارے بھات کا ذکر ایسے لفظون مین کرتا ہے جن سے کھیر کی خوشبو آتی ہے، وہ کہتا ہے بھتہ (بھط) سندھی لفظ ہے، چاول مین دودھ اور گھی ڈال کر بناتے ہین، کھیر اور شیر (دودھ) ایک ہی چیز ہے، سنسکرت مین دودھ کو کشیر اور سندھی مین کھیر کہتے ہین جس سے ہماری یہ کھیر پکتی ہے، اور اسی لئے کھیر کہلاتی ہے، بھات سے بھاتی کا لفظ نکلا جو میت کے کھانے کو کہتے ہین، کیون صاحبو! انگریزی ملازمون کا بھتہ اسی بھات سے تو نہین ہے، جس کا آغاز بنگال کے انگریزی نوکرون سے ہوا ہو اور اس کے معنی خرچ خوراک کے ہون، ۱۷۶۵ء، ۱۷۶۶ء مین لارڈ کلایو نے جو اصلاحات کین، ان مین ایک یہ بھی ہے کہ ایسٹ انڈیا کمپنی سپاہیون کو تنخواہ کے علاوہ "بھتہ" دیا کرتی تھی، کلایو نے اس زمانہ مین اس کو بند کر دیا، اس واقعہ سے بھی اس لفظ کا اصل تعلق بنگال سے ثابت ہوتا ہے،

رقم — اس بھتہ سے لوگون کو اچھی خاصی رقم ہاتھ آتی ہے، کبھی آپ دوسرون کے ذمے اپنی رقم نکالتے ہین، اور کبھی دوسرے آپکے ذمہ، مگر کبھی آپنے یہ سوچا کہ یہ "رقم" آپ کو

Marfat.com

کہاں سے ہاتھ آیا (۱) آج ہم رقم روپے کی ...

مگر اس معنی میں نہ عربی میں مستعمل ہے نہ فارسی میں تھا بلکہ ہندوستان میں ...

رقم کے معنی عربی میں نشان بنانے کے ہیں، کپڑے کی دھاری ...

ہے، الد رقمافی ثوب، اس سے لکھنے کے معنی ہوئے ...

حساب اور ریاضیات کی کتابوں کے ترجمے ہوئے تو ہندسوں کے نشانوں کے لئے ...

پسند کیا گیا، اور اس پسندیدگی کی وجہ شاید یہ ہے کہ رقم اور قلم ایک ہی وزن کے ...

اور قلم خط یا اسکرپٹ کے معنی میں استعمال ہو چکا تھا، اس لئے اسی کے وزن کا لفظ ...

کے لئے مناسب معلوم ہوا، یہ جمع کے ساتھ اقلام اور ارقام بولے جاتے تھے ...

کتاب الہند میں خطوط اور ارقام استعمال کیا ہے (ص ۰۰۰) اسی سے اعداد کے ...

خصوصاً روپیہ کے اعداد کے علامات کے لئے جو خاص ہندوستان کی چیز ...

ہندیہ مستعمل ہوا، اور جب حساب کی اصطلاح میں ارقام اور رقم کا لفظ ...

کے لئے اس کا استعمال پا جانا کتنی بڑی بات تھی ...

ہندسہ رقم سے "ہندسہ" کی طرف ... چونکہ ارقام ...

گئے ہیں، اس لئے عوام ہندسہ کو ... کے بجائے ...

ہیں کہ چونکہ یہ "ہند" سے ہے اس لئے ...

۱؎ افسوس ہے کہ میری کتاب عرب و ہند کے ...

کتاب مذکور مطبوعہ اکاڈیمی ...

کا انگریزی مترجم فریڈرک روزن تک اس وہم مین مبتلا ہے (ص ۱۹۶ و ص ۱۹۷ مقدمۂ انگریزی ۱۸۳۱ء) فارسی لغت برہان قاطع کے مصنف بھی اسی غلطی مین گرفتار ہین، کہتے ہین،

"ہندسہ بکسر اول وثالث وفتح سین بے نقطہ بمعنی اندازہ وشکل باشد وارقامے را نیز گویند کہ در زیر حروف کلمات نویسند ہمچو ابجد ہوز حطی"

یہ بیان تمام تر غلط در غلط ہے، ہندسہ بفتح اول وثالث و رابع بروزن فعللۃ فارسی لفظ "انداز" کا عربی بنایا ہوا مصدر ہے، معنی اندازہ کرنا، اور اس سے مراد عمارت کا ناپنا اور نقشہ بنانا یعنی فن تعمیر ہے جس کو آج انجینیرنگ کہتے ہین، بعضون نے اس کو فارسی "اندیشہ" کا معرب بتایا ہے، مگر یہ صحیح نہین، خوارزمی (چوتھی صدی) مفاتیح العلوم مین کہتا ہے،

اما الهندسة فکلمة فارسیة	لیکن ہندسہ، تو یہ فارسی لفظ کا معرّب
معربة وفی الفارسیة	ہے، فارسی مین اندازہ ہے، یعنی
اندازه ای المقادیر قال	مقدار، خلیل نے کہا ہے کہ مہندس
الخلیل المهندس الذی	وہ ہے جو نہرون کے نکالنے کا اندازہ
یقدر مجاری القنی ومواضعها	و پیمایش کرتا ہے تاکہ نہرین کھودی
حیث تحفر وهی مشتقة	جائین، اور ہندازہ سے بنا ہے، اور
من الهندزة وهی فارسیة	وہ فارسی ہے، تو "ز" کی جگہ "س"
فصیرت الزای سینا لانه	نے لے لی، کیونکہ عربی مین دال کے
لیس بعد الدال زای فی	بعد "ز" نہین ہے،

(... الکلام ص ۲۰۲ لیڈن)

Marfat.com

ریاضیات ہندسہ سے ریاضیات کی طرف ذہن نے کروٹ لی، عربی میں [illegible]

دو معنی ہین، زمین کی سرسبزی و شادابی، اس نے باغ و بہار کا مفہوم پیدا کیا، اور ریاض [illegible]

کے پھول کھلائے، دوسرا مفہوم سواری کے جانورون اور خصوصاً گھوڑے کے سدھا[illegible]

سکھانے اور پھیرنے کا ہے، عربی مین فعالہ کا وزن پیشہ، فن اور صنعت کے کام آتا ہے

اس سے ریاضہ بنکر گھوڑا پھیرنے کا فن یا پیشہ پیدا ہوا، گھوڑے کو پھیر کر سیدھا اور شایستہ بنا[illegible]

سے صوفیہ نے نفس کو رام کر کے شایستہ بنایا اور ریاضتِ روحانی اس کا نام رکھا، ادھر گوشت

و پوست اور جوڑ بند کے حسن کے شائقون نے جسمانی مشق و ورزش کو ریاضتِ جسمانی کہا

اہلِ علم کیون چپ رہتے، انھون نے حساب و ہندسہ وغیرہ مشقی علوم کو ریاضیات کہہ

دیا، جاہل اہلِ پیشہ نے کہا کہ ہم کو بھی اپنے کامون مین محنت کم نہین پڑتی، انھون نے بھی

صنعت کاری اور دیدہ ریزی کا نام ریاض رکھا، لیکن اس معنی مین یہ خالص ہندوستانی ہے

عرب حکیمون نے ریاضیات کو ریاضیات کا لقب کیون دیا؟ جب کہ ریاضیات

کی خصوصیت نہین، ہر فن مشق کا محتاج ہے، اصلیت یہ ہے کہ ہندیون کی طرح یونانیون

مین بھی بچون کی تعلیم کا آغاز ریاضیات سے ہوتا تھا، اسی لئے جب شروع شروع مین عربی

یونانی علوم آئے تو ریاضیات کا نام تعلیمیات پڑا، کیونکہ تعلیم کا آغاز اسی سے ہوتا ہے، [illegible]

عربی فلسفہ مین اس اصطلاح کا اثر اتنا ہی رہ گیا ہے کہ [illegible] کا نام [illegible]

ہے لیکن تعلیمیات کی جگہ بہت جلد اس سے بہتر لفظ [illegible]

کی مشقی تعلیم اسی سے شروع ہوتی ہے،

Marfat.com

علامہ شریف جرجانی اپنی تعریفات مین جسم تعلیمی کے نیچے لکھتے ہین،

"ویسمی جسما تعلیمیا اذ یبحث عنہ فی العلوم التعلیمیۃ ای الریاضیۃ .... منسوبۃ الی التعلیم والریاضۃ فانہم کانوا یبتدؤن بہا فی تعالیمہم ورياضتہم لنفوس الصبیان"

سیاست ریاضت کے وزن پر سیاست ہے، اور آجکل کیا کہنا کہ ساری دنیا مین اسی کی بہار ہے، مگر معلوم ہے کہ اس کی اصلیت کیا ہے، لغت مین اس کے اصلی معنی جانورون کی دیکھ بھال اور نگرانی ہے اور اسی سے امیر کی اپنی جماعت کی اور بادشاہ کی اپنی رعایا کی نگرانی اور خدمت کا مفہوم پیدا ہوا، ظالم بادشاہون کے ظلم نے اس کے معنی بدل دیئے، اسی سے "سیاست کردن" سزا دینے کے اور اردو مین قہر وغضب کے معنون مین استعمال ہوا ہے،

عوض اللہ اس کا محکمہ مین حشر کے لے گا،
کرے گا جو سیاست حاکم ظالم رعیت پر

سیاست کے لفظ کو یہان ذکر کرنا کچھ اتنا ضروری نہ تھا، مگر مجھے پروفیسر ٹی ڈبلو آرنلڈ (دام فوض علیہ) کی تحقیق سے اختلاف مقصود تھا، سوابیل فی معرفۃ المولد والدخیل(صہا) مین وہ کہتے ہین کہ سیاست ترکی سے ہے، چنگیز خان نے اپنی اولاد کے لئے جو چند ملکی قاعدے بنائے تھے، ان کا نام "سه یاسہ" تھا، اسی سے عربی مین سیاست آیا ہے، مگر یہ خیال قطعًا غلط ہے یہ لفظ عربی مین اتنا پرانا ہے کہ حدیث تک مین موجود ہے، ان الناس کان یسوسہم

الانبیاء (صحیح مسلم) پہلی صدی ہجری کے اندر ابن قاسم نے

سندہ فتح کیا تو ایک شاعر نے اس کی مدح مین کہا ساس الرجال ...

۱۷ برس کی عمر مین لوگون کی سیاست کی، ابن ندیم نے فہرست مین جو ۳۷۵ھ مین ...

سے صدیون پہلے لکھی گئی "سیاسیات" کا لفظ سیاسی ملکی کتابون کے معنون مین استعمال ...

پھر قدیم کتب لغت مین اس کی اصل موجود ہے،

ہان اپنی زبان کے لحاظ سے یہ کہنا رہ گیا کہ ہماری زبان مین سائیس ...

اسی سیاست سے بنا ہے، اس کی اصل سائس ہے، مگر پیشے اور نوکری کے ...

کا یہ مفہوم خالص ہندوستانی ہے، نہ عربی ہے اور نہ فارسی، مگر خوشی ...

سیاسی اور سئیس دونون کی اصل ایک ہی ہوئی، دونون نگرانی اور نگہبانی کرتے ہین ...

آجکل جسکو کہتے ہین ہمارے تازہ دکھنی نوجوانون نے اس کے لئے سیاسی کا ایک ...

گھڑا ہے، مگر بالکل بے اصل اور بے قیاس ہے، یہ لفظ واوی ہے یائی نہین ...

اور سیاسی کی "ی" سے ہوا ہے، مگر "واو" کی جگہ یہ "ی" قاعدے سے ہے اور سیاس مین ...

جگہ ی بے قاعدہ ہے، اگر یہ لفظ بن بھی سکتا تو سوائی ہوتا، سیاسی نہین ...

چل نہ جائے غلط العام فصیح کے حدود مین نہین آسکتا،

بحث "سیاسیات" کی خطرناک الجھنون ...

خاموشی ہی بہتر ہے،

(۲)

بعض پرانے لفظوں کی نئی تحقیق

اس مضمون کا پہلا نمبر سیاسیات کی الجھنوں میں پڑکر خطرناک ہو رہا تھا، اس لئے جیسے بھی بنا اس کو وہیں ختم کر دیا گیا ہے، لیکن اتنے دنوں میں غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اب سیاسیات وہ پہلے کے سیاسیات نہیں رہے، اب یہ سننے میں آتا ہے کہ سیاسیات کا اصلی میدان لاکھوں مربع میل کا وہ میدان نہیں ہے جس کو اگلے لوگ سلطنت و حکومت کہتے تھے، بلکہ یہ دو بالشت کا پیٹ ہے، اسی کی خاطر سب کچھ ہے، اگلے زمانہ کے بھولے بھالے بزرگ کہا کرتے تھے "خوردن برائے زیستن است نہ زیستن برائے خوردن" یعنی کھانا جینے کے لئے ہے، نہ جینا کھانے کے لئے" حضرت مسیح کہتے تھے، کہ "آدمی روٹی ہی سے نہیں جیتا" لیکن آجکل کی سیاسیات نے یہ دونوں مقولے جھٹلا دیئے، اب یہ ہے کہ "جینا کھانے کے لئے ہے نہ کھانا جینے کے لئے" اور یہ کہ آدمی روٹی ہی سے جیتا ہے، چنانچہ آجکل کے بولشزم، کمیونزم، سوشلزم وغیرہ کی بنیاد زمین پر نہیں، پیٹ پر ہے۔

پیٹ کے لئے کھانوں میں سب سے زیادہ ضروری کھانا کون سا ہے، لوگ آج

Marfat.com

اپنے تجربہ اور عادت کے مطابق ان کے کئی جواب دیے گئے ہیں لیکن
کہ جو میرا خیال ہے وہی اکثروں کا ہے یعنی یہ کہ کھانوں میں سب سے زیادہ ضروری
ناشتہ ہے، صبح سویرے اٹھ کر منھ میں کچھ پڑ جانے سے سارے دن کے لئے
ہو جاتی ہے،

یہ عجیب بات ہے کہ ناشتہ کے لئے اکثر زبانوں میں بھوک توڑنے کی اصطلاح
بن گئی ہے، میں دو زبانیں جانتا ہوں ایک پورب کی اور ایک پچھم کی، یعنی عربی
انگریزی، دونوں میں یہی بات ہے، اس سے سمجھتا ہوں کہ اور زبانوں میں بھی یہی
ہی حال ہوگا، عربی میں اس کو فطور کہتے ہیں، اسی سے مسلمانوں کا افطار نکلا ہے
افطار کریں اس کو افطاری کہتے ہیں، فطور کے معنی توڑنے کے ہیں یعنی روزہ کا
کو توڑنا، ہمارا ناشتہ بھی اسی قسم کا لفظ ہے۔ فارسی میں اس کے معنی اس بھوکے کے ہیں
صبح سے کچھ نہ کھایا ہو، (مؤید الفضلاء و برہان قاطع) اب دیکھئے کہ یہ نام تو اس
کا تھا جس کے منھ میں صبح سے کچھ نہ پڑا ہو، اور اب ہم اس چیز کو کہتے ہیں جو صبح
ایسے آدمی کو کھلا دی جائے، یعنی شخص کے بجائے چیز کا نام ہوگیا۔

اسی معنی میں ایک اور لفظ نہار آپ بولتے ہیں، "نہار منھ" یہ بھی فارسی ہے
مگر دیکھئے کہ یہ فارسی ہندوستانی سے ایسا مل گیا ہے کہ گویا ہندوستانی ہی ہے، اصل
"ناہار" ہے، "نا" نفی کے لئے ہے اور "ہار" کے معنی کھانے کے ہیں ناہار یعنی
(برہان قاطع) اب اس سے ناہاری یعنی

Marfat.com

اور لکھنؤ اور دلی میں یہ خاص چیز ہو گئی، جو بازاروں میں پکی پکائی بہت چٹپٹی ملتی ہے۔
"ناہار" سے آہار یاد آیا، آہار آٹے کی اس لیئی کو کہتے ہیں جو کاغذ اور کپڑے پر اس لیئے
چڑھائی جاتی ہے کہ وہ مضبوط ہو جائے، آپ سن چکے کہ آہار غذا کو کہتے ہیں، جو بدن
کی تقویت کا باعث ہوتی ہے، اس سے اس لیئی کو بھی کہنے لگے جو کاغذ اور کپڑے کی
قوت کو بڑھا دیتی ہے، (برہانِ قاطع)
ناشتہ کے طور پر جلدی جلدی جو کھانا پہلے تیار کر کے مہمان کے سامنے رکھ دیا جائے
عربی میں اس کو سُلفہ کہتے ہیں، اسی سے سَلَف (اگلے لوگ) کا لفظ نکلا ہے، عربی کا یہ
سُلفہ ہمارے ملک میں کھانے کے دسترخوان پر تو بار نہ پا سکا، مگر پینے کی یارانہ محفل میں
ایک ہزار برس کے بعد اس کو جگہ مل گئی، نورالدین جہانگیر کے زمانہ میں تمبا کو امریکہ سے
ہندوستان آیا، اور حکیم گیلانی کی پرحکمت ترکیبوں سے تو اچلم، حقہ اورنے کی شکل پیدا
ہوئی، یہ تو امیروں کی باتیں تھیں، اس حقہ کی تیاری کے لئے بڑا وقت، بڑا سامان اور
اور ایک دو ملازم چاہئیں، اور غریبوں کے پاس نہ اتنا وقت، نہ اتنا سامان، نہ ملازم، ہو گئے
انھوں نے اپنے ہاتھ سے بھر کر سُلفہ جلدی جلدی تیار کر لیا، اور پی پلا کر اپنے کام پر روانہ
تکلف کے کھانوں کو قابوں میں نکالتے ہیں، عربی میں لفظ قَعْب ہے، اس کے
معنی لکڑی کے پیالہ کے ہیں، جو لکڑی کو بیچ میں کھود کر بنایا جائے، (لسان) لیکن
ترکی میں اور اس سے فارسی میں "قاب" کے معنی مطلق ظرف یا خانہ کے ہیں، اسی لئے
عینک کے خانہ کو اور قلمدان کو قاب کہتے ہیں، اور پھر اسی سے کھانے کے بڑے برتن

Marfat.com

کو بھی ہمارے ملک میں قاب ہی کہنے لگے،

یہی حال رکابی کا بھی ہے، رکاب فارسی میں

اس سے رکابی بنی، اور اب وہ پھیلے ہوئے چوڑے ظرف کو کہنے لگے

ہندوستانی امراکیلئے رکابدار پیدا ہوئے، جو کھانے کا انتظام کرتے

کھانے تیار کرتے تھے،

روزمرہ کے کھانوں میں قلیہ قورمہ بہت عام چیزیں ہیں، قلیہ کی شکل

مگر معنی عربی نہیں، قلیہ کی عربی شکل قلیہ ہو سکتی ہے، عربی میں قلی بھوننے کو کہتے

اس سے قلیہ بن سکتا ہے، اور بھونے ہوئے گوشت کو کہہ سکتے ہیں، ہماری

قلیہ اس شوربہ دار گوشت کو کہتے ہیں جس میں کوئی ترکاری پڑی ہو، بلکہ اسی

کو قلیہ کہنے لگے ہیں، قورمہ تو ترکی معلوم ہوتا ہے،

شوربا تو صاف عربی کا شربہ ہے، مگر معنی بدل گئے ہیں، عربی میں شربہ

کہتے ہیں جتنا ایک دفعہ پی لیا جائے، ان سے ایرانیوں نے شوربا بنا لیا

کے پانی کو کہنے لگے، انھوں نے شوربا کو بھی شوربا ج بنالیا، مگر ہمارے یہاں

شوربا ہی رہا، بگڑا تو شوروا ہو گیا،

اسی عربی شرب (پینا) سے ایرانیوں

ہندوستانیوں نے قبول کر لیا، شراب کے

قرآن میں دودھ کو بھی شراب کہا

Marfat.com

مرادلی، اسی سے یورپی زبانون مین سیرپ (SYRUP) تیار ہوا، جو شکر پڑکر میٹھا ہوگیا، لیکن ایرانیون کے اثر سے ہم نے پانی مین شکر گھول کر جو چیز تیار کی اس کو شربت کا نام دیا، لفظ عربی ہے، اور معنی عجمی، عربی مین اس کے معنی فقط پینے کے ہین،

میٹھے کے بعد نمکین چیز یاد آئی کباب، صورت عربی ہے، معنی عربی نہین کَبَّ عربی مین اوندھے کرنے کو کہتے ہین، اب جس گوشت کو اوندھا کر کے آگ پر رکھئے اس کو کباب کہئے،

کھانے کے بعد تکلفات کی دوسری قسم فرش فروش ہین،

قالین سے بڑھ کر خوشنما، خوبصورت اور مضبوط فرش شاید ہی کوئی دوسرا ہو، جو زمین کے فرش پر نہین بیٹھتے وہ بھی کرسیون کے نیچے اس کو بچھاتے اور اس سے لطف اٹھاتے ہین، مگر یہ کوئی نہین بتاتا کہ یہ آیا کہان سے؟ ہندوستان مین تو اس کو مسلمان لائے مگر مسلمانون کو یہ ملا کہان؟ تاریخ کا یہ بھید خود اسی لفظ کے اندر چھپا ہے،

ایشیائے کوچک مین آرمینیہ کے علاقہ مین ایک شہر کا نام قالیقلا ہے، چوتھی صدی ہجری مین یہ اسلامی حکومت کا آخری شہر تھا، اس کی طرف جب نسبت کی جاتی تھی تو قالی کہتے تھے، عربی زبان کا ایک مشہور ادیب اور نحوی اسی نسبت سے ابوعلی قالی کہلاتا ہے، یہ فرش قالین اسی شہر کی صنعت اور کاریگری ہے، اسی لئے اس کو "فرش قالی" پہلے نسبت کیساتھ کہا گیا، پھر استعمال کی کثرت سے اس کا نام ہی قالی پڑگیا، یاقوت رومی متوفی ۶۲۶ھ اپنے جغرافیہ معجم البلدان مین "قالیقلا" کے نیچے لکھتا ہے:

Marfat.com

وتجمل بقاليقة هذا البسط — یہ قالین جیسا [illegible]
المسماة بالقالی، اختصروا — بنایا جاتا ہے لفظ میں [illegible]
فی النسبة الی بعض اسمه — نسبت میں اختصار مد نظر رکھا ہے
فقالوا (ج، ص۱۷۲ مصر) — (یعنی قالیچہ کی جگہ صرف قالی [illegible])

مؤید الفضلا میں جو فارسی کا قدیم لغت ہے، اس کو قالی لکھا ہے، اور ایک [illegible]
نقل کیا ہے، فارسی شعرا نے بھی قالی ہی باندھا ہے، اور جس چیز کو ہم قالیچہ کہتے [illegible]
عجب نہیں کہ وہ قالیچہ ہو یعنی چھوٹا قالی، اب آخر کا نون جو قالین میں ہے
یہ ہے جو نسبت کے معنی بخشتا ہے، جیسے رنگ سے رنگین، قالین کے معنی
فرش جو قالی کی طرح ہو، ایک ی چونکہ پہلے سے موجود تھی، اس لئے دوسری
نہیں لگی، یہ تحقیق میری ایجاد ہے، معلوم نہیں صحیح ہے یا غلط،

تکلفات کی تیسری قسم مکانات ہیں، پہلے بڑے بڑے محلوں اور ایوانوں
اور اب بڑی بڑی کوٹھوں میں اس حصہ کو جو نوکروں کے رہنے کے لئے بنایا جاتا [illegible]
ہماری زبان میں شاگرد پیشہ کہتے ہیں، بیچارہ مولوی نور الحسن صاحب [illegible]
(نور اللغات کے مؤلف) نے ایک دفعہ مجھ سے استفسار فرمایا کہ اس کو شاگرد [illegible]
کیوں کہتے ہیں، میں نے ظرافت سے کہا کہ مغل بادشاہ جب [illegible]
کرنے لگے تو نوکر چاکر چیلہ کہلانے لگے جن کی [illegible]
چیلان" دے رہا ہے، اسی چیلہ کی فارسی شاگرد [illegible]

Marfat.com

کا نام پڑا، اور اس سے ان کے رہنے کے حصّہ کو بھی شاگرد پیشہ کہنے لگے،

کچھ دنون کے بعد مین اپنی بڑی بچی شمیمہ بانو کو گلستان پڑھا رہا تھا اُسمین وہ حکایت آئی جس مین پردہ اور عَلَم کا مناظرہ ہے،

این حکایت شنو کہ در بغداد — رایت و پردہ را خلاف افتاد

عَلَمِ شاہی نے جھک کر پردۂ شاہی سے شکایت کی، کہ سفر مین اور لڑائیون مین تو مارا مارا مین پھرتا ہون اور قربِ سلطانی تم کو حاصل ہے، تم نازنین کنیزون کے ہاتھون مین رہتے ہو، اور

من فتادہ بدستِ شاگردان

اس سے خیال آیا کہ شاہی ملازمین اور خدم وحشم کے معنون مین یہ پرانا لفظ ہے، اور اسی سے شاگرد پیشہ ہے،، اور ہماری زبان مین محلون کے اس حصّہ کو کہنے لگے جو خاص طور سے ان کے لئے بنائے جاتے ہین،

ایک ہندوستانی لفظ کی اصلیت پر مجھے بڑا تعجب آیا، ایک دفعہ مین عربی کا مشہور لغت تاج العروس دیکھ رہا تھا کہ لفظ راز پر نظر پڑی اس کے معنی اس مین استاد اور ماہر کے لکھے تھے، دفعتًہ میرا دھیان اپنے ہندی راج اور راجگیر (معمار) کی طرف گیا، لیکن یقین نہین آتا تھا کہ عربی کا ایسا لفظ جو عربی مین بھی کتابون اور تحریرون مین برتا نہ گیا ہو وہ ہماری ہندوستانی مین کیسے آگیا ہوگا، لیکن دل یہی کہتا تھا، کتابین الٹین پلٹین، دیکھین، مگر سراغ نہ لگا، اس سال کی گرمیون

Marfat.com

کی تعطیل میں برادرِ عزیز پروفیسر نجیب اشرف ندوی ...

کی طرح کا ایک قلمی رسالہ فارسی عربی ہندی کا ملا جس میں فارسی ...

مقابل ہندی الفاظ جمع کئے گئے ہیں، اور شاید کسی ایرانی یا پارسی کی ...

کا نام اور زمانہ نہیں دیا ہے، رسالہ کا نام "لسانِ فارسیات" لکھا ہے ...

ہندوستان کے کسی نووارد ایرانی کے لئے لکھا گیا ہو، تصنیف کا ...

اس میں پیشہ وروں کا باب دیکھ رہا تھا کہ لفظ راجگر پر نظر پڑی جس ...

کردیا یعنی "کرنے والے" کے لکھے تھے، دل نے کہا مدت کا کانٹا آج نکل گیا ...

ہوا کہ صحیح لفظ راجگر ہے، پھر بھی پوری تشفی نہ ہوئی۔ خدا بخش خان کے کتبخانہ میں ...

فارسی لغت کی کئی کتابیں نکلوا کر دیکھیں، مطلب کا پتہ نہ پایا، آخر فرہنگ ...

عبدالرشید ٹھٹوی میں یہ عبارت نکلی،

راز معمار و سرداران گلکاران بہندی راج گویند لیکن بدین معنی عربی است ...

عسجدی گوید

بہ یکے تیر ہمہ فاش کند ستر حصار ... وبر بر کرد و بود ... گل کار ...

اس عبارت نے پوری تشفی کردی، اور یہی آکر بہار ...

وبنا، وگل کار را نیز گویند و عجری ...

و بزرگ بنایاں باشد،

یعنی جس معنی میں ہم مستری کا لفظ ...

اچھا تو پھر مستری کیا لفظ ہے، خیال جاتا ہے کہ یہ اصل مین مسطری ہے، مسطر اس آلہ کو کہتے ہین جس سے سطر سیدھی کی جاتی ہے، پرانے زمانہ مین ایک موٹے کاغذ پر موٹے تاگہ کو سیدھ سے ناپ کر آجکل کے رولدار کاغذ کی طرح سی دیتے تھے، اور اس پر لکھنے کے کاغذ کو دبا کر سطرون کو ابھارتے تھے، تاکہ لکھنے مین سطرین سیدھی ہون، یہ تو کاغذ کی بات چیت ہوئی، عمارتون مین دیوارون کی سیدھ قائم کرنے کے لئے جس آلہ سے کام لیا جاتا تھا، وہ بھی مسطر ہوا، اور اس مسطر سے جو ماہر فن دیکھ بھال اور ناپ کر عمارت کی دیوارون کی سیدھ درست کرتا تھا وہ مسطری کہلایا، اور پھر جب وہ ہندوستانی زبانون سے ادا ہوا تو مسطری کا مستری ہوگیا، اور اب وہ ہماری زبان کا لفظ ہے، اور ماہر کاریگر کے معنی مین بولا جاتا ہے،

بڑھیون کی بول چال مین ایک لفظ خراد اور خرادنا ہے، میز کرسی یا پلنگ وغیرہ کے پایون کو چھیل کر کہین موٹا کہین پتلا، کہین گاؤدم وغیرہ شکلین بناتے ہین، یہ خالص عربی لفظ خرط ہے، عربی مین اس کے معنی لکڑی کے اس طرح چھیلنے کے ہین کہ اس کی اوپری پرت اتر جائے، اس سے خراط بنا یعنی وہ آلہ جس سے لکڑی کو اس طرح چھیلا جائے، وہ خراط ہمارے ہان خراد ہوا، اور اس سے خراد پر چڑھانا محاورہ اور خرادنا مصدر بنا،

یہ لفظ اس حقیقت کا پتہ دیتا ہے کہ لکڑی کی یہ صنعت کاری مسلمانون کے ذریعہ ہندوستان مین آئی، اور پھیلی،

Marfat.com

معماروں کے ایک ضروری آلہ کا نام ہمارے یہاں [illegible]

تاگہ میں ایک وزنی لوہا یا اور کوئی دھات گول سی بندھی ہوتی ہے [illegible]

اونچائی سے دیوار کی سیدھ دیکھتے ہیں، خوارزمی نے مفاتیح العلوم میں [illegible]

شاقول لکھا ہے، اور اس کی تشریح یہ کی ہے ہو ثقل یشد بہ [illegible]

بیدہ سفلا یحتاج الیہ النجارون والبناؤون (لیڈن صفحہ ۲۴۰) [illegible]

بوجھل چیز جو رسی کے کنارے باندھ کر نیچے لٹکائیں، اس کی ضرورت بڑھئیوں [illegible]

کو ہوتی ہے، اس تشریح سے یہ تو معلوم ہو گیا کہ ہندی ساہول کی عربی صورت [illegible]

ہے، عربی میں شقل کے معنی وزن کے لکھے ہیں، مگر کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ شاقول [illegible]

نہیں بلکہ ثاقول ث سے ہو یعنی ثقل اور بوجھ کے معنی، مگر ہیئت کی کتابوں [illegible]

بھی شاقول ہی دیکھا گیا ہے، کیا وہاں بھی تصحیف ہوئی ہے؟

اسی کتاب میں بڑھیوں کے ایک اوزار کا نام الکونیا بتایا گیا ہے اور [illegible]

تشریح یہ کی ہے یقدر بہا الزاویۃ القائمۃ (۲۵۵) یعنی اس سے [illegible]

قائمہ نکالتے ہیں۔ کوئی کچھ کہے، مجھ کو تو یہ لفظ کونیا ہے، جسکو آج بھی [illegible]

بولتے اور برتتے ہیں، اور اس کا تلفظ کُنیا ہے، یعنی وہ آلہ جس سے کونہ [illegible]

ہاتھ ڈیڑھ ہاتھ کی دو لکڑیاں ہوتی ہیں جنکو بخط مستقیم جوڑ کر [illegible]

اور اسکی صورت یہ ہوتی ہے

یہ کتاب چوتھی صدی ہجری میں لکھی گئی [illegible]

Marfat.com

زمانہ مین ہندوستان سے غزنویون کے زمانہ مین وسط ایشیا تک کیسے چلا گیا،

اس کے بالمقابل ایک دوسرا لفظ ہے جو وسطِ ایشیا سے ہندوستان آیا ہے، یہ

جہاز کا لفظ ہے، جہاز دیکھنے مین تو عربی ہے مگر جس معنی مین یہ ہماری زبان مین بولا جاتا ہے، وہ قطعاً ہندوستانی یا ہندوستانی فارسی ہے، اصل مین اس کے لفظی معنی "سامان کرنے" کے ہین، اس سے تجہیز بنا جس کے جہازیون مین یہ معنی پیدا ہوئے کہ کشتی مین سامان رکھکر کہین بھیجنا، یہ اصطلاح تیسری صدی ہجری مین پھیل چکی تھی، بزرگ بن شہریار کے سفرنامہ مین ہے۔

انہ جھّز مرکبًا لہ الی الزابج	اس نے اپنا ایک جہاز سامان لادکر
(صفحہ ۱)	جاوہ بھیجا،

یہ تو دریائی اصطلاح ہوئی، لیکن اس کے سو برس بعد یہ لفظ وسط ایشیا مین خشکی کے سامانِ تجارت کے معنون مین سننے مین آتا ہے، حدود العالم مین جو ۳۷۱ھ کی تصنیف ہے، یہ لفظ ان معنون مین بار بار آیا ہے، شروع شروع مین تو مجھے تعجب ہوا کہ یہ جہاز خشکی مین کیسے چلا، بعد کو سمجھ مین آیا کہ ابھی یہ لفظ سامان کرنے کے معنی سے قطع مسافت کرکے فقط "سامان" کی منزل مین پہنچا ہے،

وجہازہائے ہندوستان بدین شہر کہا افتد . . . . . . وآنجا بردہ

ہندو جہاز ہندوستان افتد، صفحہ ۱۴، (ایران)

اس سے یہ بات سمجھ مین آگئی کہ یہی جہاز بعد کو خشکی سے تری مین آگیا، اور سامان

Marfat.com

تجارت ہی کو جہاز سے سامان تجارت یہاں ...

ہندوستان میں اکبر کے زمانہ میں فرشتہ نے اس لفظ کو ...

وبگفتہ' فرنگیان جہازات متردد ساختند' (ج ۲ ص ...) فرنگستان ...

اب ہماری زبان میں یہ لفظ مطلق جہاز کے معنی میں بولا جانے لگا ...

تجارت اس سے رخصت ہوگیا۔

اسی سے ہماری زبان میں خوشی اور غم کے دو لفظ نکلے ہیں، ایک جہیز ...

تجہیز، جہیز اس سامان کو کہتے ہیں جو شادی میں باپ کی طرف سے لڑکی کو ملتا ہے۔ اس ...

یہ لفظ بھی خالص ہندوستانی ہے، اس کی اصل جہاز ہے یعنی ... یا سامان

کرنا، فارسی کے قاعدہ سے الف میں امالہ ہو کر جہاز سے جہیز ہوگیا ہے ...

جہیز پر اب کسی عرب یا ایرانی کا قبضہ نہیں رہا۔

جہاز مردہ کے کفن دفن کے سامان کو بھی عربی میں کہتے ہیں ...

تجہیز بنا یعنی سامان کرنا، وہیں سے ہماری زبان میں تجہیز و تکفین کا لفظ ...

ذرا ذرا سی مناسبت سے دیکھئے تو کیسے کیسے لفظ بنے اور معنی ...

ذرا پر غور کیجئے کیا یہ عربی کا ذرہ نہیں جس کو آپ ... طرح پہچانتے ہیں، مگر استعمال کی کثرت ...

کے معنی ہوگئے، اور ایسے ہوگئے کہ اب اس کو ...

ہماری زبان میں ایک لفظ ...

Marfat.com

تو یہ سیاہی سے سرخی کیسے بنگیا، بات یہ ہے کہ پہلے زمانہ مین قلمی کتابون مین باب اور عنوان کو امتیاز کے لئے سرخی سے لکھا کرتے تھے، اب ہمارے زمانہ مین جب چھاپہ ایجاد ہوا تو خود باب کے یا مضمون کے عنوان کو سرخی کہنے لگے، چاہے آپ اس کو سیاہی ہی سے لکھین، اس لفظ کی یہ توجیہ تو پہلے ہی سے ذہن مین آرہی تھی، مگر اتفاق سے ایک پرانی قلمی کتاب سے سند ہاتھ آگئی، تو اپنے ذہنی الہام پر تصدیق کی مہر لگ گئی، شیخ نصیر محمود چراغ دہلی کے مرید سید محمد حسنی اپنے مکتوبات مین ایک جگہ لکھتے ہین،

کیفیت دیباچہ کہ بقلم مبارک آں محبوب بنشتہ بودند برائے سرخی بنشتن آں سپیدی بنشتہ عین فرستادہ شدہ است در دیباچہ بنویسند.....
ذات لفظ صلوٰۃ سرخی بنویسند" (کتبخانہ حکیم عبدالعزیز مشرقی جالندھر شہر)

کاغذات کی مسل (م س ل) ایک عام دفتری اصطلاح ہے، اس کی اصل عربی لفظ "مثال" ہے، سرکاری شاہی کاغذات کی اصل تو دفتر مین رہتی تھی، اور اس کی بعینہ نقل (مثال) لوگون کے پاس بھیجی جاتی تھی، اس سے مثال کے دوسرے معنی فارسی مین شاہی فرمان کے پیدا ہوئے، اور اس کی جمع امثلہ اور مثل بنی، مثال اور مثل نے مسل کی ہندی شکل اختیار کی، مثال اور امثلہ کا استعمال غالبًا سلجوقیون کے زمانہ سے رواج پایا، تاریخون مین کثرت سے یہ لفظ آتا ہے،

Marfat.com

نستعلیق ایک خاص فارسی خط کا نام ہے [illegible]
ترکیب ہے، ہندی ترکیب کا خاصہ ہے کہ جب دو لفظ [illegible]
ہین تو بیچ کا ایک دو حرف لفظ کو ہلکا کرنے کے لئے گرا دیتے ہین [illegible]
نسخ و تعلیق مل کر نستعلیق بنا، عربی مین نسخ لکھنے اور نقل کرنے کو کہتے ہین [illegible]
سے اہل عجم نے عربی خط کا نام نسخ رکھا، تعلیق اور تعلیقہ کے نام سے [illegible]
شکل اختیار کی، اور ان دونون سے مل کر نستعلیق خط بنا ہے [illegible]
خط ہے جس مین آجکل اُردو لکھی جاتی ہے، یہ خط دوسرے شکستہ وغیرہ [illegible]
مقابلہ مین بہت بنا کر نہایت تکلف سے ٹھہر ٹھہر کر لکھا جاتا ہے، اس سے [illegible]
آدمی اور نستعلیق بول چال کی شکلین پیدا ہوئین، چراغ ہدایت [illegible]
"نستعلیق گوئی حرفہا را ساختہ گفتن و عبارت را تکلف [illegible]

"نستعلیق گویا قوت لب، یعلا خط ز [illegible]"

اس سے ہماری زبان مین یہ وسعت پیدا ہوئی کہ نستعلیق [illegible]
بعض لفظون کی ظاہری شکل و صورت کیسا دھوکا دیتی ہے [illegible]
ایسے گورے چٹے ہوتے ہین کہ ولایتی معلوم ہوتے ہین [illegible]
ایرانی بھی دیکھے ہین، ہماری زبان [illegible]
جو غزل گو شاعرون کے ہان خوب [illegible]
مگر ہے ایرانی، برہان قاطع مین ہے،

Marfat.com

"چُلبُلہ بضم اوّل وباے ابجد بر وزن سُنبلہ شتاب و اضطراب راگویند"

ہم سمجھتے تھے کہ اس کا تعلق ہمارے ہندی لفظ چھل بل سے ہے، اب غور کرنا پڑیگا لفظ بھی کیا کیا صورت بدلتے ہین، موٹے کپڑے کو ہم گفش کہتے ہین، مگر یہ آیا کہان سے، فارسی مین اس کی صورت گبز ہے، (بفتح اوّل وسکون ثانی وزاے نقطہ دار، ہر چیز گندہ وقوی وسطبر راگویند (برہانِ قاطع)، اس کی دوسری شکل غَفص کی ہے، صورت تو عربی ہے، مگر عربی نہین،

اَحدی کے معنی ہماری زبان مین سست اور کاہل کے ہین، مگر ان سست کاہلون کی پیدا وار تاریخی ہے، اَحدی، اَحَدی ہے، اَحَد کے معنی عربی مین ایک ہین، وہ سپاہی جو فوج سے الگ اکیلا ڈیوڑھی کی خدمت پر مامور رہتا تھا، اکبر نے اس کو احدی (اکیلا) کا لقب بخشا، یہ احدی کھاتے تھے اور ڈیوڑھی پر پڑے رہتے تھے، کوئی کام کاج ان سے متعلق نہ تھا، اس لئے زبانِ خلق نے اس کو سست وکاہل کے معنون مین لیکر پکارا، زبانِ خلق کو کون روک سکتا ہے،

ہماری زبان مین ایک لفظ قلعی ہے، آیئے اسکی بھی قلعی کھولین، ہم لکھتے ہین گو قلعی مگر بولتے قَلَئی ہین، ہماری زبان مین اس کے معنی سپیدی اور صفائی کے ہین، برتنون پر قلعی کیجاتی ہے، اور مکانون پر قلعی پھیری جاتی ہے،

یہ لفظ گو پرانی عربی کا نہین، مگر پھر بھی عربی لغتون مین ملتا ہے، قَلْعِیٌّ عربی مین (لسان) اور اس سے فارسی مین (مؤید الفضلا)، رانگے کو کہتے ہین، مگر رانگے کو قلعی کیون

کہتے ہیں، لسان العرب کا بیان ہے کہ قلعی ایک کان [illegible]

بہترین قسم نکلتی تھی، اس لئے اس کی طرف نسبت کر کے [illegible]

اور چونکہ اسی رانگے سے تانبے کے برتنوں پر سپیدی پھیری جاتی ہے [illegible]

قلعی کرنا کہنے لگے، پھر چونے سے بھی اگر مکان پر سپیدی پھیری گئی [illegible]

پھیرنا کہدیا، ہماری زبان میں ان استعمالوں سے یہ معنی پیدا ہوئے کہ کسی [illegible]

کے عیب کو اگر چھپایا جائے تو وہ اس پر قلعی پھیرنا ہوا، اور اگر [illegible]

کو ظاہر کر کے سب کو دکھا دیا جائے تو وہ قلعی کھولنا ہوا۔ [illegible]

تماشا بھی عجیب تماشے کا لفظ ہے، لفظ تو عربی ہے لیکن معنی عجمی [illegible]

بنا ہے جس کے معنی چلنے کے ہیں، اس کو باب تفاعل میں لے گئے تو تماشی

باہم مل کر چلنا ہوئے، عجمیوں نے تماشی کو اپنے قاعدے سے تماشا بنا لیا [illegible]

چونکہ سیر و تفریح کے لئے چند احباب ساتھی مل کر چلتے ہیں، اس لئے [illegible]

کہنے لگے، اس کے بعد آگے بڑھے تو سیر و تفریح کے سامان کو بھی [illegible]

بجرم عشق توام می کشند و غوغائیست [illegible]

تو نیز بر سر بام آ کہ خوش تماشائیست [illegible]

تہنید

"تہنید" کے اگر ہم ٹھیٹ معنی کرین تو "ہندیانا" کہہ سکتے ہیں، یہ اصطلاح اصل مین عربون سے چلی، وہ جب کسی دوسری زبان کے لفظ کو اپنی زبان کے اصول پر خراد کر اس کو عربی بنا ڈالتے تھے، تو وہ اپنے اس عمل کو "تعریب" کہتے تھے۔ یہی قاعدہ فارسیون نے اپنی زبان مین جاری کیا تو اس کو تفریس کہا، یعنی فارسی بنا لینا، اب جب اہل ہند یہی کرین یعنی وہ کسی دوسری زبان کے لفظ کو اپنی زبان کے اصول پر تراش خراش کر کے اپنی زبان مین ملالین تو اس کو تہنید کہین گے۔

یہ اصول زبانون کے بڑھنے اور پھیلنے کے لئے بہت ہی مفید ہے، یہ اصول قریب قریب دنیا کی سبھی زبانون مین چلتا ہے، اور اس کے مانے بغیر ممکن ہی نہین کہ زبان ترقی پا سکے۔

بات یہ ہے کہ زبان کوئی جامد چیز نہین، وہ ہمیشہ بڑھتی پھیلتی اور ادلتی بدلتی رہتی ہے، جو زبان بڑھنا چاہے گی اس کو دنیا کی دوسری زبانون سے سروکار رکھنا پڑے گا اور قومون کے میل جول کے ساتھ ان کی بولیون اور لفظون کی آمد و رفت بھی لگی

Marfat.com

رہیگی، اس کا اثر یہ ہوگا کہ اس مین دوسری زبانون کے [illegible]
رہین گے،

ہر زبان کے لفظون مین حرفون کی خاص ترتیب، اور اس ترتیب [illegible]
پیدا ہوتی ہے، جس طرح انسان انسان سب برابر ہین، پھر بھی فرنگی، [illegible]
چینی، ترکی سب کی شکلیں ایک نہین ہوتین، ہر ایک کا رنگ روپ [illegible]
نقشہ ایک نہین ہوتا، یہی مختلف بولیون اور ان کے لفظون کا حال [illegible]
ایک قوم کا آدمی جب کسی دوسری قوم کی بولی کا کوئی لفظ لیتا ہے تو اس کی
فطرت مجبور کرتی ہے کہ ارادہ اور احساس کے بغیر اس کی شکل بدل دے [illegible]
کے باہر کا آدمی خواہ کچھ ہی کرے مگر وہ ہمارے ہندی حرفون کو [illegible]
وہ اس کو کچھ نہ کچھ بدل دے گا، اور نہ وہ ہمارے لہجہ میں ہمارے [illegible]
وہ اس مین بھی کچھ ہیر پھیر کرے گا،

یہی حال ہندیون کا بھی ہے، عربی کے خاص حرف وہ ادا نہین کر [illegible]
ع، ۶، اور الف مین اور ث، س، اور ص مین اور ت، ط مین [illegible]
اس لئے دوسری زبان کا جو لفظ ہمارے یہان آئے گا وہ [illegible]
بیگانگی چھوڑ کر بالکل گھریلو نہ بنجائے [illegible]
وجہ ہے کہ عربی، فارسی، سنسکرت [illegible]
مین آگئے ہین وہ ہماری زبان [illegible]

Marfat.com

اختیار کرنے پر مجبور ہین،

معمار کے معنون مین راج کی اصل عربی اور فارسی مین راز ہی مگر ہمارا ہندوستانی لفظ راج ہی ہوگا، عربی کا صحیح لفظ تمنّٰی ہے، مگر فارس والون نے اس کو یا تو تمنّا کر دیا اور ہم نے بھی اسی کو قبول کیا، عربی تماشیٰ کو ایرانیون نے تماشا کیا، اور ہم کو بھی یہی تماشا پسند آیا، لالٹین کی اصل لنٹرن ہے، مگر ہم کو لالٹین ہی کی روشنی پسند ہے، بٹن انگریزی ہو تو ہو، مگر ہمارا لفظ تو بوتام ہے جو بٹن کی بگڑی ہوئی شکل ہے،

لفظ تبادلہ عربی کے لحاظ سے غلط ہی کیون نہ ہو لیکن ہماری زبان مین یہ صحیح ہی اس کو چھوڑ کر مبادلہ یا تبادُل بلوانے کی کوشش زبردستی ہے،

مَحاذ کی عربی اصل محاذی، اور ہندوستانی وَرے (دلّی مین بولا جاتا ہے) کی اصل عربی ورا ہے، مگر اب محاذ اور ورے کو چھوڑ کر ان معنون مین محاذی اور ورا نہین بولا جائیگا، تبدیل کے مقابلہ مین تبدیلی غلط ہی ہو، مگر وہ ہمارے ہان صحیح ہے، خود صحیح کو ستھی ہم نے کر دیا ہے، اور اس سے ایک نئے معنی پیدا کر لئے ہین، احوال عربی مین جمع ہی کیون نہ ہو مگر وہ ہماری زبان مین واحد کے طور پر بولا جاتا ہے، معنی کا لفظ عربی معنی مین واحد ہے، مگر اردو والے اس کو جمع بولتے ہین، "ماتحت" عربی کے لحاظ سے بے ہے مگر ہماری زبان کا وہ نہایت صحیح و فصیح اور بامعنی لفظ ہے، آشا ہندی کا چاہے کھرا لفظ ہو مگر ہماری زبان مین وہ آس بنکر آیا ہے، اور وہی صحیح ہے، ہندی مین وچار لفظ ہو، مگر وہ ہمارے ہان بچار ہے،

Marfat.com

اسی طرح عربی، فارسی، سنسکرت، ہندی اور یورپ کی زبانوں کے

اپنی اپنی صورت بدل کر ہماری زبان میں ایسے رل مل گئے ہیں کہ ان کی

اگر ہم ان کی اصلی شکلوں میں لکھنے اور بولنے لگیں تو خود ہماری زبان کی حکومت

ملک سے اٹھ جائے گی، اور ایسے بدیسیوں کی بھیڑ ہر جگہ دکھائی دیگی جو ہمارے

کے قانون کو نہیں مانتی، اس لئے ان بدیسیوں کو اس دیس میں رہنے سہنے کی

اسی وقت مل سکتی ہے جب وہ ہمارے دیسی قانون کو قبول کر کے دیسی بنجائیں

لفظی شکل و صورت کے تغیر سے بڑھ کر معنوی تغیرات ہیں، ہزاروں عربی

کے ایسے لفظ ہیں جن کے معنی خالص ہندوستانی ہیں، جنکو عربی اور فارسی والے

بھی نہیں، اور وہ اسی قاعدہ کے مطابق بنے ہیں،

اسی سے کسی زبان کی خود مختارانہ حکومت کا پتہ چلتا ہے، لفظ خواہ کسی قوم

ملک کے ہوں، مگر جب وہ دوسری قوم اور ملک کی زبان میں چلے جاتے ہیں

مثال ان لوگوں کی سی ہے جو پیدا کہیں ہوئے ہوں، لیکن جب کسی دوسرے

کی رعایا بنجاتے ہیں تو اسی دوسرے ملک کے قاعدے اور قانون ان پر جاری

ہیں، اس وقت یہ نہیں دیکھا جاتا کہ ان کی پیدائش کہاں کی ہے، اور یہ پہلے

رعایا تھے،

کسی لفظ کو ہندوستانی بنا لینے کے بعد ... ان ...

اصل معنی سے مجاز کے طور پر یا اس کے ...

Marfat.com

زبان مین پیدا ہو گئے ہین،

اسی فقرہ مین دیکھئے کہ "وجہ" عربی لفظ ہے، عربی مین اس کے معنی "منھ" کے ہین، اس سے رُخ کے معنی پیدا ہوئے، اور اس سے سبب کے معنی پیدا ہو گئے، خود سبب کیا ہے؟ عربی مین اس کے معنی رسّی اور ڈوری کے ہین، جس سے کسی کو باندھا جائے، اس سے عربی مین ذریعہ کے معنی پیدا ہو گئے، اس سے اہل فلسفہ فارسی اور اردو والون نے اس کو علت اور وجہ کے معنی مین بول دیا، اور لیجئے اس کی جمع اسباب بنائی اور اس کے دو معنی قرار دیئے جب اس کو مفرد کے طور پر بولین تو سامان سمجھین اور جب جمع بولین تو وہ سبب کی جمع ہے،

اسباب کے معنی سامان کے نہ عربی مین ہین نہ فارسی مین، خالص ہندوستانی مین ہین،

مین نے معارف مین ایک دفعہ اثر کی جمع اثرات لکھدی تھی، میرے مخدوم دوست سید مقبول احمد صاحب صمدانی نے جو بڑے نستعلیق انشا پرداز اور نفاست پسند اہل قلم ہین خط لکھ کر مجھے فوراً ٹوکا کہ "عربی مین اثر کی جمع آثار ہے، اثرات نہین" مین نے مذاقاً جواب دیا کہ مین نے وہ لفظ اردو مین لکھا ہے، عربی مین نہین،

لیکن یہ مذاق مین ٹالنے کی بات نہین، خدا جانے اور کتنے فضلا اس قسم کی بالارادہ غلطیون کو لکھنے والون کی جہالت سمجھتے ہون گے، مگر بات یہ نہین عربی مین "اثر" کے معنی زمین پر قدم کے نشان کے ہین، قرآن مین ان ہی معنون مین

Marfat.com

یہ لفظ آیا ہے، اہلِ فلسفہ کو اپنے لئے لفظوں کی ضرورت ...

اور اس سے تاثیر اور تاثر اور اثر بمعنی نتیجہ کئی لفظ بنا لیے ...

اثر نتیجہ کے معنی میں آگیا یعنی جس طرح قدم اٹھ جانے کے بعد قدم کا نشان ...

اسی طرح کسی شے کے ہٹ جانے یا مٹ جانے کے بعد اس کا جو نشان ...

اس کو اس کا اثر کہنے لگے، اب اس کے بعد اثر خاصیت کے معنی ...

دوا کا اثر یہ ہے، میری بات کا اثر یہ ہے، ملک میں ان کا اثر ہے

اب جمع میں آیئے، اس کی عربی جمع آثار ہیں، لیکن اردو میں اس کے ...

کے ہوں گے جیسے آثار سے یہ معلوم ہوتا ہے، یا پھر دیوار کا آثار ہے، یا پرانی ...

کے معنی میں ہے، جیسے آثار قدیمہ اسی لئے اثر نتیجہ یا تاثیر کے معنی میں جب ...

تو اس کی جمع اثرات بنائی جائے گی، خواہ وہ عربی کے لحاظ سے ...

بے قاعدہ ہو،

قرینہ ہی کا لفظ دیکھئے، عربی میں قرن کے معنی ملانے کے ہیں ...

میں سے ہر ایک کو کہتے ہیں جن کے پاؤں ایک رسی میں ملا کر ...

جائیں، اس سے قرین کے معنی عربی میں ہمسر کے اور قرینہ کے معنی ...

لیکن اردو میں قرین کے معنی قریب ...

کے ہونے کے قیاسی لوازم، جیسے قرینہ یہ کہتا ...

اب لوازم کو دیکھئے، عربی لزوم ...

Marfat.com

کسی شے سے چپک جانے کو لزوم کہتے ہین، اس سے اہلِ منطق نے ایسے مفہوم و معنی مین جسکا کسی دوسری شے سے چپکا رہنا ضروری ہے یا وہ اس سے الگ نہین ہوسکتا اسکو استعمال کیا، اسی سے ہماری اردو مین لازم کے معنی ضروری کے ہوگئے، اس کی جمع کسی طرح لوازم بنی، اب اردو مین اس کی جمع لوازمات بنائی گئی، اور اس کے معنی کسی شے کے ضروری سامان و اسباب کے ہوگئے، لوازمات کے اس معنی کا اردو واحد بنئے لوازمہ، جس کو عربی سے ادنیٰ تعلق نہین،

جنس کا لفظ کون نہین جانتا، مگر یہ جنس عرب کی نہین، یونان کی ہے، عربی مین منطق والے لائے، اور اس کی تعریب کرکے اس سے تجنیس، مجانست، تجانس وغیرہ مصدر بنائے، جنس منطق کی اصطلاح مین اس کلّی (عام چیز) کو کہتے ہین جس کے تحت مین کئی مختلف حقیقتون کی اشیاء داخل ہون، جیسے حیوان کہ انسان اور گھوڑے گدھے، گائے بھینس، بکری وغیرہ ہر جاندار کو کہتے ہین، اب اس سے ادبی جنس پیدا ہوئی، یعنی کسی حقیقت مشترکہ کے مختلف افراد، اس سے ابنائے جنس بنایا (ایک جنس کے بیٹے) یعنی ایک حقیقت کے سارے شریک جیسے سارے انسان آپس مین ابنائے جنس ہین، اب اس سے بھی خاص ہوکر ہم جنس بنا،

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

Marfat.com

اب اس سے آگے بڑھ کر ہندوستان میں جنس کے معنی خاص
سے غلہ کی قسم کے ہو گئے، کہتے ہیں نقد و جنس نقد کے معنی
یا سامان، اس کی جمع اجناس جو نہی، تو یہ غلون کے اقسام پر مشتمل ہو گئی
کی صورت میں اس کی جنس ہی بدل گئی،

لفظ نقد کو تو دیکھئے کہ یہ کیا ہے، نقد کے عربی معنی پرکھنے کے ہیں، اس
کے معنون مین آجکل نقد یا تنقید بولتے ہین، چونکہ پرکھے سکے جاتے ہین، اس سے
مین نقد کے معنی سکے کے ہو گئے، اور دام کی صورت مین سکے دیئے جاتے
اردو مین نقد دام کے معنی اس دام کے ہوئے جو فوراً دیئے جائین، اور نقد او
دو مقابل کے اردو لفظ ہو گئے،

خیر، عربی کا لفظ ہے، اس کے معنی بھلے اور نیک کے ہین، ہماری زبان مین
تکیۂ کلام کی صورت مین ہے، اور اکثر ذرا وقفہ کے طور پر یہ بول دیا جاتا ہے پھر ہم نے
ی اور ت لگا کر اس کو خیریت بنا دیا، اور اس کے معنی اچھی خبر کے ہو گئے، ات لگا
بے قاعدہ جمع خیرات بنا دی تو صدقہ کے معنی ہو گئے،

عربی مین مؤنث لفظون کی جمع سالم بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے آخر
لگا دیئے جائین جیسے مُسلمہ سے مسلمات، مگر پہلے فارسی والون نے اور
ہندوستانیون نے اس مین ایسی آزادی برتی کہ ... اور ہندی لفظون کی
اس طرح بنانے لگے، جیسے کاغذات ...

Marfat.com

کی بات یہ ہے کہ جس لفظ کے آخر میں ہ دیکھا اس میں جات لگا دیا، جیسے صوبہ جات، میوہ جات، علاقہ جات،

علاقہ ہندوستانی میں زمینداری کے گاؤں کو کہتے ہیں، عربی میں اس کے معنی لگاؤ کے ہیں، اسی لگاؤ سے ہر چیز جس سے آپ کو لگاؤ ہے، آپ کا علاقہ ہے، غدر کے معنی عربی میں بے وفائی کرنے کے ہیں، اس سے اُس بے وفائی کو کہنے لگے جو فوج اپنے عہد کو توڑ کر اپنے افسروں سے کرے اس فوجی بے وفائی کا نتیجہ بدامنی ہے، یہ دونوں معنی ہندوستان میں پیدا ہوئے، اور بڑے شہروں میں بدامنی کے واقعے زیادہ پیش آتے ہیں، تو بڑے شہر کو ہم نے غدار شہر کہدیا،

ایک جائداد کی فروخت کا ذکر ہو رہا تھا، اس پر ہمارے گاؤں کے ان پڑھ ہندو پٹواری نے کہا "دیکھ لیا جائے کہیں جداد مبُوس تو نہیں ہے" جداد تو میں سمجھا کہ جائداد ہے، مگر مبُوس نہیں سمجھا، مگر سوچتا رہا، کچھ دنوں کے بعد خیال آیا کہ یہ عربی محبوس ہے جس کے معنی "قیدی" کے ہیں، اسی سے حبس اور محبوس عربی میں وقف کے معنی میں ہیں، اب معلوم ہوا کہ وہ پرانے شاہی کاغذات کی اصطلاح بولا مقصود یہ تھا کہ یہ دیکھ لیا جائے کہ یہ جائداد کہیں قید تو نہیں، یعنی کسی کے رہن یا بیع میں تو نہیں

تقریب کے معنی نزدیک کرنا، پھر جو کسی مقصد سے قریب کرنے کا ذریعہ ہو اس کو تقریب کہا، اب ہندوستانی ملاقات کے ذریعہ کو تقریب کہنے لگے،

تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہیئے،

Marfat.com

ملنے ملانے کا سب سے عمدہ موقع کسی شادی اور ...

ہم شادی وخوشی کے موقعوں کو تقریب کہنے لگے،

جناب کے معنی چوکھٹ کے ہیں، بادشاہوں سے براہ راست ...

ہوا جاتا تھا، اس لئے ان کے آستانہ اور چوکھٹ کی طرف نسبت کر کے ...

جاتی تھی، اس سے جناب تعظیمی خطاب کا لفظ ہوگیا،

حضرت بھی بڑے حضرت ہیں، حضرت کے اصلی معنی حاضر ہونے کے ...

حضرۃ کے معنی عربی میں بادشاہ کے حضور اور پیشگاہ کے ہوئے ...

میں اب یہ بھی تعظیمی لفظ ہوگیا، مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ مغلوں کے ...

سے پہلے بندگی، اور خدمت کے لفظ تھے، ان دونوں کے ایک ہی معنی ...

حضرت ہی کی دوسری صورت حضور ہے، اس کے بھی وہی معنی ...

رہ وداد ہے، حضرت کے ساتھ صاحب کا بھی خیال آیا، صاحب کے عربی ...

کے ہیں، اس سے عربی میں والا کے معنی پیدا ہوئے، جیسے صاحب علم ...

بعد وزیروں کو جو بادشاہوں کے ساتھی اور صاحب ہوتے تھے ...

لگے، جیسے صاحب ابن عباد وغیرہ، اب صاحب کے معنی آقا کے ...

نام کے آخر میں تعظیم کے لئے لگنے لگا، انگریز ... سے ...

آقا ٹھہرے، اس لئے وہ صاحب ہو ...

ایک بادشاہ کی جگہ ...

Marfat.com

کا لفظ جلوس غیر عربون نے استعمال کیا جس کے معنی بیٹھنے کے ہین، اور سال جلوس تخت نشینی کے سال کی اصطلاح بنی، اور چونکہ جب نیا بادشاہ پہلی دفعہ تخت پر بیٹھتا تھا، تو تزک و احتشام اور لاؤ لشکر کے ساتھ نکلتا تھا تو ہم ہندوستانی تزک و احتشام کے ساتھ کسی مجمع کے نکلنے کو جلوس کہنے لگے، اس کو عربی سے کوئی تعلق نہین اور جب بادشاہ اور حاکم دربار مین بیٹھے تو ہم نے جلوس سے اجلاس بنا لیا، جس کے معنی بٹھانے کے ہین، اور اب نئے زمانہ مین انجمنون اور جلسون کے بھی اجلاس ہونے لگے

جس جگہ بیٹھین عربی مین اس کو مجلس کہتے ہین، بعض علما، اور صوفیہ نے یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ خاص دنون مین بیٹھ کر لوگون کو وعظ و نصیحت کرتے یا درس دیتے، اس سے اس قسم کی نشست کو اور پھر اس نشست کی تقریرون کو مجلس کہنے لگے، ہندوستان مین ایسی نشستون کو کہتے ہین جن مین لوگ مذہبی اور علمی تقریرین کرین یا مرثیے پڑھین، اور اس سے ہم نے علم مجلس بنایا، جس مین تہذیب و شائستگی کے ساتھ مجلسون مین اٹھنے بیٹھنے اور سلیقہ اور دلچسپی کی باتین کرنے کے ڈھنگ سکھائے گئے،

جلوس سے قعود یاد آیا، قعود کے معنی بھی عربی مین بیٹھنے کے ہین، اس سے عربی مین لفظ قاعدۃ بنا اور اس کے معنی بنیاد کے ہوئے، یعنی دیوار کا وہ حصہ جو زمین کے اندر بیٹھے، چونکہ بنیاد ہی کے اوپر ساری عمارت کھڑی ہوتی ہے اس لئے اہل علم نے اپنی اصطلاح مین ان اصول کو جن پر بہت سے مسئلون کی بنیاد ہو قاعدہ کہا، اور اب ہماری زبان مین قاعدہ قانون کے معنی دینے لگا، اس کی جمع قواعد بنا کر

اور اس کو جمع مذکر کے طور پر استعمال کیا، تو اس کے معنی جزئی قانون ...
ہم نے فوج کی نظم و ضبط اور ترتیب کے ساتھ چلنے، آگے بڑھنے پیچھے ...
بنائے تو ان کا نام بھی قواعد رکھا، اور وہ ان معنون میں واحد ...
اور خالص ہندوستانی ہے،

قاعدہ کے ساتھ اصول پر نظر رہے، یہ عربی میں اصل کی جمع ہے اصل
عربی میں جڑ کے ہیں، اس لئے جس ایک بات کی جڑ پر مسئلون کے بہت
تنے کھڑے ہون اس بات کو اصل کہنے لگے، اور اس کی جمع اصول بنائی
ہم ہندوستانیون نے اس کا استعمال کیا تو واحد کی صورت مین تو اصل کے
اور واقعی کے کر دیئے، اور جمع کی صورت مین اصول کے معنی قاعدون کے کر
اور اس جمع کو واحد بنا لیا، اور کہنے لگے ایک اصول یہ ہے، دوسرا اصول
اور جب اس کی جمع کی ضرورت ہوئی تو اردو کے قاعدہ سے اصولون کہا
کہا کہ ان اصولون سے ہمکو انکار نہین،

مادہ، مدسے اسم فاعل مؤنث ہے، اس کے معنی پھیلنے پھیلانے کے ...
کے معنی پھیلنے والے کے لیئے، یونانی زبان سے فلسفہ کا ترجمہ جب عربی ...
کی صورت مین جو چیز پھیلی ہوئی ہے، اس کا نام مادہ ...
ہماری زبان مین یہ لفظ مواد واحد کی صورت ...
اس کے لئے بولا جانے لگا، انگریزی ...

Marfat.com

کو بھی میٹر کہتے ہین، اس لئے ہماری زبان مین میٹر کا ترجمہ بھی مواد ہوا، اور بولا جانے لگا،

حکیم برہم مرحوم (مشرق گورکھپور کے اڈیٹر) نے مجھ سے کہا تھا، کہ اصول اور مواد ان دونون لفظون کو سب سے پہلے مولانا شبلی مرحوم نے اردو مین ان نئے معنون مین استعمال کیا،

دولت عربی لفظ ہے، معنی ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ مین جانا، عربی مین جب مختلف سلطنتین یکے بادیگرے بنین اور مٹین تو سلطنت کو دولت کا نام دیا گیا اور جمع دُوَل بنائی گئی، ان معنون مین آج بھی دولتِ برطانیہ اور دُوَلِ یورپ ہم بولتے ہین، سلطنت اور بادشاہی خوش قسمتی سے ہاتھ [illegible] ہے، اس لئے ایرانی دولت کو خوش قسمتی کے معنون مین بولنے لگے جس کی یا [illegible] فارسی کے بدولت ہماری ہندوستانی مین بھی لفظ یہ دولت بولا جاتا ہے، جیسے کہتے ہین آپ کے بدولت یہ ملا اور پھر بدولت ذریعہ کے معنی مین ہوگیا، خوش قسمتی کی بڑی نشانی زر و مال ہے اسلئے یا اس لئے کہ یہ زر و مال بھی ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ مین جاتا ہے، اس کو بھی دولت کہنے لگے، اور اس سے دولت، دولتمند اور دولتمندی کے لفظ ہندوستانی کو ہاتھ آئے،

عربی مین غصہ کے معنی حلق مین کسی چیز کے اچھو ہو جانے یا اٹک جانے کے ہین، ہندوستانی مین اس کے معنی غیظ و غضب کے ہوگئے، خفا فارسی مین خفہ ہے اور معنی

Marfat.com

وہی گلے مین اٹکنے اور پھنسنے کے ہین، ہندوستانی مین خفا ہونا یا ناراض ہونے کے

معنی مین ہے،

بعض لفظ خیالات کے بدولت ہاتھ آئے ہین، عربی مین فلک آسمان کو

کہتے ہین، چونکہ نجوم اور جوتش نے ہم کو یہ یقین دلایا ہے کہ ہماری بدبختی

کی گردش کا نتیجہ ہین، اس لئے ہم نے فلک سے فلاکت بنایا، اور اس پر فارسی

ترکیب دے کر فلاکت زدہ (فلاکت کا مارا) کیا، اور پھر اس کو عربی لفظ سمجھ کر

مفعول مفلوک بنا لیا، اور عربی اضافت دے کر مفلوک الحال کہدیا، حالانکہ

ان معنون کو عرب جانتا بھی نہین،

ہر لفظ پر اس تفصیل سے لکھنا پوری تصنیف کے برابر ہے، اس لیے ہم ذیل

کچھ اور ایسے عربی لفظ لکھدیتے ہین جن کے معنی ٹھیٹ ہندی مین دیا فارسی

یا اہلِ فلسفہ کی اصطلاحون سے ایسے معنون مین بولے جاتے ہین جو عربی

عربی	عربی معنی	اردو معنی
قطعًا	کاٹکر (یعنی ہر شک کو کاٹ کر)	[illegible]
لفافہ	لپیٹ	[illegible]
غارت	[illegible]	
اعتراض	آسنگے آجانا [illegible]	

Marfat.com

اردو معنی	عربی معنی	عربی
پیش کرنا	پھیلانا	عرض
جو جھگڑا عدالت میں پیش ہو،	آگے کیا ہوا	مقدمہ
مہذب ہونا	بھاری ہونا،	متانت
مہذب	بھاری	متین
جمع	تول، ترازو	میزان
ظرافت	چکھنا	مذاق
اہتمام کرنا	غم کھانا	اہتمام
مہتمم	غم کھانے والا	مہتم (صحیح مہتمم)
انتظام کرنا	دھاگے میں پرایا جانا	انتظام
انتظام کرنے والا	دھاگے میں پرایا جانے والا	منتظم
غلام، بندہ	لڑکا	غلام
ذمہ داری	واجب کرنا	فرض
سرپرست، خدارسیدہ (خدا کا دوست)	دوست، دوست متولی	ولی
لڑائی کا میدان	مقابل	مُحاذ
لڑائی کا لشکر	گروہ، جھنڈ	فوج
محنت یعنی پوری کوشش	رنج وتکلیف	محنت

Marfat.com

عربی	عربی معنی	اردو معنی
شکل	مثل، مشابہ	صورت
شکیل	ہم شکل	خوبصورت
نقل	کسی چیز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا	ایک جگہ کی خبر دوسری جگہ
منظور	دیکھا گیا	قبول
دماغ	دماغ	دماغ، غرور
مدمغ	×	مغرور
غرور	دھوکا	غرور
مغرور	دھوکا کھایا ہوا	مغرور
انکسار	ٹوٹنا	خاکساری
استقلال	کم سمجھنا	مضبوطی، ثابت قدمی
عمارت	آبادی	بڑا مکان
تعمیر	آباد کرنا	بڑی عمارت بنانا
کسر	توڑنا	(اردو کسر) عیب، کمی
اجلاس	بٹھانا	عدالت یا انجمن کی نشست
ضبط	نگاہ رکھنا	ضبط کرلینا، مال کی
ضابطہ	نگاہ رکھنے والا	

Marfat.com

عربی	عربی معنی	اردو معنی
تقریر	ثابت کرنا	تقریر کرنا
مقرر	ثابت کرنے والا	تقریر کرنے والا
اقبال	سامنے آنا	خوش قسمتی
ادبار	پیچھے ہونا	تنزل
اقبال	× (دیے معنی)	اقبال کرنا، قبول کرنا
رَقم	لکھنا	تعداد، چیزوں کی قسم
خراب	ویران	بُرا، مست
دقت	باریکی	مشکل
غلیظ	موٹا	نجس
امیر	حاکم	دولتمند
غریب	مسافر	مفلس
تربت	مٹی	قبر
نفسانیت	جان ہونا	خودغرضی
غرض	نشانہ	مقصد
غایت	گھوڑدوڑ کی اخیر حد	غرض، آخری حد
عرصہ	میدان	مدت
مدت	درازی	زمانہ

Marfat.com

عربی	عربی معنی	اردو معنی
محصول	جس کا حصول ہو	ٹیکس
موضع	رکھنے کی جگہ	گاؤں
مکان	ہونے کی جگہ	گھر
بخار	بھاپ	بخار (تپ)
احاطہ	گھیرنا	گھیرا
خاطر	دل میں کھٹکنے والا	مہمان کی عزت کر[illegible]
منّت	احسان	عاجزانہ خوشامد
حلوا	میٹھا	حلوا
وحشت	تعجب و حیرانی	خوف
شہوۃ	کسی قسم کی خواہش	جنسی خواہش
اشتہا	″	کھانے کی خواہش
مُبلغ	کسی حد تک پہنچا ہوا	روپوں کی [illegible]
ماتم	میت پر غم کرنے کیلئے جمع ہونے کی جگہ	میت کا غم
حقہ	ڈبیا	حقہ

اس قسم کے ہزاروں عربی لفظ [illegible] اصلی معنوں [illegible]
کے خاص لفظ ہو گئے ہیں، یہی حال فارسی [illegible]

Marfat.com

ترکیبیں ہیں، جنکو ہم نے اپنے ہندوستانی معنوں کے لئے ہندوستانی لفظ بنا لیا ہے، فارسی میں خانہ لگا کر ظرف اور مقام کے معنی کے لفظ بنائے گئے ہیں، جن کی صورت تو فارسی کی ہے، مگر معنی اور استعمال سراسر ہندی ہیں، جیسے پاخانہ، غسلخانہ، باورچی خانہ، بندی خانہ اسی طرح فارسی میں دان لگا کر بھی ظرف بنتا ہے، جیسے خاکدان یعنی زمین، ہندوستانی نے اس سے اپنے بیسیوں لفظ بنائے جیسے پاندان، اگالدان، خاصدان، عطردان، نگدان، جزدان، چاندان، دودھ دان، شکردان، روشندان، نابدان، سنگار دان، شمعدان، تصغیر کے لئے دان کو ہم نے کبھی دانی بھی کر دیا، جیسے سرمہ دانی، گوند دانی، مچھر دانی، تیلے دانی (سوئی تاگا رکھنے کے لئے)

گیر (لینے والا) لگا کر فارسی میں اسم مرکب بنائے جاتے ہیں، جیسے دلگیر، جہانگیر، ہم نے اس سے لفظ بنا کر بہت سی چیزوں کے نام رکھدیئے، جیسے خوگیر (خو کے معنی فارسی میں پسینہ کے ہیں) عرق گیر، کفگیر، نمگیر، پھر اس سے نمگیرا (نم یعنی شبنم چونکہ اس قسم کے خیموں سے شبنم سے بچاؤ مقصود ہے اس لئے نمگیر کہدیا) دیوارگیر (پہلے اس کپڑے کو کہتے تھے جو دیوار پر آرایش کے لئے لگاتے تھے، تاکہ دیوار سے پیٹھ ٹیکنے میں کپڑا خراب نہ ہو، اب اس لیمپ کو کہتے ہیں جو دیوار میں لٹکایا جائے،

اس سلسلہ میں جاگیر تاریخی لفظ ہے، جاگیر کے لغوی معنی تو جگہ لینے والا ہیں بادشاہ اپنے امیروں کو منصب کے ساتھ جو گاؤں دیتے تھے جہاں جا کر امراء اکثر قیام کرتے تھے، اس کو جاگیر کہنے لگے، رفتہ رفتہ جاگیر کے خاص معنی ہو گئے، یہانتک کہ غریب طالبعلمون

کے کھانے کے ٹھکانے کو بھی جاگیر کہنے لگے،

اسی سے ملا ہوا اجاداد کا لفظ ہے، فارسی لفظ کی اصل ... ہوئی جگہ، بادشاہ کی طرف سے امیروں کو جو گاؤں ملتے تھے وہ ... جاداد نے زمینداری اور ملکیت کے معنی پیدا کرلئے، زمیندار اور زمیندار... مین فارسی ہین اور معنی مین سراسر ہندی،

تنخواہ کے لفظی معنی بدن کا چاہنے والا، معنی یون پیدا ہوئے کہ مغلون ... مین سرکاری امیرون کو خوراک وغیرہ کے لئے جو معاوضہ ملتا تھا، اس کا نام ... گیا، اب تنخواہ کے معنی مشاہرہ کے ہین، ایرانی اس تنخواہ کے حرف سے بھی ... ہندوستانی نے یہی عمل ہندی اور سنسکرت لفظون کے ساتھ کیا ہے ... اور سنسکرت لفظون کو اپنانے کے لئے ان کی شکلین بدلی ہین، ان کو ہلکا کیا ... ان کی ترکیبون سے نئے نئے لفظ بنائے ہین،

مُہنال، منہ ہندی ہے، نال نالی اور نلی لمبی سوراخ دار چیز کو کہتے ہین ... کی نال، ویسی ہی نیچہ کی نالی کے منہ پر جو لگایا جائے وہ مُہنال ہے، گنگا ... دریاؤن کے نام ہین، سونے چاندی کے ملاپ سے جو نقاشی کی جائے ... ہے، لفظ برہنر تھا جو ذرا بھاری تھا، اس کو ہماری زبان نے ... گنتر کو گُن کر کے اس کو ہلکا کر دیا، برکھا رت ... بچار ہو گیا، اور سوچ بچار کے ساتھ بدلا ...

جب تک سانس ہے، تب تک آس ہے، اسی طرح ہندی اور سنسکرت کے لاتعداد لفظون کو ہندوستانی نے ذرا ذرا ہیر پھیر سے اپنے رنگ مین رنگ کران پر زمانہ کے تغیر کا نیا رنگ چڑھا دیا ہے،

غرض عربی اور فارسی اور سنسکرت نسل کے ان ہندوستانی بچون کی تعداد بے شمار ہے، یہان ان سب لفظون کو پہچنوانا اور بتانا مقصود نہین، مقصود یہ ہے کہ آج ہمارے سنسکرت دوست ہندو دوستون کی جو یہ کد ہے کہ ہندوستانی زبان کے ہر ہندی یا سنسکرت لفظ کو اصل صحیح ہندی اور صحیح سنسکرت رنگ روپ مین دیکھین اور اسی صحیح ہندی اور سنسکرت نام سے ان کو پکارین، ان کو تسلی رہے کہ ہندوستانی نے عربی اور فارسی لفظون کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا ہے، اور ہر خود مختار زبان کو اس کا حق ہے کہ وہ دوسری زبانون کے لفظون کو اپنی رعایا بنانے کے لئے ان کے ساتھ یہ سلوک کرے، یہ ہر خود مختار زبان کا حق ہے، اور کسی کی قدرت مین نہین کہ وہ اس سے اس کے اس حق کو چھین سکے،

(معارف ماہ جون ۱۹۳۹ء)

ہماری زبان

ہندوستان مین ہزارون برس سے قومون کا ریلا ہے، آریائی آئے
تاتاری آئے سیتھین آئے، عرب آئے، ترک آئے، مغل آئے، پٹھان آئے لیکن
زبان سے پہچانو تو یہان کس قوم کی اصلیت کیا ہے؟ ہندوستان کا خاصہ یہ رہا ہے
دوسرون کو اپنا لیتا ہے، اور پچھلون کے لئے پہلون سے اپنی جگہ خالی کرا لیتا ہے
ہندوستان کے اصلی رہنے والے ڈراویڈی، اور ہندوستان کی اصلی زبانین
تلنگو اور کنڑی وغیرہ ڈراویڈی زبانین ہین، سنسکرت اور پرانی ہندی خود باہر کی
زبانین ہین، جنکا اس ملک سے چند ہزار برس سے زیادہ کا تعلق نہین لیکن
کہ ہندوستان نے ان کو ایسا اپنایا کہ وہ اب اس ملک کی اصلی زبان ہونے کا
دعوٰی کرنے لگین،

آریہ جو زبان بولتے ہوئے اس ملک مین آئے، معلوم نہین وہ اس کو کتنا
بولتے رہے، بہرحال اس مین میل ہوا اور اس سے اتر کر ایک دوسری زبان
تیار ہوا، جو ذرا ذرا سے فرق سے ہر صوبہ مین [illegible]

Marfat.com

اسی طرح عرب عربی، ترک ترکی، مغل فارسی اور پٹھان پشتو بولتے ہوئے اس ملک مین آئے، مگر آخر مین سب بھول کر ایک ایسی زبان بولنے لگے جو اسی ملک کی پیداوار تھی، جس مین زیادہ سے زیادہ یہ کیا کہ اپنی زبانون کے بھی کچھ لفظ ملادئے اور اس سے چارہ نہ تھا،

ہر فاتح قوم تلوار ہاتھ مین لے کر آتی ہے اور مفتوح قومون کو ہٹا کر یا مٹا کر اپنے لئے راستہ صاف کرتی ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے، فاتح اور مفتوح قومون مین سخت نفرت اور دشمنی ہوتی ہے، کیا مسلمانون کو وہ وقت یاد نہین جب وہ ترک ملچھ کہلاتے تھے، اور ہندوان کے سایہ سے بھاگتے تھے، اور مسلمان ان کو بت پرست کافر سمجھکر حقیر اور ذلیل سمجھتے تھے، صدیون کی لڑائی جھگڑے، خونریزی اور فساد کے بعد دونون قومون نے ایک دوسرے کو سمجھا، اور ایک دوسرے سے قریب ہونے لگیں اور پورے ایک ہزار برس مین وہ اس قابل ہوئین کہ وہ ایک ملک کی ایک ایسی متحدہ قوم بن سکین جن کی زبان ایک ہو، اس لئے آج جو زبان ہماری زبان ہے وہ درحقیقت ایک دودن، اور ایک دونسل کی پیداوار نہین، بلکہ پورے ایک ہزار برس کی کشاکش کشمکش، پھر سمجھوتہ، پھر میل جول اور میل ملاپ کا قدرتی نتیجہ ہے،

دونون قومون نے اس میل ملاپ کے ذریعہ کو پیدا کرنے، ترقی دینے اور پھیلانے مین صدیان گذاری ہین، اور نسلین بیتی ہین، تب کہین جاکر یہ مقصد

Marfat.com

حاصل ہوا ہے۔ آریون نے اپنی سنسکرت بولی [illegible]

ترکی، ایرانی اور مغلون نے اپنی فارسی اور پٹھانوں نے اپنی [illegible]

زبان کا قوام تیار کیا، اور ایسی بولی سیکھی جسکو ہر کوئی اپنی بولی کہہ سکے [illegible]

کے نسلی امتیازات، اور لسانی اختلافات کا خاتمہ ہو سکے۔

اس سے یہ بات ظاہر ہے کہ ہماری یہ زبان جسکو ہم اردو کہیں یا ہندی

ہندوستانی کہین، اسی سمجھوتے اور مفاہمت پر مبنی ہے، کہ اس کی [illegible]

قوم کی زبان اور ادب کا کچھ نہ کچھ حصہ شامل رہے، اور حقیقت [illegible]

جیسے ملک کے لئے اس سے زیادہ بہتر ادبی سمجھوتہ ممکن نہیں۔

اب ایک ہزار برس کے بعد اگر کوئی قوم یہ چاہتی ہے کہ اس [illegible]

اور ادب خالص کسی ایک نسل کی میراث کو قرار دے اور اس کو [illegible]

یا ترکی یا سنسکرت بنانے کی کوشش کرے تو وہ درحقیقت ہمارے [illegible]

ایک ہزار برس کی زندگی کو خاک میں ملانا اور صدیوں کی [illegible]

اور ہندوستان کے بنانے والون کی ان ہزاروں لاکھوں [illegible]

راہ مین انھون نے کی ہین، ستیاناس کرنا چاہتی ہے اور [illegible]

کو جس مین محبت کی نہرین بہ رہی ہین، اور [illegible]

جگمگا رہا ہے، اس زمانہ کا ہندوستان [illegible]

سے یا محمود غزنوی کے [illegible]

Marfat.com

رہا تھا، اور ہندوستان مین خون کی ندیان بہ رہی تھین،

ہندوستان اب کسی ایک نسل کی ملکیت نہین، اب چاہے وہ پرانے دراوڑی
اور آدی ہندو ہون، چاہے سیتھین راجپوت اور گوجر ہون، اور چاہے آرین برہمن
ہون، یا عرب و ترک و تاتار و مغل اور پٹھان ہون، اب وہ سب ہندی اور ہندوستانی
ہین، اور ان کی ایک ہی زبان ہے جو خیبر کے درون سے لے کر دریاے شور کے
کنارون تک بولی یا سمجھی جاتی ہے،

اس مین شک نہین کہ ابھی اس بولی نے دکھن اور بنگال کے بہت سے علاقون
کو فتح نہین کیا ہے، پھر بھی اتنے عرصہ مین وہ بہت سے صوبون کو ایک کر چکی ہے،
اور یہ کام ہمارے بزرگون نے کیا ہے، اب ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اس کو اور آگے
بڑھائین اور بنگال اور دکھن کے علاقون کو فتح کر کے ایک ایسا ملک بنائین جسکی
ایک بولی ہو، اس معاملہ مین سب سے آگے اہل بنگال کو ہونا چاہئے، اور ان ہی کی
جیت سے اس کی جیت ہے،

اس کا مطلب یہ نہین کہ ہندوستانی کی صوبہ وار بولیان بالکل بھلا دی جائین،
بلکہ یہ مطلب ہے کہ صوبہ وار بولیان چاہے اپنی جگہ پر رہین، مگر پورے ملک کیلئے
ایک ایسی بولی ہو جائے جو سارے ملک مین سمجھی اور بولی جائے، جس سے پورب
پچھم سے اور اتر کا کونہ دکھن سے مل جائے، اور ایک دوسرے کے دل کی
بات سمجھ سکے،

Marfat.com

جو لوگ اس زبان کو ...

کی سب سے بڑی تعداد یعنی جہاں تک ...

رکی ہے جہاں ہند وجہاں ... حصہ ہے ...

سرحد اور پنجاب میں آبا ہے ان میں ...

ہندوستانی اردو ہے لیکن ان کی مادری زبان بنگال میں ...

سندھ میں سندھی، سرحد میں پشتو، اور پنجاب میں پنجابی ہے ...

بنگال کے حدود تک جہاں ہندوؤں کی اکثریت ...

کشمیر، پنجاب اور سندھ کے مسلمانوں نے ...

علمی و تعلیمی اور ادبی زبان قرار دے ... ہندوستانی ...

بہم پہنچایا ہے، اب ضرورت ہے کہ بنگال ...

قبول کر کے اس ... کی عام زبان ...

جنوبی دونوں بازوؤں کو ایک ساتھ مضبوط کر کے ...

یو پی کے ... زبان ...

... ممکن ہو سکتا ہے ...

وزیر کی ذہانت ...

... کے پھیلنے کے ...

زیادہ بڑھایا جائے ...

Marfat.com

کی زبانیں [illegible] ہیں جنکو سنسکرت سے کوئی تعلق نہیں، چنانچہ مدراس میں ہندی کے خلاف جو زبردست تحریک جاری ہے اس کی اصلی وجہ یہ ہے کہ وہاں کی غیر برہمن ذاتیں اس برہمن زبان (ہندی) کو نہیں سیکھنا چاہتیں، وہ سمجھتی ہیں کہ اس کے ذریعہ مدراس کے برہمن ان کی ذات، قومیت، ادب اور تمدن کو فنا کرنا چاہتے ہیں

پھر بھی لائق وزیر کی خدمت میں یہ کہنا ہے کہ اگر مہاراشٹر، گجرات اور مدراس میں سمجھے جانے کے لئے اس ہندوستانی میں بیش از بیش سنسکرت لفظوں کے بڑھانے کی ضرورت ہے تو سرحد، کشمیر، پنجاب اور سندھ میں اس کے زیادہ سے زیادہ سمجھے جانے کے لئے عربی، فارسی، پشتو، کشمیری اور سندھی کے لفظوں کو اسی نسبت سے کیوں نہ بڑھا دیجئے، پھر دیکھئے کہ ایسی ملی جلی زبان صاف سادہ اور سہل اردو زبان کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے، جس کو ملک کی نسبت سے ہم ہندوستانی کہہ سکتے ہیں؛

الہ آباد یونیورسٹی کے فاضل وائس چانسلر نے ہندی کے حق کو مضبوط کرنے کے لئے یہ تحقیق پیش کی ہے کہ اردو ہندوستان کے شہروں کی زبان ہے اور ہندی دیہات کی چونکہ ملک کا بڑا حصہ دیہاتوں میں رہتا ہے اس لئے شہروں میں بھی ہندی ہی کو رواج دینا چاہئے،

ایک بڑی یونیورسٹی کے لائق وائس چانسلر کا ادب [illegible] یہ کہنا چاہتا ہوں، کہ ہندوستان کوئی انوکھا ملک نہیں، دنیا کے ہر ملک میں شہری اور دیہاتی زبانوں کا فرق ہوتا ہے، مگر ہر ملک کی ادبی، علمی، تعلیمی اور مجلسی زبان

Marfat.com

شہری ہی ہوتی ہے، دیہاتی [illegible]
کی زندگیوں کے فرق سے ہے، شہریوں کی ضرورتیں [illegible]
سے بالکل الگ ہیں، اس لئے دونوں کی زبانوں اور [illegible]
اور رہے گا،

اگر آج کوئی تلوار کی طاقت یا اکثریت کے قانون کی قوت [illegible]
زبان کو علم و تعلیم اور ادب و مجلس کی زبان بنا بھی دے تو شاید چند [illegible]
نہ پائیں گے کہ پھر شہر اور دیہات کی زبانیں دو ہو جائینگی،

پھر یہ کہنا بھی غلط ہے کہ ہندوستان کے سارے [illegible]
زبان ہے، بلکہ پورے ملک میں تھوڑے تھوڑے فرق سے الگ [illegible]
لہجے اور مقامی بولیاں ہیں، پھر ان میں سے کہاں کی دیہاتی بولی [illegible]
کا معیار قرار پائے گی،

کسی کا یہ خیال کرنا بھی غلط ہے کہ زبان کوئی جامد چیز ہے [illegible]
جگہ جائے یا ٹھہرائے نہ [illegible]
تو کل کہیں ہے، چار سو برس کی پہلے کی [illegible]
ہوگا کہ یہ دو قسم کی زبانیں ہیں، آج [illegible]
سارے عربی ملکوں کی زبان ایک [illegible]
عراق کی عربی سے، اور مغرب [illegible]

Marfat.com

ہندوستانی اردو تو دنیا بھر کی زبانوں مین سب سے کمسن زبان ہے، ذرا بیجاپور اور گولکنڈہ کے زمانہ کی زبان کو ولی اور ہاشم علی کی زبان سے ملائیے اور ولی اور ہاشم علی کی زبان کو میر اور سودا کی زبان سے ملائیے، اور میر و سودا کی زبان کا موازنہ آتش و ناسخ کی زبان سے کیجئے، اور آتش و ناسخ کی زبان کو امیر اور داغ کی زبان سے تولئے، اور پھر اس کو آجکل کے شعراء عزیز و صفی، اور فانی و حسرت کی زبان سے ملا کر دیکھئے آپکو معلوم ہو جائے گا کہ زبان کا ہر دور بدل رہا ہے،

نثر مین معراج العاشقین کا خواہ وہ نوین صدی ہی کی ہو، ذرا فسانہ عجائب اور طلسم ہوشربا سے مقابلہ کیجئے، اور پھر شرر اور سرشار کی زبان سے ملائیے، اور سرسید کی زبان کو دیکھئے کہ وہ حالی اور شبلی کے عہد مین بدل گئی، اور اب حالی و شبلی کی زبان بھی بدل رہی ہے، ہندی کا بھی یہی حال ہے، اصل رامائن کی ہندی کو ملک جائسی کی ہندی سے ملائیے، پھر کبیر کی ہندی پڑھئے، اور آجکل کی ہندی دیکھئے غرض یہ ہے کہ ہر زبان ہمیشہ بدلتی رہی ہے اور بدلتی رہے گی، اسکا چولا قصدا اور ارادہ سے نہین بدلا جاتا، بلکہ زمانہ کا ہاتھ خود اس کو بدلتا رہتا ہے، ایسی حالت مین آج جو کشمکش جاری ہے وہ کتنی فضول ہے، اس کشتی کو سمندر کے بہاؤ پر چھوڑ دیجئے وہ آپ بہکر ساحلِ مقصود تک پہنچ جائے گی،

ہمارا یہی کہنا ہے اور ہم نے بار بار یہی کہا ہے کہ زبان وہ ہے جو چلن مین ہے جو ہندوستان مین عام بولی کی حیثیت سے بولی اور لکھی جا رہی ہے اور جس کو ہندو

مسلمان بول اور سمجھ رہے ہین، اور لفظون کی چھاپ ...

ہین، بلکہ ہمارے گھر اور بازار اور راستے اور گلیون ... اگر ...

لیا جائے تو سمجھوتہ سامنے ہے،

ابھی انجمن ترقی اردو لکھنؤ مین صوبہ کے ایک ... [illegible]

سنسکرتی ہندی اور عربی و فارسی آمیز اردو سے کیون گھبراتے ہین ... [illegible]

بڑھنے نہین دیا جاتا۔ پوچھنا یہ ہے کہ جب اس صوبہ کے رہنے والے ... [illegible]

مین بٹ جائین گے جن مین سے ایک کا بولنے والا دوسرے کی ... [illegible]

اس صوبہ کے رہنے والون کی آپس کی بول چال، خط کتابت ... [illegible]

کس زبان مین ہوگا، اور ایک دوسرے کے میل ملاقات ... [illegible]

اس ہندو مسلم اتحاد کا کیا حشر ہوگا، جس کے لئے ہم سب ... [illegible]

لئے وہی زبان کام آئے گی جو ہمارے درمیان صدیون سے کام آ رہی ... [illegible]

کہنا تو یہی ہے کہ پھر یہی ہماری سرکاری، ادبی اور تعلیمی زبان کیون نہ ... [illegible]

بہر حال اب جہان تک حالات سے اندازہ ہوتا ہے ہمارے ... [illegible]

دوست دوستون نے یہ طے کر لیا ہے کہ ... [illegible]

بغیر عملی طور سے وہ وہی کرینگے جو وہ ... [illegible]

کہ سنسکرتی ہندی [illegible] ملک کی تعلیمی ... [illegible]

مقابلہ مین ان کو جو اس زبان سے ... [illegible]

Marfat.com

جاتی ہے یہ طے کر لینا ہے کہ اب تک جو زبان ہندو مسلمانون کے میل ملاپ سے بولی جارہی ہے وہ اُس کو اِس محبت کی یادگار مین قائم رکھین گے اور اپنے بزرگون کی صدیون کی محنت کو برباد نہین ہونے دینگے،

ابھی اردو کا جو دن منایا گیا تھا اس مین بہت سے ممتاز و سربرآوردہ ہندو بھائیون نے اس مروجہ زبان کی حمایت مین جو حصہ لیا اس سے پورا اندازہ ہوگیا کہ سمجھدار ہندو دوست بھی اسی کو ملک کے لئے موزون اور مناسب زبان سمجھتے ہین، اور اس کو دونون قومون کے بزرگون کا ورثہ جانتے اور دونون کے میل ملاپ کی تاریخی یادگار مانتے ہین، اور یہ اتحاد اس زبان کی آیندہ زندگی کی بہت بڑی ضمانت ہے،

Marfat.com

جواہر الاسرار
میں
کبیر کی بات چیت

جالندھر مین ایک دوست (حکیم عبدالعزیز صاحب مشرقی) کے

بزرگون کی امانت اور وراثت تصوّف کی قلمی فارسی کتابین

ایک فارسی کتاب جواہر الاسرار نامی نظر سے گذری، مصنف کا نام

تاریخ مذکور نہین، رسالہ کے ساتھ خلاصۃ العارفین وغیرہ حضرت

فرید گنج شکر، حضرت جلال بخاری رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ کے ملفوظات

مین فارسی مین گیتا کا ترجمہ بھی شامل ہے، اس کے آخر مین کتابت

سنہ ۱۸۷۶ سمت لکھی ہوئی ہے، (...) کاغذ یکسان

آجکل سمت ۱۹۹۵ ہے، اس بنا پر اس رسالہ کی

برس پہلے کی ہے، تصنیف کا زمانہ اس سے

بہرحال اس رسالہ جواہر الاسرار مین

لفظون اور فقرون کی تشریح کی ہے

کہین آ گئے ہین، اور وہی

Marfat.com

بت برآب دارد، برائے این قلب گویند" یہ دوہرہ نقل کیا ہے،

ں ترنگ جلیں تیں اوبی جلین رائے سمائی   مائی یں ماوہیں مویں یادھوتوں نج نسمائی

جملہ الصلوٰۃ الاحضور القلب (حدیث مشہور صوفیہ) کی تشریح میں ہے؛

" وہین است ہرکہ درعالم یافت اوراہمہ جا است وہرکہ درعالم نیافت اورا

مشکل حق آسان کند انشاء اللہ تعالیٰ،

اس کے بعد اس مضمون کا یہ دوہرہ ہے،

ں کو درشن ات ہی انکو درشن اُت   جنکو درشن ات نا نہ تنکوں ات نا

الصوفی لا مذھب لہٗ کی تشریح مین دو شعر ہین،

آپس آپ سو بسرا باس   دوجی بسری پہلے تس

یاد اکیلی رہے سو یاد   اس میں باقی سبہ برباد

وحدۃ الوجود کی ایک تمثیل کی تشریح مین ہے،

خدا سو بندا ہو دکھلائے   بندے خدا نکہیا جائے

کسی فقیر "عبد الفتاح" کا ایک فقرہ نقل کیا ہے،

" اے میاں ٹک پیچھے دیکھو" یعنی اے فلاں اندک پس بین"

ایک اور فقرہ کی تشریح کی ہے،

"کھوجی جیسے پی بادی مرے" کھوجی یعنی داس بادی یعنی مقابل یعنی ہرکہ جویندہ

شدہ و تلاش دانستن داشتہ باشد او زندگی یابد وہرکہ یک چیز یافتہ برہموں یک

Marfat.com

چیز و یک مرتبه و ہر یک بحل ماند، و در وقت تھوں یک عمل گرفتاند [illegible]

زند، او مرده برائے آنکہ او پیشتر راه نیافت"۔

اس رسالہ میں سب سے دلچسپ چیز مشہور فقیر کبیر اور بیراگیوں کی ایک [illegible]

کی بعینہ نقل ہے، جو اگر درست ہے، تو ہم کو کبیر کے زمانہ کی زبان کی ہو بہو [illegible]

آجاتی ہے، نقل لکھی ہے،

"جمعے اتیتاں و بیراگیاں پیش کبیر آمدند، وگفتند کہ اے کبیر توں اتیت اور [illegible]

ہے، توں واسطے تیرتھ کے اور استھان کے کیوں نہیں چلتا، اٹھ تیرتھ کو [illegible]

اور استھان کو چل، کبیر گفت کہ بابا تم اتیت اور بڑی بیراگی ہو، اور میں [illegible]

ہوں، تمیں جاؤ، میں پڑیا ہوں، بیراگیہا گفتند کہ نہ توں چل ہمارے ساتھ [illegible]

بیراگ چھوڑ، کبیر الحاح کرد، وگفت بیراگیو مجھے چھوڑ دو، بیراگیہا بگذاشتند [illegible]

گفت کہ بھلا اب کی مجھے چھوڑ دو، اینہہ تو نبرا میرا لیجاؤ، اسے تیرتھ اور استان [illegible]

دوسری بار میں چلوں گا، بہزار منت ماند و تو نبرا ہمراہ داد، بیراگیاں تو جہ [illegible]

رفتند، ہمہ جا تیرتھ و اشنان کردند، و تو نبہ را ہم کنا نیدند، بعد از مدت آمدند [illegible]

کبیر پرسید، کہ تو نبرا کہاں ہے، بیراگیاں گفتند کہ ہے، و تو نبہ را پیش کبیر گذا [illegible]

کبیر گفت کہ تو نبرا کوں تو ڑو، بیراگیہا تو نبہ را شکستند، باز کبیر گفت کہ کھا [illegible]

خوردند، باز کبیر پرسید کہ کیہا ہے، بیراگیاں گفتند کہ کڑوا ہے [illegible]

اسے بیراگیو تیرتھ [illegible] استھان [illegible]

Marfat.com

یہ جو کروا تھا، تو تیرت اور اشنان سوں میٹھا نہ ہوا جائیگہ اصل میٹھا نہ ہوئی اس کے تئیں سنگت کروی بیل کی تھی تو ای میٹھا کیونکر ہوے، جو میٹھی سنگت ہوتی تو میٹھا ہوتا، پس رفتن و پرسیدن وشنیدن وغوغا کردن چہ کار می آید"

کبیر کی وفات کا سال ۱۵۷۵ سمت مطابق ۱۵۱۸ء مشہور ہے، تو کیا یہ سولہویں صدی عیسوی کی ہندوستانی بولی ہے، ؟ کبیر کی شاعری کی زبان بھی بہت آسان ہے، اور اس میں عربی اور فارسی کے بگڑے ہوئے لفظ بہت ملتے ہیں،

آگے ایک اور شعر نقل کیا ہے، دوہرہ،

نہ دیکھ پرائی چوپڑی نا ترسا اپنا جیو	روکھا سوکھا کھا کر ٹھنڈا پانی پیو
تجھ کن علم سو ہے فی الحال	دی بصارت تجھے کمال
ذوق ہوئے نیہن کر دیکھ	نہیں بھوت کرتھیں اپنا بھیکہ
پھیکہ کہیں بید یا نہیں کوئی	کھاند کہیں میٹھا نہیں ہوئی
بیدھے انتر جب جو ئی	جوں جھنک کر نہیں بہر نکلے ہوئی

دو بہنیں تھیں، بڑی بہن کا جب بیاہ ہوا، تو چھوٹی بہن نے پوچھا:-

"بو بو بیاہ کیسا ہوتا ہے"؟ اس گنت "کہوں گی" جب چھوٹی بہن کا ہوگیا تو اس نے کہا "بو بو بیاہ ایسا ہوتا ہے"!

جو نہ دیکھے اپنین نین توں	تو نہ پتیجی کو رکے بین توں

افسوس کہ رسالہ ناتمام ہے،

(معارف - مارچ ۱۹۲۹ء)

Marfat.com

مقدمات

مکاتیبِ شبلی

انسان کی سب سے بڑی یادگار اس کے دن رات کے خیالات کا [illegible]
انسان خود فنا ہو جاتا ہے، لیکن اس کے وہ خیالات جن کو وہ کاغذ کے [illegible]
امانت رکھ جاتا ہے، زندۂ جاوید ہیں، پچھلی نسلیں اگر ان کی حفاظت کریں [illegible]
مومیائی لگا کر لکھنے والے کی لاش کو صحیح و سالم رکھنے سے زیادہ مفید ہے [illegible]
مومیائی سے ہم اس کے بدن کے ڈھانچ ہی کو بچا سکتے ہیں، "وسائل [illegible]
کے ذریعہ اس کے دل کے اندر کے بھید اور اسرار صحیح و سالم اور محفوظ [illegible]
تاریخی افسانوں کے صحیح حالات پانے کا ایک ذریعہ [illegible]
لیکن درحقیقت سوانح نگار کا قلم اپنے ہیرو کی زندگی کا جو مرقع کھینچتا [illegible]
ظاہری خط و خال کی نقاشی ہوتی ہے [illegible]
اصل میں "انسانیت [illegible]
وہ دوسروں کو میسر نہیں آسکتا [illegible]

Marfat.com

اس کی تلافی کرتی ہین، لیکن چونکہ انسان یہ سمجھ کر اپنے حالات حوالۂ قلم کرتا ہے، کہ ایک دن یہ مجموعہ لوگون کے ہاتھ مین جائے گا، اس لئے اصل تصویر مین جہان عیب ہین وہ ان پر سیاہی پھیرتا جاتا ہے، اس بنا پر یہ مرقع بھی اس کی صورت کی سچی شبیہ نہین ہوتی۔

صرف ایک ہی چیز انسان کی حقیقی شکل وصورت کا آئینہ ہوسکتی ہے، اور وہ اس کے ذاتی اور نج کے خطوط اور مکاتیب کا ذخیرہ ہے، چونکہ لکھنے والے کو یہ کبھی خیال بھی نہین آتا کہ اس کے یہ پوشیدہ اعترافات کبھی منظر عام پر آئین گے، اور بہت سے ایسے مکتوب الیہ ہوتے ہین جو اس کے محرم اسرار اور عزیز دوست ہوتے ہین جن سے کوئی پردہ نہین رہتا، اس لئے وہ نہایت سادگی اور بے تکلفی کے ساتھ اپنا ہرحال اور خیال بے پس وپیش قلم کے حوالہ کرتا جاتا ہے، اس لئے اس آئینہ مین انسان ویسا ہی نظر آتا ہے، جیسا کہ وہ ہے،

کسی انسان کی بڑی سے بڑی لائف اگر مرتب کیجائے اور حالات کے استقصا کا خاص اہتمام کیا جائے پھر بھی اس کی زندگی کے بہت سے ورق سادہ چھوڑ دینے پڑین گے کہ بیچ بیچ مین ہفتون، مہینون، بلکہ سالہا سال کے حالات ناواقفیت کی تاریکی مین مخفی رہ جاتے ہین، لیکن اکابر رجال اور خصوصاً اہل قلم اور مصنفین کے بہت کم دن ایسے گذرتے ہین کہ ان کو خود خط لکھنا اور دوسرون کے خطون کا جواب دینا نہ پڑتا ہو، اس لئے اس مسالہ سے اگر ان کی سوانح نگاری کا کام لیا جائے تو ان کی زندگی کے روزنامچہ کا کوئی صفحہ خالی نہ رہ سکیگا،

Marfat.com

استاذ مرحوم کے خطون کے جمع کرنے کا شوق مجھکو شروع ہی سے [illegible]

پہلے سنہ ۱۹۰۶ء مین مجھے اُن سے مراسلت کا شرف حاصل ہوا، سنہ ۱۹۰۶ء سے [illegible]

تک ان کا لکھا ہوا اپنے نام کا ایک ایک پرزہ مین نے ایک گرانبہا خزانہ کی طرح

محفوظ رکھا، ان مین لفافے، کارڈ، عام رقعے، ہر قسم کے مکتوبات ہین جنکی تعداد [illegible]

سنہ ۱۹۰۹ء مین خیال آیا کہ یہ جواہر ریزے ممکن ہے کہ کچھ قدرشناس جوہریون نے

رکھے ہون اس لئے اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء کے الندوہ مین اپنا خیال احباب کی خدمت

مین پیش کیا، انھون نے نہایت سرگرمی سے اس کی تائید کی، اور اطراف ملک

سے کئی ہزار خطوط کا مجموعہ جمع ہوگیا، جلد اول کے اکثر خطوط مولانا کی زندگی ہی [illegible]

صاف ہوکر ان کی نظر سے گذر چکے تھے، پھر کچھ ایسے عوائق پیش آئے کہ یہ مجموعہ [illegible]

سال تک گوشۂ اہمال مین پڑا رہا، سنہ ۱۹۱۴ء مین مولانا کی وفات کے بعد برسون [illegible]

سرد تحریک مین نئی گرمی پیدا ہوئی، دوبارہ مسودہ نکال کر صاف کرایا، خیال تھا کہ

کے احباب اور تلامذہ کے کل خطوط ملا کر ایک جلد پوری ہوجائے گی لیکن اس [illegible]

کے دوبارہ اعلان پر اس کثرت سے ہر طرف سے خطوط کی بارش ہوئی کہ یہ تمام

ایک جلد مین نہ سما سکا، جو بچ رہا اس کو ایک اور خزانہ کیلئے سینت کر رکھنا پڑا [illegible]

بھی بڑی مشکل سے اس سلسلہ کو دوسری جلد پر تمام کیا جا سکا ورنہ خطوط کا [illegible]

کہ ان سطرون کے لکھتے وقت تک ان [illegible] دوسری [illegible]

تلامذہ کے خطوط پر ۲۰۰ صفحہ مین تمام کرنے کا [illegible]

Marfat.com

کے بعد مولانا کے بعض ایسے مخلص دوستون کے خطوط ملے کہ اگر وہ مکاتیب شبلی مین جگہ نہ پاتے تو ہمارا یہ کارنامہ یقیناً ناقص رہ جاتا،

ابتدا ہی سے مولانا کے خطوط اس قدر دلچسپ ہوتے تھے کہ ان کے قدیم وطنی احباب اور تلامذہ نے ان کو حرزِ جان بنا کر رکھا تھا، اور اگرچہ مختلف حالات اور حوادث کے پیش آنے سے ان کا اکثر حصہ ضائع ہوگیا، تاہم مولوی محمد عمر صاحب اور مولوی محمد سمیع مرحوم، مولانا کے دو مخلص شاگردون نے جو کچھ ان کو ملا اس کو سینہ سے لگا کر رکھا، اور مکاتیب کی ترتیب کے وقت یہ امانت انھون نے ہمارے سپرد کی، اکثر ابتدائی فارسی اور اردو خط جن سے مولانا کے ابتدائی حالات اور خیالات پر روشنی پڑتی ہے، ان ہی دونون بزرگون کے سلسلہ سے ہم تک پہنچے ہین،

مولانا کے خطون کا جو ذخیرہ ہمارے پاس موجود ہے اس کی قدیم سے قدیم تاریخ سنہ ۱۸۷۲ء تک پہنچتی ہے[1]، اس زمانہ مین شعرا کی مراسلت کی زبان فارسی تھی، چنانچہ ۱۸۸۲ء[2] تک جب تک مولانا علیگڈھ نہین گئے تھے ان کے تمام تر خط فارسی زبان مین ملتے ہین، علیگڈھ جانے کے بعد بھی ان لوگون سے جن کی نسبت ان کو معلوم تھا کہ انھین فارسی سے ذوق ہے، اسی زبان مین خط و کتابت کرتے تھے۔ یہ فارسی خطوط مولانا عموماً قلم برداشتہ لکھتے تھے، لیکن ان مین بعض خط ایسے بھی ہین جن کو نہایت کوشش اور محنت سے لکھا ہے۔ ایک فارسی خط کے سرے پر لکھا ہے کہ یہ ترک

---

[1] مکتوب فارسی ۱، [2] مکتوب فارسی ۱۹ و ۲۶ و ۲۸،

Marfat.com

الفاظ عربی"۔ ان فارسی خطوط کی زبان، ودان با محاورہ

مولانا نے ان فارسی خطوں کو نہایت عزیز رکھتے تھے، اور ان کو

چنانچہ ایک فارسی خط میں لکھتے ہیں۔ "این نامہ را نزد خود نگاہ باید داشت"

ایک اور صاحب کو لکھتے ہیں: "این نامہ را . . . . . . خواہند سپرد"

بلکہ شاید یہ بھی ارادہ تھا کہ ان فارسی خطوط کو مرتب کر کے چھپوا دیا جائے

سمیع صاحب کو لکھتے ہیں کہ "جناب مولانا محمد فاروق صاحب کو ہمارے

اور غزلیں جو تمھارے پاس موجود ہوں نہایت جلد بھیجدو"[2] اوپر ان کے

لیکن ان کی نگاہ میں اپنے اردو خطوں کی اتنی وقعت نہ تھی کہ وہ ان کو

کرنے کے قابل سمجھیں، چنانچہ مولانا کے چھوٹے ماموں زاد بھائی شیخ رشید الدین

انصاری نے جب ان کو لکھا کہ وہ ان کے خطوط جمع کرنا چاہتے ہیں تو انھوں نے

میں لکھا،

"میرے خطوط بالکل بدمزہ ہوتے ہیں، ان کو کیا جمع کرتے ہو، مجھ کو خود

نہیں آتا تو اوروں کو کیا کرے گا"[3]

میں نے مولانا کی خدمت میں ان کے خطوں کو جب جمع کرنے کا

کیا تو ناپسند فرمایا، اکتوبر ۱۹۱۶ء میں ان کی

کے ساتھ جو مکاتیب جلد اوّل کے دیباچہ

[1] مکتوب فارسی ص۲ مکتوب ۸

کیا تو انھوں نے اس پر یک گونہ برہمی ظاہر کی تاہم تیر کمان سے نکل چکا تھا، لوگوں نے خطوط بھیجنے شروع کردئے، آخر مولانا کو بھی راضی ہونا پڑا، چنانچہ ۵ مئی سنہ ۱۹۱۱ کو مولوی حبیب الرحمٰن خان صاحب شروانی کو لکھتے ہیں،

"سید سلیمان میرے خطوط جمع کر رہے ہیں، کیا آپ کے پاس میرے کچھ ہفوات غلطی سے محفوظ ہوں گے"

دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ "ہفوات" مولانا ے شروانی کے پاس "غلطی سے" محفوظ رہ گئے ہیں، اس ذخیرہ کو ذی ثروت بنانے ہیں جن بزرگوں نے میری اعانت کی ہے، ان کے خطوط کی تعداد خود ان کی لطف فرمائی کی غماز ہے، تاہم حسب ذیل محسنوں کا شکریہ ادا کئے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا،

مولوی محمد سمیع صاحب، مولوی محمد عمر صاحب، مولانا حبیب الرحمٰن خان شروانی مولانا حمید الدین صاحب بی اے، پروفیسر عبد القادر ایم اے، مسٹر ایم مہدی حسن صاحب تحصیلدار، مولوی مسعود علی صاحب ندوی، ان میں سے دو اول الذکر اصحاب نے نہ صرف اپنے نام کے خط اور رقعے محفوظ رکھے تھے، بلکہ دوسروں کے نام کے خطوں کو بھی تلف ہونے سے بچایا تھا،

مولانا کی انشاء کے خصوصیات پر بھی کچھ عرض خیال کا ارادہ تھا، لیکن اسی زمانہ میں ہماری زبان کے جادو نگار انشا پرداز جناب ایم مہدی حسن صاحب نے اس موضوع

---

۵ مکتوب ۱۹، ۲۰،

Marfat.com

پر ایک دلچسپ تحریر لکھکر بھیجی جس نے میرے ان ...

مسرت کیساتھ اس موقع پر اپنی جگہ سے ہٹ کر ان کو آپ کے سامنے ...

"تعلقات کی تدریجی رفتار کے ساتھ تحریر کا لب و لہجہ ... بھی ...

تقریر رجستہ اور حشو و زوائد سے پاک ہوتی تھی اسی طرح ان کی تحریر بھی ہوتی تھی بھلے ...

کرتے تھے کہ یارانِ کہن کی بزم سے اٹھ کر ابھی آئے ہیں، اور باتوں باتوں ...

یوں کہہ جاتے تھے گویا واقعات سنے سنائے نہیں آنکھوں دیکھے ہیں ...

(اور بجنلٹی) جسے جانِ ادب کہئے، ان کی وسیع معلومات کے ساتھ ان کی ...

امتیازی تھا، ان کی شستہ رفتہ اور نہایت پاکیزہ تحریروں میں یہ رنگ ...

شرابِ محبت تھی جو کھنچ کھنچا کر دو آتشہ ہو جاتی تھی، ان کی تحریروں میں چونکہ ...

نہیں ہوتا یعنی اظہارِ خیال میں صنعت گری ملمع کی جگہ صرف آمد ...

اس لئے لٹریچر کا یہ ایک ایسا اضطراری حصہ ہے جو لکھنے والے کے مرتبہ انسان...

کی صحیح غمازی کرتا ہے، اچھے اچھے بولنے والوں بعض چوٹی کے شاعروں ...

سطریں سیدھی سادھی نہیں لکھ سکتے، مولانا اس میں خاص جامعیت رکھتی ...

تھے، اسی طرح لکھتے تھے، اور نہایت خوشخط لکھتے تھے،

مولانا خاص حالتوں کے سوا ... لکھتے تھے لیکن ...

"مستجمع صفاتِ کمالیہ انسانی" یعنی ...

کے عادی تھے؛"

Marfat.com

"جس روز ڈاک میں مولانا کا خط ملتا تھا، اس کا پڑھنا پڑھانا میرے لئے ایک ایسا عیش ہوتا تھا جسے کبھی نہیں بھولوں گا، سوادِ خط اتنا پیارا ہوتا تھا کہ میں نے عمدہ سے عمدہ ولایتی کاغذ اور لفافے بہم پہنچائے، کہ تحریر کے ظاہری حسن کی چمک دمک کچھ اور بڑھ جائے لیکن طبیعت اس کی پابند نہیں رہتی تھی، کبھی کارڈ پڑا تے تھے، کبھی اس طرح لکھتے تھے کہ کاغذ اور لفافہ، تاہم میرے پاس بعض ایسے خطوط محفوظ ہیں جو اس لائق ہیں کہ ان کی عکسی ہاف ٹون کاپیاں لی جائیں۔"

حسن کہیں ہو، کسی حیثیت سے ہو، فطرت کا وہ پاکیزہ مظہر ہے جس سے حافظ کی "شراب معرفت" کی طرح قطع نظر نہیں کیجا سکتی، مولانا ادبی حیثیت سے اس کا نہایت صحیح مذاق رکھتے تھے، عالمانہ سنجیدگی کے ساتھ ان کی حکیمانہ شوخیاں سرمایۂ ادب ہوتی تھیں۔

مولانا نہایت خوش ترتیب تھے، اونچے طبقے کی سوسائٹی میں بہت مانگ رہتی تھی، جہاں وہ کہیں سے بیگانہ نہیں ہوتے تھے، ملک کے بعض نہایت اونچے خاندانوں سے مخلصانہ روابط تھے، ان میں بعض لیڈیاں نہایت شائستہ، قابل اور مولانا کے مذاقِ ادب کی دلدادہ تھیں، ان کو کبھی خط لکھتے تھے تو اس طرح جیسے سرکاری گزٹ "بہت ... دعائیں" لکھدیں، ایک کو لکھا کہ "کچھ نہیں"! میں نے عرض کیا، مولانا "مقصود بالذات" وہی تھی، یہاں بھی امتیاز رہا! سنکر پھڑک گئے، اور میرے انتقالِ ذہن سے خوش ہوتے

اسی طرح ایک رئیس نے جن کی بیوی نہایت حسین تھیں، مولانا سے پوچھا جنسِ لطیف میں کن کن اوصاف کی ضرورت ہے؟ مولانا نے کہا اسے صرف "حسین" ہونا

Marfat.com

چاہیئے، اس فقرے کا میاں بیوی پر …

بہر حال خطوں میں نسبتاً کم کھلتے تھے، لیکن …

نہیں رکھتے تھے، تاہم تصریحات کی جگہ آپ دیکھیں گے …

کام لیتی ہے، میں اس لطف کو کھونا نہیں چاہتا اور یہی وجہ ہے کہ …

طلب نکتوں کی بے نقابی میں نے جائز نہیں رکھی، میرا خیال ہے …

ضیا، یکطرفہ (   ) (خطوط) ان کی مستقل تصنیفات سے کچھ …

دلچسپ نہیں ہے۔ م

اب میں پھر اپنی جگہ پر آتا ہوں،

مولانا کے خطوط نویسی کی خصوصیتیں مختصر لفظوں میں یہ ہیں …

(۱) وہ خط نہایت مختصر لکھتے تھے، کبھی کبھی صرف ہاں یا نہیں …

مفصل اور طویل سوالوں کا جواب بھی ایک دو فقروں …

سیکڑوں خطوط میرے پاس ہیں، لیکن میں نے ان کو …

میری مرحوم بیوی …

کے طور پر اس قسم کے تار …

(۲) لیکن درحقیقت مختصر نویسی …

کہ لفظوں کے اختصار کے ساتھ …

انشا پردازی کی جان ہے …

Marfat.com

ان کو نہین کھپا سکتے، وہ چند لفظون مین جو جادو پھونک دیتے ہین، اس زمانہ کے سامری سینکڑون منترون مین وہ روح نہین پیدا کر سکتے، ضرورت تھی کہ اس نکتہ کو مثالون سے واضح کر دیا جاتا، لیکن اس خوف سے کہ یہ مختصر دیباچہ مطول نہ بنجائے اس کو دوستون کے ذوقِ سلیم پر چھوڑتا ہون،

(۳) آداب و القاب کی پروا نہین کرتے تھے، اکثر بلا تمہید مطلب شروع کر دیتے تھے، (قدما کا یہی طرز تھا) جس کا بڑا خیال کیا اس کو صرف ایک دو لفظ القاب کے لکھدئیے

(۴) خطوط کے جواب نہایت پابندی کے ساتھ اور نہایت جلد بلکہ اسی دن لکھتے تھے، اکثر ایسا ہوا ہے کہ خط لکھا، اور آنے جانے کا حساب لگا کر جو دن مقرر کیا اسی دن جواب آگیا، بیماری تک مین بھی وہ اس وضعداری کو نباہتے تھے، بہت مجبور ہوتے تو دوسرون سے لکھا دیتے، چنانچہ مکاتیب کی دونون جلدون مین اس قسم کے خطوط ملین گے،

(۵) شروع مین مولانا کا خط شکستہ تھا، پھر خوشخط نستعلیق لکھنے لگے تھے، آخر مین شکستہ اور نستعلیق مل کر ایک عجیب خوش سواد خط پیدا ہو گیا تھا، یہ خط اس قدر خوبصورت اور حسین تھا کہ بیسیون سلیقہ شعار اشخاص نے اس کی نقلین کین، اور بہت سے اس مین کامیاب ہوئے، چنانچہ ندوہ کے طلبہ، مولانا کے شاگردون اور بعض دوستون نے یہ مشق بہم پہنچائی ہے کہ بہت مشکل سے ان مین تمیز ہو سکتی ہے،

(۶) مکاتیب کو پڑھ کر یہ اندازہ ہوگا کہ مولانا ہر شخص سے اس کے مذاق اور تعلقات

Marfat.com

کے مطابق گفتگو کرتے تھے، شاگردوں کے خطوط [illegible]

مولوی حبیب الرحمن خان کے خطوط میں زیادہ تر فارسی شاعری [illegible]

کے متعلق باتیں ہیں، پروفیسر عبدالقادر سے "ادب و تاریخ فارسی" کے مباحث [illegible]

ہے، مولانا حمید الدین صاحب سے تفسیر اور سیرت پر مکالمے ہیں، مسٹر عبدالماجد [illegible]

کی باتیں ہیں، مسٹر مہدی حسن صاحب مصنف "دائرۂ ادبیہ" کے خطوط میں [illegible]

اور "لطائف شعری" پر گلفشانیاں ہیں،

خطوں کے انتخاب میں جو اصول سامنے رہا آخر میں اس کو بھی ظاہر کر دینا [illegible]

میں نے صرف ان خطوں کو لیا ہے جن میں یا تو مولانا کے ذاتی سوانح کا ذکر [illegible]

ہے یا کسی علمی، اصلاحی اور قومی مسئلہ کا ذکر ہے، یا انشا پردازی کا نمونہ [illegible]

اصولوں کی رہبری میں ہزاروں خطوط کے انبار سے یہ چند دانے چھانٹ کر [illegible]

ہیں، ورنہ ایک سچے مومن کے نزدیک تو قرآن کی سب سورتیں برابر [illegible]

(۷، اکتوبر ۱۹۱۷ء)

Marfat.com

مکاتیبِ مہدی

خط کیا ہے؟ آپس مین دو آدمیون کی بات چیت! اس بات چیت کو کاغذون مین محفوظ رکھنے کا دستور بہت پرانا ہے، بادشاہون اور وزیرون کے حکم احکام کے چھوٹے چھوٹے فقرے جو بلاغت کی جان ہوتے تھے، اور **توقیعات** کہلاتے تھے یاد رکھے جاتے تھے، عیسائیون مین مقدس حواریون کے خطوط کی خاص اہمیت ہے، اور وہ مجموعۂ انجیل کے ضروری جز خیال کیے جاتے ہین، اور قبول کے ہاتھون سے لئے اور ادب کی آنکھون سے پڑھے جاتے ہین،

لیکن جہانتک میرا علم ہے خطوط کی نگہداشت اور یادداشت کو جو کثرت اور وسعت مسلمانون کے دور مین ہوئی، وہ اس سے پہلے نہ تھی، مسلمانون نے پہلے خود رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلم کے خطوط کو محفوظ رکھا، روایتون مین ان کا اتنا بڑا مجموعہ ہے کہ بہت سے عالمون نے ان کو الگ کرکے ان کی کتابین بنائی ہین، دوسری صدی مین امام مالکؒ کا خط ہارون رشید کے نام اور امام لیثؒ کا خط امام مالکؒ کے نام خاص اہمیت رکھتے ہین،

Marfat.com

تیسری اور چوتھی صدی ہجری سے دیلمیون ...

کی حکومتون مین اہلِ قلم ادیبون کو اپنے خطوط اور مراسلات ...

ہوا، اس خیال کی تحریک دو وجہون سے ہوئی، ایک تو یہ کہ ...

کی زبان فارسی اور ان کی حکومت کی زبان عربی تھی، اس لئے ان ...

کو ایسے محکمۂ اشاعت کی ضرورت ہوئی، جہان ایسے اہلِ قلم موجود ہون ...

و عربی دونون زبانون مین پوری مہارت رکھتے ہون، اس ضرورت نے ...

پیدا کی، اور مانگ نے شئے مطلوبہ کو پیدا کرنا شروع کیا، اس ...

فن پیدا ہوا، اور منشی پیدا ہوئے، جو بڑی محنت اور جانکاہی ...

اور مراسلے تیار کرتے تھے، اور چونکہ ان کو وہ بڑی محنت سے تیار کرتے ...

وہ چاہتے تھے کہ ان کے اس خونِ جگر کا کوئی قطرہ ضائع نہ ہونے پائے ...

اس سے دوسری وجہ بھی پیدا ہوئی، یعنی یہ کہ چونکہ انشاء کا ...

پیدا ہو گیا تھا، اس لئے اس کے سیکھنے اور سکھانے کے لئے ...

کی ایک ایک سطر اس کی قدر جاننے اور پہچاننے والے ...

ادیبون مین صابی، صاحب ...

"مثل السائر" کے مصنف ابن عبد ...

خطوط اور مراسلے ادب کے ...

کے شاہی منشیون مین علاء ...

Marfat.com

ہمارے ہاتھ میں نہین، اس کے بعد تو شاید ہی کوئی فارسی کا انشا پرداز غالب تک
ا گذرا ہو جس نے اپنی عمر کی محنت کی یہ کمائی ترکہ مین نہ چھوڑی ہو، چنانچہ انشاآت
ؔ آت اور رقعات کے طرح طرح کے گلدستون سے فارسی کی بزم ادب رشک
ستان ہے، اور عالمگیر کے رقعات اس چمن کے سدا بہار پھول،

علما، اور صوفیون مین امام غزالی المتوفی ۵۰۵ھ کے مکتوبات سے پہلے کی
ئی چیز ہمارے سامنے نہین، صوفیانہ مکتوبات کے سلسلہ مین بھی ہندوستان کا نمبر
ب ملکون سے آگے ہے، دنیا مین جبتک تصوف کی دھارین بہتی ہین گی مکتوبات
خ شرف الدین منیریؒ اور مکتوبات مجدد الف ثانیؒ کے کوثر و سلسبیل روحانی پیاسون
پیاس کو بجھاتے رہین گے،

اُردو مین غالب نے جیسے ادب کے گرم مجمر مین عود ہندی جلایا ہے، اردو کی
لی کی محفل اس کی خوشبو سے بس گئی ہے، علما، اور صوفیہ کے خطوط اور مکتوبات
نی روحانی برکتون، علمی بحثون اور مذہبی حقیقتون کے سبب سے ہماری عقیدتمندیون
صف ہین، مگر غالب کے خطوط مین جو مزا ہے وہ صرف ادبی نکتہ پردازیون کے چٹخارے تو
مرزا غالب کیا کیا خونِ جگر کھا کر اپنے فارسی نامے لکھا کرتے تھے، مگر تقدیر کی
ب کاری دیکھئے، کہ اُن کے اس خونِ جگر کا ایک قطرہ بھی ہمارے ادبی خزانہ
ا قیمتی لعل نہ بن سکا، اور ان کی اردو کے چند فقرے جو ہنستے بولتے، چہکتے اور
تے ان کی زبانِ قلم سے نکل گئے، ان کا ہر لفظ قدردانون مین موتیون سے زیادہ

Marfat.com

قیمتی ٹھہرا اور آج وہ ہمارے ادبی خزانہ کا بیش بہا ...

اس کے بعد جو ادبی دور آیا، اس میں ادب و شاعری ...

ملت کے خدمتگذاروں کے بہت سے خطوط جن کو قدر دانوں نے ...

چھاپ کر اس تبرک کو وقفِ عام کیا، سرسید کے خط، مولانا حالی کے ...

محسن الملک کے مکتوبات، مولانا نذیر احمد کے نصائح، منشی امیر احمد صاحب

مینائی کی تحریریں، اکبر مرحوم کے عنایت نامے، اور مولانا شبلی کے مکاتیب ...

ہماری زبان کے خزانہ کا سرمایہ بنے،

اب ہماری زبان کے ایک ایسے ادیب کے خطوں کا مجموعہ شائع ہو ...

جو نہ کوئی قومی رہبر تھا، نہ شاعر تھا، نہ مصنف تھا، نہ عالم تھا، نہ پیشوا تھا ...

نہ مصلحِ وقت تھا، نہ سیاسیات کا علمبردار تھا، اس کے باوجود اس کے خطوں ...

تھا جس کی گھلاوٹ سالہا سال گذرنے کے بعد بھی زبان کو اب تک ...

یقین ہے کہ جب تک زبان چلتی رہے گی اس کا مزہ پھیکا نہ ہوگا ...

مہدی مرحوم کے خطوط پر تنقید اور تبصرہ کرنا اور ان کی خوبیاں ...

دکھانا ایسا ہی ہے جیسے کسی خوشرنگ ... ایک ایک ...

ستمگار قدرت کی صناعی کی داد ...

آپ اُن سے لطف اٹھائیں ...

لگے، اور نازک پتیاں آپ کی ...

Marfat.com

نزاکت و لطافت کی ان تصویرون کے لئے یہی ہے کہ دور ہی سے ان کی خوشنمائی، خوش رنگی، خوش قامتی اور خوشبوئی کی تعریفین کیجائین، اور ان سے خود لطف اٹھائے اور دوسرون کو لطف اٹھانے دے،

مہدی مرحوم کے ادب پر بہتر سے بہتر جو راے دی جاسکتی ہے وہ وہی ہے جو انھون نے آپ شمس العلما آزاد کی نسبت ظاہر کی ہے، کہتے ہین،

"سرسید سے معقولات الگ کر لیجئے تو کچھ نہین رہتے، نذیر احمد بغیر مذہب کے لقمہ نہین توڑ سکتے، شبلی سے تاریخ لے لیجئے تو قریب قریب کورے رہجائین گے حالی بھی جہانتک نثر کا تعلق ہے سوانح نگاری کے ساتھ چل سکتے ہین، لیکن آقاے اردو یعنی پروفیسر آزاد صرف انشا پرداز ہین جن کو کسی اور سہارے کی ضرورت نہین" (افادات ص۲۵۲)

بعینہ یہی بات مہدی مرحوم پر چسپان ہوتی ہے، اور وہ صرف انشا پرداز تھے جن کو کسی اور سہارے کی ضرورت نہ تھی، اور معلوم ہوتا ہے کہ آزاد مرحوم کے لٹریچر کا اثر ان کی زبان کی لطافت و نفاست پر پورا پورا پڑا تھا، یہ بات آج نہین کہی جارہی ہے بلکہ ہماری زبان کے ایک بہت بڑے ادیب نے جس کا معیار بڑا اونچا تھا، اس وقت کہی جب مہدی مرحوم ادبی نشو و نما کی عمر مین تھے، مولانا شبلی ان ہی کو لکھتے ہین

"مضمون دیکھا، نیچے مہدی حسن کے دستخط تھے، حیرت ہوتی ہے کہ یہ وہی مرزا پوری دوست ہین یا نذیر احمد و آزاد کی دو روحون نے ایک قالب اختیار کیا ہے، کئی دن

Marfat.com

تک دیکھتا اور احباب کو دکھلاتا رہا [illegible]

جس "ادبی عالم" کی آنکھوں نے نذیر احمد اور آزاد کی دو [illegible] میں دیکھ لیا، اس نے بڑی سے بڑی داستانِ تنقید کو دو لفظوں میں ادا کر [illegible] ہے کہ اُن کو پھیلایئے تو صفحے کے صفحے رنگ جائیں لیکن ان دو لفظوں کو [illegible] پھیلانا چاہیں تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ آزاد کی ادبی نفاست و لطافت اور [illegible] چہل اور خوش طبعی اگر یکجا دیکھنا ہو تو مہدی مرحوم کی قلمی مخلوق کو دیکھئے

آجکل کی رنگ و بو کی دنیا "ادبِ لطیف" پر مٹ رہی ہے [illegible] نے ایک عالم کو اپنی عشوہ گری سے مسحور کر رکھا ہے، مغربی زبانوں میں [illegible] نزاکت کا بار جس نے پہلے اٹھایا وہ مشرق کا وہ سپاہی ہے جس کا [illegible] برس سے یورپ کے مشقِ ناز کا نشانہ ہے یعنی ترک، ترکوں نے جب [illegible] کروٹ لی تو پیرس ہی کی محبوبہ کو پہلو میں پایا، اس لئے فرانسیسی ہی کی [illegible] اور اس لئے نئی ترکی زبان پر فرانسیسی ادب کا بڑا گہرا اثر پڑا، ہندوستان [illegible] نے سجا دیا [illegible] ایک [illegible] طالب علم کو ترکی پڑھتا پایا اور [illegible] میں برطانوی سفارت [illegible] ترکوں کا "مکانی قرب" بھی سمجھنا [illegible] ترکی مفتوحات کو ہندوستانی [illegible] موقع ہے جس میں ہماری زبان [illegible]

Marfat.com

تصویرین آج ہزار دو رسالہ کے صفحون مین نظر آتی ہین،

مہدی مرحوم فرانسیسی نہین جانتے تھے اور ترکی کی نسبت تو وہ بے تامل کہہ سکتے تھے

ع زبانِ یارِ من ترکی و من ترکی نمی دانم

وہ انگریزی ادب کا علم بھی کچھ زیادہ نہین رکھتے تھے، یعنی انگریزی کی کوئی اعلیٰ ڈگری نہین پائی تھی لیکن جو دل و دماغ اور ان سے بڑھ کر جو ذوقِ سلیم انھین ملا تھا وہ بڑا اعلیٰ تھا، اس لئے انگریزی اور عربی و فارسی کی جو تعلیم ان کو ملی تھی اس نے کمیت کا معاوضہ کیفیت مین کر دیا، پچاس برس کے تجربہ نے بتایا ہے کہ نئی روشنی کی بہترین شعاع وہ ہے جو جدید و قدیم تعلیم کی مثبت و منفی برقی لہرون کے ملنے سے نکلتی ہے ان دونون بجلیون کو علٰحدہ کر دیجئے تو نئی یا پرانی کوئی روشنی پیدا نہ ہوگی، مہدی مرحوم مین یہ دونون بجلیان تھین اور ان ہی کی رگڑ سے ان کے قلم کی بتی روشن تھی آپ آگے اُن کے خط پڑھین گے تو دیکھین گے کہ وہ نئے معنون کے لئے پرانے لفظ اور انگریزی ترکیبون کے لئے مشرقی طرزِ ادا کی ٹوہ مین کتنے رہا کرتے تھے،

مہدی مرحوم کی جان پہچان اور خط و کتابت کا حلقہ بڑا نہ تھا، پھر بھی چونکہ وہ لطفِ ادا اور انشا پردازی کے پروانہ تھے اس لئے ان کو یہ شمع جہان بھی جلتی نظر آئی ان کا پہنچنا ضرور تھا، اپنے عصر کے بڑے بڑون سے لیکر چھوٹون تک اُنکی لپک یکسان تھی، حالی، شبلی، ناصر علی دہلوی (صلائے عام والے) عبدالرزاق کانپوری (البرامکہ والے) اور ریاض خیرآبادی وغیرہ جیسے پرانون سے لے کر دلگیر اکبرآبادی

Marfat.com

(نقاد کے ایڈیٹر) ہوش بلگرامی (ایڈیٹر ...) ...
ندوی اور سلیمان جیسے نوجوانوں تک سے انکی مراسلت ...
کی یاد اب کاغذ میں رہ گئی، ان میں سے کتنے چل بسے اور جو ہیں وہ ...
غنیمت ہے کہ ہم صحبت ابھی دو چار بیٹھے ہیں

مہدی مرحوم کی خط و کتابت جن جن سے تھی وہ ان کے خطوں کے عاشق ...
جس دن ان کا خط ان میں سے کسی کے پاس پہنچتا وہ دن اس کے لیے ...
کا ہوتا، وہ آپ پڑھتا دوسروں سے پڑھواتا، ایک ایک فقرہ سے لطف ...
ان کے چھپے طعن و طنز کے تیروں سے جو زخم لگتا وہ بھی مزا دیتا، وہ میری ...
سے خار کھاتے تھے، اگر ان کا بس چلتا تو اس "جامۂ عاریت" کو وہ تار تار کر ...
مگر آخر چل کر ان کو تسکین سی ہو گئی کہ اس "تمولیت" کی گرانی ان کے دوش ...
پر بار نہ ہو گی،

ہم نوجوانوں (اب کہاں کے نوجوان) میں ان کا سب سے زیادہ ...
خاطر ہمارے دوست مولوی عبد الماجد صاحب دریابادی کے ...
خط و کتابت بھی زیادہ رہتی تھی، مولوی صاحب ...
میں جو مضمون "ہمدم" میں نومبر ۱۹۲۱ء میں لکھا ...
اُن کی یہ قیمتی رائے ہے،

"ارباب ذوق کے لئے ان کے ...

ہوتے تھے، ایک ایک سطر ادب و انشا کی جان ہوتی تھی، اپنی بصیرت وعلم کے مطابق کہہ سکتا ہون کہ دورِ موجودہ کے ادیبون میں شاید بلا استثنا کسی کے بھی خطوط اس قدر دلچسپ و پرلطف نہیں ہوتے تھے، جن خوش نصیبوں سے سلسلۂ مراسلت قائم تھا وہ شوق و اشتیاق کے ساتھ جدید مکتوب کے منتظر رہتے اور پچھلے گرامی نامہ سے ہفتوں لطف اندوز ہوا کرتے:

یہ ہماری زبان کے ایک قابل ادب نقاد کی راے ہے،

خود مہدی مرحوم اس صنفِ ادب کے بہت ہی قدردان تھے، وہ اکثر ادیبون کے خط بڑی حفاظت سے رکھتے تھے، اور ان کو "حرزِ جان" نہین تو "حرزِ ادب" سمجھتے تھے، مکاتیبِ شبلی کے سلسلہ سے اپنے ایک دوست (ڈپٹی مولوی عبدالمجید صاحب برادر مولوی عبدالماجد صاحب دریابادی) کو لکھتے ہین :-

خط لٹریچر کا ایک ایسا عنصر ہے جس میں لکھنے والے کے اہتمام کو چنداں دخل نہین ہوتا، یعنی وہ یہ نہیں جانتا کہ کبھی اس کی اشاعت کی نوبت آے گی، اس لئے سرسری خیال بھی اگر اس پایہ کا ہو کہ انشا پردازی اس کی بلائیں لیتی ہو، تو یہ بھی کمال کا ایسا رخ ہے جس سے قطع نظر نہین کیجا سکتی؛ (مکاتیب مہدی ص۱۵۸)

مکاتیبِ شبلی پر اظہار خیال کرتے ہوئے انھون نے مجھے لکھا تھا جو مکاتیبِ شبلی کے مقدمہ مین شامل ہے،

"نجی کی تحریروں میں چونکہ اہتمام کو دخل نہین ہوتا، یعنی اظہار خیال مین صنعت گری طبع

کی جگہ صرف آمدِ جذبات ہوتی ہے، اس لئے [illegible]

جو لکھنے والے کے مرتبۂ انشا پردازی کی صحیح غمازی کرتا ہے [illegible]

والوں، چوٹی کے شاعروں کو دیکھا کہ دو سطریں سیدھی سادی [illegible]

ان فقروں میں مہدی مرحوم نے جس خیال کو بار بار ادا کیا ہے [illegible]

کی زبان میں کہوں تو کہہ سکتا ہوں، کہ حسنِ تحریر کی وہ صنف جو تالیف [illegible]

نظر آتی ہے، وہ سراپائے جمال ہے، جو اپنے جلوۂ پیہم کا احساس رکھتی ہے [illegible]

والوں کے لئے اہتمامِ آرائش کرتی ہے، اور حسنِ تحریر کی وہ صنف جو [illegible]

لفظوں کی نقابوں میں چھپی ہوتی ہے، وہ اپنے جلوہ سے بے پروا [illegible]

کرنے والوں سے بے خبر رہتی ہے، اس لئے وہ تصنع اور تکلف کے [illegible]

سعی و اہتمام کی زینت و آرائش سے پاک ہوتی ہے، وہ فطرت [illegible]

ہوئی ویسی ہی نظر آتی ہے جیسی وہ ہے، ادب وسخن کے عاشق [illegible]

"سادگی گہنا ہے اس حسن کے لئے" [illegible]

ادب وسخن کے شائق بھی ایک [illegible] کے ساتھ [illegible]

"سادگی گہنا ہے [illegible] کے لئے" [illegible]

اس "فن" سے مقصود خط و کتابت [illegible]

کہ اگر اس میں بھی اہتمام و تصنع اور کاوش [illegible]

ہوگا، بلکہ اس "چراغ خانہ" پر "شمع [illegible]"

Marfat.com

۱- مہدی مرحوم کے خطوں کی بڑی خصوصیت یہی ہے کہ ان میں مصوری کا کمال نہیں تصویر فطرت کا جمال ہے، ان کا حسین خیال اپنے پیکرِ ظہور کے لئے اپنی پسند کی لباس پہن کر جلوہ فروز ہے، وہ آسمانِ اسٹیج کے ستاروں کی طرح دوسروں کی پسند کا لباس پہن کر جلوہ فروش نہیں،

۲- مرحوم کا قلم حد سے زیادہ چلبلا اور البیلا تھا، نوکِ قلم پر جو بات آجاتی، وہ ناگفتنی بھی ہوتی، تو "گفتنی" ہو کر نکل جاتی اور پھر اس طرح نکلتی کہ شوخی صدقہ ہوتی اور حیا مسکرا کر آنکھیں نیچی کر لیتی، چنانچہ مرحوم کے اس قسم کے فقرے اپنی عریانی کے باوجود حجب [illegible] مستور ہیں، وہ زیر لب داد کے مستحق ہیں،

"دیکھئے پھولوں کی سیج پر" جوانی کی ورزش" کی شائقہ اپنے چاہنے والے سے کیا کہتی ہے" دوسرا تیسرا یہ حملہ ہے، یہ بھی کیا کوئی شہر شملہ ہے، (صفحہ ۲۹)

ایک "صاحبِ قلم" کے نکاحِ ثانی کی ضرورت اور تحسین میں یہ فقرے کچھ زیادہ کہنے کے محتاج نہیں،

"دو آتشہ" اچھی کھنچی ہوئی ہو تو نشاطِ ہستی کچھ اور بڑھ جاتا ہے، میں اس نشہ کا اثر آپ کے لٹریچر پر دیکھنا چاہتا ہوں" (صفحہ [illegible])

اس قسم کے سیکڑوں فقرے خطوط میں ملیں گے، بالقصد ان کو ناظرین کے سامنے [illegible] چونکہ ناظرین کی اتفاقی نظر کے لطف کو برباد کرنا ہے، اس لئے انگلی رکھ کر [illegible] چپ ہو جاتا ہوں، اور اس چپ کی داد چاہتا ہوں،

Marfat.com

۳۔ مرحوم کی تحریر کا ایک کمال یہ تھا کہ وہ کسی ...

یہ ہے کہ ایک خاص شخص یا واقعہ کے متعلق صدیون سے ...

تفصیلات اور جزئیات کا ذخیرہ پیدا کرتی رہتی ہے، وہ پورا ...

یا واقعہ کے اندر اس طرح سمایا رہتا ہے، جیسے میلون تک پھیلنے والی خوشبو ...

کھول لئے تو سطرون کی سطرین اور صفحے کے صفحے درکار ہون، لکھتے ہیں:۔

"شبلی کی طرح کہ ایک گود میں ایک پیٹ میں، کسی وقت فرزندان ...

سے خالی نہین" (ص...)

"ایک گود مین ایک پیٹ مین" کی تلمیح کی تشریح کیجیے تو واقعہ کی تفصیل کے ...

کثرتِ تولید پر تنقید کا فرض بھی ادا ہو جاتا ہے،

صفحہ ۳۴ پر یہ فقرہ ہے جس مین اپنے انگریز افسر کی غلط رپورٹ سے جو ...

ایک دفعہ پہنچی تھی اس کی پوری تفصیل اسی ایک فقرہ مین ہے،

"گورے کے دل کی سیاہی جب قلم سے ٹپکتی ہے تو زیادہ پھیلتی ہے"

مسلمانون کی ترقی کے لیے جو کوششیں ... تھین ان کے ...

مولانا شبلی کو لکھا تھا۔

"جو آگ برف کے ٹکڑون پر سلگائی جا...

مولوی عبدالماجد صاحب ...

ہین، جو لوگ نوکری اور ...

Marfat.com

کی داد دین،

"خوش ہوا قفس کی تیلیاں ٹوٹیں اور پر شکستہ طائر کو ہوائے وطن نصیب ہوئی" (ص۵۶)

معلوم ہوتا ہے کہ عارف نفس مہدی کو بھی اپنی انشا پردازی کا یہ راز معلوم تھا، اپنے قلم اور ایک "صاحبہ" کی زبان سے وہ ادا کرتے ہیں:-

"ایک صاحبہ جو پاس بیٹھی ہیں، اس خط کو دیکھکر فرماتی ہیں تم سرسری خط میں جو کچھ لکھ دیتے ہو بڑے مضمون میں بھی اس کی سمائی نہیں ہو سکتی، کیا یہ سچ ہے؟" (ص۱۱۱)

۴- متین رنگینی اور سنجیدہ شوخی مہدی مرحوم کا حصہ ہے، ایک صاحب کو جو نکاح کی شب اوّل میں بیمار تھے لکھتے ہیں:-

جسے "بستر شکن" ہونا تھا وہ شاعری کی اصطلاح میں صرف شکن بستر نکلا" (ص۹)

ایک صاحب قلم دوست کو جو نوکری کے جھمیلوں سے چھوٹے ہیں لکھتے ہیں:-

"آپ لکھتے ہیں، وقت اپنا ہے، قلم اپنا ہے، دماغ اپنا ہے، ایک صاحبہ فرماتی ہیں صاف کیوں نہیں کہتے "بیگم اپنی ہیں" یہ نکتہ رہ گیا تھا، کمی پوری کئے دیتا ہوں" (ص۶۵)

"ہاں جناب ماجد ہوں یا آپ دونوں صاحبوں کی یہ "مدرسیت" میری سمجھ میں نہیں آتی کہ عورت مرد بنا کر پیش کیجائے اور اس سے انشا پردازی کی سنجیدگی پر استدلال

"میں نے عورت کے "سینہ" کے لئے جس پر "سبزۂ خود رو" نہیں ہوتا آپ لوگوں سے ایک لفظ مانگا تھا، اسی طرح مجھ کو اصرار ہے کہ وہ کرتا نہیں کرتی پہنتی ہے، کیا یہی حیا سوزی ہے، جسے با وصف لذت کشی آپ بے نقاب دیکھنا نہیں چاہتے" (ص۳۱)

Marfat.com

مهدی مرحوم کا یہ اسلوبِ تحریر جس قدر لطیف و نازک ہے
وہ اس راستہ مین غار کے منہ تک آجاتے ہین، مگر قلم کی احتیاط ...
ہے کہ لغزش نہین ہونے پاتی،

۵- وہ نئی لطیف ترکیبون کے پیدا کرنے کا شوق بیحد رکھتے تھے ...
وہ ایسی ترکیب پا جاتے تو رقص کرتے، اور اگر دوسرون کی تحریرون مین ...
مین آجاتے، اگر شب، سمندر کے کف کی پری، آئینہ کا سبزۂ خودرو ...
انشباب، قوم مختون، تموج ہوائی، سرکا آسیب، زہرۂ شب، محبت کا تیر ...
بیسیون لفظ اور ترکیبین ہین، یہ نگینے جہان جڑ جاتے ہین عبارت چمک ...

۶- نئے انگریزی خیالات اور اصطلاحون کے لئے ان کو عربی مترادف ...
بنانے کا خاص چسکا تھا، وہ اس کی ادھیڑبن مین رہتے تھے، اُن سے ...
اہل لوگون سے پوچھتے، بلکہ فرمائش کرتے، ایسے خط مولوی عبدالماجد صاحب ...
عبدالباری صاحب کے خطون مین ملین گے، ٹمپل ناک ... کے لئے ...
ٹیوشن کے لئے نفقاتِ ادب، ماسٹرپیس کے لئے اختراع فائقہ ...
عوائد رسمیہ، ان ڈیفرنس کے لئے تبے رخی، لپ سروس کے لئے ...
ٹائم کے لئے وقفۂ سبکدوشی، ہنی مون کے ...
ایجاد ہے، وہ اردو مین انگریزی لفظون ...

عبدالباری صاحب ندوی کا ...

Marfat.com

"مبادی کے دیباچہ مین اسٹائل اور اسٹوڈنٹ کی پیوندکاری کس ضرورت سے ہے، آپ کی انگریزی دانی مسلّم اچھا نظر بد کا "اسپند" ہوگا۔ (ص ۱۰۴)

۷۔ ان کا ادبی ذوق اتنا لطیف تھا کہ جہان عربی اور فارسی کا بھی کوئی موٹا یا بھدا لفظ آجاتا طبعِ سلیم کی پیشانی پر بل پڑجاتے، ایک شذرہ مین جبکہ مین الہلال کے فن سے نیا نیا چھوٹا تھا "لعنت کبریٰ" کا لفظ لکھ گیا تھا، انھون نے جوابی ڈاک سے ٹوکا (ص ۲۲) ہمارے دوست مولوی عبدالسلام ندوی نے ایک مضمون مین "یا وریٔ" لکھا تو مذاق اڑایا۔ (ص ۲۲)

"یارانِ باصفا" کی نہین اپنی کہتا ہون کہ مرحوم کی زندگی تک تو میرا یہ حال تھا کہ مضمون نکلنے کے بعد ان کے خط کا منتظر رہتا اور ڈرتا تھا کہ دیکھون کہان کور کسر نکلتی ہے، داد ملتی تو خوش ہوتا اور ٹوک دیتے تو جھیپ جاتا،

آخر مین مرحوم کے طرزِ انشا کی نسبت ہم اپنی زبان کے ایک ایسے ناقدِ سخن کی رائے نقل کرتے ہین جس کے قلم کی ہر تحریر ادب کی آنکھون کا سرمہ ہے، مہدی مرحوم ایک مضمون پڑھ کر ان ہی کو لکھتے ہین:۔

"مین نے سنگلاخ زندگی کے مرحلون مین آپ مین یونان کے سنگتراشوں کی سی نزاکت اور مصوری دیکھی تھی، اب جو معارف مین آپ کا مضمون دیکھا تو اس کے الفاظ مین وہی مصوری پائی، گویا بولتی چالتی تصویرین آنکھون کے سامنے تھین جو بزبانِ حال داستانِ عبرت سنا رہی تھین"

Marfat.com

اس مصور کا نقشِ ہستی تو ستر ؟ سال ہوئے گزر ...

اس کی بنائی ہوئی تصویرین اب بھی جیتی جاگتی ہین،

مرحوم کوئی پیشہ ور مصنف نہ تھے جو پچھلون کی زحمت کے لئے اپنی ...

کا ذخیرہ چھوڑ جاتے،

ہمسفر ہمنظر! ذرا ٹھہرین، پاے نظر کی چاپ نہ ہو، عالم غیب سے مین ایک ...

آواز سن رہا ہون، مہدی مرحوم کی آواز ہے،

چند تصویر بتان چند حسینون کے خطوط — بعد مرنے کے مرے گھر سے یہ ساماں ...

ہان پتہ پایا، یہی دو چیزین مرحوم نے یادگار چھوڑین، "چند تصویر بتان" ...

مضامین جو افاداتِ مہدی کے آئینہ مین جزئی آپ نے دیکھی ہین اور ...

حسینون کے خطوط" یعنی یہ چند حسین خط جو ان اوراق مین اپنا جلوہ دکھا رہے ...

مرحوم کا قلم باغ و بہار تھا، باغبان تو رخصت ہوا مگر اس کی کھلائی ہوئی ...

اب بھی کھلی ہے، یارب جبتک ادب کی بہار ہے اس بہار پہ خزان ...

۱۲ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء

Marfat.com

گلستانِ امجد

کہتے ہیں کہ ہم سے پہلے دو سعدی گذرے ہیں، ایک سعدی شیرازی، اور ایک سعدی دکھنی، سعدی دکھنی کا حال اور مقال گو بعض تذکروں میں مذکور ہے، مگر ان کی شخصیت کے تاریخی شواہد کی پوری تحقیق ابھی نہیں ہوئی ہے،

بہرحال یہ تو زمانۂ ماضی کا بیان ہے،

زمانۂ حال نے ہمارے سامنے ایک تاریخی سعدی دکھنی کو پیش کر دیا ہے، جس کی شخصیت میں کسی شک و شبہہ کی گنجایش نہیں،

یہ دکھنی سعدی حکیم الشعرا امجد حیدرآبادی ہیں،

دونوں سعدیوں میں عجیب مماثلت ہے، وہ بھی صوفی یہ بھی صوفی، وہ بھی شاعر یہ بھی شاعر، وہ بھی چھوٹے چھوٹے فقروں والی نثر کی پیالیوں میں تندو تیز نکات گھولنے والے،

اور یہ بھی

وہ بھی نظم و نثر کو ترتیب دے کر شراب دو آتشہ تیار کرنے والے اور یہ بھی

Marfat.com

اخلاق ونصیحت کی تلخی کو شہد وشکر میں ملا کر وہ بھی پلاتے

ہیں، مجاز کو حقیقت کا پردہ وہ بھی بناتے تھے اور یہ بھی بناتے ہیں

اس مماثلت نے وحدت اتحاد کی صورت اختیار کی اور

جو سعدی شیراز کی تھی سعدی دکن کی بنکر نمودار ہوئی، اور گلستان امجد

کہنے کو تو یہ سعدی کی گلستان کا ترجمہ ہے مگر حقیقت میں امجد کی

اس میں امجد نے سعدی کے خزانۂ خیال پر اس طرح قبضہ کیا ہے کہ وہ

کی ملک ہوگیا ہے،

سعدی کی نظم ونثر دونوں کا ترجمہ مترجم نے نثر میں کر دیا ہے اور

کی نظم کی جگہ خود اپنی ہم معنی نظم فرد، قطعہ یا رباعی کی صورت میں درج کی ہے اور

طرح گلستان سعدی گلستان امجد بن گئی ہے،

ترجمہ کی زبان، آسان اور روان ہے، چھوٹے چھوٹے فقرے مختصر جملے

محاورے، دلکش ترکیبیں، موٹے موٹے اور بڑے بڑے لفظوں سے پرہیز

کی خاص خصوصیت ہے،

بڑے سعدی نے یہ کتاب خدا جانے کن کے لئے لکھی تھی مگر

زیادہ بچوں کو پسند آئی، اور اُن ہی کے نصاب تعلیم میں داخل ہوئی

بچپن میں اس کا سبق لے کر جوانی میں نصیحت

امجد کی گلستان بھی

Marfat.com

زبان کی [illegible] اور نصیحت کی شیرینی کی بنا پر امید ہے کہ مکتبون مین رواج پائے گی بچے اس کو مزے لے کر پڑھین گے، اور جوانی مین اس سے نصیحت اور بڑھاپے مین عبرت پکڑینگے،

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مصنف کو اس نقلی گلستان کے صدقے مین اصلی گلستان نصیب کرے، جس کی کلیان کبھی افسردہ اور جس کے پھول کبھی پژمردہ نہ ہون گے،

۱۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۴ھ

Marfat.com

کلام شاد

پر

مقدمہ

پٹنہ عظیم آباد۔ ہندوستان کے اُن قدیم شہرون مین سے ہے جو کئی
سے علم و ہنر کے مرکز ہین، تاریخ کے ابتدائی عہد کو چھوڑ کر صرف آخری
کہ ہر دور مین اس کی خاک سے سیکڑون ہزارون اربابِ کمال اٹھے
کا افسانہ اب تک تاریخ کہن نہین بنا ہے، علم و ہنر کے لاتعداد انواع
مین سے اگر صرف ایک شعر و سخن ہی کے شعبہ کو لیجئے تو معلوم ہوگا کہ
کے ان شہرون مین سے ہے جن کی مردم خیزی پر ہمارے ادبیات
صغیر بلگرامی نے اپنے تذکرہ جلوۂ خضر مین غلط نہین لکھا ہے
بعد یہ شہر اردو کا تیسرا مرکز ہے، خاص کر
صوبون مین خود مختاریان پھیلین تو
تیسرا مرکز مرشد آباد تھا جو ارباب

Marfat.com

ان کی پہلی منزل لکھنؤ، دوسری عظیم آباد اور تیسری مرشد آباد ہوتی تھی، اس لئے اودھ کے پایۂ تخت سے لے کر بنگال کی مسندگاہ تک کملائے عہد اور فضلائے روزگار کا قافلہ ایک مدت تک آتا جاتا رہا،

دلی کی تباہی کے بعد جس طرح لکھنؤ میں نوابی قائم ہوگئی، بہار و بنگال میں الگ مسندیں لگیں، اور ان کا نام ناظم ہوا، آخر میں بنگال کی نظامت سے الگ ہوکر یہ صوبہ ایک مستقل نظامت کی صورت میں منتقل ہوگیا، گو انگریزوں کے پرزور اقتدار کے باعث اس کا بہت جلد خاتمہ ہوگیا، اس خود مختارانہ عہدِ حکومت کا بانی راجہ شتاب رائے کا خاندان تھا، راجہ اور اس کا تمام خاندان اس عہد کی مروجہ تعلیم و تربیت میں بے نظیر تھا، اور مذہب کو چھوڑ کر اس کا تمام طور و طریق اور طرز تمدن سب اسلامی تھا، درباروں میں اسی طرح مسندیں بچھتی تھیں، اربابِ کمال آتے تھے اور اپنے اپنے کمال کی داد پاتے تھے، اس عہد کا سب سے بڑا علمی مشغلہ شاعری تھا، راجہ خود بھی شاعر تھا اور شتاب تخلص کرتا تھا، اور شعراء کا مربی اور سرپرست تھا،

راجہ شتاب رائے کے علاوہ جو صوبہ دار آتے وہ بھی مرکزی کمزوری کے باعث اپنی ایک مستقل شان رکھتے تھے، اور اس عہد کے لوازم دربار کے مطابق شعر و سخن کی سرپرستی اور قدردانی میں بھی حوصلہ دکھاتے تھے، بہرام جنگ، مظفر جنگ، سید ہدایت علی خان وغیرہ صوبہ داران پٹنہ نے بھی اپنے بعد اپنی علمی قدردانی کے کارنامے یادگار چھوڑے ہیں،

Marfat.com

اس علمی مرکز کے قدیم سخنوروں میں

میر و سودا، اور مرزا مظہر و خواجہ میر درد کے ہم

اشرف خان فغان، سید محمد شاہ کرناجی، خواجہ امین الدین

روشن جوشش، ہیبت علی خان حسرت، شیخ محمد عابد دل،

مرزا مظہر علی جذب، شیخ غلام یحییٰ حضور، میر محمد تسلیم اور شیخ غلام

ایسے سخنور یہاں گذرے ہیں جن کی محنتوں اور کاوشوں سے

ترقی پائی ہے، تحقیق اور ناجی دلی کے قریب العصر اور

کے پیرو تھے، جوشش خواجہ میر درد کے پیرو تھے، اور حسرت

تھا، ان مسلمان شعرا کے پہلو بہ پہلو راجہ شتاب رائے

اور راجہ پیارے لعل الفتی کے نام لینے چاہئیں جن کی سرپرستی

نے عظیم آباد کو لکھنؤ بنا دیا تھا۔

اس کے بعد جو دور آیا

طمانچہ نے زمانہ کا رخ

محفلیں برہم ہو گئی تھیں

بعد بھی کچھ دیر تک

منور آنکھیں اس شہر

لال الفتی، سید شاہ

Marfat.com

شاہ الفت حسین فریاد عظیم آبادی اپنے عہد کے ایک باکمال صاحب ہنر تھے گو وطن عظیم آباد تھا، مگر سرکاری توسل سے عمر کا بڑا حصہ، مرشدآباد اور کلکتہ مین گذرا، نظامت بنگالہ کی طرف سے سفارت ونیابت کے عہدہ پر ممتاز تھے، غرض علم واقبال دونون دربارون مین ان کی کرسی بچھتی تھی، عہد کے مذاق کے مطابق فارسی اور اردو دونون مین داد سخن دیتے تھے،

شاہ صاحب کی آغوش تربیت مین بہار وبنگال کے سیکڑون سخنور پلکر جوان ہوئے، مثلاً خواجہ شہرت، اصغر حسن کامل، عبدالرؤف وحید، معین الدین ازلی، میر رحیم وغیرہ، مگر خاص شہر عظیم آباد مین جو دو نونہال اس بہار سخن کے فیض سے بارگ بار ہوے، اور جو بحمداللہ کہ اب تک یادگار سلف باقی ہین، وہ نواب سید امداد امام صاحب اثر، اور سید علی محمد صاحب شاد ہین، یہ دونون باکمال آج ملک مین بزرگون کے نام روشن رکھنے والے یعنی عہد ماضی کے چراغ ہین، مولانا شاد کی عمر اب اسی کے قریب ہے، عمر کے بیسوین مرحلہ سے ان کی شاعری کا آغاز ہوتا ہے. گویا ساٹھ برس ان کی شاعری کی عمر ہے، آج ہندوستان کے کسی گوشہ مین کسی ایسے باکمال سخنور کا نشان دو جس نے ساٹھ برس کا ریاض کیا ہو، اور کہنہ مشقی کا یہ نمونہ پیش کر سکتا ہو،

شصت سالہ عہد سخنوری مین اس باکمال نے کیا کیا خون جگر نہ پیا ہوگا کہ شعر ان کے یہ لعل وعقیق اس نے اُگلے، اور کیا کیا آنسو نہ بہاے ہونگے، جب اس فضل وکمال کے در وگوہر ہاتھ آسکے، اس وقت تک جو سرمایہ سخن منتشر اوراق کی صورت میں

Marfat.com

ہیں ہے، اس کا اندازہ ایک لالہ ...

قطعے، رباعیات اور افراد سب کچھ ہیں، ایسے ...

دو سو صفحوں کا غیر منتخب دیوان غزلیات کو دیکھ کر افسوس ...

بیشمار انبار میں سے صرف یہ چند دانے قدردانانِ شادؔ کے ...

بہرحال ان چند دانوں سے شادؔ کی اصلی دولت کا اندازہ آ جاتی ...

موجودہ استادوں میں شاید حضرت شادؔ کا ہمسر کوئی دوسرا نکل سکے ...

ہماری محفلِ ادب کا پچھلا سامان دیکھا ہو، استادانِ کہن کی صحبت ...

ایک شعر اور ایک ایک مصرع کی بندش اور ایک ایک لفظ اور ...

میں خواب و خور اپنے اوپر حرام کر لیا ہو،

شادؔ کا خاندان دلی سے عظیم آباد آیا تھا، لیکن ان کی صحبت ...

زیادہ تر لکھنؤ کے اربابِ کمال سے رہا، تاہم یہ امر تعجب انگیز ہے کہ ان ...

پر لکھنؤ سے بہت زیادہ دلی کا رنگ نمایاں ہے۔ ان کے کلام میں ...

والوں کے صنائع بدائع کا نمونہ بھی مل جاتا ہے ... شاعری کا ...

خیالات، سنجیدگی، متانت ہر چیز دلی ...

لکھنؤ کی ان میں نظر آتی ہے اور وہ الفاظ ...

کا اعتدال کے ساتھ استعمال ہے ...

ہے لکھنؤ کا اور معنوی حیثیت ...

Marfat.com

شاد کی شاعری حسن و عشق کے عامیانہ اور سوقیانہ انداز بیان سے تمام تر پاک ہے، پاکبازانہ حسن و عشق، اور رزم و بزم کی دلکش روداد کے علاوہ ان کی شاعری میں اخلاق، فلسفہ، تصوف اور توحید کا عنصر بہت زیادہ ہے، غزل گوئی کے لحاظ سے شاد میں میر کے بہت سے انداز پائے جاتے ہیں، حسن و عشق کی داستان سرائی میں وہی سادگی اور متانت ہے، چھوٹے چھوٹے الفاظ میں سادہ ترکیبیں ہیں، بیان میں وہی رقت ہے، میر ہی کے اوزان و بحور ہیں، وہی انداز کلام ہے وہی فقیرانہ صدا ہے، اس لئے شاد کو اس دور کا میر کہا جائے تو بالکل بجا ہے، افسوس کہ فرصت مفقود ہے ورنہ شاد کے پورے دیوان پر ایک نظر ڈال کر بتفصیل مثالوں سے اپنے دعووں کو روشن کرتا،

جناب شاد کا یہ دیوان درحقیقت ان کے بلا انتخاب، اور نامرتب کلام کا ایک مختصر مجموعہ ہے، یہ ان کی شاعری کا کامل نمونہ نہیں ہے، مصنف نے اپنے ایک مفصل گرامی نامہ میں جو راقم حروف کے نام تھا، ان تمام نقائص اور مصیبتوں کی داستان لکھی تھی جو اس مجموعہ کی ترتیب میں پیش آئیں، جن میں سے سب سے بڑی مصیبت یہ تھی کہ مصنف سے نظر ثانی کرانے اور نیز حک و اصلاح کے ان اشارات سے جو مصنف نے نظر در نظر کے بعد کاغذوں کے حواشی اور اطراف میں وقتاً فوقتاً بنائے تھے، جامع اور مرتب اصحاب نے پہلو تہی کی اور یہ اصحاب اسکی معذرت پیش کرتے ہیں کہ اگر نظر ثانی اور اشارات و اصلاحات کے سمجھنے کے لئے

Marfat.com

یہ مجموعہ مصنف کے سپرد کیا جاتا تو ہماری [illegible]

اس سے پہلے خود مصنف کی کئی مختین اس باب میں [illegible]

ہو چکی ہیں،

بہرحال اس مجموعہ سے پہلے سید حسرت موہانی نے دیوان [illegible]

شائع کیا ہے، اس سے تو بہت زیادہ سرمایہ اس کا غذی [illegible]

وہ دن لائے کہ جب حضرت شاد اپنا ضخیم کلیات خود مرتب کر [illegible]

کے ہاتھوں میں دیں، اس وقت اس پوربی شاعر کے فضل و کمال [illegible]

سے پچھم تک کی دنیائے ہند کو منور اور روشن کر دے گا

دار المصنفین اعظم گڈھ

۱۰ شوال المکرم [illegible]

Marfat.com

کلیاتِ عشق

بہار کی سرزمین مین ہمیشہ دو متضاد صفتین جمع رہی ہین، وہ جیسی مردم خیز ہے ویسی ہی مردم خوار بھی ہے، یہان کی مٹی مین جتنی صلاحیت اور استعداد ہے، افسوس ہے کہ اس کی آب وہوا مین نشو ونما کی اتنی قدرت نہین، یہان ہر دور مین بیسیون اہلِ کمال پیدا ہوئے مگر وہ اہلِ وطن کی ناقدری کے ہمیشہ شاکی رہے، بختیار خلجی کے فتوحات کے بعد سے پورب کا یہ قطعہ ملک کے دوسرے حصون سے کسی امتیاز اور خصوصیت مین کم نہیں رہا، تاہم ان کے ہموطن معاصرون کی ناقدری کے سبب سے تاریخ کے صفحے ان کے نامون اور کارنامون سے خالی نظر آتے ہین،

ہندوستان نے اربابِ کمال کے تمام اصناف مین سے صرف دو کے نام زندہ رکھے ہین، مشائخ اولیا، اور شعرا کہ وقتاً فوقتاً ان کے با اخلاص مریدون اور معتقدون نے ان کے ملفوظات و مکتوبات اور تذکرے لکھ کر ان کے فیوض وبرکات اور زبانی و ذہنی الہامات کو قائم و باقی رکھا، مگر اس صوبہ نے ایک

Marfat.com

حضرت المخدوم الملک بہاری رحمۃ اللہ

کی اس رسم کہن کو بھی تازہ نہ رکھا نیکی کی وجہ

باش" یہان کے ارباب کمال کی دستار فضیلت

سلطان سلیم شاہ لودی کے زمانہ

طبیب اور ممتاز شیخ تھے، شیر شاہ سوری کو ان سے

ہاتھ سے وہ ان کی جوتیان سیدھی کرتا تھا، شیخ علائی کے

آگرہ کے علما کی باہمی کشاکش سے گھبرا کر

اور اسی ضمنی حیثیت سے تاریخون میں ان کا تذکرہ

معلوم ہوا کہ انھون نے

شرح لکھی تھی جیسا کہ بدایونی میں ہے

اکبری دور میں بہار میں

مولانا حسین گجراتی اور شیخ

اس کے بعض ارکان کے نام

لہ تاریخ فرشتہ کے جامعہ عثمانیہ کے

صفحہ ۱۰۹ مین لکھتے ہیں کہ بہار کی

معلوم نہین، شاید مترجم کو ان

کے ہندی

منتخب التواریخ بدایونی

Marfat.com

شیخ الوقت مولانا عبدالغنی، مولانا عبدالمقتدر محدث، مولانا محمد عتیق بن عبدالسمیع بہاری، مگر یہ نام اس طرح محفوظ ہیں کہ ان کی دی ہوئی حدیث کی ایک سند پھلواری میں قلمی ملی ہے،

عالمگیر کے عہد میں فتاوی عالمگیری نام جو مستند و معتبر کتاب علمار کی ایک جماعت نے مل کر بادشاہ کے حکم سے لکھی تھی، اس میں بہار کے علمار بھی شریک تھے، مگر اس کا ثبوت اب صرف اسی قدر رہ گیا ہے کہ ان کے خاندان میں یہ روایت چلی آتی ہے کہ ان کے اسلاف کو یہ عزت حاصل ہوئی تھی،

آخر زمانہ کے علمار میں ملا محب اللہ بہاری جو سلّم اور مسلّم کے مصنف ہیں، اور جو عالمگیر کے عہد میں کابل کے قاضی اور بہادر شاہ اوّل کی حکومت میں کل ہندوستان کے قاضی القضاۃ تھے، ان کے حالات کی چند سطریں صرف آزاد بلگرامی کے صدقہ میں آج ہمارے سفینۂ علم میں ہیں، حالانکہ یہی وہ ہستی ہے جس کی یہ دونوں کتابیں پوری ایک صدی تک اودھ کے مشہور علمی خاندان فرنگی محل کی ذہنی تگ و دو کا میدان ہی ہیں، یہ چند سطریں آزاد کے صحیفہ (سبحۃ المرجان اور مآثر الکرام) میں صرف اس تعلق سے باقی رہ گئیں کہ ملا محب اللہ، ملا قطب الدین سہالوی کے ہمدرس اور دونوں ملا قطب الدین شمس آبادی کے شاگرد تھے، اور ملا محب اللہ لکھنؤ کے قاضی مقرر ہو گئے تھے،

ملا غلام یحیٰی بہاری جن کے حاشیہ کا پڑھنا اور پڑھانا آج سو برس سے ہندوستان

Marfat.com

کے نصاب فلسفہ کا منتہا سمجھا جاتا ہے ۔ ان ...
ہی حصہ معلوم ہے کہ وہ حضرت میرزا جانجانان کے مرید ...
نے آب حیات میں میرزا جانجانان کی لطافت طبع ، اور ملا غلام ...
داڑھی کا لطیفہ سنایا ہے ، گذشتہ صدی کے واقعات کو جانے دیجئے ...
کے بزرگوں کے نام لیجئے جن کے فضل و کمال کے آوازہ سے ان کی ...
پورا ہندوستان گونج رہا تھا ، مگر اب تاریخ کے نقارخانہ میں ان کے ...
بھی سنائی نہیں دیتی ، مولانا ابراہیم صاحب آروی ، شمس العلماء مولانا ...
مولانا محمد کمال صاحب ، مولانا حکیم عبدالباری صاحب ، مولانا حکیم ...
شوق نیموی ، حکیم محمد نصیر صاحب ، مولانا حکیم عبدالحمید صاحب ، مولانا ...
پھلواروی ، مولانا شمس الحق صاحب محدث اور صوبہ کے مشرقی ...
وحید الحق صاحب (استھانوان) مولانا یعقوب صاحب اور مولانا ...
(دیسنہ) ، مولانا احسن صاحب (گیلانی) مولانا سعادت حسین صاحب ...
بشارت کریم صاحب (پدھک) مولانا ... صاحب ...
عبداللہ صاحب (شاہ پور بازید پور) وغیرہ ...
دامن تربیت میں سیکڑوں باکمال ...
حیات کا ایک صفحہ بھی ہمارے ...
ٹونک کے وہ نغمہ طراز بلبل ...

Marfat.com

آشیانہ اسی سرزمین کا ویرانہ تھا، محدث عالم مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی کا آفتاب سورج گڈھ سے طلوع ہوا تھا، مولانا حکیم برکات احمد صاحب ٹونکی کا مرزبوم میر نگر کا قریہ ہے، اور مولانا مفتی عبداللہ صاحب ٹونکی بختیار پور کے قریب کسی دیہات سے تعلق رکھتے تھے،

الغرض یہ اس شیراز ہند پورب کے آخری خطہ کی یہ طبعی و فطری خصوصیت ہے جسکی فرسودہ شکایت آج بے سود ہے،

اس سرزمین مین علما، اور فضلا، کا جو حال ہوا، وہی شعرا کا بھی ہوا، حالانکہ میر کی نکات الشعراء (۱۱۶۵ھ) اور تذکرہ حیرت (۱۱۷۴ھ) کے بعد سخن گویان اردو کے ابتدائی تذکرے پہلے یہین مدون ہوے، شورش نے ۱۱۹۴ھ اور عشقی نے ۱۲۱۵ھ[1] کے لگ بھگ مین شعراے اردو کے تذکرے لکھے، یہ دونون تذکرے عظیم آباد ہی مین لکھے گئے، ان کے علاوہ گلزار خلیل اور اس کا ترجمہ گلشن ہند بھی اسی چمن زار کے پروردہ ہین، لیکن ان پرانے تذکرون کا ماحصل بھی نام و تخلص اور چند منتخب اشعار کے سوا اور کیا ہے؟

خاص عظیم آباد مین پیدا ہونے والے، اور دہلی سے اکر یہان بسنے والے شعرا کی بڑی تعداد ہے، خواجہ امین الدین امین، سید جابر علی سبل، عبدالقادر بیدل،

[1] شعر الہند کے مقدمہ میں بحوالہ معارف جو اس کا ۱۱۱۵ھ میں تالیف پانا لکھا ہے، وہ غلط ہے اگرچہ اس کتاب کے مصنف کو بھی دھوکا ہوا ہے (صفحہ ۲۰)

Marfat.com

ملا محمد علیم تحقیق، شیخ [illegible]

غلام حسین شورش، رحمت [illegible]

قلی خان عشق، ظریف الملک کوکلتاش خان [illegible]

محمد شاکر ناجی، شیخ غلام علی راسخ، مرزا مظہر علی جذب، شیخ غلام [illegible]

راجہ پیارے لال آشفتی، شیخ محمد عابد دل، شاہ [illegible]

حالات و واقعات اور ان کے شعر و سخن اور فضل و کمال کی [illegible]

جائیں تو آبحیات کا ایک نیا مرقع تیار ہو سکتا ہے۔

شکر کا مقام ہے کہ ملک کی نئی نسل کو اپنے پرانے بزرگوں کی [illegible]

زندہ کرنے کا شوق پیدا ہو رہا ہے اسی شوق کا ایک [illegible]

ہے، مولوی حسن رضا صاحب عظیم آبادی [illegible]

ان پرانے بزرگوں میں حضرت [illegible]

گھسیٹا المتخلص بہ عشق [illegible]

زمانہ میں نئے آب و رنگ [illegible]

سب کو [illegible]

بدوش نشوونما پائی [illegible]

نے جیسے شاعری [illegible]

معرفت ربانی اور [illegible]

Marfat.com

اور جب تک لکھنؤ نے اس خانقاہ کی بولی کو کوچہ و بازار کی زبان نہین بنا دیا تھا یہ معرفت کا گنجینہ اور حقیقت گوئی کا مرقع رہی، لیکن لکھنؤ کے بازار مین اگر اس یوسف کا وقار قائم نہ رہا اور جمالِ لن ترانی کے بجائے "حسن ہزار رقیب" اس کا موضوع قرار پاگیا، شاہ گلشن، میرزا مظہر، خواجہ میر درد، میر محمد اثر اور شاہ رکن الدین عشق کے اسرار، ہر بوالہوس حسن پرست کا ترانۂ شوق بنگیا، خانقاہون مین اترنے والی حور بازارون کی ہرجائی بن گئی، صدائے غیبِ الہام کی زبان جنون و سودا کی بڑبن گئی طور کا مقدس افسانہ اصرار و انکار، ہر لبِ بام اور ہر رہ گذر کے ہجر و وصال کی حکایت ہوگئی،

شاہ رکن الدین عشق بھی اسی اگلی دو آتشہ کے متوالے تھے، جو ہمیشہ پرانے بزرگون کی شراب الصالحین رہی ہے، عشق کے پیالہ مین گلابِ معرفت اور بادۂ سخن دونون کی آمیزش تھی، اسی لئے ان کا کلام دونون حلقون مین مقبول ہوا اور دونون بارگاہون سے ان کو حسنِ قبول کی سند ملی، ان کے سوانح نگارون نے بھی ان کے تذکرہ مین ان کی ان دوگونہ کیفیتون کا ذکر کیا ہے،

میرزا علی لطف اپنی گلشنِ ہند مین علی ابراہیم خان خلیل عظیم آبادی کے گلزارِ ابراہیم کے حوالے سے جو ۱۱۹۸ھ مین تالیف پائی، لکھتے ہین، یہ وہ وقت تھا جب حضرت عشق مسندِ حیات پر جلوہ آرا تھے،

عشق تخلص، شاہ رکن الدین نام، شاہ گھسیٹا کرکے مشہور تھے، شاہجہان آبادی

نواسہ شاہ فرہاد کے [illegible]

فرہاد کی حالت سکر و مستی ہے تو کہتے ہیں کہ ان عالم [illegible]

کی ہے، غرض عشق ایام شباب میں شاہ جہاں آباد سے [illegible]

اور خواجہ محمدی خان مرحوم کے ساتھ ایک [illegible] ایام [illegible]

اگرچہ کچھ نہ کچھ خدمت نہ کام رکھتے تھے لیکن [illegible] آنکھوں میں [illegible]

کے نہایت احترام رکھتے تھے، بعد ایک مدت کے اپنے بزرگوں [illegible]

پہ مزاج فقر و درویشی کی طرف آیا اور تکیہ فضل ایزدی پر کر کے [illegible]

کا عظیم آباد میں ٹھہرایا، پھر تو نہایت زور و شور کے ساتھ [illegible]

اور معتقدوں کے ہجوم سے عالم درویشی میں شاہی کی [illegible]

مطلب سے خالی نہ چھوڑا، بقول علی ابراہیم خان مرحوم [illegible]

ہجری تک داد حال و قال کی دی، آخر [illegible] عظیم آباد میں [illegible]

ارشاد و دعوت پر لبیک اجابت [illegible]

کا زبان ریختہ میں مرتب ہے [illegible]

میر حسن دہلوی مرحوم (المتوفی [illegible]

ہمعصر تذکرہ نویس لکھتے ہیں

---

۱ اس کتاب یادگار [illegible] کے صفحہ [illegible]
یکہزار و یک صد و پنج نقل کیا گیا ہے [illegible]
و پنج [illegible] ہونا چاہیے

Marfat.com

"خورشید[1] سپہر حال وسپہر خورشید کمال، مالک کنوز دقائق وکاشف رموز حقائق، کلامش بمذاق تصوف آشنا، ونور صفائے باطنش چون آئینہ صبح دل کشا درعین صفا، عارف صاحب کمال، ودرویش بے مثال شاہ رکن الدین عرف مرزا گھسیٹا المتخلص بہ **عشق**، مرد صوفی است کہ خیل مریدان ومعتقدان حلقۂ غلامی دارند، درسلسلۂ نقشبندیہ نقش زدہ، اصلش از شاہجہان آباد است، پیشتر نوکری پیشہ بود، الحال از مدتے ترک روزگار نمودہ بہ عظیم آباد مقیم است، مرزا فدوی از شاگردان ومعتقدان اوست، شعر عارفانہ درکلامش بسیار است، گاہے در ذوق وشوق یا بعالم وجد دو سہ شعری فرماید، دام افضالہٗ"

عشق کے چمن مین فیوض برکات کی یہ بہار جس گلستان بے خزان سے آئی ہے اس کا نام "سلسلۂ ابوالعلائیہ منعمیہ" ہے، ضرورت ہے کہ اس سلسلہ کی تھوڑی تشریح ہو جائے، یہ سلسلہ سیدنا ابوالعلا، اکبرآبادی اور حضرت مخدوم منعم پاک قدس سرہما کی طرف منسوب ہے، حضرت عشق کا تعلق اس سلسلہ سے خاندانی اور موروثی تھا، اس سلسلہ کی ایک خاص خصوصیت یہ ہے، کہ اس کے اکثر بزرگ اوائل مین شاہی

[1] اس فقرہ سے یہ سمجھنا کہ یہ تاریخ وفات ہے (یادگار عشق صفحہ ۱۴) صحیح نہین بلکہ علی ابراہیم خان کے تذکرہ کی مصروف کی تحریر کا سنہ ہے، چنانچہ خود مصنف یادگار عشق نے اصل گلزار ابراہیم سے گلشن ہند کی اس عبارت کا اصل فارسی فقرہ جو نقل کیا ہے اس میں یہ مطلب صاف ہے، وتا حال سنہ یکہزار ویکصد ونود و پنج ۱۱۹۵ھ است کہ آن صاحب حال ومرجع کمال درارشاد وطالبان حق اشتغال دارد، مرزا لطف نے گلشن ہند میں اس فقرہ کا جو ترجمہ کیا ہے وہ مشتبہ ہو گیا ہے، "سلیمان"

Marfat.com

درباروں سے اٹھ کر ...

سیدنا ابوالعلار | سیدنا امیر ابوالعلار ...

عبدالسلام اور آپ کے والد ماجد امیر ابوالوفا ...

اکبر کے عہد میں فتحپور سیکری آکر مقیم ہوگئے، سیدنا ...

نریلہ نام مقام میں پیدا ہوئے، آپ کے والد نے آپ کی ...

یہ درِ یتیم اپنے نانا کے دامنِ تربیت میں آیا، آپ کے نانا ...

کے ناظم تھے، اس تعلق سے آپ بردوان گئے، نانا کے ...

میں داخل ہوئے، مگر توفیقِ ازل کی دعوت بہ ...

معلّٰی سے الگ ہو کر سلطان الہند غریب نواز کی ...

اور مدتوں وہیں اجمیر میں معتکف رہے، اور ...

کسبِ کمال کے بعد اکبر آباد میں گئے ...

طریقۂ نقشبندیہ میں مرید ہوئے ...

مالامال کر دیا تھا ...

ابوالعلائی سلسلہ ...

نصاب ہے جس کو حضرت سیدنا ...

مرتب فرمایا، ...

پائی، مزار پر انوار ...

Marfat.com

مشہور وممتاز ہوئے، امیر ابوالعلار کی یادگار ایک مختصر سا دیوان ہے جس کا ایک نسخہ خانقاہ اسلام پور (پٹنہ) مین موجود ہے،

شمس العلما میر سید دوست محمد | شمس العلما میر سید دوست محمد برہان پور دکن کے رہنے والے تھے، سیدنا ابوالعلار کی صحبت مین کامل ہوئے، اور اجازت کے بعد اپنے وطن جاکر تشنگانِ حق کو سیراب کیا، اورنگ آباد دکن جاکر اقامت کی، ۱۰۹۰ھ مین وفات پائی، یہ ہندی کے شاعر تھے، اپنے پیر سے جدائی کے بعد یتیم کہانی ایک مثنوی لکھی جو صوفیہ مین مشہور ہے،

شاہ محمد فرہاد دہلوی | حضرت رکن الدین عشق ان ہی حضرت شاہ محمد فرہاد دہلوی کے نواسہ تھے، شاہ محمد فرہاد کے والد ماجد دکن کے صوبہ دار ہوکر اورنگ آباد گئے تھے اس تعلق سے شاہ فرہاد کا بھی اورنگ آباد جانا ہوا، اور اس زمانہ سے جبکہ ان کی عمر بارہ تیرہ برس کی تھی، آپ میر سید دوست محمد شمس العلمار کے حلقہ مین آنے جانے لگے، پھر کچھ دنون کے بعد ان سے مرید ہوگئے، اور اپنے پیر کے حکم سے دہلی آکر اپنے فیض کا چشمہ جاری کیا، محو و استغراق کا یہ عالم تھا کہ حق سے آشنا ہوکر خلق سے بیگانہ ہوگئے تھے، اور ماسوا کی خبر نہ رہی تھی، ۱۱۲۵ھ مین دہلی مین وفات پائی، خلفا مین حضرت برہان الدین خدانما اور میر اسد اللہ بزرگ ہوئے،

میر اسد اللہ | سید اسد اللہ ارکان شاہی مین تھے، خوابگاہ خاص کا اہتمام آپ کے سپرد تھا، اسی خوابگاہ مین آپ کے باطن کی آنکھین کھلین، جب یہ راز فاش ہوا تو منصب شاہی

Marfat.com

شاہی سے کنارہ کش ہو کر [illegible]

مرد کامل بنکر اٹھے۔ ۱۱۹۶ھ میں وفات پائی [illegible]

آپ کے خلفاء میں حضرت مخدوم شاہ محمد منعم [illegible]

اور جن کی نسبت سے ابوالعلائی سلسلہ کی ایک نئی شاخ [illegible]

مخدوم شاہ محمد منعم آپ شیخپورہ ضلع مونگیر (بہار) کے ایک [illegible]

تھے۔ ظاہری اور باطنی دونوں تعلیمی سلسلے دارالعلوم دہلی [illegible]

تعلیم کے بعد حضرت شاہ فرہاد رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ میں بیٹھے [illegible]

کے بعد میر سید اسد اللہ کی صحبت میں مدارج سلوک کی تکمیل کی [illegible]

دہلی کے محلہ مدرسہ میں پچاس برس قیام پذیر رہے [illegible]

مسجد میں اپنا سجادہ بچھایا۔ یہی حضرت شاہ محمد منعم [illegible]

حضرت شاہ رکن الدین عشق عظیم آباد آکر داخل ہوئے [illegible]

شاہ محمد منعم حضرت عشق کے ہاں [illegible]

کے امین تھے۔ اس بنا پر [illegible]

کا کوئی دوسرا حق دار [illegible]

مخدوم منعم پاک [illegible]

حضرت مخدوم محمد منعم [illegible]

عظیم آبادی حضرت [illegible]

Marfat.com

(ڈھاکہ) حضرت شاہ رکن الدین عشق نامور ہوے،

شاہ رکن الدین عشق اور ان کے ہم سلسلہ

حضرت عشق نے حضرت مخدوم منعم پاک سے ابو العلائی طریقہ کی تعلیم اور فیض حاصل کیا اور ایک عالم کو اس سے سیراب کیا اور بقول تذکرہ نویسون کے معتقدون کے ہجوم اور مریدون کی کثرت سے فقیری مین بادشاہی کی، آپکے ہم پیر مخدوم شاہ حسن علی سے بھی جنھون نے ۱۲۲۴ھ مین وفات پائی اور جن کا مزار عظیم آباد محلہ خواجہ کلان گھاٹ مین ہے، یہ فیض عام ہوا، ان کے خلیفہ اور جانشین مخدوم سید مظہر ولی عرف شاہ یحییٰ علی ہین جن کے بزرگون کا وطن تاریگہ (بہار سے چار کوس شمال کی طرف دیسنہ تھا نو ان کے پاس یہ یادگار سلف آبادی اب ویرانہ ہے) تھا اور نانہال بہار محلہ چاندپورہ تھا، اور مدفن صفی پور خسرو پور اسٹیشن کے پاس دریا کے کنارے ہے ۱۲۶۴ھ مین وفات پائی،

مخدوم شاہ یحییٰ کے خلفا شاہ اشرف علی واسطی زیدی (نوادہ) شاہ جمال علی بلخی (شیخپورہ) مولانا شاہ ولایت علی (اسلام پور) اور مولانا امیر الحسن (محلہ دوندی بازار پٹنہ) ہوے، اس سے اندازہ ہوگا کہ اس سلسلۂ عالیہ کا دائرہ کس طرح اس صوبہ کے گاؤن گاؤن کو گھیرے ہے،

شاہ رکن الدین عشق کا اردو کلیات اور اس کا خلاصہ

اوپر کی سطرون سے ظاہر ہے کہ حضرت عشق محض شاعر نہ تھے بلکہ حضرت مرزا مظہر جانجانان اور حضرت خواجہ میر درد کی طرح وہ ظاہر و باطن اور حال وقال کے جامع تھے، دوسرے

Marfat.com

سخنور بزرگوں کی طرح ان کی

حضرت عشق کا اردو کلیات

نے یہ کوشش کی ہے کہ اس سمندر کو ساٹھ صفحوں

مشکل ہے ظاہر ہے، اس ناقدری کے زمانہ میں

ایک بڑا سرمایہ چاہیئے، اور دنیا کا مال کم

کے زمانہ میں تھا، ؎

کریمان را بدست اندر درم نیست

خداوندان نعمت را کرم نیست

ایسی حالت میں سات سو صفحوں کا یہ ساٹھ صفحوں

اردو پر احسان ہے، اور قدیم اردو کے ذخیرہ میں ایک

شاید اس انتخاب کو پڑھ کر کوئی قدردان

اس انتخاب کے مقدمہ میں مولف نے

کے کلام پر ہر حیثیت سے

اجازت دی ہے بحث کے ہر گوشہ

کلام کا عام انداز بھی ہے جو

اور قافیہ کا بھی اتحاد ہے

قتل عاشق کسی معشوق

Marfat.com

پر عشق کی غزل ہے، ؎

چین ہی اس دلِ بیتاب کا منظور نہ تھا — ورنہ آنا ترا مجھ پاس تو کچھ دور نہ تھا

کچھ نئی طرز ملاقات نکالی اب تو — ورنہ آگے ترے ملنے کا یہ دستور نہ تھا

دیر و کعبہ مین سنا گوش سے دل کے ہم نے — عشق کے ذکر سوا اور تو مذکور نہ تھا

صوفیانہ مضامین کی آمد وہی ہے جو درد مین ہے، مگر درد کا مختصر سا بیانِ غم یعنی ان کا دو جزء کا مختصر دیوان، عشق کے ۵۰ جزء کی شرحِ الم یعنی ان کے کلیات کیساتھ سمندر اور قطرہ کی نسبت رکھتا ہے،

صوفیانہ کلام حضرت عشق کے صوفیانہ کلام کا نمونہ اس انتخاب (یادگارِ عشق) اور میر حسن اور گلشن ہند سے ناظرین کے پیش کش ہے،

دیدۂ دل جو کر کے وا دیکھا — حرم و دیر مین خدا دیکھا

اس کے دامن تلک نہ پہنچے ہم — خاک مین آپ کو ملا دیکھا

آشنا تجھ سے ہو نہ ہو کوئی — پر تجھے سب سے آشنا دیکھا

میری آنکھون سے وہ جدا بھی نہین — گو وہ مجھ پہ نظر نہین رکھتا

خانمان کر چکا ہون مین برباد — اس پہ وہ میرے گھر نہین آتا

Marfat.com

حرم میں نام سنا، دیر میں نشان دیکھا

اسی کا آئینہ ہژدہ ہزار عالم ہے

نہ حرم وادیِ ایمن نہ طور کا ہے قصد

عرش تا فرش سیر کر دیکھا

چشمِ تحقیق سے جہان دیکھا

کونین میں جو کچھ ہے سو اس میں سمایا ہے

اس کا فرِ بیدین کی کیا بات کہے کوئی

وہ دل جو بوعلی کو بتاتا تھا درسِ عقل

آزادگی کا قیدی، محتاج ہے نفس کا

کونین سے کب کام ہے دیوانے کو تیرے

کہنے کو ادھر اودھر

Marfat.com

مدت سے ہین اپنی جستجو مین
ہین آپ سے اس قدر گئے ہم

تب سمجھے کہ کیا ہے کفر و اسلام
ان دونون سی جب گذر گئے ہم

تھا کعبہ و دیر سے کسے کام
مقصود تھا تو جدھر گئے ہم

جز عشق نہ سمجھے کفر و دین کو
طرفین سے بے خبر گئے ہم

نہ بتخانہ کو جاتے ہین نہ کعبہ مین بھٹکتے ہین
جہان تم پانون رکھتے ہو وہان ہم سر پٹکتے ہین

ہستی چھپی عدم مین، ہوئی نیستی نمود
دھوکا نہ کھا کہ مخفی ہے دریا سحاب مین

یار چارون طرف نمایان ہے
عشق تو اب کدھر بھٹکتا ہے

ہستی ہے ایک عشق کی پیدا ہو یا نہان
ہم تم کا ذکر کیا ہے، وجود و عدم غلط

البتہ تری ذات سے بستی ہی جہان کی
جب تو نہ ہوا خلق مین ویرانہ کہین گے

کیا ملین گے تجھ سی جبتک عدم نہ ہونگے
اس وقت تم ہی تم ہو جس وقت ہم نہ ہونگے

Marfat.com

دل جاں جگر جو ...

عالم میں اگر طرۂ محبوب نہ ہوتا

عاشقانہ کلام | حضرت عشق کے عاشقانہ کلام کی ...

بیان اور روانی ہے، مصرعوں میں اتنی ہم آہنگی ...

کی ایک صاف و مصفا سلسبیل ہے، نہ پیچیدگی ...

ہے، ساتھ ہی فصاحت و بلاغت کی ...

کے خس و خاشاک سے پاک ہے

کچھ دل سنگ میں اثر نہ کیا

کیا پوچھتے ہو مجھ سے کہ کیوں تو نے دیا

آگے میاں نصیب سے ...

دل اور جان دینے میں ...

ایک دن بھی ...

کوئی ...

Marfat.com

عشق یا وحشی بخیر اے یارو | آگے آتا تھا اب نہین آتا

جستجو مین مری نہ حیران ہو | مثل عنقا مین گھر نہین رکھتا
کون ہون مین کہان ہون کیسا ہون | اتنی بھی مین خبر نہین رکھتا

جو کیا سو خیال خام پڑا | آہ دل تجھ کو کس سے کام پڑا

بیمار تیری چشم کا اچھا ابھی تو تھا | کچھ دیکھتے ہی دیکھتے آنکھین بدل گیا
دیکھا نہ آفتاب کبھی تیرے روبرو | جب ہو گیا وہ سامنے سایہ سا ڈھل گیا

دل کو ناحق بھی جو دکھائے گا | اس کا بدلہ خدا سے پائے گا

جاتا ہے فلک کے پار نالہ | یہ تیر بھی کارگر نہ ہوگا
فریاد سنی نہ عشق کی رات | شاید کہ وہ اپنے گھر نہ ہوگا

دل کے ہاتھون خراب پھرتا ہون | اس مین کچھ اختیار ہے میرا
جس سے ہوتی ہے آئینے کو جلا | اے صبا وہ غبار ہے میرا

Marfat.com

اس لئے وہ دل تنگ ...

بلا سے شاد یا ناشاد رکھنا

بسا ہے دل میں آ وہ خانہ ویران

شام سے صبح، صبح سے تا شام

جب نہ آیا وہ رشکِ مہر و ماہ

اپنی آنکھوں سے پوچھ اے خوش چشم

حشر برپا کریں گے دیوانے

دیا جو آخری دیدار تو نے

تم عبث اب ڈھونڈتے ہو آشیانہ

Marfat.com

ممکن نہین جی بچے سحر تک
باقی ہے ابھی تو دو پہر رات

دیکھ اس گلعذار کی صورت
آئینہ ہے بہار کی صورت

جاتے ہوے دم کو کوئی روکے رہے کب تک
آنا ہے تو آجا کہ نفس باقی ہے اب تک

اسی حسرت مین نکلیگا یہ دم تک
نہ پہنچا سر مرا تیرے قدم تک

لکھون کس طرح جو گذرے ہے دل پر
وہ مضمون آ ہی سکتا ہے قلم تک

دن کو دیکھی تھی اس پری کی جھلک
نہ لگی رات کو پلک سے پلک

ملتے ہین نیک و بدسے پر آلودگی نہین
مانند نور اٹھتے ہین ہر شے سے پاک ہم

زلف نے جس تئین دکھائی شام
پھر اسے دوسری نہ آئی شام

Marfat.com

جان کو سب ...

چشم وحدت سی دیکھتے ہین جو ...

تجھے کیا کہین کیا صنم جانتے ہین ... خدا جانتا ...

شکوہ نہ کچھ رقیب سے مجھ کو نہ یار سے ... مین اپنے دل کے ...

ازبسکہ اشتیاق ہے دیدار کا مجھے ... مانند آئینے کے ...

نام پر تیرے جی کو کھوتے ہین ... ایسے عاشق ...

ابتدا ہی سے یون چلی آئی ...

دل کا آئینہ سامنے ...

ایک ہی وہ نظر مین آتا ہے ...

دل سے نکل گئے تھے درِ چشم تک ...

تم دیکھتے ...

Marfat.com

یہ حسن یہ ادا یہ نگاہیں، یہ گرمیاں ۔ نامِ خدا کہاں ہین کسی طرح وارہین

نایاب آنسوؤن کے ہین موتی جہان مین ۔ وہ دُر نہین ہین یہ جو ملین ہر دکان مین

نذر کو اور کچھ نہ تھا مجھ پاس ۔ دلِ بے اختیار لایا ہون

ایک دو باتین جو ہون کوئی سنے ۔ دل کی خواہش دم بدم کس سے کہین

دمبدم تجھکو یاد کرتے ہین ۔ دلِ غمگین کو شاد کرتے ہین

ناشاد جو گئے ہین انھین شاد کیجیو ۔ یعنی کہ بعد مرگ ہمین یاد کیجیو

وہ سوار سمند ہوتا ہے ۔ پھر یہ فتنہ بلند ہوتا ہے

عشق کا شعر اس کو خوش آئے ۔ جو کوئی دردمند ہوتا ہے

کی بستی ہے کون بستا ہی ۔ کربلا جس کے گھر کا رستا ہی

Marfat.com

لخت دل سوے مینہ آتا ہے

دل دھڑکتا ہے آج کچھ لیتے

(۸)

اوروں کا جگر یار جو تیروں سی بیٹھے

(۹)

بولے تو زبان جل جائے

(۱۰)

تصور سی ترے دل شاد رکھے ... خدا اس گھر کے تئیں آباد رکھے

کلیات کا زیر نظر نسخہ

معلوم ہوتا ہے کہ کلیات کا یہ زیر نظر نسخہ ...

ہے یہی سبب ہے کہ حضرت عشق کے کلام ...

گلشن ہند میں ہے۔ اُن میں اور کلیات کے نسخے میں ...

مثلاً پہلا ہی شعر میر حسن کے تذکرے میں اس طرح ہے ؎

آہ جانسوز کو ...

کلیات میں یہ شعر یوں ہے ؎

آہ جانسوز کو سپرد ...

کہیں کلیات ...

ایک شعر ہے ؎

Marfat.com

تاجان نہو عدول حکمی ـــــ تونے کہا مر تو مر گئے ہم

گلشنِ ہند مین یہ شعر اس طرح ہے، ـــه

تاجان نہوئی عدول حکمی ـــــ تونے کہا مر تو مر گئے ہم

یہی صحیح ہے، جان جانے کا صیغہ امر نہین ہے، بلکہ جان فارسی لفظ بمعنی روح اور زندگی ہے، یعنی جان تک کے معاملہ مین تیرے حکم سے سرتابی نہ کی، یا یہ کہ جبتک جان مین جان رہی عدول حکمی نہ ہوئی، تونے مرنے کا حکم دیا تو ہم مر گئے،

کتبخانۂ الاصلاح، دیسنہ، پٹنہ،

۱۲ر اپریل ۱۹۲۹ء

Marfat.com

شعلۂ طور

تعارف

"نووارد شاعر"

اللہ اکبر! بارہ چودہ برس گذرتے بھی کچھ دیر لگتی ہے، بڑی لڑائی کی ہولناکیاں
ختم ہوچکی تھیں مگر اس کے آثار اس وقت تک نمایان تھے،
ایک صاحب عینکون کے ایجنٹ کی حیثیت سے اکثر سیاسی قیدیوں اور
نظربندون سے ملنے جایا کرتے تھے، اور ان مین سے ایک کی خبرین دوسرون
پہنچایا کرتے تھے، اسی سلسلہ مین وہ ایک طرف ایک قیدی کے پاس ...
دوسری طرف ایک آزاد کے پاس اعظم گڈھ آیا کرتے تھے، اور ایک کو دوسرے
کی نسبت معلومات دیا کرتے تھے اور اس حیثیت سے غالباً کسی سیاسی ...
کی بنا پر وہ اکثر آمد و رفت کی نوازش فرمایا کرتے تھے، ایک دفعہ ...
تو اپنے ساتھ ایک نیا تحفہ لائے یعنی ایک شاعر!
اعظم گڈھ ہے تو ایک چھوٹا سا شہر ...
خیر ان یہان پہنچ ہی جاتے ہین ...

Marfat.com

خصوصاً مولانا سہیل اور مرزا احسان احمد جیسے قدرشناس جوہری بھی پورب کے اس اجڑے دیار مین آباد ہین (اور ساکنانِ شبلی منزل کا کیا کہنا کہ وہ تو یہان کے اندھون مین راجہ بنے بیٹھے ہین)

یہ نیا تحفہ ایک نوجوان شاعر تھا، ہمہ صفت شاعر، پریشان مو، پریشان حال، پریشان دل، ہمارے قدیمی عنایت فرمانے اپنے دوست کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ یہ شاعر بھی ہین، اس وقت حاضرین مین مولانا مسعود علی ندوی، مولٰنا عبدالسلام ندوی، اور دوسرے کمرے مین جہان آواز جا سکتی تھی، پروفیسر عبدالباری صاحب ندوی تھے، اور ان مین سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر سخن فہمی کا مدعی اور موجودہ شعراء کے ہر عیب و ہنر سے واقف، ان عنایت فرما کے اس تعارف نے گدگدی پیدا کی اور جی چاہا کہ شاعر سے کچھ سنا جائے اور ان کے اس دعوائے سخنوری کا امتحان لیا جائے سب کی نظرین ایک خاص نگاہِ تبسم کے ساتھ شاعر کے چہرے کی طرف اٹھین، مگر اس نے اس ماحول سے بے پروا ہو کر ایک عجیب درد انگیز ترنم، مست لہجے اور سرشار انداز مین ایک غزل کا ترانہ چھیڑا، ایک دو شعر پڑھے تھے کہ سب کو سنبھل جانا پڑا، ذہن کی رَو کو ظرافت سے متانت کی طرف پھیرنا پڑا، تبسم کی نگاہ مین تحیر پیدا ہوا، سامعین کے لبون مین لرزش پیدا ہوئی، لرزش آوازین، اور آواز احسنت و مرحبا کی صدائے تحسین مین بدل گئی، اب تو شاعر کی نسبت جلدی جلدی اپنی رائین بدلنی پڑین اور

Marfat.com

انجام کار شد فتہ گو نیز ...

یہ شیلی منزل کے چھو ...

اور ہر جنبش ساکن تھی،

اختتام محفل پر یہ صاحب اٹھ کر گئے تو ...

جو لوگ ہمارے پروفیسر عبدالباری (عثمانیہ یونیورسٹی) ...

وہ کس قدر منکسر پسند اور کس دشواری سے کسی ...

فرمایا کہ صاحب اس نے کمال کیا ہے ...

کسی کو اس صاحب کمال کے کمال ...

پر تو بہر حال سب کو یقین تھا کہ ...

گو ہر پارے شاہوار کا مالک بھی ...

آخر اس کے ...

بڑے پہلوانان سخن ...

کیلئے قدم پھونک پھونک ...

آخر میں وہ ...

کی ہر ادا ...

بلکہ جب ساختہ ...

یکایک ...

Marfat.com

نے دوست سے بڑھ کر دوست اس کو بنایا، مشاعرے پر مشاعرے ہونے لگے شاعر ایک تھا مگر اس کے اثر نے ہر خاموش کو شاعر اور ہر شاعر کو خاموش ہو جانے پر مجبور کر دیا، آخر اعظم گڈھ اور شبلی منزل کی یہی تحسین و آفرین تھی جو داغ جگر کی دلپذیر شکل مین ملک کے سامنے آئی اور سب نے جگر کو جگر جانا،

جگر شاعر ہے مگر کیسا شاعر؟ تنہا شاعر، بلکہ ہمہ شاعر، ان کا طرز ابنائے زمانہ کے طرز سے الگ، لکھنؤ اور دہلی دونون حکومتون سے آزاد، موزون الفاظ اور دلکش ترکیبون کے باوجود بے ساختگی اور آمد سے معمور، ہر تکلف، تعمق اور آورد سے پاک طلسم الفاظ سے خیالات کی ایک دنیا بنا کر کھڑی کر دینے والا، موجودہ شعراء مین اس کے اس وصف مین اگر کوئی شریک ہے تو وہ **فانی** ہے، سادگی اور بے تکلفی حسرت کی بھی خصوصیت ہے، مگر اس کی سادگی مین کشش ہی، بناؤ نہین، جگر کا کمال یہ ہے کہ سادگی اور تکلف کی ہر شان سے بے نیازی کے باوجود، اس مین بیحد فطری آرایش اور از خود نمایش حسن ہے،

معنوی لحاظ سے جگر جہان کھڑا ہے، تنہا کھڑا ہے، سرمستی اور سرشاری تاثر اور دل فگاری اس کے ہر مصرع کی جان ہے، اس کا یہ اثر اس لئے نہین کہ واعظین خوش مقال کی طرح وہ مجلس کو رولانے کے لئے شہدائے کربلا کے دامن مین پناہ لے، یا آجکل کے بعض طالب اثر شاعرون کی طرح نہین، جو لاش و مدفن و گور و شیون و نوحہ مین و میت و نزع وغیرہ کا ایک تیر کند صفت پھینک کر بالقصد

مرغِ اثر کو شکار کرنا چاہتے ہیں اور آخر فغان ایک ...

بروین دام برو مرغِ دگر ...

کہ عنقا را بلند است آشیانہ

جگر کی شاعری کے معنوی خیالات بہت مختصر ہیں وہ انھیں ...

دہراتے رہتے ہیں، مگر وہ جب کہتے ہیں تو سننے والوں کو وہ بات نئی ...

ہے، ہر فطری شاعر کا رنگِ مذاق یہی ہوتا ہے کیونکہ وہ وہی کہتا ہے ...

کرتا ہے، وہ نہیں کہتا جو دوسرے محسوس کرتے ہیں اور جس طرح ہر شخص کا ...

رنگِ طبیعت خاص ہوتا ہے کہ وہی اس سے تراوش کرتا ہے اسی طرح ...

فطری رنگ بھی ایک ہوگا جو ہر جگہ وہ یکساں ہی ظاہر ہوگا ...

دل کی نہیں، دوسروں کی کہتے ہیں، وہ ہر رنگِ سخن ...

کرتے ہیں، مگر وہ اس لحاظ سے شاعر نہیں بلکہ ایک پیشہ ور ...

فارسی غزل کا بہترین نمونہ حافظ کا کلام ہے مگر اس کو ہر ...

کرتا ہوگا کہ حافظ کے خیالات میں ...

بندھے ہوئے خیال ہیں جو حافظ کی ...

طریقِ اظہار، اور طرزِ تعبیر میں الگ ہے ایک ...

ہے، مگر ہر جگہ اس کی شان ...

چند خیالات ہیں جو ہر ...

Marfat.com

بات یہ ہے کہ یہ وہ شاعر ہیں جو الفاظ و تراکیب کے حسن کے باوجود صرف ان چیزوں کو کمال نہین جانتے، بلکہ ان کے اندر چند حقیقتیں مرکوز رہتی ہیں، وہی رہ رہ کر ابھرتی، اور نالۂ موزون کی صورت اختیار کرتی ہیں، جگر کی شاعری مین نہ زلف و شانہ ہے، نہ سرمہ و آئینہ، نہ ہوس بالائے بام، نہ شکایت منظر عام، نہ اسکے کاشانۂ خیال مین چشمہائے بسمل کی آئینہ بندی ہے، نہ اس کے محبوب کے ہاتھون مین قصاب کی چھری اور جلاد کی تلوار ہے، نہ اس کے کوچہ مین شہدا کے دل و جگر کی گلکاری ہے، وہ مست ہے اور اسی مستی مین کسی نادیدہ کا سراپا مشتاق نظر ہے، وہ اس کے حجابات کو اپنے رعشہ دار ہاتھون سے بار بار اٹھا دینا چاہتا ہے مگر نہین اٹھا سکتا، وہ جھانک کر دیکھنا چاہتا ہے، مگر نہین دیکھ سکتا، اس کی تمنا کی آنکھین اسکو کبھی بے حجاب دکھا دیتی ہین تو وہ ہاتھ بڑھا کر چھونا چاہتا ہے مگر وہ تصویر نگاہون سے غائب ہو جاتی ہے،

جگر مست ازل ہے اس کا دل سرشار الست ہے، وہ محبت کا متوالا ہے اور عشق حقیقی کا جویا، وہ مجاز کی راہ سے حقیقت کی منزل تک اور بتخانہ کی گلی سے کعبہ کی شاہراہ کو اور خمخانہ کے بادہ کیف سے خود فراموش ہو کر بزم ساقی کوثر تک پہنچنا چاہتا ہے،

جگر بظاہر سرشار، مگر درحقیقت بیدار ہے، اس کی آنکھین پر خمار، مگر اس کا دل ہشیار ہے اور کیا عجب کہ خود جگر کو بھی اپنے دل کی خبر نہ ہو اگر ایسا نہ ہو تو اس کے کلام مین اثر نہ ہو،

دوستان عیب نظر بازی حافظ مکنید   کہ من او را ز محبان خدا می بینم

شبلی منزل اعظم گڈھ، ۲۷ مئی ۱۹۳۶ء

Marfat.com

خمستان

کشمیر کے دستِ فیض نے نہ صرف خطۂ کشمیر کو [illegible]

جہان جہان بہار و خزان کے انقلابات نے اس کی [illegible]

پہنچا دیا، ہر جگہ ایک نیا چمن لگا دیا، اور نیا گلشن کھلا دیا، پنجاب [illegible]

اس کا زیادہ حق رکھتی تھی، اسی لیے [illegible]

زیادہ ان "خانہ بر انداز" ان چمن کو [illegible]

پورے پنجاب کو [illegible] نگہتِ عنبر بیز [illegible]

پنجاب مین سیالکوٹ کشمیر سے قریب [illegible]

فضل و کمال کا ہمیشہ سے گہوارہ [illegible]

کی قدر دانیون نے چاندنی [illegible]

نے اپنا سکہ بٹھایا، وہ اسی خوش سواد [illegible]

مین اقبال سا فلسفی [illegible]

مرغ خوشنوا ان [illegible]

Marfat.com

اس "خمستان" کا ساقی بھی اسی میکدہ کا "صہبائی" ہے، ان کے والد ماجد مولوی احمد دین صاحب پآل جماعت اہل حدیث مین ایک ممتاز اور فاضل بزرگ ہین ان ہی کی مذہبی آغوش مین عبدالسمیع پآل اثر صہبائی نے ۲۰ دسمبر ۱۹۰۱ئہ کو آنکھین کھولین، تعلیم کی ابتدائی منزلین درجہ بدرجہ طے ہو کر ایم اے پر جا کر ختم ہوئین، اور فلسفہ کی سند یونیورسٹی سے حاصل کی،

صہبائی نے گو اہلحدیث گھرانے مین ولادت پائی، تاہم شاعری کی دولت سے ان کو محرومی نہین ہوئی، خدا جانے ان دو واقعون نے کیونکر شہرت پائی ہے کہ شیعہ حافظ، اور اہلحدیث شاعر نہین ہوتے، اتنا تو سچ ہے کہ اہلحدیث مین حکیم مومن کے سوا کوئی دوسرا مشہور اردو شاعر نہین ہوا حکیم مومن اعلانی غیر مقلد اور اہلحدیث مین ہین، صاف کہتے ہین۔ ؎

ارباب حدیث کا مین فرمانبر ہون | تقلید کے منکرون کا سر دفتر ہون
مقبول روایت ائمہ نہ قیاس | یعنی کہ فقط مطیع پیغمبر ہون

خالص ہون محمدی، مرا دین اسلام | گو رائے صواب ہو نہین مجھ کو کام
تقلید کی ٹھہری تو بنون گا شیعہ | کس واسطے چھوڑ دیجے افضل ترامام

کہتے ہین ہمارے مخدوم مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری ایڈیٹر اہلحدیث نے بھی اس شہرت کو ترقی دینے مین عملاً پوری کوشش کی ہے لیکن میرا جواب یہ ہے کہ

Marfat.com

چونکہ وہ متبعِ سنت ہیں اس لئے [illegible]

کرتے ہیں. ماعدنا [illegible]

بہر حال پدر اگر نتواند پسر تمام کند، تو جو ان [illegible]

رکھی ہے، اور اپنی شاعرانہ خداداد طبیعت سے [illegible]

صہبائی کے فطری شاعر ہونے میں کلام نہیں، [illegible]

لبریز اور نالہ و شیون سے معمور ہے، چند سال ہوئے کہ ان کی [illegible]

داعی الوداع کہا، اس حادثہ نے ان کو اور نازک دل شاعر [illegible]

ٹھیس لگی اور بلبلا اٹھے، اسی لئے ان کی شاعری میں سوز [illegible]

و ملال ہے، اور اس پر مزید یہ کہ ان کے غم و افسوس کی [illegible]

صبر و سکون اور تسلی و تعزیت کے غمگین فلسفیانہ اشارات [illegible]

میں محبت کے اثرات اور عشق کے جذبات کے بجائے عشق محبت کے [illegible]

اسرار فاش ہوتے ہیں،

صہبائی کا یہ مجموعۂ کلام تجلیات [illegible]

پانچ عنوانوں پر منقسم ہے، تجلیات میں [illegible]

جامِ صہبائی میں رباعیات [illegible]

تاثرات ہیں، اور ستارے میں [illegible]

شاعر کی زبان سے [illegible]

Marfat.com

بوڑھے سعدی کے بقول "ہرکس را فرزندِ خویش بجمال و عقلِ خویش بکمال می نماید" ہر شاعر کو اپنے معنوی فرزندون سے اس قدر الفت و محبت ہوتی ہے کہ وہ ان مین سے ایک کو بھی اپنے قلم سے مٹانے مین ایک فرزند کے قتل سے کم غم محسوس نہین کرتا، تاہم ایک دانشمند باپ کا فرض یہ ہے کہ اپنی اولاد کے حسن و قبح سے کما حقہ واقف ہو، چنانچہ دانشمند صہبائی نے اپنے کلام کے وافر ذخیرہ سے انتخاب مین اپنے جانتے پوری "بیدردی" سے کام لیا ہے، اور ان ہی چیزون کو اس مین جگہ دی ہے، جو ان کے معیارِ تنقید پر پوری اتری ہین،

معلوم ہوگا کہ غالب نے اس سے بھی زیادہ "بیدردی" کا ثبوت دیا ہے اور اپنے پورے ضخیم اردو دیوان سے صرف چند جزو پر قناعت کی ہے اور پھر سنا ہے کہ اس قتل عام کے لئے انھون نے اپنے سنگدل دوستون کو متعین کیا تھا، اور خود دور سے کھڑے ہوکر تماشا دیکھتے رہے، لیکن آخر ان ہی چند اوراق نے وہ مقبولیت پائی جو سات سات آٹھ آٹھ دیوانون کے مالکون کو بھی نصیب نہین،

میری رائے ہے کہ ہمارے نوجوان شاعرون کو اپنے کلام و دواوین کی اشاعت مین اس وقت تک تاخیر کرنی چاہئے جبتک کلام کی صحت کا ہر طرح یقین نہ ہوجائے، شراب جس قدر پرانی ہوتی ہے اتنی ہی پرجوش اور باکیف ہوتی ہے،

پنجاب کے بہترین فارسی شاعر گرامی کا کلام ان کے مرنے کے بعد مرتب ہوا، پنجاب کے بہترین شاعر بلکہ استادِ فن شاعر ظفر علیخان کا مجموعۂ کلام ہنوز منتشر و

Marfat.com

ہوگئیں نعتیں، پنجاب [illegible] ان [illegible]

[illegible] کی مرتب ہوا، شاد عظیم آبادی کا پیغام دیوان [illegible]

[illegible] ہے احوال کے باوجود ان کے مرتبے میں تک [illegible]

استاد شاعر ریاض کا خمکدہ ابھی تک زندان سخن کی محفل میں [illegible]

بلکہ کلام کا فن کے معیار پر پورا اترنا اور بلند [illegible] کے [illegible]

ہے پاک ہونا اس کے بغیر ممکن نہیں کہ ہمارے نوجوان [illegible]

لیں کہ اصل کمال استعجال شہرت نہیں بلکہ دوام شہرت [illegible]

ہے۔ صہبائی کی عمر اس وقت ۱۳ برس کی ہے بچپن سے شعر [illegible]

شاعر اقبال کے کلام کو ہمیشہ غور سے پڑھتے [illegible]

مطالعہ میں رہا ہے، اور میر و غالب کی زبان [illegible]

[illegible] میری رائے میں صہبائی [illegible]

کی صلاحیت زیادہ [illegible]

[illegible] پوری چاشنی اور ساتھ ہی [illegible]

پرواز کی پوری قوت [illegible]

مستور رہتی ہے یہی سبب ہے کہ ان کی [illegible]

[illegible] تا کہیں زیادہ [illegible]

[illegible]

Marfat.com

دیک شاعری صرف غزل گوئی کا نام ہے، جس شاعر کو دیکھئے کسی فرضی معشوق
کے وہمی عشق مین مبتلا ہے، نتیجہ یہ ہے کہ شاعری کے دیگر اصناف گویا ہماری نئی
شاعری سے فنا ہو رہے ہین، پنجاب مین پورا استاد اور کامل الفن شاعر جس کی شاعرانہ
پختگی، قدرتِ کلام اور بدیہہ گوئی کی مثال اس وقت نہ صرف پنجاب مین بلکہ ہندوستان
مین نہین مل سکتی، وہ ظفر علی خان ہین، وہ ہر صنف پر یکسان قادر اور سخنوری کے ہر
فن مین کامل ماہر ہین، ان کے سوا پنجاب کے صرف ایک نوجوان شاعر کا نام ہم کو
معلوم ہے، جس نے غزل گوئی کے کوچہ سے الگ اپنی شاہراہ نکالی ہے، اور وہ
حفیظ جالندھری ہین، مثنوی کی جو بحر انھون نے اپنے شاہ نامہ کے لئے اختیار کی ہے
وہ گو قدمار کی تقلید سے آزاد ہے مگر واقعات کے نظم کے لئے ان کو ایسی ہی لمبی بحر
کی ضرورت تھی، اغلاط سے گو وہ خالی نہین، تاہم مین ان کے جوشِ بیان اور شاعری
مین واقعہ نگاری کی قوت کا قائل ہون، اور مثنوی گوئی کے لئے اسی ملکۂ تامہ کی
ضرورت ہے،

صہبائی کا امتیاز یہ ہے کہ انھون نے غزلین، قطعات، رباعیات، مثنویان
سب کچھ کہی ہین، اور صرف غزل گوئی کے تنگ کوچہ مین مقید نہین، تاہم ہر شخص
ہر صنف کلام پر یکسان قادر نہین ہوتا الا ماشاء اللہ، جیسے فارسی مین سعدی
اور اردو مین سودا، حالی، اور ظفر علی خان، میرے خیال مین صہبائی کی فطری شاعرانہ
استعداد کا اصل جلوہ گاہ ان کی رباعیات ہین، اور ان کو اسی حیثیت سے شاعرون

Marfat.com

کی صف میں ممتاز جگہ دی جا سکتی ہے [illegible]

صاف اور شیرین ہو، ترکیبیں چست اور سہل [illegible]

ترقی کر کے چوتھے مصرعہ میں پورا زور نمایاں ہو [illegible]

خوبی یہ ہے کہ اس میں بلند حقائق اور معانی اندازِ بیان [illegible]

یہ خوبیاں بدرجۂ اتم پائی جاتی ہیں مثلاً

ممتاز ہے شانِ ارجمندی میری — ہے [illegible]
سجدہ بھی کیا تو تیرے در پر یارب — [illegible]

اک نقطۂ موہوم ہے ہستی میری — لیکن [illegible]
چھوڑا جو خدا تو خود پرستی ہے آتش — جاتی ہے کہیں [illegible]

افسانۂ درد ہے کہانی میری — عنوان ہے [illegible]
ہوں تیشہ بکف مثالِ فرہاد آتش — اک کوہِ گراں [illegible]

بیگانۂ ہوش ہوں کہ ہشیار ہوں میں [illegible]
فطرت کی ستم ظریفیاں [illegible]

Marfat.com

ساغرِ عیش سے کبھی بھرتا ہون — انجامِ بہار سے کبھی ڈرتا ہون
تقدیر ہی یون تو کارفرما ہی آخر — محسوس یہ ہوتا ہے کہ مین کرتا ہون

کیا خوب کہا ہے:-

درد کے عبث شکوۂ بیداد نہ کر — اے ننگِ جہان روح کو برباد نہ کر
ہمت سے ہی رزمگاہِ ہستی مین وفا — کھا زخم پہ زخم، اور فریاد نہ کر

ہنگامۂ معصیت ہی ہنگامِ شباب — پیری مین ہی آہِ سرد اور چشم پُر آب!
ہے خواب ہی خواب مین ساری تگ و دو — آغاز بھی خواب ہی اور انجام بھی خواب

گل تیرا، نہ باغبان، نہ گلشن تیرا! — تیرا ہی دلِ زار ہے دامن تیرا!
بہار سے کیون ہی تجھکو امید وہراس — تیرا کوئی دوست ہے نہ دشمن تیرا

بہت ہی خوب ہے:-

شیرازۂ ہستی کو بکھرنا ہوگا — ظاہر ہی کہ اک روز مرنا ہوگا
لیکن یہ سوال ہی ابھی لاینحل — کیا ڈوب کے مجھکو پھر ابھرنا ہوگا

ہوئی زخم دل پہ کھاتے کھاتے — اے کاش! وہ پوچھ لیتے آتے جاتے
غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہی آخر — آتا ہے قرار دل کو آتے آتے

Marfat.com

غزل میں بھی صہبائی کا طرز نظر ...

بھی کبھی کبھی کٹتے ہیں، اور کہیں کہیں خوب کہ ...

دنیا میں ہزاروں خوشیاں ہیں، یہ دنیا عشرت ...

اس بزم میں لیکن میرا[1] ابھی اک ...

برگشتہ قسمت والوں کا نے کعبہ نے تحفہ ...

ہاں وہی سہارے ہیں اُنکے یا دوست ...

ہر شاخ جب اک مستانہ ہے ہر پھول جب اک ...

توبہ ایسے میں توبہ! جب ...

کچھ فرق نہیں ہم مستوں کے کاشانے اور میخانے میں

کاشانہ ہی میخانہ ہے، ...

اسی غزل کے بعض شعر ایسے ہیں جو گو فصیح نہیں مگر ...

ہو جا سکتے ہیں، مثلاً

گھنگھور گھٹا نہیں آئی ہیں ...

... تباہ ہوتے ہیں ...

پہلا مصرعہ اس طرح ہوتا تو ...

گھنگھور گھٹائیں آئی ...

---

[1] یہاں "بھی" غالباً غلط چھپ گیا ...

Marfat.com

اسی مین ایک اور شعر ہے،

کعبے مین یا بتخانے مین، یہ بات کہان میخانہ کی!

جو کام ہے آزادانہ ہے، جو بات ہے بے باکانہ ہے

پہلے مصرعہ کو یون کہا ہوتا تو صاف ہوتا: ع

کعبے اور بتخانے مین یہ بات کہان میخانہ کی

اسی غزل کا ایک اور شعر ہے:-

یون داد وفا کی ہوتی ہے، یون مرنے والے مرتے ہین

اک داغ سا شمعِ کشتہ ہے، خاکستر سا پروانہ ہے!

شعر خوب ہے مگر اک ذرا سا تغیر اس کو کتنا صاف بنا سکتا ہے:-

یون داد وفا کی ملتی ہے، یون مرنے والے مرتے ہین

اک داغ سی شمعِ کشتہ ہے، خاکستر سا پروانہ ہے!

مقطع ہے:-

برسات کی چاندنی راتون مین دیکھے تو کوئی صہبائی کو

لب پر بھی مناجاتین لاکھون، ہاتھون مین بھی پیمانہ ہے

دوسرا مصرعہ ذرا سا تغیر طلب ہے: ع

لب پر ہین مناجاتین لاکھون اور ہاتھون مین پیمانہ ہے

مولانا حالی کا ایک بے نظیر شعر ہے: ؎

Marfat.com

اُنکے جاتے ہی یہ کیا ہو گئی گھر کی صورت

صہبائی کی ایک غزل ...

مولانا کے یہاں سادگی کا حسن ہے اور صہبائی کے یہاں ...

تیرے جانے سے عجب رنگ ہوا ...

اب گلستان بھی ...

مگر اس کے بعد ہی ایک شعر ہے ؎

پھونک ڈالے گا مرے دل کو مری ہستی کو

حسن ایک شعلہ لرزاں نظر آتا ہے

"لرزاں" کی جگہ اگر "سوزاں" ہوتا تو کیا ہوتا

تیسرا شعر ہے اور بہت ہی اچھا ہے ...

اب پشیمان ہوں میں تاثیرِ فغاں سے یارب

حسن ... پشیماں نظر آتا ہے

پہلا مصرعہ اگر یوں ہوتا ...

اب پشیمان ...

صہبائی نے غالب کی طرز ...

بعض شعر خوب نکالے ہیں ...

زندگی کا راز عشق ...

Marfat.com

موجِ طوفان خیز میں ہی اضطرابِ زندگی ۔۔۔ اور سکونِ مرگ ہم آغوشیٔ ساحل میں ہے

ایک جان پر ہزار ہا آفت ۔۔۔ پھر بھی شکرِ خدا کرے کوئی
نظرِ شوق تجھکو ڈھونڈتی ہے ۔۔۔ دیر و کعبہ کو کیا کرے کوئی

ہر شے سے پھوٹ پھوٹ کے نکلے شعاعِ حسن ۔۔۔ لیکن نگاہِ شوق تو پیدا کرے کوئی

ہم نے صہبائی کے کلام کے جو چند نمونے پیش کئے ہیں، ان سے اندازہ ہوگا، کہ صہبائی کی شاعری میں زلف و شانہ نہیں، ان کے خیالات زیادہ تر فلسفیانہ ہیں، اسی لئے رباعیات ہوں یا غزل، مراثی ہوں یا مشاہد، ہر رنگ میں ان کا فلسفیانہ خیال جھلکتا اور حکمت کا ساغر چھلکتا ہے، مجھے امید ہے کہ اہلِ ملک ان کی قدر کرینگے، اور اپنی حوصلہ افزائیوں سے ان کو مزید ترقی کا موقع دینگے،

(۱۹۳۳ء)

Marfat.com

مسدّس حالی

مسدس کی مقبولیت

پچھلے پچاس ساٹھ برس مین ہماری [illegible]
لکھی گئین، ان مین قبولِ عام اور حیاتِ دوام اگر کسی کو [illegible]
کا مسدس ہے، یہ ۱۲۹۶ھ مین یعنی آج سے اسّی برس پہلے [illegible]
اس کے جتنے ایڈیشن نکلے شاید ہی کسی دوسری کتاب کے [illegible]
عام اور سستے بازاری نسخے بھی نکلے [illegible]
قبولِ عام کا حال یہ کہ بچّون نے [illegible]
عالمون اور واعظون تک کی زبانون پر اس کے بند [illegible]
مکتبون مین یہ پڑھایا جاتا ہے [illegible]
مجلسون مین یہ گایا جاتا ہے اور وعظ [illegible]
خیر آج تو اس پر اتنا زمانہ گذر چکا ہے [illegible]
اس کے چھپنے کے چند ہی [illegible]
اس قبولیت و شہرت [illegible]

Marfat.com

اڈیشن نکل چکے تھے، اور اب تو ان کا شمار دہائیون سے آگے نکل چکا ہی،

مسدس کی قبولیت کے موانع

مسدس کی اس قبولیت پر تعجب اس لئے آتا ہے کہ شاعری کی طرف سے جیسا کہ خود اس نے کہا ہے، مذہبی حلقون مین کافی بدگمانی تھی، مسدس مین بے عمل اور جامد علما، کی دھجیان بکھیری گئی تھین، جھوٹے پیرون اور مشائخ کی برائیان بتائی گئی تھین، عیش پرست اور نکمے امیرون کا خاکہ اڑایا گیا تھا، جھوٹے خوشامدی شاعرون کی ہجو کی گئی تھی، عام مسلمانون کے مشرکون جیسے خیالات کو برا کہہ کر ان کے دل دکھائے گئے تھے، غرض قوم کا وہ کونسا طبقہ تھا جس کے لئے حالی کے یہ دلدوز طعنے دلپسند ہو سکتے تھے، چنانچہ اس مسدس کا نکلنا تھا کہ مذہبی شاعرون نے اس کا جواب لکھا، ادبی شاعرون نے اس کی زبان اور شاعری پر لے دے کی، کافرگرون نے اس کے بعض مضامین کی بنا پر فتوے مرتب کئے عام مسلمانون نے اس کے چبھتے ہوئے نشترون پر شور وغل کیا، مگر بادِ مخالف کے یہ جھونکے سچائی کے اس پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا نہ سکے، سچی بات دل مین اترتی چلی گئی، اس کی تاثیر رگ رگ مین پھیلتی گئی، کل جو نفرین کرتے تھے وہ تحسین کرنے لگے، جو اسلام کے لئے اس کو کبھی زہر قاتل کہتے تھے، وہ آبِ حیات کہنے لگے، غور کے قابل یہ بات ہے کہ مسدس کی اس مقبولیت اور پسندیدگی کا راز کیا ہے،

اسباب تنزل کی پردہ کشائی

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ۱۸۵۷ء کے بعد ہندوستان مین مسلمانون کو دفعۃً اپنی حالت دگرگون نظر آنے لگی، جو کل بادشاہ تھے، وہ آج

Marfat.com

فقیر ہو گئے، جو کل الوانِ نعمت کے مالک تھے، وہ نانِ شبینہ کے محتاج ہو گئے
اور ایوانوں میں رہتے تھے، وہ جھونپڑوں سے بھی محروم ہو گئے، کل جن کا سب کچھ
تھا آج ان کا کچھ نہ رہا، یہ واقعہ تھا، مگر اس واقعہ کے اسباب عام طور سے معلوم ...
قاعدہ ہے کہ جب کسی کے گھر میں کوئی موت ہو جاتی ہے تو تعزیت کے لئے
جو آتے ہیں ان کا سب سے پہلے یہ سوال ہوتا ہے، کہ یہ حادثہ کیسے ہوا، کیا بیماری
ہوئی، کیا صورت پیش آئی، میت کے عزیزوں اور تیمارداروں کو بھی تسکین
میں ہوتی ہے، کہ مرنے والے کی بیماری، نزع اور موت کے ایک ایک واقعہ
کو پوری تفصیل کے ساتھ سنائیں، یہ مسدس اس قوم کے جو ابھی مری تھی، اسی
کے واقعات کی تفصیل و تشریح تھی، اور تعزیت کرنے والوں کے اس سوال کا کہ
یہ حادثہ کیسے پیش آیا، ایک مبسوط جواب تھا،

مرنے والا تو مر چکا ہوتا ہے، مگر لوگوں کو اس کی موت کے پورے اسباب
کا علم جب تک نہیں ہو لیتا ان کا تعجب زائل نہیں ہوتا، اور جب یہ معلوم ہوتا
ہے کہ یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہ تھا، بلکہ ایسے اسباب جمع تھے جن کے ساتھ موت
کا طبعی طور سے واقع ہو جانا یقینی تھا، تو ان کا تعجب زائل ہو جاتا ہے اور ...
کے سامنے مجبوری کا احساس ان میں تسکین پیدا کر دیتا ہے،

مسدس میں شاعر نے اس عظیم الشان قوم کے حادثۂ موت کے اسباب
تفصیل سے بیان کئے تھے جن کو شکر ...

Marfat.com

حادثہ خونین کے وقت ہی سب سے پہلے اس موت کا حال معلوم ہوا، اس حسرتناک انجام پر سخت حیرت تھی، شاعر نے موت کے طبعی اسباب سنا کر اُن کی حیرت کو دور کیا، اور بتایا کہ ان اسباب کے موجود ہوتے ہوئے موت نہیں زندگی تعجب انگیز تھی

ماتم | بغداد کی تباہی پر سعدی نے ماتم کیا، اور ابن ابی الیسر نے خون کے آنسو روئے اور اندلس مرحوم کی بربادی پر ابن بدرون نے اپنا دلدوز نوحہ سنایا، لیکن افسوس کہ ہندوستان کے انقلاب پر چوبیس برس گذرنے کے بعد بھی کسی کو آنسو کے قطرے گرانے کی توفیق نہیں ملی، دل بھرے تھے، آنکھیں رونے کو اور ہاتھ سینہ کوبی کو تیار تھے، مسدس نے مرثیہ کا کام کیا، اور لوگ اس کو پڑھ پڑھ کر دل کھول کر روئے ایک دردبھری داستان تھی، جس کو جس نے سنا بیتاب ہوگیا،

قومی تاریخ | مسدس مین قوم کی غیرت کی رگ کو حرکت مین لانے کے لئے اسلام اور مسلمانون کی قومی تاریخ کے پرفخر کارنامون کو شاید سب سے پہلی دفعہ اس طرز و اسلوب سے اس ملک مین بیان کیا گیا تھا، رونے کی تسکین کے ساتھ اس کتاب مین مسلمانون کے فخر و غرور کا سامان بھی تھا، اس نشہ نے بھی لوگون کو اس مسدس کے پڑھنے کا چسکا لگایا، عرب کی حالت، رحمتِ عالم کی بعثت، قرآن کی تاثیر، اسلام کا شکوہ، فتوحات کی وسعت، علوم و فنون کی ترقی، علماء اور حکما کا کمال، تعمیر بلاد، سیر سیاحت بغداد و اندلس کے قابلِ فخر آثار، اس خوبصورتی اور خوبی کے ساتھ اس مین نظم کئے گئے تھے کہ مسلمانون کو فقیری مین بادشاہی کا مزہ آگیا، ان کے جھکے ہوئے سر

Marfat.com

غرور سے اونچے ہونے لگے ... [illegible]

تسکین و تسلی کا سرمایہ معلوم ہونے لگی۔

"عرب، ہند، مصر، اندلس، شام و دیلم" ... [illegible]

نے سنی، اور اس سینہ میں ان کو بغداد کا حریم خلافت ... [illegible]

شوکت، بلنسیہ کی عظمت، اشبیلیہ کے محراب و ... [illegible]

سنجار اور کوفے کے میدان اور سمرقند، مراغہ اور ... [illegible]

آنے لگے، پڑھنے والے پر عجب کیفیت طاری ہوتی ... [illegible]

ان دونوں کیفیتوں سے ہر گھڑی دل میں نئی لذت پیدا ... [illegible]

ترقی کی تدبیر

غم اور فخر کے سرمایہ کے ساتھ ان عجیب ... [illegible]

حالت کا احساس پیدا کر کے آیندہ کی فکر کا سامان بھی تھا ... [illegible]

عیوب اور کمزوریوں کا راز فاش کر کے اس ... [illegible]

کا خاکہ بھی کھینچا گیا تھا، احساس کے ... [illegible]

ان کی مرہم پٹی بھی کی گئی تھی ... [illegible]

ہوا ترقی کی فکر بھی پیدا ہوئی۔

قوم کا آئینہ

غرض مسدس قوم کی تیرہ ... [illegible]

اس کے چہرہ کا ایک ایک خط و خال ... [illegible]

جوانی، اس کا بڑھاپا، اس کی ... [illegible]

Marfat.com

نظر آرہی تھی، اس لئے ہر مسلمان کو جس مین ذرا بھی حس تھی، اس آئینہ مین اپنا چہرہ دیکھنے کا شوق تھا،

مسدس کی نظم

اس شاعری مین جو صرف تفریحِ طبع کا سامان رہ گئی تھی، اور جس مین گل و بلبل کی حکایت، حسن و عشق کی روایت اور رقیب سیہ رو اور فلکِ پیر کی شکایت کے سوا کچھ اور نہ تھا، شاعر نے اپنی مسیحا نفسی سے ایک عظیم الشان قومی انقلاب کی تاثیر کی روح پھونک دی، لفظ سیدھے سادے، ترکیبین بے تکلف، معنی مبالغہ سے خالی، مصرع تشبیہ و استعارہ سے پاک، مگر ہر شعر جوشِ بیان سے لبریز، وفورِ احساس سے معمور اور درد و غم سے بھرا ہوا،

اس نظم کے لئے نکتہ شناس شاعر نے مسدس کا رنگ اختیار کیا، مسدس اس زمانہ مین واسوخت کے لئے، پھر اہلبیتِ کرام کے دلدوز مصائب اور شہیدِ کربلا کے دلفگار سوانح کے بیان کے لئے یک گونہ مخصوص ہو کر غم و الم کی داستان سرائی کے لئے خاص ہو چکا تھا، اس لئے شاعر کو جب اپنی قوم کے زہرہ گداز ماتم کا خیال آیا تو اس مسدس سے زیادہ موزون اور بہتر نظم کی کوئی صنف نظر نہین آئی جس کا وزن ہی گویا درد و غم اور نالہ و ماتم کے لئے بن چکا تھا،

دوسری بات یہ تھی کہ اس نظم کے پُر اثر ہونے کے لئے ضرورت تھی کہ اس کے ہر ٹکڑے مین قابلِ بیان واقعہ ادا ہو جائے، مثنوی اس کے لئے موزون نہ تھی کہ اول تو وہ رزم و بزم کی حکایت کے لئے خاص ہو چکی تھی، اور پھر اس مین اتنی

Marfat.com

سمائی نہیں ہو سکتی تھی کہ ...

ادا ہو جاتا، مسدس کی یہ صورت ہے کہ اس ...

ایک مختصر باب یا تحریر کا ایک ایک ...

واقعہ الگ الگ ادا ہوتا جاتا ہے۔ نظم کی رفتار ...

تیسرے اور چوتھے مصرعوں میں واقعہ کی تفصیل ...

تاثیر بنتی جاتی ہے، اور معلوم ہوتا ہے کہ کہاں سے ...

اوپر چڑھی، اور پھر کہاں سے نیچے اتری ...

کا نفس تبدیلِ ذائقہ اور تجدیدِ احساس کے لئے ...

اس سادگی اور بے تکلفی کے باوجود مسدس کی نظم ...

برجستگی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی صاف ...

بہتی چلی جا رہی ہے، نہ کہیں رکاوٹ ہے ...

زبان میں گھلاوٹ، بیان ...

لطافت ہے، ہماری زبان ...

شاعر کی طبیعت | شاعر کی طبیعت ...

آیا تھا، اس کا مزاج ...

کی پستی کو نظر ...

تھا، اس طرح ...

Marfat.com

سننے کی تاب نہین لا سکتے تھے ، مصنف کے سارے مرثیے خواہ وہ شخصی حیثیت سے لکھے گئے ہون ، یا قومی ، اسی قدر پُر اثر اور کیفِ غم سے بریز ہین ، اس انداز کا شاعر جب ملتِ مرحومہ کے گذشتہ اقبال اور برباد شدہ جاہ و جلال کا سوگ منائے گا تو ظاہر ہے کہ اس کے قلم کی ہر بوند آنسو کا ایک قطرہ اور اس کے لب کی ہر صدا فریاد کی ایک لے کیونکر نہ بنجائے گی ،

شاعر کو اپنی اس طبیعت کا کافی احساس تھا ، دیباچہ اور ضمیمہ دونون مین بار بار اس کا یہ اقرار چھلکا پڑتا ہے ، اس لئے مسدس کا اصلی حصہ جو ۱۲۹۶ھ مین لکھا گیا تھا ، ایسے اشعار پر ختم ہوا تھا ، جو سر تا پا یاس اور نا امیدی سے بھرے تھے ،

ضمیمہ | شاعر کو خود بھی خیال ہوا ، اور دوسرے اصحابِ نظر کے کہنے سے بھی معلوم ہوا کہ کسی ایسی کتاب کا جو قوم کو غیرت دلانے اور اس کے احساسِ عمل کو جگانے کے لئے لکھی گئی ہو ، ایسے دل شکن اور حوصلہ فرسا اشعار پر ختم کرنا ہمیشہ کے لیے اسکی امیدون کو منقطع اور اس کے حوصلون کو پست کر دیتا ہے ، چنانچہ چھ برس کے بعد ۱۳۰۲ھ مین شاعر نے اس کا ضمیمہ لکھا اور چاہا کہ اپنی اور اس طبیعت کو ابھار کر نوحہ خوانی کے بجائے کچھ رجز خوانی کا فرض انجام دے ، مگر اندازِ طبیعت اور دلی یقین کے خلاف کوئی بات بنانا مشکل ہے ، اس لئے اس ضمیمہ کی صورت بالکل ایسی ہے جیسے کوئی غمون کا مارا ماتم گسار اپنے دوسرے غمزدہ عزیزون کو تسکین دینے بیٹھے ، وہ بار بار اپنے آنسوون کو پیتا ہے ، اپنے چہرہ کو مطمئن بناتا ہے ، اور دوسرون کے بہتے ہوئے

Marfat.com

آنسوؤن کو اپنے بھیگے رومال سے پوچھتا اور صبر کی تلقین کرتا ہے، ...
عزیزون کی آنکھون کو بچا کر اسی رومال سے آنسوؤن کے قطرون کو بھی ...
اس ضمیمہ کی روانی اور فصاحت کا بھی وہی عالم ہے، اگر ہر بند پڑھا ...
کہ مصنف وقت کی مصلحت اور طبیعت کے اقتضا کی کشمکش مین مبتلا ہے ...
کشمکش مین اس سے جہان تک بن پڑتا ہے، وہ اپنی قوم کے دل بڑھانے ...
بڑھانے اور ترقی کے گر بتانے مین نئے نئے اسلوب پیدا کرتا ہے، اور ... طرح
سمجھاتا ہے،

مسدس کی "حیات جاوید" مسلمانون کو سوتے سے جگانے اور ان کے ہر طبقہ کو ...
عیب اور کمزوریون کے سمجھانے مین ہمارے ہر رہنما نے اپنی اپنی توفیق کے ...
بہت کچھ کام کیا لیکن یہ واقعہ ہے کہ مولانا حالی کی اس بروقت صدا نے اس ...
بڑا کام کیا ہے، ان کے نہ صرف اس مسدس کے ہر بند، بلکہ نظم کے ہر مصرع ...
بھی وہ اثر ہے کہ سُن کر دل بیتاب اور اپنے اسلاف کے کارنامون کی تقلید ...
پیدا ہو جاتا ہے،

مسدس مین جاہلیت کا جو نقشہ کھینچا ہے، وہ ایسا سچا ہے، کہ جیسے ...
کھینچا اس وقت سے آج تک وہ اس عہد کے ہر نقشہ کھینچنے والے کے ...
کام دیتا ہے، پیغمبر اسلام علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی نعت مین ...
نے کیا کیا کچھ نہین کہا، اور کس کس طرح ...

Marfat.com

جو چند بند ہین وہ اپنی واقعیت اور سچائی کی بنا پر جس اثر سے مالا مال ہین وہ تکلف اور مبالغہ سے بھری ہوئی اکثر نعتون سے بڑھ چڑھ کر ہے، شاعرون نے اپنی نعتون مین شاعری کے جادو سے اثر پیدا کرنا چاہا ہے، اور مولانا حالی نے سچائی اور واقعیت کے اعجاز سے، اس لئے ان کی نعت کے یہ چند شعر دوسرون کے سارے دفتر سے بہتر ہین، اور بعد کو نئے شاعرون نے اسی طرز کی تقلید کی اور کامیاب رہے،

مسلمانون کے علوم و فنون کی تاریخ اور ترقیون کا یہ پہلا نقشہ تھا جس کو مولانا حالی نے اپنے موقلم سے تیار کیا تھا، بڑے بڑے تاریخی واقعات اور قابلِ فخر کارنامون کو جس طرح چند مصرعون مین کھپا کر انھون نے بیان کر دیا، وہ آج بھی بے نظیر ہے، نظم کے ساتھ مقدمہ اور دیباچہ کی نثر بھی اپنی سلاست اور فصاحت کے لحاظ سے ہماری زبان کے ادب کا اتنا بلند نمونہ ہے جسکی پیروی آج تک نہ ہو سکی،

اس مسدس کی تالیف پر نصف صدی سے زیادہ گذر چکی، مگر اس کے اثر کی تازگی کا اب بھی وہی عالم ہے، امید ہے کہ صدیون پر صدیان گذرتی چلی جائین گی لیکن ان اوراق پر سچائی اور اخلاصِ ملت کی تاثیر سے کہنگی نہ آئے گی یہ خود حیاتِ جاوید پائے گی، اور اپنے مصنف کو حیاتِ جاوید بخشے گی، اور جیسے اس دنیائے فانی مین وہ اس کی شہرت کا سبب بنی، اس دنیائے باقی مین اسکی مغفرت کا سامان بنے گی،

(سنہ ۱۹۳۵ء)

Marfat.com

خیابان

ہماری موجودہ اردو شاعری کا قافلہ ایک خاص

سفر کا توشہ تمام تر غزلگوئی ہے۔ ہمارے نوجوانوں کی شاعری کی

تو عشق و محبت کے ناتمام پیام، اور حسن و جمال کی نادیدہ

مین کچھ نہین ہوتا۔ تصوف اور فلسفہ کے دھندلے خیالات

ان کے شعر کو گنجلک بنا اوران کے بیان کو الجھا دیتے ہین۔

عشق و محبت کے واردات اور حسن و جمال کی

اور مشاہدات پر مبنی ہوتی ہین۔ ان واقعات مین پڑے

چکھے بغیر ان کی ترجمانی بن دیکھے مقام کو

کہ وہ لفظون مین شاعر کے جذبات

تاثرات صرف ذاتی واردات

ہو سکتے۔ یہ ہار سچے موتیون ہی سے

غزلگوئی کوئی بری

Marfat.com

لکھنے کے لئے سیاہی بازار کی بوتلوں میں نہیں ملتی، خونچکان سینوں میں پائی جاتی ہے۔
دل سوختہ میر کی کامیابی کا راز نصیحت کے اس فقرہ میں ہے جو بوڑھے باپ نے
اپنے نوجوان شاعر بیٹے کو کی تھی۔ "اے پسر عشق بورز"

تجربہ کار سعدی نے یہ بے سبب نہیں کہا تھا کہ "تا نہ افتد ندانی"، داغ کے کلام
میں جو خوبی ہے وہ یہی ہے کہ اس میں عشق کی ایک ایک گھات، اور حسن کی ایک
ایک ادا اس طرح بیان ہوئی ہے کہ جس پر بیتی ہے اس کو ہر قدم پر اپنی بات یاد آتی
تی ہے، اور مزے لیتا ہے، اور جس پر نہیں بیتی ہے اس کو اس میں وہ لطف ملتا
ہے جو تاریخ و جغرافیہ کے شائق کو کسی غیر کے سفر نامہ میں،

غرض کلام کی یہ صنف حقیقت کی طالب ہے، غیر کی کہانی اپنی زبانی ایسی
بے مزہ حکایت ہے جس میں اثر پیدا ہی نہیں ہو سکتا،

غزل کی دوسری صنف وہ ہے جو رومی و خسرو و حافظ کا سرمایہ ہے، یا جو اردو
میں مظہر، درد اور نیاز اور ایک معنی میں غالب کے خزانہ میں ہے، وہ حقیقت رسی،
نکتہ دانی، اور علم اسرار کے فیوض و برکات کا عطیہ ہے، لیکن یہ سعادت زور بازو
کی ممنون نہیں، بلکہ خدائے بخشندہ کی بخشش ہے، جو ہر شخص کی قسمت میں نہیں،

یہ عجیب بدنصیبی ہے کہ ہماری شاعری کی پیدائش اس وقت ہوئی جب
قوم پر مردنی چھائی تھی، اس کی ساری قوتیں ٹھنڈی تھیں اور یاس اور نا امیدی
کو ہر طرف سے گھیرے تھی، ایسی قوم کے دل و دماغ میں تو بس کا اشتعال،

Marfat.com

واقعیت کی ...

لوگ سمجھتے ہیں کہ فردوسی ...

کیا، اگر محمود کی تلوار یہ ہنگامہ آفرین ...

کے بوسیدہ ڈھانچوں میں یہ جان نہیں ...

تلواروں کی یہ جھنکار اور داد شجاعت کے ...

ہو سکتے تھے سامانی، غزنوی، غوری، سلجوقی ...

میں یہ زوروں کے زمانہ کے بادشاہ ...

دنیا کو زیر و زبر کر کے قوم کے افراد ...

تصادم کی چقماق سے وہ آگ پیدا ہوتی ...

بادشاہ کے فتوحات اور واقعی ...

زور اور واقعیت بیان ...

اردو شاعری کا دور ...

مگر وہ بات کہاں ...

جو کسی حریف کو اپنے ...

بادشاہ کی مدح ...

سلجوقی کے ...

اکبر و جہانگیر و شاہ جہاں ...

Marfat.com

شاعری کے لئے جس عشق کی ضرورت ہے اس سے مقصود صرف لیلی اور مجنون جیسا عشق نہین ہے، یہان عشق اپنے وسیع معنون مین بولا جارہا ہے اس سے قلب کی وہ واقعی کیفیت مراد ہے جو عالم اور ماورائے عالم کی ہر چیز سے لگاؤ پیدا کرسکتی ہے، مناظر فطرت سے عشق ہوسکتا ہے، قوم اور ملک سے عشق ہوسکتا ہے، کسی بلند مقصد اور اہم مطمح نظر سے عشق ہوسکتا ہے، کسی مقدس ذات اور مقدس کام سے عشق ہوسکتا ہے، اور اس مین سے ہر عشق شاعری کے ساز کو چھیڑ کر اس کو دہن موسیقار بنا دیتا ہے،

اسی طرح اہل سخن اور اصحاب قلم مین جوش وخروش اور قوت وزور پیدا کرنے کے لئے خاص مطلق العنان بادشاہون کی ضرورت نہین وہ توشخصی حکومتون کا زمانہ تھا، جب ہر قسم کی طاقتین ایک ہی شاہانہ شخصیت مین سمٹ جاتی تھین، اور ملک کے سارے جسمانی و دماغی کارخانے اسی ایک انجن کی طاقت سے چلتے تھے، زمانہ کے نئے انقلاب نے اب یہ طاقت جمہور کے اندر پیدا کردی ہے، اب قوم کی سرگرمی اور ملک کی جدوجہد جمہور کی کوششون کا نتیجہ ہے، اس لئے جو کام پہلے شاہانہ کارنامون کے زور سے انجام پاتا تھا، وہ جمہور کے زور سے انجام پاتا ہے، اب سلاطین کے فتوحات کی طاقت نہین، بلکہ قوم کی فاتحانہ اور اولوالعزمانہ طاقت اہل سخن اور اصحاب قلم کے سینون مین جوش، زبانون مین تیزی اور قلمون مین روانی پیدا کرتی ہے، اب زمانہ سلاطین کے درباری شعراء کا نہین، بلکہ قومی اور ملی شاعرون کا ہے، جو بادشاہون کے مدحیہ قصیدون کی جگہ ملک وملت کے جذبات کی ترجمانی کرین اور

Marfat.com

اپنی رجز خوانی سے اس کے سپاہیوں کا دل بڑھاتی ہیں،

دلی کی سلطنت نکل جانے کے بعد ہمارے شاعر ایک مدت تک [illegible]

اور نوحہ و ماتم میں مصروف رہے، حالی نے اس دور کا آغاز کیا جب تک جیتے رہے

خود روتے اور دوسروں کو رلاتے رہے، اکبر کے دور میں ذرا لبوں پر مسکراہٹ آئی

اور نوحہ و ماتم کی جگہ طعن و طنز نے لی، شبلی نے رجز خوانی شروع کی، یہ تینوں گو بڑے حد تک

معاصر تھے، مگر ان کی اردو شاعری کا زمانہ نسبتہً ایک دوسرے کے بعد ہے، اقبال آئے

تو قوم کا قافلہ سفر کو آمادہ ہو چکا تھا، اس لئے وہ بانگِ درا کے ساتھ آئے، اور خودی

اقبال کا ترانہ بانگِ درا ہے گویا

بڑی لڑائی کے بعد سیاسیات کے انقلاب کا رخ جب سے بدلا ہے، ہماری نئی شاعری

کا رنگ بھی بدل رہا ہے، اب نوحہ و ماتم طعن و طنز اور رجز خوانی کے بدلہ انقلاب

انقلاب کا نعرہ ہے، اب کچھ اور ہی چیزیں ہمارے سامنے ہیں، اور قوم و ملت کے

قافلے کسی اور ہی سمت کی طرف قدم بڑھانے کے لئے سفر کا سامان باندھ رہے ہیں

اس انقلاب نے ہماری زبان میں بہت سے اچھے اچھے سخنور پیدا کئے ہیں،

زمانۂ حال کے ان نئے خوش فکر شاعروں میں ایک اس مجموعہ کے مصنف [illegible]

اسرائیلی صاحب ہیں جن کی نظمیں اکثر اخباروں اور رسالوں کے صفحوں کی [illegible]

بنتی رہتی ہیں، ان کے کلام پر ایک سرسری نظر ڈالنے [illegible] سے [illegible]

اور ظفر علی خان کے اسالیب سخن سے بہرہ [illegible]

Marfat.com

شاعر ہین جو وطن کی محبت سے بھی سرشار ہین، وہ اسلام کی محبت اور وطن کی خدمت مین تضاد اور بیر محسوس نہین کرتے، وہ قومیت اور وطنیت کے تنگ مفہوم کو تنگ سمجھتے ہین، وہ یورپ کے ملمع تمدن کے فریب سے آگاہ اور اس کی انسانیت کی زندگی سے واقف ہین، اور اس کی سیاست کے بدنما چہرہ پر جو رنگین نقاب پڑی ہے اس سے ان کا تار نظر الجھا نہین ہے،

غرض وہ اسلام کے ہندی شاعر، یا ہندوستان کے مسلمان شاعر ہین، اور ہندی مسلمانون کے سامنے ملک وملت، اور دین وسیاست کے حقیقی انوار اور واقعی اسرار آشکارا کرتے ہین، اور ہندی مسلمانون کو اسلامی جذبات اور وطنی خدمات کیلئے یکسان دعوت دیتے ہین،

ان کی اخلاقی اور تاریخی شاعری مین شبلی کا تخیل ہے، ان کی سیاسی اور وطنی شاعری مین ظفر علی خان کی پرکاری ہے، ان کی حقیقت شناسی اور اتحاد اسلامی کے ساز مین اقبال کا ترانہ ہے،

سیرت نبوی اور ہجرت مبارکہ کے بیان مین سوانح نگاری کے ساتھ ایک شاعر کے قلم کے ساتھ ایک مسلمان کا دل بھی ہم آہنگ ہے، ان کے وطنی جذبات کی تراوش مین کوزہ کی تنگی کے بجاے دریا کی پوری پہنائی ہے،

ان سب کے ساتھ شاعر، انقلاب کے نئے آثار اور نتیجون سے بھی بے خبر نہین وہ غریبون، مزدورون اور کسانون کی تکلیفون سے بھی رنجیدہ اور سرمایہ دارون

Marfat.com

کی بے رحمیوں سے بھی ملول ہے، وہ عہد حاضر کے ان نوجوان شاعروں میں نہیں جو اوپر کے بہتے ہوے خیالات کے سہارے اس لئے چلنا چاہتے ہیں کہ وہ خس و خاشاک کی طرح آسانی سے ظاہر نمائی کی منزل کو قطع کر سکین، جو انقلاب، مزدور، کسان اور سرمایہ کے لفظوں سے کھیل کر اپنے کو انقلابی اور دینی و قومی جذبات کی پستی سے اپنے کو بلند ظاہر کرتے ہیں، جو کبھی پریاگ میں اجمیر، اور کبھی اجمیر میں پریاگ بناتے ہیں۔

محمود اسرائیلی صاحب کی ایک اور خوش قسمتی یہ ہے کہ انھون نے غزلگوئی کے پامال کوچہ میں قدم نہیں رکھا، اور عشق و محبت کے جھوٹے موتیون سے اپنے جیب و دامن کو نہیں بھرا، وہ زلفِ دراز کے گرفتار، چشمِ سیاہ کے مسحور اور حسن عارض کے گرویدہ نہیں، ان کے سینہ میں دکھاوے کے غمِ عشق اور نمایش کی آہ و نالہ کی جگہ نہیں، گو عاشقانہ نظمون کا اس مجموعہ میں بھی ایک عنوان ہے، مگر عشق و محبت کی اس داستان میں "آپ بیتی" نہیں "جگ بیتی" ہے، اور جو کچھ ہے وہ شاعر کا داخلی نہیں، خارجی رنگ ہے،

"فکاہات" کے عنوان سے بھی اس میں چند نظمیں ہیں، مگر یہ بھی شاعر کا اصلی مذاق نہیں، اس لئے یہ لطیفے لبون پر مسکراہٹ لائے بغیر متانت کے انداز میں سنائے گئے ہیں، یہ فکاہات اکبر کے رنگ میں نہیں، بلکہ الہلال کلکتہ کے حضرت "کنشتی" یعنی مولانا شبلی کے رنگ میں ہیں، جنکو فکاہات کے بجائے ظریفات کہنا چاہئے۔

سیاسیات کے عنوان سے شاعر کی فکر رسا نے جو [illegible]

Marfat.com

ہے، خیالات درست، دعوت صحیح اور طرزِ ادا دلکش ہے، سیاسیات مین گو وہ کانگریس کا ہم نوا ہے، مگر اپنے قومی جذبات اور ملی ضرورتون سے بے پروا نہین، ملک اور دین کی خدمت مین جو تضاد بعض کم سوادون کو نظر آتا ہے، اس کی گہری نگاہ مین وہ منطقی مغالطہ کے سوا کچھ اور نہین، غرض اس باب مین اس کے خیالات و تعلیمات بیحد سنجیدہ ہین یعنی مذہب و سیاست اور دین و وطن کے جذبات کی معتدل آمیزش، مشرق سے صحیح عقیدت، اور مغرب کی صحیح تنقید،

مظاہر فطرت کی تصویر مین اس کے موقلم کی کشش تعریف کے قابل ہے، تصور کا اچھوتا پن، تشبیہون کی رنگینی، استعارون کی لطافت اور طرز ادا کی دلکشی اس کے شاعرانہ کمال پر دلیل ہے،

شاعر کا کلام نقالی کے عشق سے بھی پاک ہے، دین و مذہب، ملک و ملت اور مناظرِ فطرت سے اس کو سچا عشق ہے، اور اسی عشق کے مظاہر اس کی نظم مین نمایان ہین، وہ شاعرِ انقلاب اور شاعرِ شباب نہین، وہ شاعرِ حقیقت ہے، اس کے کلام مین نادان نورسیدہ نوجوانون کے خام ولولون اور ناتمام جذبون کی نمایش نہین بلکہ پختہ کار، دانایانِ عقل کی حقیقت ہے، اس مین کم فہم شباب کا ہنگامی جوش نہین بلکہ سن رسیدگی اور پختگی کی سمجھی بوجھی اور غور و فکر سے طے کی ہوئی عقل رائے ہے، غرض وہ سراب نہین، شراب نہین، نہرِ روان اور شہد ہے،

Marfat.com

دل چاہتا تھا کہ اس خیابان ...

گیری کے گرد و غبار سے بھی ہر طرح پاک ...

باتوں پر کان کم دھرتے ہیں اس لئے اگر ...

پوری نگہداشت نہ کرنے پر انکیلئے اسی مجموعہ کے ...

تنہا اسی کو اصول و قواعد کی تقلید کی کڑی پابندیاں ...

فصیح تر لفظ و ترکیب کا مطالبہ اور جستجو ...

Marfat.com

عطرِ سخن

مولانا محمد فاروق چریاکوٹی رحمۃ اللہ علیہ مولانا شبلی علیہ الرحمۃ کے استادِ کل تھے،
ر مجھے بھی اُن سے عربی ادب و شعر اور منطق مین تلمذ کا فخر حاصل ہے ؎

گرچہ خوردیم نسبتے است بزرگ ذرّۂ آفتاب تابانیم

جب مین نے شروع شروع عربی مین شعر کہنا شروع کیا، اور اصلاح کی غرض
ے استاد کے سامنے پیش کیا، تو فرمایا "شعر کہنے سے شعر سمجھنا زیادہ مشکل ہے،
ں لئے خود شعر کہنے سے زیادہ دوسرون کے شعر سمجھنے کی مشق پیدا کرو۔" مولانا
لی مرحوم بھی فرماتے تھے کہ "سخن گوئی سے زیادہ سخن فہمی مشکل ہے" اور اس بارہ
ن مولانا حالی مرحوم کے بیحد مداح تھے، ایک دفعہ کا واقعہ بیان کرتے تھے،
جب پہلے پہل جاحظ بصری (المتوفی ۲۵۵ھ) کی کتاب البیان والتبیین
پ کر مصر سے آئی تو مین نے اس کو الٹ پلٹ کر دیکھا، کتاب کا کوئی خاص
ع سمجھ مین نہین آیا، اس مین عرب کے مشہور فصحا و بلغا کے کلام کے ٹکڑے
تھے، اتفاق سے رات کو مولانا حالی (جو ان دنون علی گڈہ کالج مین رہتے تھے)

Marfat.com

آئے اور وہ کتاب [illegible]

تھے کہ: ان کا یہ فقرہ سنگ [illegible]

نظم میں حماسہ شعراء کے بہترین کلام کا مجموعہ ہے [illegible]

کے خطیبوں اور انشا پردازوں کے [illegible]

اور یہی اس کا موضوع ہے،

حماسہ کا جامع ابو تمام ہے جو خود ایک [illegible]

مدِ مقابل تھا، لیکن فن کے تمام نقادوں کا [illegible]

ایک دیوان کے مصنف اور شاعر ہونے کی [illegible]

اور جامع ہونے کی ممنون ہے گیا وہ [illegible]

بدولت ابو تمام کا نام ادباء عرب [illegible]

شبلی اس کی یہ کتاب [illegible] ادب کا [illegible]

حماسہ کی حیثیت یہ ہے کہ وہ [illegible]

کے اعلیٰ نادر اور بہترین [illegible]

سیکڑوں شعراء کے [illegible]

اور اس اعتبار سے [illegible]

صاحب [illegible]

کے منتخب [illegible]

Marfat.com

اس نئے عہد سے پہلے جب ہندوستان کی ادبی زبان فارسی تھی، ہر لکھے پڑھے آدمی کے پاس "سفینہ یا بیاض" کے نام سے کاغذوں کے چند سادہ اوراق ہوتے تھے جن میں ہر صاحبِ ذوق اپنی پسند سے دورانِ مطالعہ یا باہم صحبتوں میں جو اچھے اشعار پڑھتا یا سنتا تھا ان کو وقتاً فوقتاً قلمبند کر لیتا تھا، اور اس طرح ہر قدرشناس کے پاس شعراء کے اچھے اور منتخب شعروں کا ایک الگ مجموعہ تیار ہو جاتا تھا، اس قسم کے سفینے یا بیاض ہر پرانے علمی خاندان میں اب بھی موجود ملیں گے، اور اکثر مشرقی کتب خانوں میں اس طرح کے متعدد نادر اور منتخب مجموعے محفوظ ہیں، استاد مرحوم کی زبانی سنا تھا کہ ان کو مرزا صائب کا ایک اس قسم کا انتخاب حیدرآباد دکن میں ملا تھا، اور وہ اس کی تعریف کرتے تھے، لیکن اس قسم کے تمام فارسی انتخابات میں وہ مرزا مظہر جانِ جاناں کے انتخاب کو جو خریطۂ جواہر کے نام سے مشہور ہے اور چھپ بھی گیا ہے، سب سے زیادہ پسند فرماتے تھے۔

اس نئے دور میں جس کے تمدن کی بنیاد جلدی اور عجلت پر ہے، عمر بھر کی محنت میں ایک سفینہ یا بیاض تیار کرنے کا صبر آزما کام کون کر سکتا ہے؟ تاہم چونکہ شعروسخن کا چسکا ایک فطری ذوق ہے، اس لئے کسی نہ کسی حیثیت سے چند سال میں ایک منتخب مجموعہ تیار کر لینا مشکل نہیں، چنانچہ اردو دواوین کے مختلف انتخابات ملک میں وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں اور چھپتے رہتے ہیں، اس قسم کا پہلا جامع انتخاب مولانا ابوالفضل عباسی (گورکھپور) کا "نشترِ سخن" ہے جو ۱۹۱۱ء میں چھپا

ہیں جن میں ہر شاعر کے کلام ...

تحت مناسب ...

سب سے مطول اور مفصل مجموعہ جناب ...

جو مختلف عنوانوں کے تحت میں متعدد جلدوں ...

وملت" وغیرہ ناموں سے شائع ہوئے ہیں ...

میں بہت مقبول ہوئے ہیں، اور آخر میں پنجاب ...

ایک جلد میں شائع ہوا ہے جس میں ...

شعراء کے مختصر سوانح اور تصویریں ...

صوبہ ہائے متحدہ پنجاب اور حیدر آباد ...

ہے، جناب ڈپٹی مولوی سید ... حسین ...

بڑی محنت اور جانکاہی ...

سخن کے ناموں سے ...

تیار کیے ہیں جنہیں ...

اب تک اردو میں ...

کے باوجود ایک خاص ...

اور تفرق ... کی خاطر ...

ترتیب میں ...

Marfat.com

بنابرین وہ مجموعے اسکولون اور کالجون کے طلبہ کے نصاب مین کام نہین آسکتے
مؤلفِ ہذا کے پیشِ نظر یہی تعلیمی پہلو ہے کہ اردو شعراء کے کلامون کو مختلف
حصون مین اِس طرح ترتیب دیا جائے کہ ہر حصہ کا معیار تعلیمی منزلون کی
مختلف استعداد اور قابلیت کے مطابق ہو، تاکہ وہ کالج کے اعلیٰ درجہ سے
لے کر اسکول کے درجون تک بہ ترتیب نصاب درس مین جگہ پا سکے،

انتخابات کے خارستان مین اصلی رہنما جامع کا ذوقِ سلیم ہے، مگر لوگون
کے ذوق اور نقطہ ہائے نظر طبعاً خود مختلف ہین، اس بنا پر کسی مجموعہ کو تمام تر
اور ہر شخص کی نگاہ مین معتبر ہونے کی سند بہ مشکل ہاتھ آسکتی ہے، تاہم اس معیار کو
اس حد تک متوسط کیا جا سکتا ہے کہ انتخابات کا بڑا حصہ اربابِ نظر اور اصحابِ
ذوق کی ہمدردی حاصل کر سکے، اس معیار پر یہ مجموعہ پوری طرح اتر سکتا ہے،
شعرون کے انتخاب سے پہلے شاعرون کا بھی انتخاب ضروری ہے، ہم کو
شکایت ہے کہ مؤلف نے اس مین سخت گیری کے بجائے رواداری برتی
ہے، لیکن ان کا جواب ہے کہ "یہی بے تعصبی اور وسعتِ انتخاب اس کتاب
کا ہنر ہے"، بہرحال یہ بھی اختلافِ ذوق ہے، بقول ذوقؔ "یہی نیرنگی اس
عالم کی رونق کا آب و رنگ ہے"۔

اس مجموعہ مین مؤلف نے ہر دور کے شعراء کے کلام کو اشکال و دقت
اور سہولت کی نظر سے دیکھکر پھر شاعر کے تخلص کی ابجدی ترتیب پر اس کو

Marfat.com

مرتب کیا ہے، ہر چند کہ یہ ترتیب لزوم مالا یلزم ہے، مگر ...
جستجو اور تلاش مین اس سے آسانی پیدا ہو گئی ہے، ہم کو امید ہے کہ ...
صوبہ کا محکمۂ تعلیمات اس سلسلۂ انتخاب کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھیگا، اور
طالب العلمون کو اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع بخشیگا،

دلسنہ، پٹنہ (بہار) ۱۳۴۸ھ
۱۹۲۹ء

Marfat.com

حقیقتِ علمی شاعری

عظیم آباد پٹنہ اور اس کے اطراف مین جو مردم خیز بستیان آباد ہین ان مین سے ایک کا نام نگر نہسہ ہے، یہ قدیم شرفاے شیوخ، اور پروردگانِ علم و ہنر کا مسکن ہے، ان اطراف مین یون تو عموماً شیوخِ صدیقی کی آبادی ہے، مگر کہین کہین انصار کے گھرانے کے چشم و چراغ بھی چمکتے ہین، اسلام کا یہ معجزہ بھی کیا کم ہے کہ اس کے قدم سے نہ صرف ہندوستان کا ظلمتکدہ بقعۂ نور بنا، بلکہ رام و کرشن کے پہلو بہ پہلو قریش و اوس و خزرج کے نونہال بھی جلوہ آرا ہوئے اور نسل و وطن کا اختلاف کلمۂ توحید کی دوستی سے وحدت کے رنگ مین نمایان ہوگیا،

مولنا امین اللہ | نگر نہسہ مین شیوخِ انصار مین سے مشہور صحابی حضرت ابو درداؓ انصاری کا ایک خاندان آباد ہے، بارہوین صدی ہجری مین اس خاندان کی یادگار حضرت مولانا امین اللہ رحمہ اللہ کی ذاتِ بابرکات تھی، اس صدی کے مجدد حضرت مولنا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے کون واقف نہین، اُن کے فیوض و برکات کے چشمے ملک کے گوشہ گوشہ کو سیراب کر رہے تھے، حضرت مولانا امین اللہ عظیم آبادی نے بھی حضرت شاہ صاحب ہی سے فیض پایا، اور اُن کے تلمذ کی نسبت سے سربلندی حاصل کی، یہ اپنے زمانہ کے مشہور علما مین تھے، میر زاہد، اور مسلم الثبوت پر حاشیے لکھے، اور آیۂ کریمۂ وَلَکُم فِی القِصَاصِ حَیٰوۃٌ کی تفسیر لکھی، اور فارسی مین قصیدۂ عظمیٰ کے نام سے

Marfat.com

ایک عجیب و غریب قصیدہ لکھا ...

سے وفات تک مع عنوانات ...

یہ مشہور شعر ان ہی کے قصیدہ ...

مخدرات سراپردہائے قرآنی ...

مولنا علیم الدین حسین | اسی خانوادے کے دوسرے بزرگ ...

امین اللہ صاحب کے بھائی کے پوتے تھے یہ بھی مشاہیر ...

مولنا نعمت اللہ صاحب لکھنوی اور مولنا سید نذیر حسین صاحب ...

تھے متعدد کتب و رسائل ان کی یادگار ہیں منجملہ ان کے ...

ہیں فیصلۃ العلیم اور تفسیر سورۂ بقرہ معروف ہیں

مؤلف | مولنا علیم الدین حسین کے حقیقی بھائی مولوی ...

ہمارے مخدوم جناب نصیر الدین حسین نصیر ...

کے مصنف ہیں آج سے شاید ... برس پہلے جب ...

(دوفینہ) سے نکال کر پھلواری شریف میں پڑھنے ...

میرے چھوٹے چچا مولوی سید ابو یوسف صاحب مرحوم ...

اس تعلق سے میں بھی وہیں اترا اس وقت ...

مؤلف موصوف کو اسی زمانہ میں دیکھا ...

ایک ساتھ پرانے آداب و اخلاق اور بزرگانہ ...

Marfat.com

ان کی پیدائش ۱۸۶۲ء مین شہر عظیم آباد کے محلہ مغل پورہ مین ہوئی، ابتدائی تعلیم کے بعد عربی وفارسی کی تعلیم حاصل کی، عربی مولنا علیم الدین حسین اور فارسی علی بابا تبریزی سے پڑھی، شعروسخن کا مذاق ان ہی بزرگون کی صحبت مین ان کو حاصل ہوا، پہلے فارسی مین پھر اردو مین غزلین کہین، شروع مین اردو غزلین حکیم آغا حسن صاحب آزل لکھنوی شاگرد میر وزیر علی صبا کو دکھائین، اس کے بعد نواب مرزا خان داغ دہلوی سے اصلاحین لین،

مسلمانون مین اس وقت انگریزی تعلیم کا آغاز تھا، اور شریف گھرانون مین اس کا رواج ابھی بہت کم تھا، تاہم انھون نے انگریزی تعلیم حاصل کی، اور کلکتہ یونیورسٹی مین تعلیم پانے کے بعد ولایت گئے، اور وہان سے ۱۸۹۵ء مین بیرسٹری کی سند حاصل کی، اور واپس آکر پہلے بانکی پور پٹنہ مین اور بعد ازین دوسرے مقامات مین پرکٹس کی، ۱۹۱۶ء سے پٹنہ ہائیکورٹ مین کمشنر آف اوتھس مقرر ہوئے، اور آج تک اس خدمت پر ہین،

ان حالات کے باوجود خاندانی شرقی علمی ذوق، شعروسخن کا تعلق اور مذہبی جذبات کی وارفتگی ہمیشہ قائم رہی، سب سے پہلے ۱۳۱۵ھ مین ذکر الٰہی کے نام سے نئے انداز مین میلاد کی مجلسون کے لئے ایک والہانہ کتاب لکھی جو اس زمانہ مین بہت پسند کی گئی تھی، ان کا ایک فارسی اور ایک اردو کا دیوان مرتب اور طبع کا منتظر ہے،

لیکن ان سب سے ماورا مجھے ان کا ایک منظر اب تک یاد ہے، اور اس کی روحانی لذت اب تک میرے دل کے کام ودہن مین ہے، ۱۹۰۰ء تھا یا ۱۹۰۱ء کہ ندوۃ العلماء کا کامیاب اجلاس جسٹس مولوی سید شرف الدین صاحب (بیرسٹر پٹنہ، وجج کلکتہ ہائیکورٹ)

Marfat.com

کی کوششوں سے منعقد ہوا تھا، یہ پہلا اجلاس تھا جس میں [illegible]

مسٹر حسن امام و سید علی امام و سر شیخ عبد القادر (لاہور) [illegible]

کرام اور مشائخ عظام کے پہلو بہ پہلو آکر بیٹھے تھے اور [illegible]

کے لمحے صرف ہو رہے تھے، اس وقت مخدوم الملۃ مولانا شاہ [illegible]

اطال اللہ بقاءہ نے اس قدیم و جدید کی یکجائی پر یہ ترانۂ شکر پڑھا تھا۔

للہ الحمد میان من و او صلح فتاد — حوریان رقص کنان [illegible]

اس آواز پر سارا مجمع مست ہو گیا تھا، میرا اس وقت آغاز ہوش تھا [illegible]

کی درسگاہ میں بھی نہیں گیا تھا، مگر چونکہ میرے بہت سے اعزہ اس اجلاس کی [illegible]

میں شریک تھے، اس لئے میں بھی ایک طفل تماشاگر کی حیثیت سے اس میں شریک تھا [illegible]

یہ تھا کہ سامنے تقریباً ڈیڑھ دو سو علمائے ربانیین اور مشائخ متقدمین کی صفیں [illegible]

ایک کوٹ پتلون اور ہیٹ میں ملبوس پیکر اسٹیج پر آتا ہے، ابھی اسکی زبان سے [illegible]

نکلنے پاتے ہیں کہ مجمع وارفتہ ہو جاتا ہے، خود خطیب کے دل کا جوش و خروش [illegible]

عالم بنکر مجلس پر اس طرح چھا جاتا ہے کہ صد سے [illegible]

کے سوا کچھ اور نہ دکھائی دیتا، نہ سنائی دیتا تھا، اس فرنگی شکل کے اسلامی [illegible]

تھی کہ خود رو رہا تھا اور ہزاروں کو رلا رہا تھا [illegible]

آنسوؤں سے تر تھیں اور ہر طرف سے [illegible]

کے وہ الفاظ آج بھی ۳۲ برس کے بعد [illegible]

Marfat.com

ستون میں امداد ی رقم تھے وہ اثر میں ڈوبے ہوئے فقرے یاد ہیں، علماء و مشائخ کے گروہ
اس وقت اشارہ کیا کرتے یہ ہمارے اسلاف کی مٹنے والی صورتیں ہیں، یہ ملک کے طول و عرض
سے دین محمد رسول اللہ صلعم کی حفاظت کی خاطر یہاں آئے ہیں یہ ملت کے بھکاری ہیں
ور ملت کیلئے بھیک مانگنے کو نکلے ہیں، ہم انصار ہیں اور انصار کی اولاد ہیں، کون ہے جو ان
مہاجرین کی امداد کو اٹھتا ہے" مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس وقت چند ون کا یہ عالم تھا کہ گویا
ہر طرف سے روپیہ، گھڑیاں، انگوٹھیاں، عمامے، کپڑے اور زیور برس رہے تھے، اور کسی کو
لینے دینے کا ہوش نہ تھا، خود خطیب کی رٹتے رٹتے ہچکیاں بندھ گئی تھیں، اور ایک قمیص اور
ایک پتلون کے سوا جو کچھ تھا وہ اتار کر سامنے ڈال چکا تھا، جن آنکھوں نے وہ منظر دیکھا
ہے اس پر اثر کیفیت کی یاد آج بھی ان کو پرنم کر دیتی ہے، آہ!

آہِ سحری ز سینۂ خمارے ۔۔۔ از نالۂ بوسعید و ادہم خوشتر

یہ خطیب اسی مثنوی کے مصنف مسٹر نصیر الدین حسین بیرسٹر ایٹ لا تھے،
ممدوح کو شعر و شاعری کا عشق ہمیشہ سے رہا، حالانکہ ان کے مشاغل کو اس فن سے ایک نوع
کی بیگانگی ہے تاہم طبعی ذوق ماحول پر حاوی ہے، پیش نظر مثنوی سنہ ۱۹۱۱ء میں انھوں نے لکھی تھی
اس کے بعد ان کے فرزند دلبند کی مفقود الخبری وغیرہ کے ایسے مصائب ان کو پیش آئے
کہ اوراق طاقِ نسیان پر دھرے رہے، اب دو برس ہوئے کہ سنہ ۱۳۴۹ھ میں انھوں نے
دوبارہ دیکھکر مرتب کیا، اور اب امسال سنہ ۱۳۵۱ھ میں چھپ کر منظر عام پر آتی ہے،
آجکل جب شاعری صرف غزلگوئی کا نام رہ گیا ہے اور دوسرے اصناف سخن تقریباً

Marfat.com

[illegible]

حقیقت مختلف ادوار میں اسکے اثرات اور تاریخ مختلف [illegible]

دکھائی ہیں پھر تفصیل کیساتھ اردو شاعری پر تبصرہ کیا ہے اور [illegible]

شعرائے اردو کے فضل وکمال کی داد دی ہے اور ان کے خصوصیات [illegible]

سے یہ معلوم ہوگا کہ ہمارے مؤلف شاعر کی نظر اردو شعرا کے کلام خصوصیات پر [illegible]

آج یہ مشرقیت کا وہی جوہر ہے جو انگریزی یونیورسٹیوں کی چاردیواری [illegible]

مثنوی گو دو مصرعوں میں پوری ہو جاتی ہے مگر ہر شعر میں قافیوں کی [illegible]

اکثر واقعیت میں حارج ہوتی ہے، اس بنا پر ضرورت ہے کہ ان کی پابندی کی [illegible]

کردی جائے، اس مثنوی میں بھی ممکن ہے کہ کہیں کہیں [illegible]

پسندی کی عصبیت اب خود چند روز کی مہمان ہے، اچھی مثنوی کی [illegible]

یہ ہے کہ حشو سے پاک ہو اور ادائے خیال میں بھرتی کی [illegible] اس

حیثیت سے بھی یہ مثنوی اچھی خاصی سطح رکھتی ہے لیکن [illegible]

اس حیثیت سے یہ بلا مبالغہ [illegible] کہا جا سکتا ہے کہ [illegible] مثنوی [illegible]

اور اس بنا پر شائقین ترقی اردو کی قدردانی [illegible]

ذخیرہ محمد وقار مجید

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

سلسلۂ دار المصنفین

(نمبر ۱۳۶)

نقوشِ سلیمانی

یعنی ہندوستانی اور اردو زبان و ادب سے متعلق تقریروں، تحریروں اور مقدموں کا مجموعہ

از

مولانا سید سلیمان ندوی

مطبوعہ معارف پریس اعظم گڈھ

طبع سوم — سنہ ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء — کتبہ سید اقبال احمد

Rs 24 PO

Marfat.com